

# عبارات اکابر کا تحقیق و تنقید

حصہ دوم

عبارات اکابر

مجموعہ کتب سنیہ

ایم ای سی سی اے کی سرپرستی میں شائع ہوا

جانشین اشراف العلماء  
صاحبزادہ علامہ انصاریہ الدین سیالوی



# عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

(حصہ دوم)

مصنف

جانشین اشرف العلماء

صاحبزادہ غلام نصیر الدین سیالوی

ناشر

اہل السنۃ پہلی کیشنز دینہ (جہلم)

0321-7641096, 0333-5833360

marfat.com

Marfat.com

## جملہ حقوق ناشر محفوظ ہیں

عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ (جلد دوم)	نام کتاب
صاحبزادہ غلام نصیر الدین سیالوی	مصنف
محمد ناصر البہاشی	کمپوزنگ
فروری 2008ء	اشاعت بار سوم
1100 سو	تعداد
200 روپے	قیمت

## ملنے کے پتے

- جامعہ غوثیہ مہریہ مشیر الاسلام کالج روڈ سرگودھا فون نمبر: 0451-724695
- ضیاء القرآن ملی کیشینز گنج بخش روڈ لاہور فون نمبر: 042-7221953
- مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرک اے فیصل آباد فون نمبر: 041-626046
- فرید بک شال 38 اردو بازار لاہور فون نمبر: 042-7312173
- مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور فون: 042-7324948
- احمد بک کارپوریشن راولپنڈی فون نمبر: 051-5558320
- مکتبہ المجاہد بھیرہ شریف فون نمبر: 048-6691763

marfat.com

Marfat.com

## فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
1	مقدمۃ الکتاب	1
41	حاجی امداد اللہ صاحب کا مقیدہ	2
43	ملحق اعظم شریعہ شریف کالتوی	3
47	دہابیوں کے ایک اور فریب کا جواب	4
57	باب اول: انبیاء کرام کی تعظیم احادیث کی روشنی میں	5
74	مولوی سرفراز کے پیش کردہ دلائل کے جواب	6
84	باب دوم: نبی کریم ﷺ کے تشریحی اختیارات احادیث کی روشنی میں	7
94	نبی کریم ﷺ کے مجموعی اختیارات پر دلائل	8
104	دہابیہ کے استدلال کا جواب	9
124	سرکار کے اختیارات کا ثبوت احادیث کی روشنی میں	10
133	اقوال علما کرام	11
135	اسامیل دہلوی کی سرکار ﷺ کی بارگاہ میں ایک اور گستاخی	12
148	مولوی اسامیل دہلوی کا نبی پاک ﷺ کی شفاعت سے انکار	13
168	اسامیل دہلوی کا سرکار علیہ السلام کی بارگاہ میں کھلی توہین کا ارتکاب	14
176	مولوی اسامیل دہلوی کا نبی پاک علیہ السلام کے خیال مبارک کو گدھے اور بتل کے خیال سے بدتر قرار دینا	15
266	اسامیل دہلوی کا نبی پاک کو جھوٹا قرار دینا	16

marfat.com

Marfat.com



266	اسماعیل دہلوی کا انبیاء اور اولیاء کرام کو چہار سے ذلیل کہنا	17
271	دہابی حضرات کی ایک اور تاویل کا جواب	18
274	اسماعیل دہلوی کا نبی پاک کو گاؤں کے چوہدری کے برابر قرار دینا	19
277	مولوی اسماعیل دہلوی کی عبارت کا ردائے عرفا کی زبان سے	20
278	مولوی اسماعیل دہلوی کا انبیاء کرام کو بتوں کے برابر عاجز اور بے اختیار قرار دینا	21
278	مولوی اسماعیل دہلوی کی اس ایمان سوز عبارت کا رد از روئے احادیث	22
23	مولوی اسماعیل دہلوی کی بارگاہ الوہیت و رسالت میں ایک اور	
286	دریدہ دہنی	
289	مولوی حسین علی دیوبندی کی بارگاہ رسالت میں صریح گستاخی	24
302	مولوی اسماعیل دہلوی کی بارگاہ رسالت میں ایک اور گستاخی	25
315	باب سوم: بحث متعلقہ تحذیر الناس	26
331	مولوی ادریس کا مدہلوی کا مولوی قاسم نانوتوی کے بارے میں	27
	ایک اہم فیصلہ	
347	اثر ابن عباس کے بارے میں تحقیق	28
357	ختم نبوت کے متعلق احمدیوں کا عقیدہ	29
366	اسماعیل دہلوی کا تمام ایمانیات کو ماننے سے انکار	30
369	علمائے دیوبند کا اسماعیل دہلوی پر فتویٰ کفر	31
378	سرکار کی وسعت علمی کا ثبوت اقوال علماء کی روشنی میں	32
382	دیوبندیوں کا حضور ﷺ کو اپنا شاگرد قرار دینا	33

34	مولوی اشرف علی تھانوی کا نئی پاک کے علم کو جانوروں اور پانگوں	383
	جیسا قرار دینا	
35	مولوی اشرف تھانوی کا اپنا کلمہ پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی کرنا	385
36	دہلیہ کی ملائکہ کرام کی شان میں گستاخی	393
37	عوام اہل سنت سے اکیل	404
38	کنگوعی کے شرم و حیا کا عملی نمونہ	407
39	کنگوعی کا خواب میں مانو توئی کے ساتھ جماع	408
40	سرفراز صاحب کے نقشبندی مجددی ہونے کی حیثیت	415
41	بعض منصف مزاج دہلیوں کا اعتراف	419
42	مولوی سرفراز صاحب کی خدمت میں بھیجا جانے والا خط	420



# مقدمۃ الكتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل الينا سيد الانبيا والمرسلين وبعث فينا حبيبہ الذي ختم به النبين . وعلمہ علوم الاولين والاخرين . وفضله بخصائصه على جميع المقربين والصلوة والسلام على سيدنا ونبينا محمد رحمة للعالمين باسم الارزاق ومالك السموات والارضين عالم ماكان وما سيكون الى يوم الدين . واسطة الخلق وشفيع للمذنبين وعلى اله الطيبين وصحبه الطاهرين وعلى الائمة المجتهدين و فقهاء الامة الكاملين وعلى اولياء ملتہ المرشدين و علماء اهل السنة المہدیین وعلينا معهم وبہم اجمعين .

اقام بعد! احقر الانام غلام نصیر الدین سیالوی اپنے برادران اہلسنت والجماعت کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ کافی عرصہ سے بعض احباب کا اصرار تھا کہ مولوی سرفراز صفدر کی کتاب ”عبارات اکابر“ کا مفصل اور مدلل جواب لکھا جائے تو فقیر نے عرصہ تین سال قبل عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اُس میں مولوی سرفراز صاحب کی ہر قابل جواب بات کا تفصیلی جواب پیش کیا۔ لیکن اس کے باوجود یو بندیوں کی ایسی گستاخانہ عبارتیں بھی ہیں جن پر اس کتاب میں تبصرہ نہیں ہو سکا۔ اور بعض گستاخانہ عبارات کا اجمالاً رد کیا گیا تو بعض احباب نے اس امر پر توجہ دلائی کہ کتاب کا دوسرا حصہ لکھ کر ان عبارات کا تفصیلی پوسٹ مارٹم کیا جائے اور جو متنازع عبارات پہلے حصے میں زیر بحث نہیں آئیں ان پر تفصیلی بحث ہونی چاہیے۔ اصل کتاب کے شروع کرنے سے پہلے ہم ایک تمہیدی

marfat.com

Marfat.com

گزارش پیش کرنا چاہتے ہیں کہ اہلسنت اور دیوبندیوں کے درمیان بنیادی اختلاف کا باعث وہ گستاخانہ عبارات ہیں جو علمائے دیوبند کے اکابر نے اپنی کتابوں میں لکھی ہیں۔ اور باوجود علمائے اہلسنت کی طرف سے اتمام حجت کے اُن علماء نے اپنی گستاخیوں سے توبہ نہ کی اور اُن کے بعد آنے والے علمائے دیوبند نے بھی بجائے اس کے کہ اپنے گستاخ اکابر سے قطع تعلق کرتے انہوں نے امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر سب و شتم کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس سب و شتم کی وجہ یہ تھی کہ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے گستاخ اکابر پر جو شرعی حکم تھا وہ نافذ فرمایا۔ پس علمائے دیوبند کو یہی غصہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے ہمارے اکابر کو کافر کیوں کہا؟ اور اہلسنت والجماعت کو دیوبندی حضرات سے یہ شکوہ ہے کہ انہوں نے حضور سید المرسلین خاتم النبیین جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی شان اقدس میں صراحتہ توہین کے کلمات استعمال کئے ہیں۔ اہلسنت والجماعت کا یہ بھی نظریہ ہے کہ اگر کوئی بریلوی بھی اللہ کے کسی سچے نبی کی شان میں توہین کا مرتکب ہو تو وہ بھی کافر ہے۔

ہمارے مسلک کے مقتدر عالم دین غزالی زماں حضرت احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی کلمہ کفر بول کر التزام کر لے گا ہم اُس کی تکفیر میں تا مل نہیں کریں گے۔ خواہ وہ بریلوی ہو یا دیوبندی، کانگریسی ہو یا ندوی اس بارے میں اپنے پرانے کا امتیاز کرنا اہل حق کا شیوہ نہیں۔

”ہم اہلسنت حضرات کی خدمت میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جاالت شان کے بارے میں ماضی قریب کے ایک نامور بزرگ شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ پیش کرتے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام سے سوال کیا گیا کہ اعلیٰ حضرت فاضل

marfat.com

Marfat.com



بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی اقتداء میں نماز جائز ہے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ "اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ارفع شان کے خلاف سب بکنے والا صرف ان عقائد حقہ کی مخالفت کی بنا پر گستاخی کرنا اور سب بکنا ہے جو عقائد کتاب و سنت و اجماع امت سے ثابت ہیں جن کا مخالف قطعاً بے ایمان و بے دین ہے۔ چونکہ مجدد ملت نے ان عقائد کو واضح فرمایا اور فرقہ باطلہ کو نچا دکھایا لہذا ایسی ہستی کے ساتھ عقائد مذہب اسلام کے ساتھ عناد ہے اور چونکہ معاند کے پاس بجز بکواس اور سب و شتم اور کوئی دلیل و برہان موجود نہیں جس سے اپنا مذہب ثابت کر سکے تو اس نے ایسی جلیل القدر "سلم الثبوت" عظیم البرکت ہستی کی شان رفیع میں بکواس بکا ہے۔ اور ظاہر ہے ایسا بکواس بکنے والا کسی دجال کا چیلہ اور بے ایمان ہے جس کی امامت قطعاً ناجائز ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم

بروز جمعہ المبارک 21 ستمبر 1962

(انوار قمریہ حصہ سوم صفحہ نمبر 183)

## نوٹ:

حضور شیخ الاسلام کے اس فتویٰ کے سامنے آجانے کے بعد ان لوگوں کی غلط فہمی دور ہو جائے گی جو یہ کہتے ہیں کہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ دیوبندیوں کی تکفیر نہیں کرتے تھے۔ اب سوچنے کا مقام یہ ہے کہ جس ہستی کا فتویٰ یہ ہے کہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں گستاخی کرنے والا دجال، بے ایمان اور شیطان کا چیلہ ہے تو ان کا اس کے بارے میں کیا نظریہ ہوگا جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کا مرتکب ہو؟ اس کتاب کے حصہ اول میں ہم نے حضور شیخ الاسلام کے دو فتوے دیوبندیوں کی تکفیر کے بارے میں نقل کئے ہیں۔ ہم قارئین کی مزید تسلی کے لئے حضور شیخ الاسلام کا ایک فتویٰ اور پیش کرتے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

”چونکہ فرقہ لاغیہ وہابیہ صلوٰۃ و سلام علی افضل الانبیاء صلوٰۃ اللہ علیہ و سلامہ نہیں پڑھتا اور اس فرقے کا مابہ الامتیاز ہے لہذا اسی صلوٰۃ و سلام کے نہ پڑھنے والے کو وہابی یقیناً کہا جاسکتا ہے اور وہابی فرقہ اسلام سے خارج ہے جیسا کہ علمائے حرمین شریفین اوام اللہ تعالیٰ شرفہما کا فتویٰ موجود ہے کہ فرقہ نجدیہ وہابیہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جن کی امامت و ذبیحہ قطعاً حرام ہے ان کے ساتھ تعلقات ازدواجی حرام ہیں۔“ (انوار قمریہ صفحہ نمبر 166 جلد دوم) اسی سلسلے میں ہم حضور شیخ الاسلام کا ایک اور فتویٰ نقل کرتے ہیں کہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

”حق و باطل میں مابہ الامتیاز فقط محبوب کبریاء ﷺ کے ساتھ دلی محبت و الفت اور دلی تعظیم و تکریم ہے۔ صرف زبانی دعویٰ جو طرز نفاق سے ہو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ جس شخص کے سامنے اُس کے محبوب مکرّم ﷺ اور اُس کے محاسن اور اوصاف بیان کئے جائیں اور سن کر اُس کو انبساط اور خوشی حاصل ہو تو وہ دعویٰ محبت و الفت اور تعظیم و تکریم میں سچا اور مخلص ہے۔ اور جس مدعی محبت کے سامنے اُس کے محبوب کے اوصاف و محاسن بیان کئے جائیں تو سن کر اس کو رنج و غصہ اور انقباض و حسد اور کینہ کے تاثرات پیدا ہوں تو ظاہر ہے یہ اس دعویٰ میں جھوٹا اور کاذب ہے۔ محبوب کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محاسن و اوصاف جن میں علوم کلیہ بطریق احاطہ اور حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حاضر ناظر ہونا جو مقتضی رحمۃ للعالمین ہے جو شخص ایسے اوصاف عالیہ سن کر خوش ہوتا ہے اس کا دل منبسط ہوتا ہے جب اس محبوب رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی سنتا ہے اس وقت بغرض تعظیم اپنی انگلیاں چوم کر آنکھوں پر رکھتا ہے، فرط محبت میں صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہے اور

marfat.com

Marfat.com



دست بستہ کھڑا ہو کر پڑھتا ہے تو اس کا یہ طرز اس کے مخلص و صادق ہونے کی بین دلیل ہے۔  
 اور جو کج بحث بلا دلیل ان تمام امور کا انکار کرتا چلا جاتا ہے تو اس کا یہ انکار اس کے زبانی دعویٰ  
 حجت کی تکذیب کے لئے کافی دلیل ہے۔ یہ ہے صادق و کاذب کا بین امتیازی معیار۔ اس  
 اصل کے ماتحت آپ ہر تقریر یا تحریر کا جائزہ لے کر محبت مخلص اور دشمن مبغض کا صحیح اندازہ لگا  
 سکتے ہیں۔“ (انوار قمریہ جلد سوئم صفحہ نمبر 236)

اسی سلسلے میں ہم حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ بھی پیش کرتے ہیں۔  
 حضرت شیخ الاسلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک امام مسجد ہے اس کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی  
 پاک ﷺ حاضر ناظر نہیں ہیں اور آپ ﷺ سے مدد مانگنی حرام ہے۔ اور اولیاء کرام کی نذر ماننا  
 بھی حرام اور شرک ہے۔ اور وہ آدمی تحذیر الناس کی اس عبارت کو صحیح سمجھتا ہے جس میں یہ کہا  
 گیا ہے کہ بالغرض آپ ﷺ کے زمانے میں یا آپ کے زمانے کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے  
 تو آپ ﷺ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اور حفظ الایمان کی اس عبارت کو بھی صحیح سمجھتا  
 ہے جو اشرف علی تھانوی دیوبندی نے لکھی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کے لئے  
 کل علم غیب مانا جائے یا بعض۔ کل علم غیب مانا جائے تو یہ محال ہے اور بعض علم غیب مانا جائے  
 تو اس میں نبی کریم ﷺ کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب زید، عمرو، بکر بلکہ ہر صبی، مجنون بلکہ جمیع  
 حیوانات و بہائم کو حاصل ہے۔ گزارش یہ ہے کہ مذکورہ عقائد رکھنے والے کے پیچھے نماز ہو  
 جاتی ہے؟ تو حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

”کہ مذکورہ عقائد رکھنے والا کافر و جاہل ہے ایسے آدمی کے پیچھے نماز جائز نہیں اور نہ  
 ہی اس کا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔“

حضرت شیخ الاسلام کے ان تمام منسل فتوؤں سے ثابت ہو گیا کہ حضور شیخ الاسلام

marfat.com

Marfat.com

کے نزدیک دیوبندی حضرات اپنے گستاخانہ عقائد کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نوٹ:

”حضور شیخ الاسلام کا یہ فتویٰ کتاب مستطاب ”دعوت فکر“ کے صفحہ 124 پر موجود ہے جو مولانا محمد تابش قصوری صاحب نے لکھی ہے۔“ حضور شیخ الاسلام کے ان تمام فتاویٰ جات کے سامنے آنے کے بعد ان لوگوں کا تردد دور ہو جانا چاہیے جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے گستاخانہ عبارات پیش کی گئیں اور انہوں نے تکفیر کرنے سے انکار کر دیا۔

نوٹ:

ایک صاحب جو مناظرہ جھنگ میں اہل سنت کی طرف سے معاون بھی تھے وہ اپنی ایک تقریر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الاسلام بھی عاشق رسول ﷺ تھے اور اعلیٰ حضرت بھی عاشق رسول ﷺ تھے تو اعلیٰ حضرت نے تکفیر فرمائی حضور شیخ الاسلام نے نہیں فرمائی لہذا میں بھی تکفیر نہیں کرتا۔

حالانکہ یہ صاحب کئی مرتبہ اپنی تقاریر کے اندر وہابیوں و دیوبندیوں کو ذوالخویصرہ کے پیروکار اور منافق قرار دیتے ہیں اور بخاری شریف کی وہ حدیث پاک جس میں نبی پاک ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ذوالخویصرہ کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن تو پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکلتا ہے اور اس حدیث پاک کا مصداق وہابیوں اور دیوبندیوں کو ٹھہراتے ہیں اور ان کو منافق کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن بعض

marfat.com

Marfat.com



اوقات تکفیر کرنے سے انکار کر دیتے ہیں اور اپنے ساتھ بعض بزرگان دین کو بھی ملوث کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ پیر جماعت علی شاہ صاحب کا نام بھی لیتے ہیں حالانکہ الصوارم الہندیہ میں ان کا فتویٰ موجود ہے جس میں انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی رشید احمد گنگوہی، غلیل احمد انبٹھوی، اشرف علی تھانوی، قاسم نانوتوی وغیرہ پر حسام الحرمین میں جو احکام کفر دیئے گئے ہیں وہ برحق ہیں اور جو ان احکام کو نہیں مانتا وہ گمراہ ہے۔

اب قارئین حضرات غور فرمائیں اصل حقائق کیا ہیں اور وہ حضرات لوگوں کو کیا باور کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضور شیخ الاسلام کے چند مزید حوالہ جات درج کئے جاتے ہیں۔

## نمبر 1:

حضرت مولانا بشیر احمد سیالوی صدر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ راوی ہیں کہ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی کھوکھا میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت میں نے سنا ہے کہ آپ دیوبندی کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مولانا میں دیوبندی کے کفر میں شک کرنے والوں کو بھی کافر سمجھتا ہوں۔

## نمبر 2:

حضرت مولانا اللہ بخش صاحب مدرس جامعہ محمدی شریف راوی ہیں کہ میں نے حضور شیخ الاسلام سے استفسار کیا کہ کیا دیوبندیوں اور وہابیوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا ہرگز نہیں ہوتی۔ انہوں نے عرض کیا حضور اگر وہ سید ہو تو پھر۔ آپ نے

marfat.com

Marfat.com

فرمایا: اگرچہ سید ہی کیوں نہ ہو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

تو جو حضرت بزرگان دین کی طرف غلط باتیں منسوب کرتے ہیں ان کو اپنی اس روش سے توبہ کرنی چاہیے۔ اور ان اکابرین کا نام اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اس طرح کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے عدالت عالیہ اُن کو کذاب قرار دے چکی ہے۔ نیز ایسے لوگوں سے جو گستاخان رسول ﷺ کی تکفیر کرنے کو برا سمجھتے ہیں اور اس کو فرقہ واریت قرار دیتے ہیں ان سے استفسار یہ ہے کہ دیوبندیوں کے اکابر نے جو الفاظ نبی پاک ﷺ کی شان میں استعمال کئے ہیں کیا اُن کے حق میں یہ الفاظ استعمال کئے جاسکتے ہیں؟ یا ایسے الفاظ وہ اپنے اساتذہ و دیگر متعلقین کے حق میں مثلاً باپ کے حق میں یا اپنے مرشد کے حق میں برداشت کریں گے؟

مثلاً مولوی اسماعیل نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ ”ہر مخلوق چھوٹی ہو یا بڑی وہ اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔“ اسی طرح اس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ”انبیاء و اولیاء ناکارہ لوگ ہیں۔“ اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھا ہے کہ ”نبی پاک ﷺ جتنا علم غیب تو پاگلوں اور بچوں کو بھی حاصل ہے“ تو کیا ان صلح کلیت کے دعویداروں سے پوچھا جاسکتا ہے کہ اگر آپ کے بارے میں یہ کہا جائے کہ آپ ذلیل یا ناکارہ ہیں یا آپ کا علم بچوں اور پاگلوں جتنا ہے تو آپ برداشت کر لیں گے؟

اور اگر آپ کو یہ بات منظور ہے تو آپ یہی عبارات اپنے لئے اور اپنے آباء و اجداد کے لئے لکھ کر شائع کریں۔ اور اگر ان الفاظ میں آپ گستاخی سمجھیں اور ان الفاظ کو نہ اپنے لئے برداشت کریں اور نہ اپنے آباء و اجداد کے لئے برداشت کریں تو نبی پاک ﷺ کے لئے

marfat.com

Marfat.com



ایسے الفاظ استعمال کرنے والوں سے آپ کی دوستی کیوں ہے؟ جبکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”لَا يَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ“

(سورۃ مجادلہ پارہ 28)

”تم نہیں پاؤ گے اس قوم کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ دوستی کریں ان لوگوں سے جو اللہ اور رسول ﷺ کے مخالف ہوں۔ اگرچہ ان کے باپ ہی کیوں نہ ہوں ان کے بیٹے ہی کیوں نہ ہوں اور ان کے بھائی اور رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے۔“

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مومن لوگ وہی ہیں جو اللہ اور رسول ﷺ کے مخالفوں سے دشمنی رکھے اور ان کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے دور رہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

”أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ“

تو اولئک لانے کی حکمت یہ ہے کہ اولئک کے بعد جو حکم لگایا گیا ہے اولئک کا ماقبل اس کے لئے علت ہے جس طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ“

تو اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ جو لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں تو ان کا یہ کام کرنا ہدایت پر ہونے کی دلیل ہے۔

اگر ان الفاظ کو آپ گستاخانہ ہونے کی وجہ سے اپنے لئے اور نہ ہی اپنے اساتذہ و مرشد کے لئے استعمال کر سکتے ہیں تو پھر نبی پاک ﷺ کی شان میں ایسے الفاظ

marfat.com

Marfat.com

کیوں نہ گستاخی اور بے ادبی والے ہوں گے جن کی شان اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اگر تمہاری آواز میرے نبی ﷺ کی آواز سے اونچی ہو گئی تو تمہارے سارے اعمال جبط ہو جائیں گے۔

”یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون“  
اور اعمال کفر کی وجہ سے جبط ہوتے ہیں۔

”کما قال اللہ تعالیٰ: ومن یکفر بالا یمان فقد حبط عملہ“  
جن کی آواز پر آواز بلند کرنا کفر ہو ان کی ذات قدسیہ کو چہارے ذلیل کہنا، ذرہ ناچیز سے کمتر کہنا اور ان کے مقدس علم کو چار پایوں اور پاگلوں کے علم سے تشبیہ دینا کیونکر کفر نہیں ہوگا۔

فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ اگر کوئی نبی پاک ﷺ کے کپڑے کو میلا کہہ دے تو یہ بھی کفر ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں مرقوم ہے۔

شفا شریف میں ہے جو نبی پاک ﷺ کے نعلین مبارک کو نعل کہہ دے وہ بھی کافر ہے۔ بلکہ انور شاہ کشمیری اپنی کتاب ”اکفار الملحدین“ میں یہ بات لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ

”التہور فی عرض الانبیاء وان لم یقصد السب کفر“

توحیرت کی بات ہے جن ہستیوں کی اتنی عظمت شان ہو ان کے لئے اتنے غلیظ اور گستاخانہ الفاظ قابل برداشت ہوں اور اپنی ذات کے لئے اور اپنے اساتذہ و آباء و اجداد کے لئے ناقابل برداشت ہوں تو پھر ثابت ہو گیا کہ ان کو محبت اپنے آباء سے اپنے اساتذہ سے اپنے مرشد سے اور اپنی ذات سے زیادہ ہے۔ حالانکہ بخاری و

marfat.com

Marfat.com



مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے۔

”لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین“  
بلکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”قل ان کان آباءکم و ابناءکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموالکم  
اقتصرتموها و تجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من  
اللہ و رسولہ و جہاد فی سبیلہ فتر بصوا حتی یاتی اللہ بامرہ“  
اور دوسرے مقام پر فرمایا:

”یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا آباءکم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر  
علی الایمان و من یعملہم فاولئک ہم الظالمون“

ان آیات اور احادیث کا تقاضا یہی ہے کہ نبی پاک ﷺ سے محبت ہر چیز سے زیادہ  
ہونی چاہیے۔ تو جن لوگوں کے نزدیک نبی پاک ﷺ کی توہین قابل برداشت ہے اور اپنی  
توہین اور اپنے اساتذہ کی توہین قابل برداشت نہیں تو ان آیات و احادیث کی روشنی میں وہ اپنا  
انجام خود سوچ لیں۔

ہم اس سلسلے میں ایک اور حدیث پیش کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”ثلاث من کن فیہ و جد بہن حلاوة الایمان ان یکون اللہ و رسولہ  
احب الیہ مما سواہما“ (بخاری و مسلم)

تین چیزیں جس کے اندر ہوں گی وہ ایمان کے ذائقے کو پالے گا۔ پہلی چیز یہ ہے  
کہ اس کے دل میں اللہ اور رسول ﷺ کی محبت باقی سب سے زیادہ ہو۔

ان تمام آیات و احادیث سے ثابت ہو گیا کہ نبی پاک ﷺ کی محبت ہی عین ایمان

marfat.com

Marfat.com

ہے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو چیز دوسروں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہی ہے۔ اُن کو نبی پاک ﷺ سے محبت ہر ایک چیز سے زیادہ تھی۔ شفا شریف اور دیگر کتب میں مشہور واقعہ موجود ہے کہ نبی پاک ﷺ جنگ احد سے واپس آرہے تھے کہ ایک عورت نبی پاک ﷺ کے حالات کی خیریت معلوم کرنے کے لئے جا رہی تھی۔ راستے میں کچھ لوگ ملے انہوں نے بتایا کہ تیرا باپ شہید ہو گیا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ یہی پوچھتی تھی کہ نبی پاک ﷺ کا کیا حال ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے بتایا کہ تیرا بیٹا شہید ہو گیا ہے پھر بھی اس عورت کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہوئی اور وہ یہی پوچھتی ہے کہ نبی پاک ﷺ کا کیا حال ہے۔ اسی اثنا میں بعض لوگوں نے اسے بتایا کہ تیرا بھائی شہید ہو گیا ہے۔ پھر بھی اس نے حسب معمول نبی کریم ﷺ کا حال دریافت کیا اور کہا:

”ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“

پھر اس عورت کو بتایا گیا کہ تیرا خاوند شہید ہو گیا ہے۔ پھر بھی اس عورت کو حضور ﷺ کی فکر تھی اور وہ کہہ رہی تھی کہ مجھے آپ ﷺ کے بارے میں بتاؤ آپ کا کیا حال ہے پھر جب نبی پاک ﷺ کا دیدار اس عورت کو نصیب ہوا تو وہ کہنے لگی کل مصیبة بعدک جلیل یعنی آپ ﷺ کی زیارت کے بعد مجھے کسی قسم کی پریشانی نہیں ہے۔

اسی طرح امام بخاری نے الادب المفرد میں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو انہیں کہا گیا کہ آپ اس بستی کو یاد کریں جو آپ کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ تو انہوں نے یا محمد اہ کہا تو ان کا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔ شفا شریف میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا واقعہ موجود ہے جب آپ کی وفات کا وقت قریب تھا تو ان کی بیوی نے جزع و فزع کا اظہار کرتے ہوئے کہا و الاسفا (ہائے افسوس) تو

marfat.com

Marfat.com



حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"واطرباه غذا القی الاحبة محمدا وحزبه"

واہ خوش نصیبی کل میں اپنے پیارے محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں سے جا ملوں گا۔ یعنی صحابی رسول ﷺ تو موت کو اس لئے پسند کر رہے ہیں کہ وہ نبی پاک ﷺ کی ملاقات کا ذریعہ ہے۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سر کاٹنے کے پاس حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان کے کان میں سرگوشتی فرمائی جس کی وجہ سے وہ رو پڑیں۔ کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ نے سرگوشتی فرمائی جس کو سن کر وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ پہلے آپ رو پڑیں اور بعد میں ہنس پڑیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں اپنے باپ کے راز کو فاش نہیں کرتی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دوبارہ استفسار فرمایا تو حضرت زہراء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب پہلی سرگوشتی فرمائی تو مجھے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رو پڑی جب دوبارہ سرگوشتی فرمائی تو مجھے میری وفات کی خبر دی اور فرمایا کہ تم سب سے پہلے فوت ہو کر میرے پاس پہنچو گی تو میں ہنس پڑی۔

امام بخاری نے الادب المفرد میں واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک صحابی نے نبی پاک ﷺ کے وصال کے بعد دعا کی کہ اے اللہ میری بیٹائی سلب کر لے۔ کیونکہ آنکھوں کا مقصد تو یہ تھا کہ تیرے نبی پاک ﷺ کی زیارت کروں جب آپ ﷺ کا وصال ہو گیا تو اب مجھے آنکھوں کی ضرورت نہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بیٹائی سلب کر لی۔

marfat.com

Marfat.com

كنت السواد لناظري فعمى عليك الناظر

من شاء بعدك فليمت و عليك كنت احاذر

سیدنا حسان بن ثابت کما فی ما ثبت بالسنة للشيخ المحقق عليه الرحمة

اسی طرح کا ایک اور واقعہ تمام معتبر تفاسیر میں موجود ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے تو ان کی والدہ نے بطور احتجاج کھانا پینا ترک کر دیا اور کہا کہ تو جب تک نبی پاک ﷺ کی غلامی کو ترک نہیں کرے گا میں اپنی بھوک ہر تال جاری رکھوں گی۔ وہ اپنی والدہ کے پاس آئے اور کہا کہ میں ہرگز سرکار ﷺ کے ساتھ دوبارہ کفر نہیں کر سکتا چاہے تو دنیا سے کوچ ہی کیوں نہ کر جائے میں سرکار علیہ السلام کے دامن کو نہیں چھوڑ سکتا۔

ہم ان مفسرین کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے اس واقعہ کو اپنی تفاسیر میں نقل کیا۔ حافظ ابن کثیر نے اس کو اپنی تفسیر میں نقل کیا۔ اس کے علاوہ، خازن، معالم التنزیل، کبیر، نیشا پوری، کشاف، قرطبی اور البحر المحیط میں یہ واقعہ موجود ہے۔ اور کتب احادیث میں سے صحیح مسلم میں بھی اس واقعہ کو نقل کیا گیا ہے۔ مسند ابو یعلیٰ کے اندر یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ حضرت سعد نے اپنی والدہ کو جا کر کہا اگر تیرے جسم کے اندر سو جان ہو اور وہ باری باری تیرے جسم سے نکلتی رہے پھر بھی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے اور میں سرکار علیہ السلام کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔ تو اگر ہمارا ایمان بھی ایسا ہوگا جیسا کہ صحابہ کرام کا تھا تو تب ہی ہم ہدایت پانے والوں میں سے ہو سکتے ہیں۔

”كما قال الله تبارك و تعالى : فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا“

اگر وہ ایسا ایمان لائیں جیسا تم لائے ہو تو ہدایت پانے والے ہو جائیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

marfat.com

Marfat.com



”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَأَخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ“

تو صحابہ کرام کا عمل اس آیت کے بالکل مطابق تھا جیسا کہ حضرت سعد کا واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی والدہ سے کہا کہ اگر تیرے جسم میں سو جان ہو اور تو ٹپ ٹپ کر مرنے لے پھر بھی مجھے تیری کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ان کے اس تہلب کی وجہ یہ تھی کہ ان کے سامنے ارشاد باری تعالیٰ تھا۔

”قُلْ إِن كَانَ آبَاءُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَأَخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ“ (توبہ پ ۱۰)

آپ ﷺ فرمادیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے رشتہ دار اور وہ مال جو تم جمع کرتے ہو اور وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جن کو پسند کرتے ہو اگر تم کو اللہ اور رسول ﷺ اور اس کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو پھر اللہ کے عذاب کا انتظار کرو۔

تو اس آیت میں ہمارے لئے بھی سبق ہے کہ ہم اپنی تمام محبوب چیزوں کی محبت کو سرکار علیہ السلام کی محبت سے فروتر سمجھیں۔ اور ہر چیز پر سرکار ﷺ کی محبت اور تقسیم و ذوقیت دیں۔ کیونکہ سرکار ﷺ کی محبت اور تعظیم ہر چیز سے مقدم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا“

”اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو حاضر و ناظر، خوشخبری اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا

marfat.com

Marfat.com

تاکہ تم اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور نبی پاک ﷺ کی تعظیم کرو اور آپ ﷺ کا ادب کرو اور صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو۔

بلکہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ السلام کا مقام تو ہماری عقول سے بھی بالاتر ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور فرشتے بھی آپ ﷺ کی شان سے کما حقہ آگاہ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ان پہاڑوں کی تعظیم کو ایمان کی علامت قرار دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے پاؤں سے مس ہو جائیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ

”ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ“

مزید ارشاد فرمایا:

”ومن يعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب“

بلکہ جو جانور اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے نام سے موسوم ہو جائیں اللہ تعالیٰ ان جانوروں کو بھی اپنی نشانی قرار دیتا ہے جس طرح حج کے موقع پر قربانی کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور اس سنت کی یاد کو تازہ کرتے ہوئے جو جانور قربانی کے لئے لے جائیں ان جانوروں کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی نشانی قرار دیتا ہے۔ کما قال اللہ تبارک تعالیٰ:

”والبدنۃ جعلنا لکم من شعائر اللہ“ (سورۃ حج پارہ نمبر 17)

تو جب اونٹوں اور پہاڑوں کی تعظیم متقی ہونے کی دلیل ہے تو پھر نبی پاک ﷺ جن کے وہم قدم سے اور جن کے طفیل یہ تمام چیزیں پردہ عدم سے وجود میں آئیں تو پھر آپ ﷺ کی تعظیم کیونکر جان ایمان اور رُوح ایمان نہیں ہوگی۔

کیونکہ باقی جس کسی کو جو بدایا کوئی اور غزت ملی وہ سب سرکار علیہ السلام کے طفیل ہے جب وہ جو تمام کمالات کے لئے علت ہے۔ طفیل سرکار ﷺ حاصل ہوتا ہے تو پھر باقی

marfat.com

Marfat.com



کمالات تو بطریق اولیٰ سرکار ﷺ کے طفیل حاصل ہوں گے۔

اسی لئے امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نے فرمایا:

ہو تے کہاں خلیل و کعب و منیٰ

لولا کہ والے صاحبی سب تیرے گھر کی بج

امام اہل سنت ایک اور مقام پر مدح سراہیں۔

لا ورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا

نبی ہے کو نین میں نعمت رسول اللہ کی

الغرض اللہ تعالیٰ نے جب طفیلی چیزوں کی اتنی زیادہ تعظیم کرنے کا حکم دیا ہے تو سرکار

ﷺ تو تمام ممکنات کے لئے علت غائی ہیں آپ ﷺ کی تعظیم کس قدر اہم ہوگی۔ اسی لئے

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ کسی کو برا نہیں کہنا چاہیے کیونکہ جب کوئی غیر مسلم طاقت

حملہ کرے گی تو وہ یہ نہیں دیکھے گی کہ یہ سنی ہیں، دیوبندی ہیں، بریلوی ہیں یا شیعہ ہیں بلکہ وہ

سب کو مسلمان سمجھتے ہوئے ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گی۔ حالانکہ اس بارے میں

باتیں کرنے والوں کو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ نبی پاک ﷺ کی تعظیم کرنا اور توہین نہ کرنا

ضروریات دین میں سے ہے لہذا غیر مسلم طاقت کے حملے کے پیش نظر ہم یہ تو نہیں کر سکتے کہ

ہم کہہ دیں کہ آجکل گستاخ رسول ﷺ باوجود اپنی گستاخیوں کے مسلمان ہیں۔ کیونکہ قرآن

بنید کا واضح اعلان ہے۔

marfat.com

Marfat.com

”ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة واعد لهم عذابا مهينا“ (پارہ نمبر 22)

جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر لعنت فرماتا ہے اور ایسے لوگ دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ذلت والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

”واعتدنا للكافرين عذابا مهينا“ (پارہ نمبر 6 سورۃ نساء)  
ہم نے کافروں کے لئے ذلت والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔  
اسی طرح فرمایا۔

”وللکفرین عذاب مہین“

کافروں کے لئے ذلت والا عذاب ہے۔

اور ظاہری بات ہے نبی پاک ﷺ کی شان میں اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا کہ آپ جیسا علم تو پاگلوں اور بچوں کو بھی حاصل ہے اور آپ کی طرف خیال کرنا گدھے اور بیل کی طرف خیال کرنے سے بدرجہا بدتر ہے (العیاذ باللہ) اور اسی طرح یہ کہنا کہ نبی پاک ﷺ سے شیطان کا علم زیادہ ہے اس طرح انبیاء، اولیاء، کو شیطان کہنا (العیاذ باللہ) جس طرح حسین علی نے بلفۃ الحیر ان میں لکھا کہ ہر نبی ولی کو طاغوت کہا جاسکتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

جبکہ طاغوت کا معنی مصباح اللغات میں لکھا ہوا ہے سرکش اور شیطان۔ تو ظاہر بات ہے کہ اس قسم کے الفاظ نبی پاک ﷺ کے لئے ایذا اور تکلیف کا سبب ہیں اور قرآن کی آیات ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ جو لوگ اللہ اور رسول ﷺ کو تکلیف

marfat.com

Marfat.com



پہچاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دارین میں لعنت فرماتا ہے۔ اور اللہ فرماتا ہے ان کے لئے ہم نے ذلت والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

نیز اس حدیث پاک میں غور کرنا چاہیے کہ نبی پاک علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام لوگوں سے علیحدہ غسل کرتے تھے تو بنی اسرائیل کہنے لگے کہ ان کے اندام نہانی میں کوئی نقص ہے تبھی یہ لوگوں سے الگ ہو کر غسل کرتے ہیں۔ جیسا کہ بخاری شریف میں مفصل روایت موجود ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے بھی اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهاً“

اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف پہنچائی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے قول سے بری فرمادیا اور وہ اللہ کے نزدیک بہت عزت والے تھے۔

مقام فکر ہے کہ جب کسی نبی کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کے جسم میں نقص ہے ایذا کا موجب ہے تو انبیاء علیہم السلام کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ ذلیل ہیں، چہارے بھی حقیر ہیں اور ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں۔ (العیاذ باللہ) یہ کس قدر ان کی دل آزاری کا باعث ہو گا۔ اسی لئے احادیث صحاح سے ثابت ہے کہ نبی پاک علیہ السلام نے اپنی شان میں گستاخی کرنے والوں کو قتل کروادیا۔ ابوداؤد شریف میں حدیث ہے کہ

”ان يهودية كان تشتم النبي فحنقها رجل حتى مات فابطل النبي دمها“

ایک یہودیہ یہ عورت نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی تو ایک آدمی نے

marfat.com

Marfat.com

اس کا گلا گھونٹ کر مار دیا تو نبی پاک ﷺ نے اس یہودیہ عورت کے خون کو باطل ٹھہرایا اور اس کے قاتل کو کوئی زجر و توبیخ نہیں فرمائی۔

اسی طرح ابو داؤد شریف میں حدیث پاک ہے کہ ایک نابینا صحابی کی ام ولد تھی جو سرکار ﷺ کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی۔ اس نابینا صحابی نے اس کو قتل کر دیا تو سرکار علیہ السلام نے اس گستاخ عورت کے خون کو بھی رائیگاں ٹھہرایا اور اس کے قتل کرنے والے سے کسی قسم کا تعرض نہ فرمایا۔

اسی طرح بخاری شریف میں حدیث ہے ایک آدمی جس کا نام ابن اخطل تھا جو سرکار علیہ السلام کی شان میں جو آمیز شعر کہا کرتا تھا۔ جب مکہ شریف فتح ہوا تو وہ خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔ نبی پاک کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ ابن اخطل خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر کھڑا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

”اقتلوہ و لو کان متعلقا باستار الکعبۃ“

اس کو قتل کر دو اگرچہ کعبے کے غلاف کو پکڑ کر ہی کیوں نہ کھڑا ہو۔

حالانکہ قرآن مجید کا فیصلہ ہے ”ومن دخلہ کان امنا“ کہ جو خانہ کعبہ میں داخل ہو گیا اس نے امن پالیا۔ لیکن نبی پاک ﷺ کی شان میں توجہ نہ کرنے والا ایسا نجس اور پلید ہے کہ کسی طور پر اس کا وجود قابل برداشت نہیں ہے اگرچہ وہ خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر ہی کیوں نہ کھڑا ہو۔

اسی طرح بخاری شریف میں حدیث ہے۔ کعب بن اشرف نے نبی پاک علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

”من لکعب ابن اشرف فانه قتل اذی اللہ و رسولہ“

marfat.com

Marfat.com



کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی ہے۔ حالانکہ اس نے گستاخی تو نبی پاک ﷺ کی کی تھی لیکن رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”فانه قد اذى الله ورسوله“

اس سے پتہ چلا کہ نبی پاک ﷺ کی گستاخی اللہ تعالیٰ کی گستاخی ہے اور موسیٰ مصطفیٰ موسیٰ خدا ہے۔ سرکار علیہ السلام کے اس فرمان کے بعد کہ کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرے تو حضرت محمد بن مسلمہ نے جا کر اس بد بخت کا کام تمام کر دیا۔

اس طرح ایک آدمی جو سرکار ﷺ کے پاس آتا تھا اور وحی لکھا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے کہا کہ جیسے میں کہہ دوں یہ ویسے ہی نکھوادیے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام اللہ کی طرف سے کوئی پیغام لے کر ان کی طرف نہیں آتے۔ یہ بات کرنے کی وجہ سے وہ مرتد ہو گیا اور مشرکوں کے ساتھ شامل ہو گیا۔ اور اس نے جو اسلام کا دعویٰ کیا ہوا تھا وہ چھوڑ دیا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اس کو زمین قبول نہیں کرے گی۔ چنانچہ اس کو کئی بار زمین میں دفن کیا گیا مگر ہر بار زمین اس کو نکال کر باہر پھینک دیتی۔ حدیث پاک میں اصل الفاظ اس طرح ہیں۔

”ان رجلا كان يكتب لى فارتد عن الاسلام و لحق بالمشركين و قال النبی ان الارض لا تقبله قال انس انجبرنى ابو طلحة انه اتى الارض التی مات فیها و جدہ منبرذا فقال ما شان هذا قالوا دفناه مرارا فلم تقبله الارض“  
(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

تو اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا

marfat.com

Marfat.com

ایسا مردود ہے کہ زمین بھی اس کو قبول نہیں کرتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئک فی الازلین“

”جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک کو تکلیف پہناتے ہیں وہ سب سے

بڑے ذلیل ہیں۔“ مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”ان الذین یحادون اللہ ورسولہ کبوا کما کبت الذین من قبلہم“

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ذلیل کیے جائیں

گے جیسے ان کے پہلے ذلیل کیے گئے۔ تو جب قرآن و سنت سے ثابت ہے کہ نبی پاک ﷺ

کی شان میں گستاخی کرنے والا سب سے بڑا کافر ہے تو قرآن و سنت کی تصریحات کے

ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ جب غیر مسلم حملہ کریں گے تو وہ یہ نہیں دیکھیں گے کہ کس فرقے سے

متعلق ہے تو ایسی باتیں کرنا قرآن و سنت کی تصریحات کے خلاف ہے اور ان سے بغاوت

کے مترادف ہے۔ اس طرح غیر مسلم جب حملہ کریں گے تو وہ یہ بھی نہیں دیکھیں گے کہ

قادیانی ہیں کہ نہیں۔ تو کیا اس دلیل کی رے اُن کی ترویج بھی ترک کر دی جائے؟ تو اس

سے ثابت ہو گیا کہ نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو مسلمان سمجھنا یا آپ

کی ختم نبوت کے منکر کو مسلمان سمجھنا یہ غیر مسلم کی سوچ تو ہو سکتی ہے مسلمان کی نہیں ہو سکتی

۔ کیونکہ مسلمان کے سامنے قرآن مجید کی یہ آیت موجود ہے کہ

”اے ایمان والو! اگر تمہاری آواز میرے نبی کی آواز سے بلند ہوگی تو تمہارے سارے اعمال

تباہ ہو جائیں گے۔ اور تمہیں پتہ ہی نہیں چلے گا۔“

اسی طرح قرآن مجید میں یہ بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جو ایمان لانے کے بعد کفر کرے گا تو اس کے سارے اعمال تباہ ہو جائیں گے۔“

marfat.com

Marfat.com



اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جو تم میں سے دین سے مرتد ہو جائے۔ اور حالت کفر ہی میں مر جائے تو اُس کے سارے عمل برباد ہو جائیں گے۔“

تو اس سے ثابت ہوا کہ نبی پاک علیہ السلام کی آواز سے آواز بلند کرنا کفر ہے۔ کیونکہ اعمال کفر کی وجہ سے برباد ہوتے ہیں۔ تو جب نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر آواز بلند کرنا کفر ہے تو صراحۃً نبی پاک ﷺ کی شان میں توہین آمیز کلمات استعمال کرنا کیونکر کفر نہ ہوگا۔ تو گویا قرآن کی آیات اور احادیث سے ثابت ہو گیا۔ کہ نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے۔ اسی طرح جو گستاخ کے ساتھ محبت رکھے وہ بھی کافر ہے۔ جس طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”کہ تم نہیں پاؤ گے اُس قوم کو جو اللہ پر ایمان رکھتی ہو اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ دوستی رکھے اُن لوگوں سے جو اللہ اور اُس کے رسول کے مخالف ہوں۔ اگرچہ اُن کے باپ ہی کیوں نہ ہوں، بیٹے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور رشتہ دار کیوں نہ ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے۔“ (سورہ مجادلہ پارہ 28)

اس آیت سے قطعی طور پر ثابت ہو گیا۔ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے ہرگز مومن نہیں۔

اسی طرح یہ بھی ثابت ہو گیا جو گستاخ لوگوں کے ساتھ محبت رکھتے ہیں، وہ بھی کافر ہیں۔ اسی طرح تفسیر دُرّ منثور، تفسیر ابن جریر، تفسیر ابن ابی حاتم اور ابن تیمیہ کی الصارم المسلول ان سب میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک آدمی کی اونٹنی گم ہو گئی۔ تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اس کی اونٹنی فلاں ہادی میں ہے۔ تو ایک منافق سن کر کہنے لگا۔ کہ نبی پاک ﷺ

marfat.com

Marfat.com

بتلاتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی فلاں وادی میں ہے حالانکہ آپ ﷺ کو غیب کا کیا پتہ۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

”وَلئن سألْتَهُمْ ليقولن انما كنا نحوض ونلعب قل ابالله وَاياته ورسوله كنتم تستهزون لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم“ (سورہ توبہ پارہ 10)

یعنی اگر آپ منافقوں سے پوچھیں کہ تم نے میری شان میں یہ کلمہ کیوں استعمال کیا (کہ نبی پاک علیہ السلام کو غیب کا کیا پتہ) تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ویسے ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ ہمارا عقیدہ تو یہ نہیں تھا۔ تم فرما دو۔ کیا تم اللہ کے ساتھ اور اُس کی آیات کے ساتھ اور اُس کے رسول ﷺ کے ساتھ مذاق کر رہے تھے۔ بہانے نہ بناؤ تم ایمان کے اظہار کے بعد پھر کافر ہو گئے ہو۔“

تو اس آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ یوں کہنا کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیب کا کیا پتہ۔ یہ کلمہ کفر ہے اور ایسا کہنے والا کافر ہے۔ جب بطور مذاق ایسا کہنے والا کافر ہے۔ تو جو سچ مچ کے طور پر اور اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے کہے کہ غیب کی باتیں اللہ ہی جانے رسول کو کیا خبر، پھر اس کے کفر میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ دوسری بات اس آیت کریمہ سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مذاق کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مذاق کرنے کے مترادف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

”کیا تم اللہ کے ساتھ اور اُس کی آیات کے ساتھ اور اُس کے رسول ﷺ کے ساتھ

مذاق کر رہے تھے۔“

تو پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کے ساتھ مذاق کرنے کو اپنے ساتھ مذاق کرنا قرار دیا ہے۔ مزید ارشاد فرمایا تم بہانے نہ بناؤ۔ تم ایمان کے دعویٰ کے باوجود کافر ہو

marfat.com

Marfat.com



چکے ہو۔ اس سے پتہ چلا کہ نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کے بعد زبانی کلمہ گوئی مفید نہیں اور نہ اس کا کوئی اعتبار ہے۔

### نوٹ:

اس آیت کا جو ہم نے شان نزول بیان کیا ہے۔ کہ منافقوں نے کہا کہ نبی پاک ﷺ کو غیب کا کیا پتہ، یہ تفسیر ابن جریر کے اندر موجود ہے۔ اور ابن تیمیہ جو وہابیوں و یوہندیوں کے شیخ الاسلام ہیں اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ امام ابن جریر اپنی تفسیر میں صحیح سند سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”مَنْ يَحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا“

”یعنی جو آدمی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے اور اس سے دشمنی رکھے اس کے لئے جہنم کی آگ ہے اس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔“

اس آیت سے ثابت ہوا۔ کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دشمنی رکھنا یہ جہنم کی آگ میں خلود کا باعث ہے۔ اور جہنم کا جو خلود ہے اس کا باعث کفر ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کرنا کفر ہے۔ آج کل بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ سب فروعی اختلاف ہے۔ اور قرآن کی آیت جو ہم نے پیش کی اس سے پتہ چلتا ہے کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کرنا اور ادب کرنا یہ ضروریات دین میں سے ہے اور آپ ﷺ کی تعظیم کرنا یہ جان ایمان ہے۔ بلکہ عین ایمان ہے۔ امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی فرماتے ہیں۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

اصل اصول بندگی اور حور کی ہے  
marfat.com

Marfat.com

اور خود یو بندی علماء نے تسلیم کیا ہے کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ادنیٰ توہین کفر ہے بلکہ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ جن الفاظ سے نبی پاک ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا وہم بھی پیدا ہو جائے۔ اُن کا بھی بولنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخانہ کلمات استعمال کئے ہیں اُن کا عقیدہ تو ایسا نہیں تھا۔ تو اس بارے میں گزارش یہ ہے۔ کہ گستاخانہ کلمات بولنے والے کا عقیدہ نہیں دیکھا جاتا اور نہ اُس کی نیت پر دار و مدار ہوتا ہے۔ بلکہ صرف ظاہری الفاظ کو دیکھا جاتا ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

”من تکلم بكلمة الكفرها ذلاً أو لاعباً كفر عند الكل ولا اعتبار باعتقاده كما صرح به في الخانية“

ترجمہ: جو آدمی بطور مذاق کلمہ کفر بولے یا بطور لہو و لعب بولے، سب فقہاء کے نزدیک کافر ہو جائے گا اور اس کے عقیدے کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔ بعض دیوبندی فتح القدر کی عبارت پیش کرتے ہیں کہ اکثر مرتد ہونے کا دار و مدار اعتقاد کی تبدیلی پر ہے۔ اسی طرح کی عبارت کشف الاسرار کے اندر بھی موجود ہے تو اس کے بارے میں گزارش یہ ہے۔ یہ عبارتیں اُس شخص کے بارے میں ہیں جو نشے میں ہو۔ یا اسے کلمہ کفر بولنے پر مجبور کر دیا گیا ہو تو اسی ”فتح القدر“ میں عبارت موجود ہے۔ و

الردۃ تبنی علی تبدل الاعتقاد ونعلم ان السكران غیر معتقد لما قال۔

ترجمہ: ردّات کا دار و مدار اعتقاد کی تبدیلی پر ہے اور ہم جانتے ہیں کہ نشے والا اپنی بات کا معتقد نہیں ہوتا۔“

تو اس تفصیلی عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ فقہاء نے جو فرمایا ہے کہ ارتداد کا

marfat.com

Marfat.com



دارودار اعتقاد پر ہے یہ صرف اس صورت میں ہے کہ کلمہ کفر یہ بولنے والا نشے میں ہو۔ یا مکرہ ہو۔ یعنی اُسے قتل کی دھمکی دی گئی ہو۔ اور فتح القدر میں یہ عبارت بھی موجود ہے۔

”من هازل بكلمة الكفر ارتد وإن لم يعتقد“

ترجمہ: جو آدمی بطور مذاق بھی کلمہ کفر بولے وہ مرتد ہو جائے گا اگرچہ عقیدہ اُس کا

نہ بھی ہو۔

فتح القدر کی اس عبارت کو ذر مختار کے اندر بھی نقل کیا گیا ہے۔ تو فتح القدر کی مذکورہ بالا عبارت سے وضاحت ہو گئی کہ فتح القدر کی دوسری عبارت جو وہابی دیوبندی پیش کرتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ ارتداد تب ثابت ہوتا ہے جب اعتقاد بھی ہو۔ ہماری پیش کردہ عبارت سے ثابت ہو گیا کہ وہ عبارت اس صورت پر محمول ہے جب بولنے والا نشے میں ہو۔ اگر یہ مطلب نہ بیان کیا جائے تو دونوں عبارتوں میں تعارض لازم آ جائے گا۔ اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ میں رشید احمد گنگوہی فتاویٰ قاضی خان کے حوالے سے لکھتے ہیں اگر ایک آدمی نے بغیر جبر اور اکراہ کے کلمہ کفر بولا۔ چاہے اُس کلمہ کے مطابق اُس کا عقیدہ نہ بھی ہو۔ پھر بھی وہ کافر ہو جائے گا۔ اور اُس کی بیوی اُس سے جدا ہو جائے گی۔ جب گنگوہی نے قاضی خان سے حوالہ پیش کیا اور اُس کے کسی حصہ سے اختلاف نہیں کیا تو ثابت ہوا کہ گنگوہی کا بھی یہی نظریہ ہے کہ کافر ہونے کا دارودار اعتقاد پر نہیں ہے۔ اور گنگوہی کا اپنے بارے میں اعلان ہے کہ حق وہی ہے جو میری زبان سے نکلتا ہے اور ہدایت و نجات میری اتباع پر موقوف ہے۔ اور ان عبارات کے سامنے آنے سے اشرف علی تھانوی کے اس مرید کا کافر ہونا بھی ثابت ہو جائے گا جو صبح سے لے کر شام تک کلمہ اسی طرح پڑھتا رہا۔

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اشهد أن لا إله إلا الله“

Marfat.com

وہابی علماء اُس کو بچانے کے لئے فقہاء کی عبارات پیش کرتے ہیں کہ کافر ہونے کا دار و مدار اعتقاد پر ہے۔ تو ہم نے فقہاء بلکہ گنگوہی کی عبارات سے ہی ثابت کر دیا کہ جب حالت صحو میں کوئی کلمہ کفر بولے۔ اور نہ کوئی جبر و اکراہ پایا جاتا ہو۔ تو ایسے کلمہ کفر کا قائل کافر ہو جاتا ہے جو آدمی یہ کلمہ پڑھ رہا ہے کہ ۔

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْرَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ“

نہ وہ نشے میں ہے اور نہ کوئی اُس کو پھانسی پر لٹکا رہا ہے۔ اگر اُس کی زبان اُس کے قابو میں نہیں تھی تو خاموش رہتا۔ بتیس (32) دانت کس لئے بنائے گئے ہیں اور زبان کا بہک جانا ایک دو لمحوں کے لئے تو ہو سکتا ہے لیکن صبح سے لے کر شام تک زبان قابو میں نہ رہے یہ بالکل غیر معقول امر ہے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ کلمہ شریف کے دو اجزاء ہیں پہلا جز ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، دوسرا جز ہے محمد رسول الله۔ جب وہ کلمہ شریف کے پہلے جز کا تلفظ کرتا ہے تو اس وقت اُس کے منہ سے یہ نہیں نکلتا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْرَفَ عَلَى۔ لیکن جب محمد رسول الله کہنے لگتا ہے تو اُس کے منہ سے بجائے محمد کے اشرف علی کا نام نکل جاتا ہے۔ تو اس کی کیا وجہ ہے کہ کلمہ شریف کے دو اجزاء میں سے ایک جز کا تو صحیح تلفظ کرتا ہے اور دوسرے جز کا تلفظ کرتے وقت اُس کی زبان اُس کے قابو میں نہیں رہتی۔ بعض وہابی دیوبندی اشرف علی تھانوی کو بچانے کے لئے حضرت شبلی کا ایک واقعہ پیش کرتے ہیں۔ کہ انھوں نے کلمہ پڑھایا۔

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ شَبْلِي رَسُولِ اللَّهِ“

ایک اور واقعہ پیش کرتے ہیں کہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے کلمہ پڑھایا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ چشتی رسول الله۔ اس کے جواب میں گزارش یہ ہے کہ اس طرح بایزید بسطامی نے فرمایا۔ سبحانی ما اعظم شانہ لیس فی جنتی إِلَّا اللَّهُ تو وہابی صرف منصب

marfat.com

Marfat.com



رسالت پر اکتفا کیوں کرتے ہیں انہیں شیطیات کو بنیاد بنا کر الوہیت کا دعویٰ کریں اور اپنے آپ کو خدا کہلوا یا کریں۔ کیونکہ منصب رسالت منصب الوہیت سے تو کم ہے۔ بہر حال یہاں ضمنیہ بحث آگنی ورنہ اس بارے میں مفصل تبصرہ اس کتاب کے پہلے حصہ میں ہم کر چکے ہیں۔ نیز اگر کوئی آدمی کسی کو ماں یا بہن کی گالی دے تو وہ اس کا عقیدہ تو نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے باوجود وہ شخص جس کو گالی دی گئی ہے وہ سخت برا مناتا ہے۔ تو جب عام مسلمان کے لئے توہین آمیز کلمات استعمال کرنے میں استعمال کرنے والے کے عقیدہ کو نہیں دیکھا جاتا تو نئی پاک علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے والے کو عقیدہ کی صحت کو آڑ بنا کر کیسے بری الذمہ قرار دیا جاسکتا ہے اس طرح تو لوگوں کو کفریات بکنے کا ٹھیکہ مل جائے گا۔ جو کسی کے منہ میں آئے گا جب گرفت ہوگی تو کہہ دے گا میرا عقیدہ ٹھیک تھا۔ اسی لئے فقہاء اور متکلمین نے فرمایا ہے اگر کوئی آدمی معاذ اللہ قرآن مجید نجاست میں پھینک دے یا صلیب پہن لے یا زنا ر باندھ لے یا بت کو سجدہ کر دے اگرچہ وہ دعویٰ کرے کہ میرا عقیدہ ٹھیک ہے ویسے میں نے یہ افعال کئے ہیں پھر بھی وہ کافر ہو جائے گا۔ اُمید ہے دیوبندی علماء سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ ایسے افعال کرنے والا کافر ہے۔

اسی طرح اگر ایک آدمی کسی کو کہتا ہے کہ تو گدھا ہے یا کتا ہے یا خنزیر ہے تو اگرچہ اس کا عقیدہ نہیں ہوتا کہ وہ فی الواقعہ ایسا ہی ہے پھر بھی ان کلمات کو عرف عام میں توہین سمجھا جاتا ہے۔ اور جس کے لئے یہ کلمات بولے جائیں وہ بھی اور باقی سننے والے بھی اس سے توہین والا معنی سمجھتے ہیں اور ایسے الفاظ بولنے والے کو گستاخ اور بے ادب اور بدتمیز سمجھتے ہیں۔ اور سامعین میں سے کوئی بھی یہ تاویل نہیں کرتا کہ چونکہ اس کا عقیدہ یہ نہیں تھا لہذا اس کے یہ کلمات توہین آمیز نہیں قرار دیئے جاسکتے۔ جب عام انسان کے بارے میں توہین آمیز کلمات

marfat.com

Marfat.com

کے بارے میں عقیدہ نہیں دیکھا جاتا تو جو نبی پاک ﷺ کے بارے میں توہین آمیز کلمات بولے گا اس کا عقیدہ کیسے دیکھا جائے گا؟ جب قرآن نبی پاک ﷺ کے بارے میں لفظ راعنا بولنا پسند نہیں فرماتا حالانکہ مسلمان صحیح عقیدے سے کہتے تھے لیکن یہودیوں نے اس لفظ کو گستاخی اور بے ادبی کے لئے آڑ بنا لیا تھا حالانکہ اس لفظ کا معنی ٹھیک تھا۔ تو جو الفاظ اپنی صریح دلالت کے لحاظ سے گستاخی پر مشتمل ہوں ان میں یہ تاویل کرنا کہ ہمارا عقیدہ ٹھیک تھا تو یہ کیسے صحیح ہوگا۔ بعض لوگ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی یہ الفاظ سرکار علیہ السلام کے شایان شان نہیں ہیں لیکن پھر اس وجہ سے شرعی حکم لگانے میں تاہل کرتے ہیں کہ وہ ہمارے استاد ہیں یا اور کوئی رشتہ داری ہوتی ہے۔ تو ان کو اس آیت کریمہ میں غور کرنا چاہیے کہ

”الَاتَّخِذُوا اَبَاءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاءَ اِنْ اسْتَحْبَبْتُمْ الْكُفْرَ عَلٰى الْاِيْمَانِ“

(پارہ نمبر 10 سورۃ توبہ)

اے ایمان والو اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان پر ترجیح

دیں۔

اسی آیت کریمہ کے آخر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ“

جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ ظالم ہوگا۔

نیز شرح عقائد کے اندر ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ امام اشعری ابوعلی جبائی کے

پاس پڑھتے تھے اور ابوعلی جبائی معتزلی تھا تو معتزلی ہونے کی بنا پر اس کا عقیدہ تھا کہ جو چیز

بندوں کے حق میں بہتر ہے بندوں کو وہ چیز دینا اللہ تعالیٰ پر واجب ہے۔ تو امام اشعری نے

جبائی سے پوچھا کہ آپ ان تین بھائیوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جن میں سے ایک

marfat.com

Marfat.com



عاصی ہو ایک مطیع ہو اور وہ دونوں بالغ ہوں اور تیسرا نابالغ ہو۔ تو جبائی نے کہا کہ عاصی کو سزا ملے گی مطیع جنتی ہو جائے گا اور تیسرا جو نابالغ ہونے کی حالت میں فوت ہو گیا نہ اس کو ثواب ہو گا نہ عقاب ہو گا۔ اس پر امام اشعری نے پوچھا کہ اگر وہ تیسرا کہہ دے کہ یا اللہ تو مجھے اگر بڑا کر کے مارتا میں تیری اطاعت کرتا جنت میں داخل ہو جاتا۔ تو جواب میں جبائی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو فرمائے گا کہ مجھے معلوم تھا کہ تو بڑا ہو کر میری نافرمانی کرے گا اس لئے میں نے تجھے بچپن میں ہی مار دیا۔ تو امام اشعری نے کہا کہ اگر نافرمان جس کو جہنم میں بھیجا گیا وہ کہہ دے یا اللہ تو نے مجھے بچپن میں کیوں نہ مار دیا تاکہ میں تیری نافرمانی کر کے جہنم میں نہ جاتا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کیا فرمائے گا؟ کیوں کہ اس کے حق میں یہی بہتر تھا کہ اس کو بچپن میں ہی مار دیا جاتا۔ اس کے بعد شرح عقائد کے الفاظ اس طرح ہیں فصحت الجبائی۔ اس کے بعد علامہ تفتازانی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد امام اشعری نے جبائی اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کی تردید اور تھلیل شروع کر دی۔

اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ اگر استاد گمراہ ہو جائے تو اس کا ادب کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ تو پھر سرکار علیہ السلام کی توہین کے باوجود اگر ایک آدمی توہین کرنے والے کی کسی رشتے کی وجہ سے چاہے وہ رشتہ استادی کا ہو یا پیری مریدی والا یا کوئی خونی رشتہ ہو۔ رعایت کرے تو پھر اس کا مطلب تو یہ ہو گا کہ اس کے دل میں نبی پاک ﷺ کی عظمت کم ہے اور ان لوگوں کی عظمت زیادہ ہے جن کی وہ رعایت کر رہا ہے حالانکہ یہ امر ضروریات دین میں سے ہے کہ نبی پاک ﷺ کی تعظیم سب سے بڑھ کر دل میں ہونی چاہیے بلکہ باقی انبیاء علیہم السلام کی نسبت بھی نبی پاک ﷺ کا ادب و احترام دل میں زیادہ ہونا چاہیے لہذا جو آدمی بھی سرکار علیہ السلام کی توہین کرنے والوں کی کسی وجہ سے رعایت کرے ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج

## ایک شبہ کا ازالہ:

یہاں سے ایک شبہ کا ازالہ بھی کر دینا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ گستاخی پر مبنی کلمات تو ان کے اکابر نے بولے ہیں آجکل کے دیوبندیوں کا کیا قصور ہے۔ تو ان حضرات کو اس آیت کریمہ پر غور کرنا چاہیے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”يقولون لننرجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز من الاذل“

(سورۃ منافقون پارہ نمبر 28)

وہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ چلے گئے تو ہم عزت والے وہاں سے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔

اب یہ جملہ ایک آدمی عبداللہ بن ابی نے بولا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یقولون جمع کا لفظ استعمال کیا کیونکہ باقی منافقین اپنے رئیس کی اس بات پر راضی تھے۔

تو یہاں بھی یہی صورت حال ہے اکابر دیوبند کی جو کفریات ہیں آجکل کے دیوبندی ان کفریات کو صحیح سمجھتے ہیں اور ان گستاخانہ کلمات کے خلاف جتنے بھی دلائل کیوں نہ پیش کر دیئے جائیں ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ اور کہتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے بیان کیا ہے وہ بالکل برحق ہے۔ اس لئے ان پر بھی وہی حکم لگے گا جو ان کے اکابرین پر لگا ہے۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اذ قتلتم نفسا فادارثتم فيها“

اب ظاہر بات ہے یہ جن یہودیوں کو خطاب کیا جا رہا ہے۔ ان لوگوں نے تو کسی کو قتل نہیں کیا تھا۔ لیکن جو کچھ قتل کرنے والوں کو پتہ نہ تھا اس لئے قتل کی نسبت ان



کی طرف بھی کر دی گئی۔

”انکم ظلمتم انفسکم بالاحاذکم العجل“

بے شک تم نے اپنے اوپر ظلم کیا پھڑے کو خدا بنا کر۔

اب ظاہر بات ہے جن لوگوں کو یہ خطاب ہے ان لوگوں نے تو پھڑے کی پوجا نہیں کی۔ لیکن چونکہ پھڑے پوجنے والوں کو یہ اپنا بزرگ سمجھتے تھے اس لئے ان کی طرف بھی نسبت کر دی گئی اور تفسیر قرطبی میں ہے کہ چونکہ یہ یہودی جن کو اس آیت میں خطاب ہے پرانے یہودیوں سے محبت کرتے ہیں جنہوں نے پھڑے کی پوجا کی تھی اس لئے ان کے ساتھ محبت کرنے کی وجہ سے وہ جرم جو ان سے سرزد ہوا تھا اس کی اسناد ان کی طرف کر دی گئی۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”فَلْيَمْ تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ اللَّهِ مِنْ قَبْلِ“

حالانکہ انہوں نے تو کسی نبی کو شہید نہیں کیا۔ چونکہ جن سے انبیاء کو شہید کرنے والا فعل سرزد ہوا وہ ان کے مقتدا اور محبوب ہیں جن کے دور میں قرآن مجید اترا۔ کذا فی القرطبی۔ لہذا اگر بالفرض موجودہ دیوبندیوں سے کفریہ عبارات صادر نہ بھی ہوئی ہوں تو چونکہ کفریہ عبارات لکھنے والوں کو یہ اپنا مقتدا و پیشوا سمجھتے ہیں اس لئے ان کو بھی گستاخ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ جو کسی گستاخ کو بزرگ سمجھے، ولی سمجھے، مجدد سمجھے وہ خود کافر ہو جاتا ہے جس طرح مرزائیوں کا لاہوری گروپ ہے۔ وہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتا مجدد مانتا ہے تو جس طرح وہ متفقہ طور پر کافر ہیں چونکہ انہوں نے کافر کو مسلمان سمجھا اسی طرح موجودہ دیوبندی بھی چونکہ کفریات بولنے والوں کو اپنا بزرگ مانتے ہیں تو جو حکم لاہوری گروپ کا ہو گا وہی ان کا بھی ہو گا۔

marfat.com

Marfat.com

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ گستاخانہ عبارات لکھنے والے مؤول ہیں لہذا ان کو کافر نہیں کہنا چاہیے۔ تو اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ دیوبندیوں نے خود لکھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کرنا اور توہین نہ کرنا ضروریات دین میں سے ہے اور ضروریات دین میں تاویل کفر سے نجات نہیں دیتی۔

مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی اشد العذاب میں لکھتے ہیں کہ انبیاء کرام کی تعظیم کرنا اور توہین نہ کرنا ضروریات دین میں سے ہے۔ لہذا توہین کرنے والا تاویل کرے یا نہ کرے بہر صورت کافر اور مرتد ہے۔

مولوی انور شاہ کشمیری اکفار المحدثین میں لکھتے ہیں:

التاویل فی ضروریات الدین لا یدفع الکفر۔

اسی طرح اسی کتاب میں کہتے ہیں :

”التہور فی عرض الانبیاء وان لم یقصد السب کفر“

مزید ارشاد فرماتے ہیں۔

”المدار فی الحکم بالکفر علی الظواہر ولا نظر للمقصود

والنیات ولا نظر لقرائن حالہ“

نیز ان حضرات سے استفسار ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ گستاخانہ عبارات لکھنے والے مؤول ہیں ان کو کچھ نہیں کہنا چاہیے۔ تو کیا اگر ان کو کہا جائے کہ آپ چمار سے بھی ذلیل ہیں اور ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں اور چوہڑے چمار ہیں اور ناکارہ ہیں اور ولد الحرام ہیں اور آپ کا علم پاٹلوں اور جانوروں کی مثل ہے تو کیا وہ ان الفاظ کہنے والوں کی کوئی تاویل قبول کریں گے یا اپنی ٹوہین محسوس کریں گے۔ جب عام آدمی کے بارے میں ایسے الفاظ

marfat.com

Marfat.com



بولنے والے کی تاویل قبول نہیں تو پھر نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخانہ الفاظ بولنے والے کی تاویل کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ لفظ ”راعنا“ بولنا جو کہ بذات خود ٹھیک ہے حرام قرار دیتا ہے لیکن گستاخ اور بے ادب لوگوں سے اس لفظ کو گستاخی اور بے ادبی کا ذریعہ بنالیا حالانکہ لفظ بذات خود ٹھیک تھا تو جو الفاظ صراحۃً نبی پاک ﷺ کی گستاخی اور بے ادبی پر دلالت کریں ایسے الفاظ بولنے والے کی تاویل کیونکر قبول ہو سکتی ہے؟

نیز اگر ضروریات دین میں تاویل کفر سے بچا سکتی ہے تو پھر مرزا قادیانی بھی مودل ہے اس کو بھی کافر نہیں کہنا چاہیے وہ بھی اپنی دعوائے اجرائے نبوت پر آیات سے استدلال کرتا ہے مثلاً

”یٰۤاٰدَمُ اٰمٰیۤاۤتِیۤنکم رسل منکم“

اور آیت کریمہ

”اللّٰہ یمصطفٰی من الملائکۃ رسلا ومن الناس“

تو پھر مرزا کو بھی کافر نہیں کہنا چاہیے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر دیوبندی کفریہ عبارات کو غلط ہی کہہ دیں تو پھر بھی کفر سے بچ جائیں گے۔ تو ان سے استفسار کرنا چاہیے کہ اگر کوئی مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کو غلط کہہ دے لیکن اس کو کافر نہ کہے تو کیا وہ کفر سے بچ جائے گا؟ کیوں کہ جس طرح دعویٰ نبوت نبی پاک ﷺ کے بعد کفر ہے اسی طرح نبی پاک ﷺ کی شان میں توہین آمیز کلمات کہنا بھی کفر ہے۔ اور دعویٰ نبوت سرکاز کے بعد اسی لئے کفر ہے کہ نبی پاک ﷺ کی شان میں توہین کو سبب کفر ہے۔ تو جب دعویٰ نبوت نبی کریم ﷺ کی توہین ہونے کے سبب کفر ٹھہرا تو پھر نبی پاک ﷺ کی شان میں صریح اور واضح گستاخی اور توہین والے کلمات بولنا کیونکر کفر نہ ہوگا؟

marfat.com

Marfat.com

نیز یہ امر قابل غور ہے کہ اگر کسی عام آدمی کے بارے میں کہہ دیا جائے کہ ذرہ ناچیز سے کمتر ہے یا ناکارہ ہے یا چوہڑا چمار ہے یا چمار سے ذلیل ہے یا اس کا علم بچوں اور پاگلوں جتنا ہے تو ان الفاظ کو بھی غلط تو کہا جائے گا تو پھر فرق کیا ہوا کہ نبی پاک ﷺ کے لئے ایسے الفاظ بولنا غلط ہوں اور ایک عام آدمی کے لئے ایسے الفاظ بولنا غلط ہو اور نبی پاک ﷺ کے بارے میں بھی ایسے الفاظ بولنا صرف غلط ہی ہو؟ حالانکہ سر کا ﷺ کی شان وہ ہے کہ آپ ﷺ کی آواز پر آواز بلند کرنا بھی کفر ہے۔

”کَمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى . اِنْ تَحْبَطْ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ“  
نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ“

لہذا سر کا ﷺ کی شان میں گستاخی صرف غلط نہیں ہے بلکہ کفر ہے۔ پھر پوری امت کا اجماع ہے جیسا کہ شفا شریف اور الصارم المسلول میں موجود ہے۔

”اجمع المسلمون على ان شاتمہ صلی اللہ علیہ وسلم کافر“

وَمَنْ شَكَّ فِي عَذَابِهِ وَكَفَرَهُ فَهُوَ سَافِرٌ“

تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی پاک ﷺ کی شان میں توہین کرنے والا کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ نیز دیوبندی حضرات کے کفر کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی مرزا قادیانی کے اقوال میں تاویل کرے اور اس کو کافر نہ کہے تو اس کو کافر نہیں سمجھنا چاہیے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند از مفتی عزیز الرحمن)

مرتضیٰ حسن در بھنگی کا فتویٰ اشد العذاب میں موجود ہے کہ جو آدمی مرزائیوں کے کفر میں شک کرے وہ کافر ہے۔ اور مفتی عزیز الرحمن نے یہ لکھا ہے کہ جو تاویل کرے اور مرزا کو

marfat.com

Marfat.com



کافر نہ کہے تو وہ کافر نہیں ہوگا۔

اسی طرح عبدالماجد دریا آبادی جو اشرف علی تھانوی کا خلیفہ ہے۔ تھانوی صاحب کو ایک خط میں لکھتا ہے کہ شیعوں کو کافر کہتا تو کجا میرا دل تو مرزائیوں کو کافر کہنے سے بھی ہچکچاتا ہے اور میں ان کے بارے میں تاویلیں تلاش کرتا رہتا ہوں۔ (حکیم الامت 259)

ان حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ دیوبندی حضرات مرزائیوں کو بھی کافر نہیں سمجھتے اور ان حوالہ جات سے دیوبندیوں کے اس فریب کا جواب بھی ہو جائے گا جو وہ بعض مشائخ کے نام سے لوگوں کو دیتے ہیں کہ اگر علماء دیوبند گستاخ ہوتے تو فلاں فلاں مشائخ اور بزرگ ان کی تکفیر کرتے کیونکہ اس طرح تو مرزائی بھی کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہم کافر ہوتے تو اشرف علی تھانوی کے خلیفہ خاص عبدالماجد دریا آبادی ہماری تکفیر کرتے تو جو جواب دیوبندی حضرات مرزائیوں کو دیں گے وہ ہماری طرف سے بھی سمجھ لیں۔ اسی طرح جب مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس وقت کئی مشائخ کرام زندہ موجود تھے مثلاً حضرت شاہ اللہ بخش صاحب تونسوی علیہ الرحمہ اسی طرح اور کئی اکابر مشائخ لیکن ان حضرات سے مرزائیوں کی تحریری تکفیر کا ہرگز ثبوت نہیں ہے تو کیا اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ یہ لوگ ختم نبوت کے منکرین کو مسلمان سمجھتے تھے اسی طرح اگر کچھ مشائخ کا دیوبندیوں کے بارے میں تحریری طور پر تکفیری فتویٰ نہ بھی ہو تو اس سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ وہ گستاخی کرنے والوں کو مسلمان سمجھتے ہوں کیونکہ تحریری تکفیر ضروری نہیں ہے زبانی تکفیر بھی کافی ہے پھر دیوبندی حضرات کو ہمارا چیلنج ہے کہ ثابت کریں کہ کسی مسلم بزرگ کے سامنے اُن کی متنازعہ عبارات پیش کی گئی ہوں اور اُس نے ان عبارتوں کو درست قرار دیا ہو۔

مولوی سرفراز صاحب صغیر نے اپنی کتب عبارات اکابر میں اپنے ایک رسالے

marfat.com

Marfat.com

ڈھول کی آواز کے حوالے سے حضرت بابو جی سید غلام محی الدین شاہ صاحب کا قول نقل کیا ہے کہ اُن سے علماء دیوبند کی نسبت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ علماء دیوبند دین کا کام کر رہے ہیں جو اُن کے بارے میں کچھ برا کہتا ہے وہ اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ اور علماء دیوبند مسلمان ہیں اور میرے والد صاحب کا بھی یہی مسلک تھا۔

تو مولوی سرفراز صاحب کی اس نقل کردہ عبارت کا ہم اس کتاب کے پہلے حصے میں مکمل اور مفصل جواب دے چکے ہیں۔ مزید ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ حضرت بابو جی کی طرف جو یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ انہوں نے فرمایا جو علماء دیوبند کو بُرا کہتا ہے وہ اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ تو اس کے بارے میں مزید ہم گزارش کرتے ہیں کہ علماء دیوبند کے سب سے بڑے سرخیل مولوی اسماعیل دہلوی صاحب ہیں اُن کی کتاب تقویۃ الایمان کے بارے میں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ تقویۃ الایمان میں بتوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیات اولیاء کرام پر چسپاں کیا گیا ہے اور یہ بدترین تحریف قرآن ہے اور بہت بُری تخریب کاری ہے۔ (اعلاء کلمۃ اللہ صفحہ ۱۷۱)

تو اب جو قول سرفراز صاحب نے اُن کی طرف منسوب کیا ہے کہ جو علماء دیوبند کو بُرا کہتا ہے وہ اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالتا ہے پھر لازم آیا کہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب نے اپنا ایمان خطرے میں ڈالا کیونکہ انہوں نے اسماعیل دہلوی کو بدترین تحریف کا مرتکب قرار دیا لہذا امانتا پڑے گا یہ نسبت جو اُن کی طرف کی گئی ہے یہ افتراء ہے۔ نیز یہ کہنا بھی لغو ہو گیا کہ حضرت بابو جی نے فرمایا کہ میرے حضرت والد صاحب بھی دیوبندیوں کو اچھا جانتے تھے تو پھر جب اُن کی تحریری شہادت موجود ہے کہ اسماعیل دہلوی تخریب قبیح اور تحریف معنوی کا مرتکب ہے تو اس شہادت کے ہوتے ہوئے حضرت بابو جی کیسے کہہ سکتے ہیں کہ علماء دیوبند



دین کے خادم ہیں اور اچھے ہیں۔ اس لئے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب اسی کتاب یعنی (اعلا بکلمۃ اللہ) میں فرماتے ہیں کہ جو آدمی آیت کریمہ۔

”قُلْ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ“

اور آیت کریمہ

”قُلْ اِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًا وَّ لَا رَحْمَةً“

کو دیکھتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کو اپنی مثل خیال کرنے اور حضور علیہ السلام کے بارے میں کہے کہ آپ کو اپنی نجات کا علم نہیں ہے اور آپ کے اختیارات کی نفی کرے وہ گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے اور کون سا دیوبندی ہے جو ان آیات کو پڑھ کر حضور علیہ السلام کے اختیارات کی نفی نہ کرتا ہو اور اپنے جیسا بشر نہ سمجھتا ہو۔ لہذا پیر مہر علی شاہ صاحب کے نزدیک علماء دیوبند خود گمراہ ہیں اور گمراہ کرنے والے ہیں جب ان کے دیوبندی علماء کے بارے میں یہ اقوال موجود ہیں تو حضرت بابو جی ان اقوال کے ہوتے ہوئے کیسے یہ ارشاد فرما سکتے ہیں کہ میرے والد صاحب علماء دیوبند کو اچھا سمجھتے تھے۔ جب تمام علماء دیوبند تقویۃ الایمانی عقیدہ کے حامل ہیں تو جب تقویۃ الایمان کے بارے میں حضرت کی رائے ہم اوپر پیش کر چکے ہیں تو پھر اسی کے مطابق عقیدہ رکھنے والوں کے بارے میں ان کی رائے کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ دین کے خادم ہیں۔

حضرت مولانا محبت النبی صاحب جو حضرت بابو جی کے دور میں گولڑہ شریف کے مفتی اعظم تھے ان کا فتویٰ ہم اسی کتاب کے پہلے حصے میں نقل کر چکے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ علماء اور مشائخ نے جو دیوبندی علماء کی تکفیر کی ہے بندہ کو اس سے مکمل اتفاق ہے۔ اگر مولوی سرفراز صاحب کی یہ بات درست مان لی جائے کہ بابو جی نے فرمایا کہ جو علماء دیوبند کو

marfat.com

Marfat.com

برا کہتا ہے وہ اپنا ایمان خطرے میں ڈالتا ہے تو پھر لازم آئے گا کہ بابو جی نے ایسے حضرات کو اپنے پاس بطور مفتی رکھا ہوا تھا جو اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنے والے تھے کیونکہ مولانا محبت النبی صاحب دیوبندیوں کی تکفیر بھی کرتے ہیں اور حضرت بابو جی کی موجودگی میں اُس درگاہ کے مفتی بھی ہیں لہذا جو قول سرفراز صاحب نے اُن کی طرف منسوب کیا ہے اُس کو مان لیا جائے تو حضرت بابو جی کے قول و فعل میں تضاد لازم آتا ہے لہذا یہ نسبت محض جھوٹ ہے۔

### نوٹ:

کئی ثقہ حضرات نے ہمیں بیان کیا ہے کہ کئی طلباء جو گولڑہ شریف کے مرید ہوتے تھے تو آپ اُن کو سنی علماء کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجتے اور اگر وہ دیوبندی علماء کے پاس زیر تعلیم ہوتے تو آپ اُن کو دیوبندیوں کے پاس پڑھنے سے منع کرتے اور سنی علماء کے پاس پڑھنے کی تلقین کرتے اسی طرح حضرت بابو جی کے خادم خاص سید سکندر شاہ صاحب نے بیان فرمایا کہ حضرت بابو جی وہابیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے اور اُن کی اقتداء کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ ویسے بھی یہ بات ناقابل یقین ہے کہ غلام اللہ خان جواہر القرآن میں لکھے کہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب مشرک ہیں اور یہ بھی لکھے کہ حاضر ناظر کا عقیدہ رکھنے والے کافر ہیں اور اُن کا کوئی نکاح نہیں ہے تو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب اور حضرت بابو جی خود ان عقائد کے حامل تھے جن کو غلام اللہ نے شرک قرار دیا ہے تو اب دیوبندی مولوی اُن کے عقائد کو شرکانہ قرار دیں اور اُن کے نکاحوں کو نعوذ باللہ باطل قرار دیں اور وہ ارشاد فرمائیں کہ علماء دیوبند دین کا کام کر رہے ہیں ان کو برا نہیں کہنا چاہیے تو ایسی بات کوئی عقلمند باور نہیں کر سکتا کہ انہوں نے فرمائی ہو اس کے بارے میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ



مولوی سرفراز صاحب تقریباً اپنی ہر کتاب میں کہتے ہیں کہ صوفی کی کوئی بات حجت نہیں ہے تو پھر حضرت اپنے اکابر کا ایمان ثابت کرنے کیلئے صوفیاء کے حوالے کیوں دیتے ہیں۔ اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ میں گنگوہی صاحب کہتے ہیں کہ مسائل شرعیہ میں حاجی امداد اللہ صاحب کا ذکر کرنا بے جا ہے کیونکہ حجت قرآن و سنت اور آئمہ مجتہدین کے اقوال سے ہوتی ہے نہ کہ مشائخ کے قول و فعل سے۔ اس اصول کو دیوبندی علماء ہر وقت اپنے ذہن میں رکھا کریں اور اپنے اکابر کا ایمان ثابت کرنے کے لئے اپنی گستاخیوں کو صحیح ثابت کرنے کیلئے قرآن کی آیات اور احادیث اور آئمہ مجتہدین کے اقوال پیش کیا کریں نہ کہ صوفیاء کے دامن میں پتاہ لیا کریں تاکہ اس آیت کا مصداق نہ بنیں۔

”لم تقولون مالا تفعلون“

”کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون“

اگر دیوبندی حضرات صوفیا حضرات کی باتیں حجت مانتے ہیں تو ہم اُن کے مرکزی پیر حضرت امداد اللہ مہاجر کی کے چند اقوال پیش کرتے ہیں۔ تو کیا اُن پر عمل کرتے ہوئے اہلسنت حضرات کو یہ بدعتی و مشرک کہنا چھوڑ دیں گے۔

## حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ

1۔ قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ صفحہ 5)

حاجی صاحب مزید ارشاد فرماتے ہیں۔ وقت قیام کے اعتقاد تو لد نہ کرنا چاہیے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ عالم خلق مقید با زمان و مکان ہے۔ لیکن عالم امردونوں سے پاک ہے۔ پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔

marfat.com

Marfat.com

اسی طرح حاجی صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں یہ اتصال معنوی ہے یعنی وسعتِ علم و اتصال روحانی پر مبنی ہے۔

”لہ الخلق والامر“

عالم امر مقید بجہت و طرف، قرب و بعد وغیرہ نہیں۔ پس اس کے جواز میں شک نہیں۔ (شائم امدادیہ صفحہ 97) (امدادیہ المشتاق صفحہ 59)

اسی طرح حاجی صاحب کا ایک اور قول ملاحظہ ہو۔ حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک مغیبات کا اُن کو ہوتا ہے۔

(شائم امدادیہ صفحہ 115 امدادیہ المشتاق صفحہ 6)

لیکن حاجی صاحب کے ان تمام ارشادات کے باوجود تمام دیوبندی حضرات بالعموم اور سرفراز خان صاحب صفدر بالخصوص ان عقائد کو مشرکانہ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حاجی صاحب صوفی تھے اُن کی بات حجت نہیں ہے۔ ان عقائد کے باوجود حاجی صاحب کو مشرک نہیں کہتے لیکن اپنے اکابر کا ایمان ثابت کرنے کے لئے مشائخ کے دامن میں پناہ لیتے ہیں۔ جب ہم مشائخ کی باتوں سے استدلال کریں تو اُن کی باتیں حجت نہیں ہوتیں۔ لیکن خود اُن کو ضرورت پیش آجائے تو پھر اُن کی باتیں حجت ہو جاتی ہیں۔

مولوی سرفراز صاحب نے اپنی کتاب عبارات اکابر میں حضرت میاں شیر میاں صاحب شرقپوری کی طرف منسوب کیا ہے کہ اُنھوں نے فرمایا ہے کہ دیوبند میں چار نوری وجود جلوہ گر ہیں۔ ہم مولوی صاحب کے اس قول کا اور استدلال کا مکمل و مفصل جواب اس کتاب کے پہلے حصے میں دے چکے ہیں۔ ہم اُن کی مزید تفسی کے لئے دربار شرقپور شریف کے مفتی

marfat.com

Marfat.com



اعظم کا فتویٰ پیش کرتے ہیں۔

## مفتی اعظم شرقپور شریف کا فتویٰ

دہابیہ دیوبندیہ اور دہابیہ نجدیہ اور فرقہ بھگت یہ غلام خانیہ ایسے عقائد مذکورہ بالا رکھنے والے جو تمام اہل اسلام کو مشرک و کافر کہتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے عقائد متذکرہ بالا کی وجہ سے اور باعتبار نسبت شرک و کفر کرنے کے طرف اہل اسلام کے خود کافر و مشرک ہو چکے ہیں باعتبار مجموعہ امرین اور باعتبار ہر ایک امر کے ایسے عقائد رکھنے والوں سے تمام اہل اسلام کو بچنا چاہیے۔ میل جول، غم، شادی، قبر، جنازہ، سب میں احتراز کریں۔ اور حکم قرآن مجید

”فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین“

کے عامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اور ایسے لوگوں کی اقتداء کرنا نماز میں ہرگز جائز نہیں اور ان کو مدارس اسلامی میں مقرر کرنا ظلم عظیم ہے اور ایسے لوگوں کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

حررہ محمد عبدالباقی عفی عنہ النان۔ مفتی مدرسہ جامعہ حضرت ولی برحق میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ العزیز مجددی نقشبندی شرقپور شریف۔

نوٹ: منقول از کتاب دیوبندی مذہب (صفحہ 637) مصنفہ مولانا غلام مہر علی صاحب

نوٹ: رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب سلمہ کا ذکر کرنا مسائل شرعیہ میں بے جا ہے حاجی صاحب مفتی نہیں ہیں۔ حاجی صاحب کو چاہیے کہ مسائل ہم سے پوچھا کریں۔ اسی لئے ہم نے دربار عالیہ شرقپور

marfat.com

Marfat.com

شریف کے مفتی اعظم کا فتویٰ پیش کیا ہے۔ تاکہ دیوبندی حضرات کی مزید تسلی ہو جائے کہ مشائخ کے درباروں پر جو مفتی ہیں اور (بقول گنگوہی صاحب مفتی کی بات حجت ہوتی ہے نہ کہ صوفیائے کرام کی) ان مفتیوں کا فتویٰ بھی اُن کی تکفیر کا موجود ہے۔ لہذا سرفراز صاحب اور دیگر دیوبندی حضرات کو چاہیے کہ ایسے فتاویٰ جات پر عمل کریں۔ کیونکہ ہم تو اُن کی تسلی چاہتے ہیں جس طرح ہو جائے۔

نوٹ: گستاخانہ عبارات کی بحث میں جب دیوبندی حضرات ہر طرف سے عاجز ہو جاتے ہیں تو پھر اپنے اکابرین کے وہ اقوال پیش کرتے ہیں جن میں انہوں نے گستاخی سے برأت کا اظہار کیا۔ مثلاً قاسم نانوتوی پر الزام ہے کہ اس نے نبی پاک ﷺ کی ختم نبوت زمانی کا انکار کیا ہے۔ اس کے جواب میں دیوبندی حضرات اس کی وہ عبارتیں پیش کرتے ہیں جن میں اس نے ختم نبوت زمانی کے انکار کو کفر قرار دیا۔ تو اس سلسلہ میں ہم انہی کے ایک بہت بڑے بزرگ کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔

مولوی مرتضیٰ حسن درہنگی اشد العذاب میں لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے جو خاتم النبیین نبی بمعنی آخر النبیین کا انکار کیا ہے تو جب تک اُس کی اس انکار سے توبہ نہ دکھائی جائے اس وقت تک اس کو ختم نبوت کا اقرار کرنا مفید نہیں۔ (اشد العذاب صفحہ 11)

دیکھئے دیوبندی حضرات مرزا قادیانی کو نبوت کا دعویٰ کرنے کی بنا پر کافر سمجھتے ہیں اور مرزا قادیانی نے 1898ء میں یا 1900ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور اسی قادیانی کا ایک اشتہار ہے جس میں لکھتا ہے کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت کو کاذب و کافر جانتا ہوں۔ (اشتہار اکتوبر 1918ء)

اسی طرح اچھا لکھا ہے کہ میں نے کبھی ایسے مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو



(آسانی فیصلہ صفحہ 3)

دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

اسی طرح اپنی ایک اور کتاب "ازالہ اوہام" میں کہتا ہے کہ محدثیت کو اگر ایک مجازی نبوت قرار دیا جائے تو کیا اس سے دعویٰ نبوت لازم آگیا۔ تو دیوبندی حضرات مرزا قادیانی کی ان عبارات کو دیکھتے ہوئے اس کو ختم نبوت کا قائل مان لیں گے؟ اور اس کی تردید و تکفیر نہیں کریں گے؟

جس طرح قادیانی کے ان متضاد اقوال کے باوجود اس کو مدعی نبوت اور کافر قرار دیا جاتا ہے اسی طرح قاسم نانوتوی اور اشرف علی تھانوی وغیرہ کو بھی متضاد عبارات کی وجہ سے کفر سے بڑی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ یا پھر دکھایا جائے کہ آیت کریمہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کرنے کو اس نے جو خیال عوام قرار دیا تھا اور یہ معنی لینے کی وجہ سے کلام الہی میں بے ربطی اور بے ارتباطی کا دعویٰ کیا تھا اس بات سے اس نے توبہ کر لی ہے۔

اسی طرح تھانوی صاحب کی جو عبارت تھی کہ حضور جتنا علم تو بچوں اور پاگلوں کو بھی حاصل تھا..... (العیاذ باللہ) جب تک تھانوی صاحب کی توبہ اس عبارت سے نہ دکھائی جائے اس کی برأت نہیں ہو سکتی۔ اور اس نے بسط البنان کے اندر جو عبارت لکھی ہے کہ جو آدمی حضور ﷺ کے علم کو بچوں اور پاگلوں کے علم سے تشبیہ دے یا صراحتاً یا اشارۃً کوئی ایسی بات کرے یا اس کا عقیدہ یہ ہو یا عقیدہ نہ بھی ہو تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ وہ تنقیص کرتا ہے فخر دو عالم ﷺ کی اور تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی۔ یہ تھانوی نے گویا اپنے بارے میں کفر کا فتویٰ دیا۔

## ایک اور شبے کا ازالہ

یہاں ہمارے بعض قارئین کے ذہن میں سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ کوئی عاقل آدمی اپنے آپ کو کیسے کافر کہہ سکتا ہے۔ تو گزارش ہے کہ کوئی عاقل واقعی اپنے آپ کو کافر نہیں کہہ سکتا لیکن مشہور مقولہ ہے! "خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے"

جس طرح مرزا قادیانی نبوت کا مدعی بھی ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ میں نبی پاک ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت کو کافر سمجھتا ہوں۔ جس طرح مرزا قادیانی نے اپنی تکفیر خود کر دی اسی طرح تھانوی اور نانوتوی نے اپنی تکفیر خود کر دی۔ اس کی ایک اور مثال قارئین کی نذر کرتے ہیں۔

سارے دیوبندی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کافر ہے اور جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے لیکن مولوی احمد علی لاہوری جو دیوبندیوں کے شیخ التفسیر تھے وہ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر لی۔ اور یہ نبوت اب مجھے وحی کی منفعتوں سے نوازا رہی ہے۔ (ماہنامہ جلی دیوبند جنوری 1957)

نوٹ: مولوی احمد علی کی اس بات کو نقل کرنے والے مولوی عامر عثمانی ہیں جو دیوبندیوں کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی کے بھتیجے ہیں اور دیوبندیوں کے شیخ العرب والعجم حسین احمد مدنی کے شاگرد رشید بھی ہیں۔

اب دیکھئے کہ ختم نبوت کے منکرین کو کافر بھی کہا جاتا ہے اور خود بھی نبوت کا دعویٰ کیا جا رہا ہے اسی طرح مرزا قادیانی کو کافر بھی کہا جاتا ہے اور اس کو نبی بھی مان رہے ہیں۔

اسی طرح مولوی خلیل احمد انیسٹروی نے براہین قاطعہ میں لکھا کہ شیطان اور ملک



الموت کا علم پوری روئے زمین کو محیط ہے اور نبی پاک ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے۔ اور اگر افضل ہوناعی اعلیت کو مستلزم ہے تو مولوی عبد السمیع اپنے آپ میں شیطان سے زیادہ علم غیب ثابت کر کے دکھائے۔

اور المہند میں جو مولوی خلیل احمد کی بی تصنیف ہے اس میں وہ خود لکھتا ہے (جب اس سے علمائے حرمین نے سوال کیا کہ کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ شیطان اور ملک الموت کا علم نبی پاک ﷺ کے علم سے زیادہ ہے اور کیا یہ مسئلہ تم نے کسی کتاب میں لکھا ہے) جواباً کہنا ہے کہ اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ جو آدمی حضور ﷺ سے کسی کو زیادہ عالم مانے وہ کافر ہے اور آپ علیہ السلام کا علم کائنات کے اسرار وغیرہ کے بارے میں تمام مخلوقات سے زیادہ ہے۔

دیکھئے ایک کتاب میں کہا کہ اگر افضل ہونے سے زیادہ عالم ہونا لازم آجاتا ہے تو ہر مسلمان شیطان سے افضل ہے تو پھر چاہیے کہ شیطان سے زیادہ عالم ہو جائے۔ اور دوسری کتاب میں کہہ رہا ہے جو نبی پاک ﷺ سے زیادہ کسی کو عالم مانے وہ کافر ہے اور ایک کتاب میں کہا ہے شیطان کو پوری روئے زمین کا علم محیط ہے اور سر کا ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔

لہذا اس سے ثابت ہو گیا کہ دیوبندیوں کی عبارات میں تضاد ہے اور متضاد عبارتوں کی وجہ سے جو ان پر کفر کا حکم لگا ہے وہ نہیں اٹھ سکتا۔

## وہابیوں کے ایک اور فریب کا جواب

بعض دیوبندی کہتے ہیں کہ بریلوی عبارت کے سیاق و سباق کو نہیں دیکھتے بلکہ صرف چند فقرے پکڑ کر حکم کفر لگا دیتے ہیں۔ حالانکہ اسی کتاب میں سر کا ﷺ کی تعریف

marfat.com

Marfat.com

بھی ہوتی ہے لیکن وہ تعریفی کلمات کو نہیں دیکھتے۔ جواباً انہی کے بزرگ عالم کا حوالہ پیش کرتے ہیں جنہوں نے مرزا قادیانی کی نبوت بھی کشید کر لی تھی کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اگر دس سیر دودھ کسی کھلے منہ والے دیکھے میں ڈال دیا جائے اور اس دیکھے کے منہ پر لکڑی رکھ کر ایک دھاگہ میں خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں لٹکا دی جائے پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے وہ کہے گا میں اس دودھ سے ہر گز نہیں پیوں گا کیونکہ سب حرام ہو گیا ہے پلانے والا کہے گا کہ بھائی دس سیر دودھ کے 800 تولے ہوئے ہیں۔ آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہیں دیکھو اس بوٹی کے آگے پیچھے دائیں بائیں اور نیچے چار انچ گہرائی میں دودھ ہی دودھ ہے۔ وہ مسلمان یہی کہے گا کہ یہ سارا دودھ خنزیر کی بوٹی کے سبب پلید ہو گیا۔

(بحوالہ علمائے حق پرست کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب صفحہ نمبر 81)  
تو بالکل یہی حال دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارات کا ہے کہ ان کی کتابوں کے اندر بھی باقی جتنی ہی اچھی باتیں کیوں نہ ہوں اس سور کی بوٹی نے ان ساری باتوں کو خراب کر دیا۔

**نوٹ:** مولوی احمد علی لاہوری نے یہ بات اس وقت لکھی جب اس نے مولوی مودودی کی چند عبارات پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ تو مودودیوں نے کہا تھا کہ دیوبندی ہماری عبارات کا سیاق و سباق نہیں دیکھتے۔ بس چند عبارات کو دیکھ کر حکم کفر لگا دیتے ہیں۔ ہماری کتاب میں اچھی باتیں بھی ہیں ان کو دیکھ کر حکم لگانا چاہیے۔ اس وقت احمد علی لاہوری صاحب نے یہ جواب دیا جو ہم نے اوپر نقل کر دیا ہے۔ لہذا دیوبندیوں کو مولوی احمد علی لاہوری کا بیان کہ وہ اس وقت لکھا کہ ان کے نبی بھی ہیں اور اپنے



نئی کی بات پر عمل کرنا چاہیے۔

اسی سلسلے میں ہم ایک مزید حوالہ پیش کرتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے مفتی اور دیوبندی علماء کے سرخیل مفتی محمد شفیع دیوبندی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔ کسی شخص یا فرقہ کے متعلق یقینی طور سے یہ ثابت ہو جائے کہ وہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہے اگرچہ انکار میں تاویل بھی کرتا ہو۔ اور صاف انکار کرنے سے تمہری بھی کرتا ہو۔ مثلاً قرآن مجید کے تحریف و تاقابل اعتبار ہونے پر اگر کسی شخص کی ایسی صاف عبارت ہے جس سے یقینی طور پر یہی مفہوم نکلا ہے۔ پھر باوجود اس کے اپنی عبارت کو غلط مان کر اس سے رجوع ظاہر نہیں کرتا۔ مگر تحریف قرآن سے تمہری کرتا ہے اس تمہری کا کوئی اعتبار نہیں۔ بلکہ وہ باتفاق و باجماع کافر و مرتد ہے اس کے ساتھ کسی قسم کا اسلامی معاملہ رکھنا جائز نہیں نہ اس سے کسی مسلمان کا نکاح جائز ہے۔ (کفر و اسلام کی حقیقت صفحہ نمبر 29)

مفتی شفیع کی اس منقولہ عبارت سے یہ ثابت ہو گیا۔ اگر کسی سے کوئی کفریہ بات صادر ہو جائے اگرچہ کفریہ عبارات سے انکار بھی کرتا ہو۔ لیکن اس کی وہ کفریہ عبارت بدستور موجود ہو تو جب تک اس کفریہ عبارت سے رجوع نہ کرے تو صرف انکار کرنے سے وہ بری نہیں ہو سکتا۔

اسی ضمن میں ہم ایک اور عبارت بھی پیش کرتے ہیں۔ دیوبندیوں کے شیخ التفسیر احمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص کسی خاندان کی بڑی تعریف کرے کہ آپ کا خاندان بہت ہی شریف ہے اور آپ کے والد صاحب بزرگ آدمی ہیں اور آپ کے دادا صاحب ماشاء اللہ قابل زیارت ہیں۔ آخر میں یہ کہہ دے کہ میں نے بعض لوگوں سے یہ سنا ہے کہ آپ حرام زادے ہیں تو کیا اس آخری فقرے سے اس شخص کا دل جل نہیں جائے گا۔

marfat.com

Marfat.com

(علمائے حق کی مودودیت سے ناراضگی صفحہ نمبر 56)

تو ان مذکورہ بالا عبارات سے ثابت ہو گیا۔ کہ جب کسی شخص کی عبارت میں توہین ثابت ہو جائے تو جب تک وہ اس عبارت سے توبہ نہ کرے تو چاہے اس عبارت کے علاوہ پوری کتاب تعریف سے بھری ہوئی کیوں نہ ہو۔ تو وہ پوری کتاب اس توہینی عبارت کی فرد جرم کو نہیں مٹا سکتی۔

مفتی شفیع صاحب ہی لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرے یا کوئی ایسی ہی تاویل و تحریف کرے جو اس اجماعی معانی کے خلاف معنی پیدا کرے تو اس شخص کے کفر میں کوئی تاثر نہ کیا جائے۔ (کفر و اسلام کی حقیقت صفحہ نمبر 12)

اسی سلسلے میں انور شاہ کشمیری کے ملفوظات کا حوالہ ہم اسی کتاب کے پہلے حصے میں دے چکے ہیں کہ اس نے کہا کہ جب ایک جگہ توہینی کلمات ثابت ہو جائیں تو ہزاروں مدحیہ کلمات بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک ان سے توبہ نہ دکھائی جائے۔

نیز یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جب ایک آدمی کفریہ کلمہ بولے اور کچھ لوگ اس کلمہ کی تائید کریں اور اس کو کفر نہ سمجھیں تو وہ کفریہ کلمہ سب کی طرف منسوب ہو گا اور یہی سمجھا جائے گا کہ سب کا یہی عقیدہ ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”قالت اليهود عزیر بن اللہ“

حالانکہ یہ کلمہ چند لوگوں نے بولا تھا۔ لیکن چونکہ بعد میں آنے والے یہودی اس کلمے کے قائل کو اپنی جماعت کا ایک فرد سمجھتے تھے اور اس کلمے کے قائل کو کافر نہیں سمجھتے تھے تو اس قول کی نسبت سب کی طرف کزدی گئی حالانکہ اس قول کے مطابق عقیدہ ان کا نہیں تھا۔ لیکن چونکہ اس کلمہ کے قائل کو وہ اپنا بزرگسمانتے تھے اس لئے ان کی طرف بھی یہ بات

marfat.com

Marfat.com



منسوب کر دی گئی۔ چونکہ آج کل کے دیوبندی کفریہ عبارات بولنے والوں کو اپنا پیشوا سمجھتے ہیں اس لئے اگرچہ یہ لوگ دعویٰ کریں کہ ہمارے یہ عقائد نہیں ہیں پھر بھی چونکہ گستاخیاں کرنے والوں کو اپنا بزرگ مانتے ہیں لہذا ان کو بھی گستاخ سمجھا جائے گا۔

## ایک اور شبہ کا ازالہ

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ممکن ہے گستاخانہ عبارات لکھنے والوں نے دل میں توبہ کر لی ہو۔ جواباً گزارش ہے کہ علانیہ گناہ کی توبہ بھی علانیہ ہونی چاہیے۔ حدیث پاک کے اندر آتا ہے۔ اگر تم ظاہر گناہ کرو تو اس کی اعلانیہ توبہ کرو اور اگر تم مخفی گناہ کرو تو اس کی چھپ کر توبہ کرو۔ (طبرانی، کنز العمال، سند حسن ہے)

اسی طرح اگر بغیر دلیل کے توبہ ثابت ہو جاتی ہے تو پھر مرزا قادیانی کی تکفیر سے بھی کف لسان کرنا پڑے گا کیونکہ یہاں بھی یہ ممکن ہے کہ اس نے دل میں توبہ کر لی ہو۔ اسی طرح بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ کیا قبر میں پوچھا جائے گا کہ تم دیوبندی اکابر کو کافر سمجھتے تھے یا نہیں؟ تو اس کے جواب میں گزارش یہ ہے کہ قبر میں صرف تین سوال ہوں گے۔

”من ربک؟ ما دینک؟ ما تقول فی هذا الرجل؟“

ان سوالات میں تو پہلے انبیاء کا ذکر بھی نہیں ہے۔ فرشتوں کا ذکر بھی نہیں ہے۔ تو کیا پھر ان کے بارے میں یہ عقیدہ نہیں ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے اور نبی بھی ہیں اور فرشتے بھی موجود ہیں؟

دوسری گزارش یہ ہے کہ یہ تین سوال بندے کے ایمان کا اجمالی امتحان ہیں۔ اور

marfat.com

Marfat.com

اس امتحان میں وہی کامیاب ہوگا جو قرآن کو ماننا ہوگا اور قرآن میں پہلے انبیاء کا ذکر بھی ہے اور فرشتوں کا ذکر بھی ہے۔ اور قرآن مجید کے اندر یہ بھی موجود ہے کہ

”لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ“ (سورۃ مجادلہ پارہ نمبر 28)

ترجمہ: تم نہیں پاؤ گے اس قوم کو جس کا اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان ہو کہ وہ دوستی رکھیں ایسے لوگوں سے جو اللہ اور رسول کے ساتھ دشمنی رکھیں۔ اگرچہ وہ ان کے باپ ہی کیوں نہ ہوں یا بیٹے ہی کیوں نہ ہو یا بھائی اور رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ نبی پاک ﷺ کے گستاخوں سے محبت کرنے والا مسلمان نہیں ہے۔ کیونکہ جہاں اولئک کا ذکر آتا ہے وہاں کئی حکمتیں ہوتی ہیں۔ من جملہ ان حکمتوں کے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اولئک سے پہلے جو چیزیں مذکور ہوتی ہیں وہ اولئک کے بعد آنے والے حکم کی علت ہوتی ہیں۔ مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”إِنَّ الَّذِينَ يُوْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا“

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول گرامی کو ایذا اور تکلیف پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر لعنت فرماتا ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور یہ بات اجلی بدہیات میں سے ہے کی گستاخانہ عبارات نبی پاک ﷺ کے لئے ایذا اور تکلیف کا موجب ہیں۔ کیونکہ گستاخانہ عبارات ان آیات قرآنی کے خلاف ہیں



جن میں نبی پاک ﷺ کے ادب اور تعظیم و توقیر کی تلقین کی گئی ہے۔

مذکورہ بالا آیت سے بھی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو ایذا دینے والوں کے لئے ذلت والا دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”واعتدنا للكافرين عذاباً اليماً“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وللکفرین عذاب مہین“

نیز گزارش یہ ہے کہ اگر قبر کے تین سوالوں سے مراد یہی ہے بس انہی تین امور پر اعتقاد رکھنا کافی ہے تو پھر ان تین سوالوں میں قرآن اور پہلی کتابوں کا ذکر نہیں ہے تو پھر کیا پہلی کتابوں اور قرآن مجید کا بھی انکار کر دیا جائے؟ لہذا ثابت ہو گیا کہ جو سوال ہے مادی تک اس سے صاف ظاہر ہے کہ دین کے جو بھی ماخذ ہیں ان پر بھی عقیدہ ہونا چاہیے۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ کسی کو برا نہیں کہنا چاہیے۔ جواباً گزارش ہے کہ جو لوگ یہ تلقین کرتے ہیں وہ خود مرزائیوں اور شیعوں کو برا کہتے ہیں تو ثابت ہو گیا یہ جو جملہ ہے کسی کو برا نہیں کہنا چاہیے اس پر ان کا اپنا عمل بھی نہیں ہے۔ نیز ان لوگوں کو برا نہیں کہنا چاہیے جو انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم و توقیر کریں۔ نیز جو لوگ تلقین کریں کہ کسی کو برا نہیں کہنا چاہیے اگر ان کے والدین کو برا کہا جائے تو کیا وہ برداشت کر لیں گے اور اپنے والدین کے بارے میں توہین آمیز کلمات بولنے والے کی مذمت نہیں کریں گے؟ اور اس کے خلاف جوابی کارروائی نہیں کریں گے؟ حالانکہ کسی کے والد کی تعظیم کرنا ضروریات دین میں سے نہیں ہے اور انبیاء کرام کی تعظیم کرنا قرآن و سنت اور اجماع کی رو سے ضروریات دین میں سے ہے۔ بلکہ خود توہین کرنے والوں کے علماء نے لکھا ہے کہ انبیاء کرام کی تعظیم کرنا اور توہین نہ کرنا

marfat.com

Marfat.com

ضروریات دین میں سے ہے ملاحظہ ہو! (اکفار الملحدین، اشد العذاب)  
 تو جب اپنے والدین، استاد، یا پیر کی توہین ہمارے لئے قابل برداشت نہیں تو انبیاء  
 علیہم السلام جن پر ہمارے والدین قربان ہیں ان کی توہین کیونکر قابل برداشت ہو سکتی ہے؟  
 کما قال حسان بن ثابت۔

فان ابی ووالدتی و عرضی

لعرض محمد منکم وقاء

نیز یہ لوگ تلقین کرتے ہیں کسی کو بُرا نہ کہو اور سرکار علیہ السلام حضرت حسان بن  
 ثابت کو حکم دیتے تھے کہ مشرکین کی ہجو کرو۔ تمہارا ان کی ہجو کرنا تیروں اور نیزوں سے زیادہ  
 موثر ہے کما فی البخاری۔ حدیث پاک میں منقول ہے کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا۔

”ہجاہم حسان فشفی واشفی“

حسان نے کافروں کی ہجو کی خود بھی شفا پائی اور مسلمانوں کو بھی شفا بخشی۔

(ابوداؤد مسند امام احمد)

حضرت حسان خود فرماتے ہیں:

ہجوٹ محمدأ فاجبت عنه

وعند الله في ذلك الجزاء

(مسلم شریف)

نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان کو وعادی:

”اللهم ابدہ بروح القدس لا یزال الله یؤیدک ما نافحت عن الله و

marfat.com

رسولہ“

Marfat.com



ترجمہ: اے اللہ جبرائیل کے ذریعے حضرت حسان کی تائید فرما۔ پھر حضرت حسان کو ارشاد فرمایا جب تک تو اللہ اور رسول کا دفاع کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ تیری تائید کرتا رہے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ کوئی کافر ہو یا مسلمان ہمیں خواہ مخواہ کسی کو کافر کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے لوگوں کے جواب میں ہم اور لیس کاندھلوی کا حوالہ پیش کرتے ہیں جو دیوبندیوں کے اکابرین میں سے تھے۔ کوثر نیاری روزنامہ جنگ مطبوعہ 1990ء 12 ربیع الاول کے کالم میں لکھتے ہیں کہ اور لیس کاندھلوی نے کہا اعلیٰ حضرت کی بخشش ان فتوؤں کی وجہ سے ہو جائے گی جو انہوں نے دیوبندیوں پر لگائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا چل احمد رضا ہم نے تجھے معاف کر دیا کہ جب تو نے سمجھا کہ ان بڑے بڑے علماء کی عبارتوں میں میرے نبی پاک ﷺ کی توہین ہے تو نے ان کو بھی کافر کہہ دیا اسی عمل کی وجہ سے ہم تیری بخشش کرتے ہیں۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ گستاخان رسول ﷺ کی تکفیر کرنا بخشش کا موجب ہے۔ اب جس کو اپنی بخشش مطلوب ہوگی وہ ان کی تکفیر کرے گا اور جس کو اپنی بخشش نہیں مطلوب ہوگی وہ نہیں کرے گا۔

نیز جو لوگ یہ کہتے ہیں کسی کو کافر نہیں کہنا چاہیے وہ لوگ مرزائیوں کو کیا سمجھتے ہیں۔ اگر کافر سمجھتے ہیں تو پھر ان کا یہ کلیہ ٹوٹ گیا اور اگر کافر نہیں سمجھتے تو پھر خود کافر ہو گئے جس طرح مرزائیوں کا لاہوری گروپ ہے۔ چونکہ وہ مرزا قادیانی کو مجدد مانتا ہے لہذا وہ کافر ہے مولوی سرفراز صاحب صفدر نے اپنی کتاب عبارات اکابر میں ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ایک آدمی جس کی طبیعت خان صاحب بریلوی سے ملتی جلتی تھی نے کسی سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ حاجی۔ تو اس پر اس شخص نے کہا کی حاجی بروزن حاجی حاجی کے معنی ہوتے ہیں کمان کے۔ کمان بروزن گمان۔ اور گمان کے معنی شک ہیں اور شک

marfat.com

Marfat.com

بروزن سگ کے۔ لہذا ثابت ہوا کہ تم کہتے ہو۔ کاش محقق گکھڑا ایسے لطیفے بیان کرنے سے پہلے ابن شیر خدا مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی کی کتاب اشد العذاب کا مطالعہ فرما لیتے وہ اپنی اس کتاب کے صفحہ نمبر 14 پر لکھتے ہیں۔ اگر خان صاحب کے نزدیک علماء دیوبند واقعی ایسے تھے جیسا انہوں نے سمجھا تو خان صاحب پر ان کی تکفیر فرض تھی کیونکہ اگر ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

مولوی سرفراز صاحب بار بار اس عبارت کو پڑھیں اور توبہ کریں کہ ایسی لغو حکایات بیان کرنا علماء کہلانے والوں کو زیب نہیں دیتا۔

نوٹ: مولوی سرفراز صاحب نے جو چاہی اور حاجی صاحب والی بات نقل کی ہے اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح اس آدمی نے حاجی کو لفظوں کے ہیر پھیر سے کتا ثابت کر دیا تھا اسی طرح اعلیٰ حضرت بریلوی بھی لوگوں کو کھینچ تان کر خواہ مخواہ کافر بنا دیتے ہیں اس کے جواب میں ہم نے مرتضیٰ حسن در بھنگی کی عبارت پیش کی کہ در بھنگی صاحب کہہ رہے ہیں کی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبندیوں کو اس لئے کافر کہا کہ انہوں نے دیوبندیوں کو کافر سمجھا اور اگر ان کو کافر سمجھنے کے باوجود کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔ تو مولوی صاحب کو چاہیے کہ خود بھی اس پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین کریں۔

نوٹ: یہاں تک مقدمہ ختم ہوا۔ اب ہم دیوبندیوں کی ان عبارات پر کچھ مفصل تبصرہ کریں گے جن پر پہلے حصے میں ذرا اختصار کے ساتھ تبصرہ کیا گیا تھا۔



## باب اول

مولوی اسماعیل دہلوی اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھتے ہیں کہ سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ اور اسی کتاب میں لکھتا ہے سب انبیاء، اولیاء، پیرو شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور ہمارے بھائی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے اور ہم ان کے چھوٹے بھائی ہوئے۔

اب ہم قارئین کے سامنے چند احادیث پیش کرتے ہیں جن سے واضح ہو جائے گا کہ انبیاء کرام کی تعظیم بڑے بھائی جتنی قرار دینا یہ صراحۃً قرآن و سنت کے خلاف ہے۔

### حدیث نمبر 1:

اس ضمن میں ہم جو پہلی حدیث پاک پیش کر رہے ہیں اس کا مضمون یہ ہے کہ ایک صحابی حضرت سعید بن المسلیٰ نماز پڑھ رہے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے ان کو یاد فرمایا۔ پوری نماز مکمل ادا کرنے کے بعد حاضر ہوئے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم فوراً کیوں نہیں آئے انہوں نے عرض کیا میں نماز پڑھ رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ“

کیا اللہ کا ارشاد نہیں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول گرامی ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دو۔ جب بھی نبی پاک ﷺ تمہیں بلائیں۔ (بخاری شریف جلد اول)

اس آیت و حدیث سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ نبی پاک ﷺ کے بلائے پر نماز کو چھوڑ دینا واجب ہے۔ کہہ کر نبی پاک ﷺ کو متعلقہ ہیں کہ جب بھی میرا

فرمان تم کو پہنچے تمہیں چاہیے کہ پہلے سیری بارگاہ میں حاضری دو۔ آپ ﷺ نے آیت سے استدلال فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی یہی ہے کہ اگر تم نماز کی حالت میں ہی کیوں نہ ہوں تو پہلے میرے حبیب کی بارگاہ میں حاضری دو۔

تو اس حدیث پاک سے صراحتاً ثابت ہوا کہ اگر نبی پاک ﷺ کا مقام بڑے بھائی جتنا ہوتا تو آپ ﷺ کی خاطر نماز کے چھوڑنا جائز نہ ہوتا کیونکہ بڑے بھائی کی خاطر نماز کو نہیں چھوڑا جاسکتا اسی طرح کا واقعہ ترمذی شریف میں حضرت ابی بن کعب سے بھی منقول ہے۔

حدیث نمبر 2:

نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔

اذا قعد احدكم في الصلوة فليقل التحيات لله و الصلوات و الطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله و بركاته

یہ حدیث پاک صحاح ستہ میں موجود ہے۔ کہ ”جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو اس کو کہنا چاہیے کہ تمام مالی عبادتیں، قوی عبادتیں اور فعلی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں۔“

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نبی پاک ﷺ کو نماز میں سلام دینا واجب ہے۔ حالانکہ بڑے بھائی کو نماز میں سلام دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور نبی پاک علیہ السلام کی بارگاہ میں جب تک سلام نہ کر لیا جائے نماز ناقص ہوتی ہے۔ اور یہ سرکار علیہ السلام کے خصائص میں سے ہے کہ آپ کو نماز میں سلام دینا واجب ہے۔

علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں، حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں، علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں، امام سیوطی نے خصائص کبریٰ میں اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی

marfat.com

Marfat.com



نے تفسیر مظہری میں اس کو نبی پاک ﷺ کے خصائص میں سے قرار دیا ہے۔ (رحمہم اللہ تعالیٰ)  
یہی مضمون نسیم الریاض اور زرقانی میں بھی موجود ہے۔

مولوی زکریا سہارنپوری نے اوتز المسالک میں اور مولوی خلیل احمد نے بذل المجہود  
میں یہی لکھا ہے کہ یہ نبی پاک ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ ﷺ کو سلام دینے سے نماز نہیں  
ٹوٹی۔

نوٹ: یہی مضمون مدارج النبوت، کرمانی، ابن بطال، عون المعبود، تیسیر القاری  
اور صاوی میں بھی موجود ہے۔ مرقات شرح مشکوٰۃ اور طیبی شرح مشکوٰۃ کے اندر بھی اسی مضمون  
کی عبارات موجود ہیں۔

نوٹ: یہ سلام بطور حکایت نہیں بلکہ بطور انشاء ہے ملاحظہ ہو۔ در مختار، رد المختار،  
عالمگیری، البحر الرائق، مراقی الفلاح، طحاوی، الدر المنثور، ان سب کتب میں یہ تصریح موجود  
ہے کہ سلام دینے والا اپنی طرف سے سلام پیش کرے نہ کہ واقعہ معراج کی حکایت کرے۔

### حدیث نمبر 3:

امام طحاوی علیہ الرحمۃ نے مشکل الآثار میں اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفا  
شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ نبی پاک ﷺ ان کی گود میں سر رکھ کر آرام  
فرما رہے تھے۔ نبی پاک ﷺ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے اور مولا علی نے ابھی تک عصر کی نماز  
نہیں پڑھی تھی۔ تو سرکار علیہ السلام ان کی گود میں سر رکھ کر آرام فرماتے رہے حتیٰ کی سورج  
غروب ہو گیا۔ جب سرکار علیہ السلام بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے علی کیا تم نے  
عصر کی نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! تو آپ ﷺ نے دعا کی۔

marfat.com

Marfat.com

”اللهم ان علیا کان فی طاعتک وطاعة رسولک فاردد علیه الشمس“  
اے اللہ علی تیری اطاعت میں تھا تیرے رسول کی اطاعت میں تھا تو اس پر سورج کو  
لوٹا دے۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ اگر حضرت علی ؓ کے دل میں نبی پاک ﷺ  
کی اتنی فضیلت ہوتی جتنی بڑے بھائی کی ہوتی ہے تو آپ کبھی نبی پاک ﷺ کی خاطر نماز عصر کو  
قضا نہ فرماتے۔

نوٹ: اس حدیث کو امام طحاوی نے مشکل الآثار میں صحیح قرار دیا ہے علامہ سید محمود  
آلوسی نے روح المعانی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ نور الدین ہنشی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع  
الزوائد میں اس حدیث پاک کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اسے شفا  
شریف میں صحیح قرار دیا ہے۔ بشری اللیب اور الزاہر الباسم کے اندر بھی اس حدیث پاک کو  
صحیح قرار دیا گیا ہے۔

مولوی سرفراز صاحب اپنی کتاب تسکین الصدور میں ایک واقعہ کی تحقیق کرتے  
ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر روایت کی سند میں محمد بن حمید رازی ہو تا جو کذاب ہے تو قاضی عیاض  
اس سے ہرگز استدلال نہ کرتے۔

نوٹ: مولوی سرفراز صاحب نے تسکین الصدور میں ایک واقعہ نقل کیا تھا کہ امام  
مالک سے ابو جعفر منصور نے پوچھا کہ کیا میں روضہ اقدس کی طرف منہ کر کے دعا مانگوں یا قبلہ  
کی طرف منہ کر کے دعا مانگوں؟ تو امام مالک نے فرمایا۔

”لَمْ تَصْرَفْ وَجْهَکَ عَنْهُ وَهُوَ سَبَلُکَ وَوَسِيلَةُ ابْنِکَ اَدَمَ“

marfat.com

Marfat.com



تو اس پر فریق مخالف نے اعتراض کیا کہ اس کی سند میں ایک راوی محمد بن حمید رازی ہے جو کذاب ہے۔ تو مولوی سرفراز صاحب لکھتے ہیں کہ اگر اس واقعہ کی سند میں محمد بن حمید رازی ہوتا تو قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اس سے استدلال نہ کرتے۔

لیکن اپنی کتاب ”دل کا سرور“ میں ہماری اس پیش کردہ حدیث پر سخت جرح کرتے ہیں۔ تو اس وقت ان کو اپنا یہ کلیہ اور ضابطہ یاد نہیں رہتا کہ اگر اس واقعہ کی سند میں کوئی راوی کذاب یا وضاع ہوتا تو قاضی عیاض اس کو نقل نہ کرتے اور نہ اس کی تصحیح کرتے۔

علامہ بیہقی نے مجمع الزوائد میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور مولانا موصوف اپنی کتاب احسن الکلام کے صفحہ نمبر 216 پر فرماتے ہیں کہ اگر علامہ نور الدین بیہقی کو حدیث کی صحت اور سقم کی پرکھ نہیں تھی تو اور کس کو تھی، (۱) تو امید ہے حضرت یہاں بھی کرم فرمائیں گے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس حدیث کو ازلالۃ الخفا میں نقل فرمایا اور صحیح قرار دیا ہے۔ صفحہ 271 جلد دوم اور علامہ ابن سید الناس سے عیون الاثر میں اس حدیث پاک کو صحیح قرار دیا ہے ابوالفتح ازدی اور ابو زرہ عراقی نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ زرقانی اور علامہ مغلطائی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

نوٹ: جو حضرات اس حدیث پاک کی صحت کے مزید حوالہ جات دیکھنا چاہتے ہوں تو وہ ہماری اسی کتاب کے حصہ اول کا مطالعہ فرمائیں۔

(۱) مولوی سرفراز صاحب اپنی کتاب تسکین الصدور میں لکھتے ہیں کہ علامہ بیہقی نے ناقل اور جامع نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صحیح اور ضعیف حدیثوں کے پرکھنے کا قوی ملکہ عطا فرمایا ہے۔ اسی کتاب میں لکھتے ہیں علامہ زرقانی اور علامہ بیہقی کا تسامیل ثابت نہیں۔ جبکہ دونوں بزرگ اس حدیث کو صحیح کہتے ہیں پھر حضرت تسلیم کیوں نہیں

marfat.com

Marfat.com

یہاں ایک اور بات قابل غور ہے کہ بعض محدثین نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا۔ مثلاً امام احمد ابن حنبل، ابن جوزی اور ابن کثیر نے اس حدیث کی صحت پر کلام کیا ہے۔ تو اس کا جواب دیتے ہوئے علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ شرح مواہب میں فرماتے ہیں۔

”امّا قول الامام احمد و جماعة من الحفاظ بوضعه فالظاهر انه وقع لهم من طريق بعض الكذابين والا فطرقة السابقة يتعذر معها الحكم عليه بالضعف فضلا عن الوضع“

ترجمہ: امام احمد وغیرہ حفاظ کا اس حدیث کو موضوع قرار دینا پس ظاہر یہ ہے کہ انہوں نے بعض ایسی اسناد کی وجہ سے موضوع قرار دیا ہے جن میں بعض راوی کذاب تھے ورنہ اس کی کئی سندیں ایسی ہیں جن پر امام احمد اور دوسرے حفاظ کا اس حدیث کو موضوع کہنا ظاہر یہ ہے کہ بعض اسانید میں کذاب راویوں کے واقع ہونے کی وجہ سے ہے۔ ورنہ اُس کے سابقہ طرق کی وجہ سے اُس پر ضعیف ہونے کا حکم لگانا بھی مشکل ہے۔ چہ جائیکہ اُسے موضوع قرار دیا جائے۔

#### حدیث نمبر 4:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ حجام آپ کی حجامت بنا رہا تھا اور اصحاب کرام آپ کو ارد گرد سے گھیرے ہوئے تھے۔ اور ہر صحابی یہی خواہش کرتا تھا کہ نبی پاک ﷺ کا بال مبارک میرے حصے میں آئے۔ اصل عربی الفاظ اس طرح ہیں۔

لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والحلاق يحلقه

marfat.com

Marfat.com



وَاطَافَ بِهِ اصْحَابُهُ لَمَّا يَرِيدُونَ اَنْ تَقَعَ شَجَرَةٌ اِلَا فَيُدْرِجُهَا. (بخاری شریف)

وجہ استدلال: اگر صحابہ کرام کے دل میں نبی پاک ﷺ کی اتنی ہی عزت ہوتی جتنی بڑے بھائی کے لئے ہوتی ہے تو نبی پاک ﷺ کے بالوں کی اتنی تعظیم نہ کرتے۔

### حدیث نمبر 5:

بخاری شریف کے اندر آتا ہے کہ

كَانَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتُلُوْنَ عَلٰى وُضُوئِهِ۔

جب نبی پاک ﷺ وضو فرماتے تو قریب ہوتا کہ صحابہ کرام ﷺ آپ کے وضو کے پانی پر آپس میں لڑ پڑیں۔ اگر اصحاب کرام ﷺ نبی پاک ﷺ علیہ السلام کا ایسا ہی احترام کرتے جتنا بڑے بھائی کے لئے ہوتا ہے تو وہ نبی پاک ﷺ کے اعضاء مبارکہ سے لگ کر نیچے کرنے والے پانی کی اتنی تعظیم نہ کرتے۔

### حدیث نمبر 6: ترجمہ:

حضرت سفینہؓ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فصد لگوا یا اور میرے دادا جان کو حکم فرمایا کہ اس خون کو کہیں باہر پھینک آؤ مگر انہوں نے اسے پی لیا۔ جب نبی پاک ﷺ نے پوچھا کہ کہاں پھینک آئے ہو۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے اسے پی لیا ہے۔ تو آپ نے اُس کے اس فعل پر انکار نہیں فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا۔ (شعب الایمان: ج 5: 5)

وجہ استدلال: اگر صحابہ کرام کے دل میں نبی پاک ﷺ کا اتنا ہی احترام ہوتا جتنا بڑے بھائی کے لئے ہوتا ہے تو آنحضرت ﷺ کا خون مبارک نہ پیتے۔

marfat.com

Marfat.com

### حدیث نمبر 7:

امام بیہقی نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد حضرت مالک بن سنان نے اُحد کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مبارک پی لیا۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُن کو فرمایا تمہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے بھی اپنی اوسط میں نقل کیا ہے اور مجمع الزوائد جلد نمبر 8 صفحہ 270 پر ہے اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں جس کو سب محدثین نے ضعیف کہا ہو۔

نوٹ: اگر کسی حدیث کی سند میں ایسا راوی ہو جس کو بعض محدثین ثقہ کہیں اور بعض ضعیف کہیں تو ایسے راوی کی حدیث حسن ہوتی ہے۔ مولوی سرفراز صفدر نے اپنی کتاب "اختفاء الذکر" میں اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ اور امام بیہقی نے اس روایت کو طبرانی والی حدیث کی سند کے علاوہ دوسری سند سے روایت کیا ہے۔

### حدیث نمبر 8:

حضرت عبداللہ ابن زبیر نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مبارک پیا۔ اس حدیث کو امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفا شریف میں بیان کیا ہے۔ اور سند بڑا، مستدرک للحاکم جلد تین صفحہ نمبر 554۔ معجم کبیر طبرانی جلد نمبر 24 صفحہ نمبر 189 امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مناہل الصفا میں فرمایا کہ اس کی سند عمدہ ہے۔

### حدیث نمبر 9:

حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک [marfat.com](http://marfat.com) رات کو اُٹھی مجھے پیاس لگی



ہوئی تھی۔ پس میں نے برتن میں جو کچھ تھا اُسے پی لیا۔ تو جب صبح ہوئی تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ کہ برتن میں جو کچھ ہے اُسے اُٹھیل دو۔ میں عرض کی یا رسول اللہ میں نے تو اس کو پی لیا ہے۔ تو آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا۔ تیرے پیٹ میں کبھی درد نہیں ہوگا۔

شفا شریف میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ یہ حدیث پاک دارقطنی اور ابویعلیٰ میں کبھی موجود ہے۔ نیز نسیم الریاض، مواہب لدنیہ اور زرقانی کے اندر بھی موجود ہے۔

### حدیث نمبر 10:

مصنف عبدالرزاق میں حدیث مبارکہ ہے۔ کہ نبی پاک ﷺ ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ تشریف لائے اور پیالے میں کچھ بھی نہیں تھا۔ تو آپ ﷺ نے حضرت برکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ وہ پیشاب جو پیالے میں تھا کدھر ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اُسے پی لیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا تجھے کبھی کوئی بیماری لاحق نہیں ہوگی۔ مجمع الزوائد میں ہے کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

نوٹ: وہابی حضرات کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کا وہی درجہ ہے جو بڑے بھائی کا ہوتا ہے۔ تو کیا کبھی انہوں نے بڑے بھائی کا بول یا خون پیا ہے؟

### حدیث نمبر 11:

حدیث پاک کے اندر آتا ہے کہ جب نبی پاک ﷺ ناک مبارک صاف فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ریش کو اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتے۔ (بخاری شریف)

وجہ استدلال: اگر صحابہ کرام علیہم السلام رضوان نبی پاک ﷺ کی اتنی ہی فضیلت

marfat.com

Marfat.com

جانتے جتنی بڑے بھائی کی چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو وہ نبی پاک ﷺ کی اس قدر تعظیم نہ کرتے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، فتح الباری میں اور علامہ بدر الدین عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں:

”قد تكاثرت الادلة على طهارة فضلاته صلى الله عليه وآله وسلم“  
اسی مضمون کی عبارت علامہ علی قاری نے مشکوٰۃ کی شرح مرقاۃ میں نقل کی ہے۔

### حدیث نمبر 12:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مرض وصال میں مبتلا تھے تو سوموار والے دن صبح کی نماز کے وقت آپ نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا تو صحابہ کرام کو دیکھا۔ کہ وہ نماز میں مصروف ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جماعت کر رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دیدار کی خوشی میں قریب تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی نمازیں توڑ بیٹھتے۔

نوٹ: یہ روایت بخاری شریف میں ہے۔

### وجہ استدلال:

اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں نبی کریم ﷺ کا اتنا ہی احترام ہوتا جتنا بڑے بھائی کا ہوتا ہے تو ان کی یہ کیفیت نہ ہوتی کہ نبی پاک ﷺ کی خاطر نماز توڑنے کو تیار ہو جائیں۔



### حدیث نمبر 13:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جن دنوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض تھے اور میرا بایکاٹ کرایا ہوا تھا۔ جب میں سختیں پڑھنے لگتا تو نظریں پڑا کر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دیکھتا۔ جب میں متوجہ ہوتا تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام توجہ ہٹا لیتے اور جب میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام میری طرف دیکھتے۔ (بخاری شریف)

وجہ استدلال: اگر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے دل میں اتنی عزت ہوتی جتنی بڑے بھائی کے لئے ہوتی ہے تو نماز جیسی اہم عبادت میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف توجہ نہ کرتے۔ اس سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ نماز میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف توجہ کرنا اگر گدھے اور بتل کے خیال میں غرق ہو جانے سے بدتر ہوتا اور شرک کی طرف لے جانے والا ہوتا جس طرح اسماعیل دہلوی نے صراط مستقیم میں لکھا ہے تو حضرت کعب ابن مالک رضی اللہ عنہ جن سے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے ہی ناراض تھے تو ان کو سوچنا چاہیے تھا کہ جب جنگ تبوک میں عدم شرکت کی وجہ سے جو کفر و شرک نہیں ہے بلکہ صرف گناہ ہے۔ پھر جب سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف توجہ کرنا نماز میں مجھے شرک کی طرف لے جائے گا۔ تو وہ امر تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مزید ناراضی کا موجب ہوگا کیونکہ آپ ایک نسبتاً کم گناہ پر اتنے ناراض ہیں تو ارتکاب شرک پر تو مزید ناراض ہوں گے۔ حضرت کعب بن مالک کے ذہن میں ایسا خیال نہیں آیا۔ تو پتہ چلا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک نماز میں نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف توجہ کرنا تکمیل نماز کا موجب ہے نہ کہ مفسد نماز ہے۔

marfat.com

Marfat.com

## حدیث نمبر 14:

حضرت ہبل ابن سعد ساعدی رحمہ اللہ سے مروی ہے۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبیلے میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ جب واپس تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت قائم ہو چکی تھی اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مصلی امامت پر کھڑے تھے۔ تو صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی اطلاع دینے کے لئے اور اپنے امام کو متوجہ کرنے کے لئے کہ تم مصلی امامت کو چھوڑ دو کہ اصل امام آگئے ہیں تالیاں بجائیں۔ اپنے دائیں ہاتھ کے اندرونی حصے کو بائیں ہاتھ کے ظاہری حصے پر مارا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ صحابہ کرام تالیاں بجا رہے ہیں تو آپ پیچھے ہٹ آئے اور مصلی سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے خالی کر دیا۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی دیا کہ تم جماعت کراتے رہو۔ میں تمہارے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار ہوں۔ لیکن پھر بھی وہ دوبارہ مصلی امامت پر کھڑے نہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ بعد میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب میں نے تمہیں کہہ دیا تھا کہ تم نماز پڑھاتے رہو تو پھر تم نے کیوں نہیں نماز پڑھائی؟ عرض کی کہ ابو قحافہ کے بیٹے ابو بکر کو یہ کہاں سے حق حاصل ہے کہ اللہ کے رسول کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائے۔

(یہ روایت بھی بخاری شریف کے اندر موجود ہے)

## وجہ استدلال:

اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اتنا ہی احترام ہوتا جتنا بڑے بھائی کے لئے ہوتا ہے تو ہرگز نماز میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تعظیم نہ کرتے اور نہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مذکورہ بالا جواب عرض کرتے۔

marfat.com

Marfat.com



## حدیث نمبر 15:

ابن ماجہ اور نسائی شریف میں حدیث ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے لئے والد کے قائم مقام ہوں۔ اور اس حدیث پاک کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”وَازْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ“

ظاہر بات ہے کہ بڑے بھائی کی بیوی کو ماں نہیں کہا جاتا۔ بلکہ باپ کی بیوی کو ماں کہا جاتا ہے۔ مولانا محمد عمر صاحب نے بھی یہ حدیث مقیاس حقیقت میں پیش کی تھی۔ مولوی سرفراز صاحب جو اٹیم ہیں انہوں نے اس حدیث پاک کا کوئی جواب نہیں دیا۔ حالانکہ اُن کا فرض تھا کہ جب عبارات اکابر لکھ رہے تھے تو اپنے اکابر کی عبارات پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دیتے اور اعتراضات کے ضمن میں جو آیات یا حدیثیں پیش کی گئی تھیں اُن کا صحیح محمل متعین کرتے۔

(حضرت چونکہ باعتراف خود اٹیم تھے اور اٹیم سے کسی کارِ خیر کی توقع نہیں کی جاسکتی)

نوٹ: سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

”انما انا لکم بمنزلة الوالد اعلمکم“

یہ تشبیہ صرف اعرف ہونے کی بنا پر دی گئی ہے۔ جس طرح ہم درود شریف میں

پڑھتے ہیں۔

”اللهم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت“

حالانکہ نبی کریم ﷺ پر جو صلوٰۃ اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے وہ اس صلوٰۃ سے افضل اور اعلیٰ

ہے جو اس نے ابراہیم علیہ السلام پر بھیجی۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

marfat.com

Marfat.com

”انا ارسلنا رسولا شاهداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا“

تو یہاں بھی صرف تشبیہ شہرت کی وجہ سے ہے یہ وجہ نہیں کہ مشبہ بہ مشبہ سے اقویٰ ہے ورنہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و حرمت سے والد کی عزت و حرمت کو کیا نسبت ہو سکتی ہے۔ بلکہ اگر والدین بھی نبی پاک ﷺ سے بغض رکھتے ہوں تو ان سے بھی دلی محبت رکھنا حرام ہے اور ایمان کے منافی ہے۔ بلکہ ان سے بغض رکھنا ایمان کی علامت ہے۔ کما قال اللہ تبارک و تعالیٰ!

”لا تحدد قوماً یؤمنون باللہ و الیوم الآخر یوادون من حاد اللہ و رسولہ ولو کانوا اباہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم اولئک کتب فی قلوبہم الایمان“

### حدیث نمبر 16:

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ حضرت خبابؓ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی پاک ﷺ ظہر اور عصر میں قراءت فرماتے تھے۔ تو آپؐ نے فرمایا ہاں! پوچھا گیا کہ تمہیں کیسے پتہ چلتا تھا؟ فرمایا کہ سرکار ﷺ کی داڑھی مبارک کے ملنے سے۔

وجہ استدلال: اگر صحابہ کرامؓ کو نبی پاک ﷺ کا اتنا احترام ہوتا جتنا بڑے بھائی کا ہوتا ہے تو ان کی توجہ کا مرکز نبی پاک ﷺ کا چہرہ انور نہ ہوتا۔

### حدیث نمبر 17:

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم نبی پاک ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم اس بات کو محبوب رکھتے کہ سرکار ﷺ کے دائیں جانب کھڑے ہوں۔

اصل عربی الفاظ اس طرح ہیں۔



كنا اذا صلينا خلف النبي عليه السلام احببنا ان نكون عن يمينه يقبل

(مسلم، مشکوٰۃ)

علینا بوجہ۔

وجہ استدلال: اگر صحابہ کرام ؓ کے دل میں نبی پاک ﷺ کا اتنا احترام ہوتا

تھا بڑے بھائی کا ہوتا ہے تو وہ نماز میں اس قدر اہتمام نہ فرماتے اور اس امر کی خواہش نہ کرتے کہ سرکار علیہ السلام کی نظر مبارک پہلے ہمارے اوپر واقع ہو۔

حدیث نمبر 18:

حضرت عتبان بن مالک انصاری ؓ سرکار علیہ السلام کی بارگاہ ناز میں حاضر

ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ میرے گھر میں جلوہ افروز ہوں اور دو رکعت نفل ادا فرمائیں تاکہ جس جگہ آپ نفل ادا فرمائیں میں اسی جگہ کو اپنے لئے نماز کے لئے منتخب کروں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ان کی استدعا کو شرف قبولیت بخشا۔ (بخاری و مسلم)

وجہ استدلال: اگر عتبان بن مالک ؓ کے دل میں سرکار ﷺ کا اتنا احترام ہوتا

تھا بڑے بھائی کے لئے ہوتا ہے تو وہ سرکار ﷺ کی بارگاہ اقدس میں یہ گزارش نہ کرتے۔

نیز یہ امر قابل غور ہے کہ صحابہ کرام ؓ سرکار علیہ السلام کی خاطر اپنے بھائیوں کو بلکہ

ماں باپ کو بھی چھوڑنے پر تیار ہو جاتے۔ جس طرح حضرت سعد ؓ کا واقعہ ہم نے مقدمہ

کتاب میں نقل کیا ہے کہ وہ سرکار کی غلامی میں داخل ہوئے۔ ان کی والدہ نے بھوک ہڑتال

کردی اور کہا کہ جب تک تو نبی پاک ﷺ کے ساتھ کفر نہ کرے اور آپ کی نبوت کا انکار نہ

کرے میں اس وقت تک کچھ بھی کھاؤں پیوں گی نہیں۔ تو حضرت سعد ؓ نے فرمایا اگر

تیری سو جان ہو اور باری باری نکلتی رہے پھر بھی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں سرکار علیہ السلام

کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اسی طرح سرکار ﷺ کے سامنے حاضر تھے تو ان

کے والد اور چچا ان کو لینے کے لئے آئے لیکن وہ ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ اسی طرح جس عورت کا خاوند، باپ، بیٹا، بھائی جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ لیکن اس عورت کو کوئی پرواہ نہیں تھی وہ یہی پوچھ رہی تھی کہ نبی رحمت ﷺ کا کیا حال ہے؟ جب اس عورت کو سر کا ﷺ کی خیریت کا علم ہوا اور سر کا ﷺ کی زیارت کر لی تو کہنے لگی۔ کل مصیبت بعد ک جمل کہ آپ ﷺ کے بعد تمام مصیبتیں ہیچ ہیں۔

الغرض اس قسم کی سینکڑوں احادیث اور آثار ہیں جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں نبی پاک ﷺ کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد سب سے زیادہ تھی۔ نیز یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے بارے میں فرمایا:

ان الصفا و المروة من شعائر الله.

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب.

جب صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کی تعظیم مومن ہونے کی علامت ہے کیونکہ یہ دونوں پہاڑیاں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی نشانیاں بننے کی وجہ یہ ہے کہ وہاں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے قدم لگے ہیں جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت ہاجرہ کے سعی کرنے کے وجہ سے ان پہاڑیوں کی سعی کرنی اللہ تعالیٰ نے واجب فرمادی۔

جب حضرت ہاجرہ کے پاؤں لگنے کی وجہ سے پہاڑیوں کی تعظیم مومن ہونے کی دلیل ہے تو پھر نبی پاک ﷺ جو سب انبیاء کے بھی سردار ہیں ان کا ادب صرف بڑے بھائی جتنا ہوگا؟ نیز اگر نبی پاک ﷺ کا رتبہ جیسے بھائی جتنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے یہ ارشادات

marfat.com

Marfat.com



نہ ہوتے!

و ما رمیت اذ رمیت ولكن الله رمى.

نیز ارشاد فرمایا:

ان الذين يبایعونک انما يبایعون الله يد الله فوق ايديهم۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن يخرج من بيته مهاجراً الى الله ورسوله۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انهم لفي سكرتهم يعمهون.

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقيله يارب.

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد.

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن يطع الرسول فقد اطاع الله اور

من يعص الله ورسوله ويتعد حدوده يدخله ناراً.

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم.

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ما كان لمومن ولا لمومنة اذا قضى الله ورسوله امراً ان يكون لهم

marfat.com

Marfat.com

الخيرة من امرهم۔

مزید ارشاد باری ہے:

والذین يؤذون رسول الله لهم عذاب الیم۔

نیز ارشاد فرمایا:

الم تكن ارض الله واسعة۔

الغرض جس ہستی کا اللہ تعالیٰ یہ رتبہ بیان کرے جیسا کہ مندرجہ بالا آیت کریمہ سے ظاہر ہے تو کیا ان کی تعظیم بڑے بھائی جتنی واجب ہوگی؟

## مولوی سرفراز کے پیش کردہ دلائل کا جواب

مولوی سرفراز خان صفدر نے اسماعیل کی اس بات کو صحیح ثابت کرنے کے لئے کہ انبیاء علیہم السلام بڑے بھائی ہیں اور ان کو بھائی کہنا اور یہ کہنا کہ ان کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیے چند روایات پیش کیں ہیں جن میں سے اکثر کا جواب ہم اسی کتاب کے حصہ اول میں دے چکے ہیں۔ دور روایات کا جواب پہلے حصے میں نہیں دیا جا سکا اب یہاں ان روایات کا جواب پیش کیا جاتا ہے۔

## مولوی سرفراز کی پیش کردہ پہلی روایت کا جواب

مولوی سرفراز نے جامع ترمذی سے ایک روایت پیش کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے نبی پاک ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔

اشركنا يا اخي في دعواتك ولا تنسنا۔

کہ میرے بھائی! ہمیں بھی دعائوں میں شامل رکھنا اور بھول نہ جانا۔

marfat.com

Marfat.com



مولوی سرفراز صاحب کا استدلال یہ کہ جب سرکار نے خود فرمایا کہ اے عمر تو میرا بھائی ہے تو اگر ہم بھائی کہہ لیں تو کون سی گستاخی ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ سرکار کا یہ فرمان تواضع پر محمول ہے۔ مثلاً نانوتوی اپنے بارے میں تحذیر الناس میں لکھتے ہیں کہ میں کو دک ناداں ہوں۔ چنانچہ ان کی پوری عبارت اس طرح ہے۔ اگر بوجہ کم التفاتی مضمون کا فہم کسی مضمون تک نہیں پہنچا اور ایک طفل نادان نے ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا؟ گاہ باشد کہ کو دک ناداں بخلط برہدف زند تیرے۔ تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ نانوتوی صاحب نے خود تسلیم کیا کہ وہ کو دک ناداں تھے لہذا وہ واقعی کو دک ناداں ہیں۔

## مولوی سرفراز کی پیش کردہ روایت ثانی اور اس کا جواب

مولوی سرفراز نے حدیث نقل کی ہے کہ سرکار نے فرمایا:

و ددنا انا راينا اخوانا قالوا يا رسول الله ولسنا اخوانك قال انتم

اصحابي لكن اخواني الذين باتون بعدكم.

تو اس کے جواب میں ہم بھی یہی گزارش کرتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام کا یہ فرمان عالیشان بھی تواضع پر محمول ہے اسی طرح آپ ﷺ کا حضرت زید کو فرمانا ائت اخونا و مولانا.

جیسا کہ بخاری شریف کی روایت میں ہے تو یہ بھی تواضع پر محمول ہے۔

نوٹ: اگر وہابیہ کے استدلال کا یہی حال رہا تو ہمیں خدشہ ہے کہ وہ آیت کریمہ

”ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخسرین“

کو دیکھ کر حضرت آدم علیہ السلام نے کہا؟

سبحانک انی کنت من الظالمین۔

کو دیکھ کر کہیں یونس علیہ السلام کو ظالم کہنا نہ شروع کر دیں۔ اس لئے ہم عرض کریں گے۔

کار پا کاں را از قیاس خود مکیر

گر چہ ماند در نوشتن شیر، شیر

یہاں ایک اور امر قابل غور ہے کہ وہابی حضرات کو حدیث پاک ”اکرموا خاکم“ تو نظر آ جاتی ہے لیکن یہ حدیث پاک پتہ نہیں اُن کی نگاہوں سے کیوں اوجھل رہتی ہے جس میں سر کا علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے والد کی جا بجا ہوں۔

نوٹ: آیت مبارکہ

یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا۔

اس کا یہی شان نزول تمام مفسرین نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کو جب کچھ باتیں سمجھ نہیں آتی تھیں تو وہ عرض کرتے یا رسول اللہ ہماری رعایت کیجئے یعنی اس بات کو ذرا دہرا دیجئے لیکن یہودی اس لفظ کو بگاڑ کر پڑھتے تو وہ لفظ بن جاتا ”راعنا“ جس کا معنی ہمارا چرواہا بنتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس لفظ کا بولنا حرام فرمادیا اور فرمایا کہ لفظ ”راعنا“ نہ استعمال کیا کرو بلکہ ”انظرنا“ کہا کرو۔ اور جب تم میرے حبیب کی بارگاہ میں بیٹھ کر اُن کی گفتگو سننے میں مصروف ہو تو خوب غور کر کے سنا کرو۔ تاکہ تمہیں ”انظرنا“ کہنے کی ضرورت بھی پیش نہ آئے۔ تو جس ہستی کی بارگاہ کے یہ آداب ہوں تو اُن کا ادب صرف بڑے بھائی جتنا ہوگا؟ اور یہ بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے اگر تمہاری آواز میرے نبی پاک کی آواز پر بلند ہو گئی تو تمہارے سارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تمہیں علم بھی نہیں ہوگا۔

marfat.com

Marfat.com



## گستاخانہ عبارت نمبر 2:

مولوی اسماعیل دہلوی اپنی اسی کتاب "تقویۃ الایمان" میں لکھتے ہیں کہ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں"۔ حالانکہ لفظ "محمد" خود سے مشتق ہے اور حمد کا معنی یہی ہوتا ہے کہ کسی اختیاری اوصاف پر اُس کی تعریف کرنا۔ تو اب لفظ "محمد" کا معنی یہ ہوگا کہ جن کی ہر دور میں ہر زمانے میں اختیاری اوصاف پر تعریف کی جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ "محمد" تو ہوتا ہی ہے جو با اختیار ہو۔ تو جس نے یہ کلمہ بولا کہ جس کا نام محمد یا علی ہے کہ وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔ اُس نے گویا لفظ محمد کا معنی ہی نہیں سمجھا۔ جو آدمی سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام مبارک کو نہیں سمجھ سکا۔ وہ آپ ﷺ کے مقام کو کیسے سمجھے گا؟ قرآن مجید سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدا داد اختیار کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

يَحِلُّ لَهُمُ الْعَلِيَّاتُ وَيُحْرَمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثُ. (سورہ اعراف پارہ 9)

نبی پاک ﷺ اُن کے لیے پاکیزہ چیزوں کو اُن کیلئے حلال فرماتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو اُن کے لئے حرام فرماتے ہیں۔ دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَاتَّبِعُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ." (پارہ 10 سورہ انفال)

ترجمہ: قال کرو اُن لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر اور نہیں حرام جانتے اُس چیز کو جس کو اللہ اور اُس کے رسول نے حرام کیا۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا." (پارہ 28)

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ: جس چیز کا رسول پاک ﷺ تمہیں حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس چیز سے منع فرمائیں اُس سے رک جاؤ۔“

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ حکم واجب الاطاعت ہے اسی طرح نبی پاک ﷺ کا حکم واجب التعمیل ہے۔ اسی لئے وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ اپنی کتاب ”الصارم المسلول“ کے صفحہ 41 پر فرماتے ہیں۔

”قد اقامہ اللہ مقام نفسه فی امرہ و نہیہ و اخبارہ و بیانہ فلا يجوز ان يفرق بين اللہ و رسولہ فی شئی من هذه الامور۔“

یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ نے نبی پاک علیہ السلام کو امر اور نہی میں اور اخبار و بیان میں اپنا قائم مقام بنا دیا۔ پس یہ جائز نہیں ہے کہ ان امور میں اللہ اور اس کے رسول میں فرق کیا جائے۔ اسی سلسلے میں ہم قرآن مجید سے ایک اور آیت مبارکہ پیش کرتے ہیں۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يَحْكُمُوْكَ فِی مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔ (پارہ 5 التسا)

یعنی قسم ہے تیرے رب کی یہ اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے۔ یہاں تک کہ تمہیں اپنے تمام جھگڑوں میں اپنا حاکم تسلیم نہ کریں اور پھر آپ کے فیصلے کے خلاف اپنے دل میں کوئی تنگی بھی محسوس نہ کریں اور آپ کے فیصلے کو ایسے تسلیم نہ کریں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔

آیت کریمہ کا شان نزول:

تفسیر کثیر اور الصارم المسلول“ میں اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک یہودی اور منافق کا جھگڑا ہو گیا دونوں اپنا جھگڑا لے کر نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ سرکارِ ہدایت ﷺ نے ان کے حق میں فرمایا۔ منافق نے



کہا مجھے یہ فیصلہ منکور نہیں ہے آؤ حضرت عمر کی بارگاہ میں چلتے ہیں وہ جو فیصلہ کریں گے وہ مجھے منکور ہوگا۔ چنانچہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو یہودی نے پہلے ساری صورت حال عرض کی اور بتلایا کہ پہلے ہمارا معاملہ نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہو چکا ہے اور آپ علیہ السلام نے فیصلہ میرے حق میں فرمایا ہے۔ لیکن اس کلمہ پڑھنے والے کو اس فیصلہ پر اعتراض ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھہرو۔ میں ابھی تمہارا فیصلہ کر دیتا ہوں۔ آپ گھر تشریف لے گئے اور تلواریں لے کر منافق کا سر قلم کر دیا۔ اس کے بعد منافقوں نے احتجاج کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا ہے لہذا حضرت عمر سے قصاص لیا جائے۔ اس وقت یہ آیت کریمہ اتری کہ جو لوگ اپنے معاملات میں آپ ﷺ کو حاکم نہیں مانتے اور آپ ﷺ کے فیصلے پر دل و جان سے راضی نہیں ہوتے وہ مومن نہیں۔ اس آیت کریمہ سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ جو لوگ نبی پاک علیہ السلام کو اپنا حاکم نہ مانیں وہ مومن نہیں۔

اسی سلسلہ میں پانچویں آیت کریمہ ہم پیش کرتے ہیں ارشاد باری ہے:

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ . (سورة الاحزاب پارہ 22)

ترجمہ: کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کسی کے بارے میں کوئی فیصلہ کر دیں کہ وہ اللہ اور اس رسول کے فیصلے کے بعد اپنی مرضی پر عمل کرتے۔

اس آیت کا ہم شان نزول بیان کرتے ہیں۔ نبی پاک علیہ السلام نے اپنے آزاد شدہ غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ کے لئے حضرت زینب بنت جحش کا رشتہ طلب فرمایا ان کے بھائیوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کی پھوپھی زاد بہن ہے تو اس کا نکاح

marfat.com

Marfat.com

ایک آزاد شدہ غلام سے ہم کیسے کریں۔ لیکن نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا میرا تو یہی فیصلہ ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ کسی مومن مرد اور عورت کو یہ اختیار نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ فیصلہ فرمادیں تو وہ اُن کے فیصلے سے سرتابی کریں۔ تو اس آیت کے اترنے کے بعد حضرت زینب بنت جحش کے اولیاء راضی ہو گئے کہ ٹھیک ہے جہاں حضور پاک ﷺ رشتہ فرمائیں ہمیں منظور ہے۔

وجہ استدلال: کسی عورت کا رشتہ کرنے کے بارے میں اُس کے اولیاء با اختیار ہوتے ہیں کہ جہاں چاہیں رشتہ دیں جہاں چاہیں رشتہ نہ دیں کیونکہ رشتہ جو اُن کا اپنا ہوتا ہے تو یہ اُن کی اپنی صواب دید ہے کہ جہاں مناسب سمجھیں اپنی لڑکی کی شادی کریں۔ لیکن اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ بتلا رہا ہے کہ جب میرے نبی پاک یہ فیصلہ فرمادیں کہ میں نے فلاں عورت کا رشتہ فلاں مرد سے کرنا ہے تو پھر اس عورت کے اولیاء کو کوئی اختیار نہیں رہتا اُن کو یہی چاہیے کہ نبی پاک کے فرمان پر سر تسلیم خم کر دیں۔ نبی پاک علیہ السلام کے مختار ہونے کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ لوگوں کے دنیاوی معاملات کے اندر بھی سرکار علیہ السلام تصرف فرما سکتے ہیں اور یہ واقعہ جو ہم نے نقل کیا ہے۔ تفسیر ابن کثیر اور تفسیر قرطبی کے اندر منقول ہے اسی طرح تفسیر درمنثور کے اندر بھی موجود ہے۔

وہابیہ کے ایک اعتراض کا جواب:

وہابی حضرات ایک واقعہ پیش کرتے ہیں کہ نبی پاک نے ایک بار فرمایا کہ میں شہد استعمال نہیں کروں گا تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ اتاری۔

یا ایہا النبی ﷺ (سورۃ التحریم پارہ 28)



ترجمہ: اے نبی ﷺ آپ اس چیز سے کیوں رکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی ہے۔ تو وہابی حضرات کا استدلال یہ ہے اگر نبی پاک ﷺ مختار ہوتے تو اللہ تعالیٰ یہ کیوں ارشاد فرماتا کہ تم اس چیز سے کیوں رکتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی؟ وہابیہ کے اعتراض کا جواب:

اس آیت کریمہ سے جو انہوں نے استدلال کیا ہے اس کے بارے میں گزارش یہ ہے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ سرکار ﷺ کی عزت افزائی فرما رہا ہے کہ ہم نے تو شہد حلال کیا آپ کے استعمال کی خاطر اگر آپ بھی استعمال نہ فرمائیں تو ہمارے حلال کرنے کا کیا فائدہ۔ دیکھئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں اونٹ کا گوشت استعمال نہیں کروں گا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ تم کیوں استعمال نہیں کرتے؟ تو جہاں اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے کہ آپ ازواج کی رضامندی کے لئے شہد جیسی مرغوب چیز کو کیوں ترک فرماتے ہیں ازواج کو آپ کی رضامندی کا خیال رکھنا چاہیے نہ کہ آپ ان کی رضامندی کی خاطر شہد کا استعمال ترک فرمادیں۔ جب میں خالق و مالک ہو کر آپ کی رضا کا طلب گار ہوں تو ازواج مطہرات کو بھی آپ کی خوشنودی کا خیال رکھنا چاہیے۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فلنولينك قبله ترضها. (سورة البقرہ پارہ 2)

ترجمہ: ہم آپ کو ایسے قبلے کی طرف پھیریں گے جو آپ کو پسند ہوگا۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے لفظ قبلہ جو ہے نکرہ ذکر کیا ہے یہ نہیں فرمایا کہ ہم آپ کو کسی مخصوص قبلے کی طرف پھیریں گے مثلاً کعبہ کی طرف بلکہ ہم قبلہ اس کو بنائیں گے جس کو آپ پسند کرتے ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمایا:

marfat.com

Marfat.com

ولسوف يعطيك ربك فترضى: (سورة الفصحی پارہ 30)

ترجمہ: آپ کو آپ کا رب اتباعطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

اسی طرح ارشاد فرمایا:

فسبح اطراف النهار وانا اللیل لعلک ترضی: (سورہ طہ پارہ 16)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی تسبیح دن میں بھی کیجئے اور رات میں بھی کیجئے تاکہ آپ راضی ہو

جائیں۔

اور اسی طرح حدیث پاک کے اندر آتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں:

والله ما اری ربک الا یسارع فی هواک: (بخاری، مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں میں یہی سمجھتی ہوں کہ آپ ﷺ کا رب

آپ کی مرضی پوری کرنے میں جلدی فرماتا رہتا ہے۔

اسی طرح حدیث قدسی شریف میں ہے:

کلہم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمد:

ترجمہ: ہر ایک میری رضا کا طلبگار ہے اور اے محمد ﷺ میں آپ رضا کا طلبگار ہوں

امام اہلسنت فرماتے ہیں:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اور نبی پاک علیہ السلام کے شہد کے استعمال سے رک جانے کی اصل وجہ یہ تھی کہ

اللہ تعالیٰ یہ چاہتا تھا کہ نبی پاک کی امت کو اس مسئلے کا علم ہونا چاہیے اگر کسی حلال چیز کو حرام کر

لیا جائے تو قسم بن جاتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے سرکار کی توجہ اس امر سے ہٹالی اور آپ نے

marfat.com

Marfat.com



اس امر کی طرف توجہ نہ فرمائی کہ میرا شہد کو حرام ٹھہرا لیتا اللہ تعالیٰ کے نزدیک خلاف اولیٰ ہوگا تو اس لئے آپ نے فرمایا کہ میں شہد استعمال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے بعد میں فرمایا:

قد فرض الله لكم تحلة ايمانكم. (سورۃ تحریم پارہ 28)

ترجمہ: کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے تمہارے لئے بیان کر دیئے ہیں۔  
علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

قد ينسد باب الفراسة على الكاملين لحكم يريد ها الله

ترجمہ: بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی حکمت کے پیش نظر کاملین کی توجہ کسی کام سے ہٹا

تاتا ہے۔

## باب دوم

(نبی علیہ السلام کے تشریحی اختیارات کا ثبوت احادیث کی روشنی میں)

حدیث نمبر 1:

صحیح مسلم شریف میں حدیث ہے کہ نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا کہ اے لوگو تم پر حج کرنا فرض ہے۔ حج کرو ایک صحابی نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ آپ خاموش رہے۔ اُس نے پھر عرض کی یا رسول کیا ہر سال حج فرض ہے؟ نبی کریم ﷺ پھر خاموش رہے۔ اُس نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ تو سر کا ہاتھ اٹھاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

لو قلت نعم لوجبت۔

اگر میں کہہ دیتا کہ ہر سال حج کرنا فرض ہے تو پھر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔ ملا علی قاری اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے اختیار میں یہ بات شامل تھی کہ جس چیز کو چاہیں فرض کر دیں۔ یہی عبارت مولوی شبیر احمد نے فتح الملہم شرح صحیح مسلم میں لکھی ہے۔

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ احکام کے لحاظ سے با اختیار تھے جس چیز کو چاہتے فرض یا واجب فرما سکتے تھے۔

حدیث نمبر 2:

سنن ابوداؤد جلد اول صفحہ 61 پر حدیث پاک موجود ہے کہ نبی پاک ﷺ نے

marfat.com

Marfat.com



ارشاد فرمایا کہ پانچ نمازوں کی پابندی کیا کرو حضرت فضالہ بن عبید اللہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں تو بہت مصروف آدمی ہوں تو میں تو پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکتا۔ آپ ایسا حکم ارشاد فرمائیے کہ پانچ نمازیں بھی نہ پڑھنی پڑیں لیکن ان کے ترک کرنے کا گناہ بھی نہ ہو تو نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر تم صرف دو نمازیں پڑھ لیا کرو باقی تین نمازیں سر کا ﷺ نے ان کو حاف کر دیں۔ یہ حدیث پاک مستدرک حاکم جلد اول کے اندر بھی موجود ہے۔

مولوی سرفراز صاحب صفدر اپنی کتاب دل کا سرور میں اس حدیث کے ایک راوی داؤد بن ابی ہند پر جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں داؤد بن ابی ہند راوی ہے جو اگرچہ بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہے لیکن امام احمد فرماتے تھے کہ وہ کثیر الخطا اور کثیر الخلاف تھا یعنی دیگر روایات کی مخالفت کرتا تھا اسانید اور متون دونوں میں۔ اور اس کا خلاصہ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ ان کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے لیکن حضرت اپنی دوسری کتاب احسن الکلام میں ارشاد فرماتے ہیں کہ داؤد بن ابی ہند کو امام عیسیٰ، امام احمد، سفیان ثوری، ابن معین ابو صالح اور نسائی ثقہ کہتے ہیں۔ یعقوب بن شبہ ان کو ثقہ اور ثبت کہتے ہیں۔ ابن حبان ان کو متقنین میں شمار کرتے ہیں۔ ابن خراش ان کو ثقہ اور ابن سعد ان کو ثقہ اور کثیر الحدیث کہتے ہیں۔ نیز امام ابو حاتم نے بھی ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ ذہبی ان کو امام اور الثبت لکھتے ہیں (حاشیہ احسن الکلام صفحہ 95)

مولوی سرفراز صاحب کی اس تضاد بیانی سے ثابت ہو گیا کہ اگر کوئی روایت ان کے مسلک کے خلاف ہو تو اس کی سند میں کسی راوی پر جرح نقل کر کے اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں لیکن اگر اسی راوی کی روایت ان کے مسلک کی تائید کر رہی ہو تو پھر اس راوی کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ حضرت سے سوال یہ ہے کہ اگر داؤد بن ابی ہند ضعیف تھا تو احسن الکلام

میں آپ نے ان کو ثقہ کیوں قرار دیا اور اگر ثقہ تھا تو اپنی کتاب دل کا سرور میں ان کو ضعیف کیوں کہا۔ مولوی سرفراز صاحب کے بزرگ اور پیشوا مولوی خلیل احمد سہارنپوری اپنی کتاب ”بذل المحمود“ شرح ابوداؤد میں لکھتے ہیں۔

فطاہر هذا انه اسقط عنه ثلاث صلوات فكان من خصائصه انه  
يخص من شاء بما شاء من الاحكام و يسقط عن من شاء ما شاء من الواجبات“  
(بذل المحمود جلد 3 صفحہ 234)

ترجمہ: نبی پاک ﷺ کی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپ جس کو چاہیں اور جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ فرمادیں اور جس سے چاہیں فرائض میں سے جس چیز کو چاہیں معاف کر دیں۔ اسی مضمون کی عبارت نووی شرح صحیح مسلم، ابوبکر حصاص کی احکام القرآن اور امام سیوطی کی خصائص کبریٰ میں بھی موجود ہے۔ مولوی شبیر احمد عثمانی نے بھی مسلم شریف کی شرح میں یہ بات نقل کی ہے۔

نوٹ: مولوی خلیل احمد نے براہین قاطعہ میں لکھا ہے نبی پاک سے شیطان کا علم زیادہ ہے۔ اور اردو زبان نبی پاک نے مدرسہ دیوبند سے سیکھی۔ اسی طرح لکھا ہے کہ نبی کا میلاد منانا کنہیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔ اسی طرح لکھا ہے کہ نبی پاک کو یہ بھی نہیں پتہ کہ میں جنت میں جاؤں گا یا نہیں۔ یعنی خلیل احمد کا نظریہ ہے کہ نبی پاک کو اپنی نجات کا علم نہیں ہے۔ بہر حال ان عبارات کا رد تو ہم نے اسی کتاب کے پہلے حصے میں مفصل طور پر کر دیا ہے یہاں یہ بتلانا مقصود ہے کہ مولوی سرفراز صاحب ان عبارات کو صحیح مانتے ہیں جن میں نبی پاک کی شدید ترین گستاخی پائی جاتی ہے لیکن انی خلیل احمد کی اس عبارت کو حضرت صاحب نہیں مانتے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ نبی پاک جسے چاہیں فرائض کو بھی معاف کر سکتے ہیں۔



بہر حال یہ اُن کی بد بختی ہے کہ نبی پاک کی عظمت شان پر دلالت کرنے والی عبارات چاہے اُن کے اکابر کی ہوں یا دوسرے بزرگوں کی وہ اُن کے نزدیک قابل تسلیم نہیں ہیں۔

### حدیث نمبر 3:

صحاح ستہ میں حدیث پاک موجود ہے کہ ایک اعرابی نے رمضان شریف کے اندر ایمان بوجھ کر اپنی بیوی کے ساتھ جماع کر لیا۔ اور پھر اس کے بعد سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں الحاضر ہوا کہ یا رسول اللہ مجھ سے ایک بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے کیونکہ میں جان بوجھ کر اپنی بیوی کے ساتھ جماع کر بیٹھا ہوں اور میرا روزہ فاسد ہو گیا ہے۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ایک غلام آزاد کرو۔ اُس نے کہا کہ میرے اندر تو یہ طاقت نہیں ہے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ساٹھ روزے رکھو۔ اُس نے عرض کی یا رسول اللہ! جب مجھ سے ایک بھی روزہ پورا نہیں ہو سکا تو میں ساٹھ روزے کیسے رکھوں گا؟ پھر آپ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اُس نے کہا کہ میں غریب آدمی ہوں میں اُس کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ اسی دوران ایک قادی سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پندرہ صاع کھجوروں کا ایک ٹوکرا لے کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو صدقہ کر دو۔ اُس نے کہا کہ مجھ سے زیادہ کوئی غریب اس شہر میں موجود نہیں ہے۔ تو سر کا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چلو یہ کھجوریں تم خود استعمال کر لو۔ دارقطنی کے اندر یہ الفاظ بھی زائد ہیں۔

اذھب قد کفر اللہ عنک۔ جا اللہ تعالیٰ نے تیرا کفارہ ادا کر دیا۔

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن پہلی صحیح حدیث کی تفسیر کر سکتی ہے۔ علامہ حلبی کبیری میں لکھتے ہیں کہ ضعیف حدیث صحیح حدیث کی تفسیر کر سکتی ہے۔ مزید گزارش یہ ہے کہ کسی ضعیف حدیث کے اندر بھی نہیں آیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جسے تم نے حالات ایچھے ہو

marfat.com

Marfat.com

جائیں اور گنجائش پیدا ہو جائے تو پھر کفارہ ادا کرنا۔ اور ظاہر حدیث کا تقاضا یہی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے اُس کو کفارہ معاف فرما دیا۔ ویسے سرکار کا یہ جو ارشاد گرامی ہے کہ یہ پندرہ صاع کھجوروں کا ٹوکرا لے جا اور لوگوں میں تقسیم کر دے تیرا کفارہ ہو جائے گا۔ تو یہ بھی سرکار ﷺ کی خصوصیت تھی کیونکہ ویسے تو کفارہ تیس صاع ہونا چاہئے تھا لیکن سرکار نے پندرہ صاع کھجوروں کو اُس کے کفارے کیلئے کافی قرار دیا۔

اس حدیث کی یہی تشریح علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں، علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں، علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری میں اور شیخ نور الحق محدث دہلوی نے تیسیر القاری میں فرمائی ہے۔ علامہ کرمانی نے الکو اکب الدراری میں، علامہ یعقوب نے الخیر الجاری میں اور علامہ ابن بطلال نے بخاری شریف کی شرح میں یہی لکھا ہے کہ یہ نبی پاک ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اسی طرح مولوی انور شاہ کشمیری نے فیض الباری شرح بخاری میں، علامہ علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں، حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نے لمعات میں اور علامہ ابن ہمام نے فتح القدر میں لکھا ہے۔ اسی طرح کفایہ شرح ہدایہ میں یہی مضمون موجود ہے۔ علامہ زرقانی نے موطا امام مالک کی شرح میں اور مولوی زکریا کاندھلونی نے اپنی موطا کی شرح میں لکھا ہے۔

#### حدیث نمبر 4:

صحیح مسلم شریف میں حدیث پاک ہے کہ نبی پاک ﷺ نے عورتوں سے بیعت لیتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں نوحہ نہیں کرنا ہوگا کیونکہ نوحہ کرنا گناہ ہے تو حضرت ام عطیہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب میرا ایک رشتہ دار فوت ہو گیا تھا تو فلاں گھر والوں نے میرے پاس آ کر نوحہ کیا تھا مجھے اجازت ہے کہ میں اُن کا بدلہ چکا دوں؟ سرکار ﷺ نے فرمایا: ہاں تجھے

marfat.com

Marfat.com





کو چھوڑ کر اُن کو گھوڑا بیچنے پر تیار ہو گیا اور سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کرنے لگا کہ آپ نے لینا ہے تو لے لیں ورنہ میں کسی اور کو فروخت کرنے لگا ہوں۔ تو سر کا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے میں تجھ سے بیع کر چکا ہوں لیکن اُس نے کہا کہ گواہ پیش کرو کہ آپ نے مجھ سے گھوڑا خریدا ہے۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُس کو کہتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ غلط بات کہہ رہے ہیں آپ نے تجھ سے خریدا ہے تبھی تو فرما رہے ہیں۔ معاذ اللہ سر کا غلط بات کیسے فرما سکتے ہیں۔ لیکن صحابہ کرام باوجود یہ بات کہنے کے گواہی نہیں دے سکتے تھے اس لئے کہ موقع پر کوئی موجود نہیں تھا۔ ایک صحابی حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس سے گھوڑا خریدا ہے اور اس نے آپ کے ہاتھ پر بیچا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تو کیسے گواہی دیتا ہے کیا جب سودا ہوا تھا تو تو ہمارے پاس موجود تھا؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! خب ہم آسمان کی خبروں پر آپ کی تصدیق کرتے ہیں تو زمین کے معاملے پر آپ کی تصدیق کیوں نہیں کریں گے۔ یعنی جب آپ ہمیں آسمان کی خبریں سناتے ہیں تو ہم آپ کی بات کو حق اور سچ جانتے ہیں تو پھر زمین پر طے پایا جانے والا معاملہ اُن خبروں کی نسبت کم درجہ رکھتا ہے تو ایسے معاملات پر تو ہم بطریق اولیٰ آپ کی تصدیق کریں گے اب غور کرنے کا مقام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا واضح حکم ہے کہ

و استشهدوا شہیدین من رجالکم۔ (سورۃ البقرہ پارہ 3)

ترجمہ: گواہ بناؤ مردوں میں سے دو مرد اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں لیکن اللہ تعالیٰ کے عام حکم کے باوجود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے لئے خزیمہ گواہی دے دیں ان کی گواہی دو کے برابر ہوگی۔ تو اس حدیث پاک سے واضح طور پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مختار کل ہونا ثابت ہوتا ہے۔



### حدیث نمبر 7:

نبی پاک ﷺ نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ جو آدمی عید کی نماز سے پہلے قربانی کر لے وہ آدمی دوبارہ قربانی کرے۔ تو ایک صحابی حضرت ابو بردہ ابن نیار نے عرض کی یا رسول اللہ میں تو قربانی عید کی نماز سے پہلے کر چکا ہوں اب میرے پاس ایک صرف چھ ماہ کا بکرا ہے اب میں کیا کروں؟ تو سر کا ﷺ نے فرمایا تو چھ مہینے کا ہی قربان کر دے تیری قربانی ہو جائے گی۔ لیکن تیرے علاوہ اگر کوئی چھ ماہ کا بکرا قربان کرے گا تو اس کی قربانی نہیں ہوگی۔ یعنی یہ حکم اسی کے ساتھ خاص تھا۔ یہ حدیث پاک بخاری شریف کے اندر موجود ہے اسی طرح کا ایک واقعہ بخاری شریف کے اندر حضرت عقبہ بن عامر کے بارے میں بھی منقول ہے۔

### حدیث نمبر 8:

نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن ابن عوف کو اور حضرت زبیر بن عوام کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دے دی کیونکہ ان کو خارش تھی۔ (الصحيح البخاری)

### حدیث نمبر 9:

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر سواک کرنا فرض کر دیتا۔ یہ حدیث پاک مسلم شریف کے اندر موجود ہے۔

### حدیث نمبر 10:

ایک آدمی سر کا ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں اسلام تب قبول کروں گا کہ جب مجھے تین نمازیں معاف کی جائیں۔ (مسند احمد 33:5)

نبی کریم ﷺ نے اس کی شرط پر اسے مسلمان کر لیا۔

marfat.com

Marfat.com

نوٹ: اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نبی پاک ﷺ جس کو چاہیں فرائض معاف بھی کر سکتے ہیں۔

### حدیث نمبر 11:

نبی پاک ﷺ نے عرفات اور مزدلفہ کے اندر نمازوں کو جمع فرمایا یعنی آپ نے عرفات کے اندر عصر کو ظہر کے وقت میں پڑھا مزدلفہ میں مغرب کو عشاء کے وقت میں پڑھا حالانکہ قرآن مجید میں صاف حکم ہے۔

ان الصلوة كانت على المومنين كتاباً موقوتاً

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

### حدیث نمبر 12:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو نبی پاک ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے کی رخصت دی۔ یہ حدیث پاک مسند امام احمد کے اندر موجود ہے۔ حالانکہ ابو داؤد اور نسائی شریف میں حدیث پاک ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک ہاتھ میں سونا پکڑا اور ایک ہاتھ میں ریشم اور فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ لیکن اس کے باوجود سر کاٹنے نے اُن کو رخصت عطا فرمائی۔

### حدیث نمبر 13:

نبی پاک ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سورج طلوع ہوتے وقت روزہ رکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔ (زر قانی علی المواہب)



## حدیث نمبر 14:

ایک عورت نے اپنے خاوند کی شکایت کی کہ یا رسول اللہ میرا خاوند ہمیشہ سورج طلوع ہونے کے بعد نماز ادا کرتا ہے۔ سر کا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ ہم ایسے لوگ ہیں جو رات کو کھیتی کے کام میں مصروف رہتے ہیں تو نماز صبح کے وقت پر ہمیں جاگنے کی ہمت نہیں ہوتی تو سر کا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو جاگے تو نماز پڑھ لیا کر۔ یہ حدیث پاک ابو داؤد شریف کے اندر موجود ہے۔ اسی طرح مسند امام احمد اور مشکوٰۃ شریف کے اندر بھی یہ روایت موجود ہے۔

نوٹ: اس حدیث پاک سے صراحتاً ثابت ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی کو نماز باجماعت پڑھنے سے بھی مستثنیٰ کر دیا اور قضا نماز پڑھنے کی بھی رخصت عطا فرمائی۔ کیونکہ اگر یہ حکم سب کے لئے عام ہو کہ جب بھی جاگیں نماز پڑھ لیں تو پھر تو صبح کی نماز کی جماعت بھی ختم ہو کر رہ جائے گی اور اکثر و بیشتر صبح کی نماز کے وقت لوگوں کو نیند کے ساتھ زیادہ ابتلاء ہوتا ہے۔ بخاری اور مسلم شریف میں حدیث پاک ہے کہ منافقوں پر عشاء اور صبح کی نماز سب سے زیادہ بھاری ہے۔ کسی نے سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ! فلاں آدمی سوتا رہا حتیٰ کہ اس کی صبح کی نماز قضا ہو گئی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا تھا۔ اور یہ حدیث بخاری شریف کے اندر موجود ہے۔

اسی طرح حدیث پاک کے اندر آتا ہے کہ جب بندہ سو جائے تو شیطان اُس کے اوپر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور کہتا ہے سوتا رہا ابھی رات کا بڑا وقت باقی ہے تو اگر وہ صبح بیدار ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے اور وضو کرے تو وہ آدمی سازدن خوش اور چست رہتا ہے۔ اور پاکیزہ دل والا ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ اٹھ کر نماز پڑھے تو سازدن ست اور غمگین رہتا

marfat.com

Marfat.com

ہے۔ ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب تو بیدار ہو تو نماز پڑھ لے تو یہ اسی کی خصوصیت تھی ہر ایک کے لئے حکم نہیں ہے۔

### حدیث نمبر 15:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب ایک آدمی ہوگا جو اپنی آرام کرسی پر تکیہ لگا کر بیٹھا ہوگا اور کہے گا صرف قرآن مجید کو لازم پکڑو جو کچھ اس میں حلال کیا گیا ہے اس کو حلال سمجھو اور جو کچھ حرام کیا گیا ہے اسے حرام سمجھو۔ پھر ارشاد فرمایا:

الا ان ما حرم رسول الله مثل ما حرم الله. (ابوداؤد شریف)

ترجمہ: جو کچھ اللہ تعالیٰ کے نبی پاک ﷺ نے حرام کیا ہے وہ ایسے ہی حرام ہے جس طرح وہ حرام ہے جس کو خود اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔

نوٹ: یہ تو ہم نے نبی پاک ﷺ کے تشریحی اختیارات کا مختصر اثبوت پیش کیا۔ اب ہم نبی پاک ﷺ کے تکوینی اختیارات پر چند دلائل پیش کرتے ہیں۔

نبی پاک ﷺ کے تکوینی اختیارات پر پہلی دلیل:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و كذلك مكنّا ليوسف فى الارض يتبوا منها حيث يشاء

(پارہ 13 سورۃ یوسف)

ترجمہ: اور یوں قدرت دی ہم نے یوسف کو زمین میں جگہ پکڑنا تھا اس میں جہاں

چاہتا تھا۔ (ترجمہ محمود الحسن)

مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبند کے شیخ الاسلام اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے

marfat.com

Marfat.com



ہیں جہاں چاہتے اترتے اور جو چاہتے تصرف کرتے گویا زبان بن الولید برائے نام بادشاہ تھا  
حقیقت میں حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہی کر رہے تھے۔ تفسیر عثمانی صفحہ 419۔

وجہ استدلال: جب یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ کمال عطا فرمایا کہ وہ جہاں  
چاہتے تھے تصرف کرتے تھے تو پھر نبی الانبیاء علیہ السلام کا کیا مقام ہوگا۔  
مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی قصائد قاسمی میں لکھتے ہیں:  
انبیاء کے سارے کمال ایک تجھ میں ہیں  
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

اور مولوی حسین احمد مدنی شہاب ثاقب میں اپنا اور اپنے اکابر کا عقیدہ بیان کرتے  
ہوئے لکھتے ہیں کہ ہم نبی پاک علیہ السلام کو تمام کمالات چاہے وہ علمی ہوں یا عملی ہوں یا اور کوئی بھی  
کمال ہو اس کے ساتھ آپ کو اولاً موصوفہ مانتے ہیں یعنی جو بھی کمال ہو اور جو بھی نعمت ہو وہ  
پہلے نبی پاک علیہ السلام کو ملتی ہے پھر آپ کے واسطے سے کسی اور کو ملتی ہے۔

## دلیل نمبر 2:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ

الصَّالِحُونَ. (سورۃ الانبیاء پارہ 17)

ترجمہ: اور ہم نے لکھ دیا ہے زبور میں نصیحت کے پیچھے کہ آخر زمین پر مالک ہوں  
گے میرے نیک بندے۔ (ترجمہ محمود الحسن)

مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کامل وفادار  
بندوں سے حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کو دنیا کی زمین اور جنت کی

زمین کا وارث بنائے گا۔ چنانچہ فرمایا۔

ان الارض لله يورثها من يشاء من عباده و العاقبة للمتقين.

(اعراف رکوع 15)

انا لنصر رسلا والذين امنوا فى الحياة الدنيا و يوم يقوم الاشهاد.

(مومن رکوع 6)

وعد الله الذين امنو منكم و عملوا الصلحت. ليستخلفنهم

فى الارض كما استخلف الذين من قبلهم و ليمكن لهم دينهم

(نور رکوع 7)

الذى ارتضى لهم.

وجہ استدلال: جب نبی پاک ﷺ کی امت کے نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین پر

اقتدار عطا فرمانے کا وعدہ فرما چکا ہے تو پھر نبی الانبیاء کا کیا مقام ہوگا۔

دلیل نمبر 3:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فقد اتينا آل ابراهيم الكتاب والحكمة و اتينهم ملكا عظيما.

(سورة النساء پارہ 5)

ترجمہ: سو ہم نے تودی ہے ابراہیم کے خاندان میں کتاب اور علم اور ان کو دی ہے

ہم نے بڑی سلطنت۔ (ترجمہ محمود الحسن)

دیوبند کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں یعنی کیا یہود

حضرت محمد رسول اللہ اور ان کے اصحاب پر اللہ کے فضل اور انعام کو دیکھ کر حسد میں مرے

جاتے ہیں سو یہ تو بالکل سہو کی سہوگی ہے کہ ان کے گھرانے میں

marfat.com

Marfat.com



کتاب اور علم اور سلطنت عظیم عنایت کی ہے۔

### دلیل نمبر 4:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل اللهم مالك الملك توتی الملك من تشاء و تنزع الملك

(سورة آل عمران پارہ 3)

ممن تشاء.

ترجمہ: تو کہہ یا اللہ مالک سلطنت کے تو سلطنت دیوے جس کو چاہے اور سلطنت

چھین لیوے جس سے چاہے۔ (ترجمہ محمود الحسن)

مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ روم و فارس کے

جن خزانوں کی کنجیاں اُس نے اپنے پیغمبر ﷺ کے ہاتھ میں دی تھیں فاروق اعظم کے زمانے

میں وہ خزانے مجاہد بن اسلام کے درمیان تقسیم ہوئے۔

### دلیل نمبر 5:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انا مكنالہ فی الارض و اتینہ من كل شیء سبأ. (الکہف پارہ 16)

ترجمہ: ہم نے اس کو جمایا تھا ملک میں اور دیا تھا ہم نے اس کو ہر چیز کا سامان۔

وجہ استدلال: جب دو القرنین بادشاہ کو ہر قسم کا ساز و سامان عطا کیا جاسکتا ہے

پھر نبی کریم ﷺ جو ہر نعمت کے حصول میں واسطہ اور وسیلہ ہیں اُن کے بارے میں یہ کہنا کیسے

صحیح ہوگا کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ کیونکہ جو خدا ایک عام مسلمان بادشاہ

کو اتنا وسیع ملک عطا کر سکتا ہے وہ اپنے محبوب ﷺ کو کیوں نہیں عطا کر سکتا۔

marfat.com

Marfat.com

## دلیل نمبر 6:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قَتَلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا  
حَسَنًا. (سورۃ الحج پارہ 17)

ترجمہ: جن لوگوں نے ہجرت کی اللہ کے راستوں میں پھر مارے گئے یا مر گئے  
اللہ ان کو دے گا روزی اچھی۔ (ترجمہ محمود الحسن)

مہاجر کا ایک معنی تو یہ ہے کہ جو اپنا گھر چھوڑ کر دوسرے ملک میں چلا جائے۔ اور ایک معنی  
حدیث پاک میں یہ بیان کیا گیا ہے۔

المہاجر من ہجر ما نہی اللہ ورسولہ عنہ۔ (بخاری، مسلم)

مہاجر وہ ہے جو ہر اس چیز کو چھوڑ دے۔ جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے  
منع فرمایا ہے۔

اس لحاظ سے اولیاء کرام حضرت داتا صاحب، حضرت خواجہ معین الدین چشتی  
اجمیری رحمۃ اللہ علیہم یہ سب مہاجر ہیں۔ اسی طرح دیگر اولیاء کرام بھی مہاجر کے مفہوم میں  
داخل ہیں۔ اب دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمِنْ رِزْقِنَا رِزْقًا  
حَسَنًا فَهُوَ يَنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا. (سورۃ النحل پارہ 14)

ترجمہ: اللہ نے بتلائی ایک مثال کہ ایک بندہ کا پرایا مال ہے نہیں قدرت رکھتا کسی  
چیز پر۔ اور ایک جس کو ہم نے روزی دی اپنی طرف سے اچھی روزی۔ سو وہ خرچ کرتا ہے اس

میں سے چھپا کر اور سب کے رو بہ رو



ان دونوں آتھوں کو ملانے سے نتیجہ یہ نکلا کہ اولیاء کرام فوت ہونے کے بعد اپنے در  
پر آنے والوں کو نعمتیں عطا کرتے ہیں۔ تو پھر جب اولیاء کرام کا یہ حال ہے تو نبی پاک ﷺ  
مقام انبیاء کرام کے سردار ہیں اُن کی کیا شان ہوگی۔

مخلفین پر اتمام حجت کرنے کے لئے ہم اُن کے گھر سے دو حوالے پیش کرتے ہیں  
احمد بریلوی کا بھانجا محمد علی کہتا ہے کہ میں اور میرے کچھ ساتھی بھوک سے لاچار ہو گئے  
میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مزار پر انوار پر حاضر ہوا جو صرف کے مقام پر ہے تو میں  
خامس اُن کی قبر پر رکھ کر بیٹھ گیا۔ اور کہا اے پیاری امی جان! سخت بھوک لگی ہے کوئی چیز  
کھانے کی عطا فرمائیں میں آپ کا مہمان ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ جب میں سو گیا۔ تو میرے  
گھر میں انگور کے دو خوشے آئے ایک خوشہ بیدار ہونے کے بعد میں خود کھا گیا۔ اور دوسرا  
خوشہ دوسرے ساتھیوں میں ایک ایک دانہ کر کے تقسیم کیا۔ (مخزن احمدی صفحہ 99)  
محمد علی کے اس بیان کردہ واقعہ سے پتہ چلا کہ اولیاء کرام وصال شریف کے بعد بھی نعمتیں  
تقسیم کرتے ہیں۔

### دوسرا واقعہ:

جب اشرف علی تھانوی صاحب کے پردادا شہید ہو گئے ایک روز مثل زندہ لوگوں  
کے گھر میں تشریف لائے اور گھر والوں کو مٹھائی لا کر دی۔ اور کہا اگر تم ظاہر نہیں کرو گی تو ہم ہر  
روز آیا کریں گے اور تمہیں مٹھائی دے جایا کریں گے۔ (اشرف السوانح صفحہ 12)

نوٹ: اگر تھانوی صاحب کا پردادا فوت ہونے کے بعد گھر والوں کو مٹھائی کھلا  
سکتا ہے تو اکابر اولیاء کرام بھی اپنے غلام اور عقیدت مندوں کو نعمتیں عطا فرما سکتے ہیں۔

## دلیل نمبر 7:

اللہ تعالیٰ نے ہد ہد کی بات کی حکایت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ (النمل پارہ 19)

ترجمہ: میں نے پایا ایک عورت کو جو ان پر بادشاہی کرتی ہے اور اس کو ہر ایک چیز ملی

ہے۔

وجہ استدلال: جو خدا بلیقیس جیسی کافرہ عورت کو اتنا ملک اور ساز و سامان عطا کر

سکتا ہے وہ اپنے محبوب علیہ السلام کو بھی کوئین کی بادشاہی عطا کر سکتا ہے۔

## دلیل نمبر 8:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً.

حضرت شاہ العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عزیزی میں اس آیت کی تفسیر

کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یعنی بہ تحقیق من گردانندہ در زمین خلیفہ را کہ خلافت می

نماید و در اشیا ی زمین تصرف کند و چوں تصرف در اشیا ی زمین بدون تصرف در اسباب آن

اشیا کہ مربوط با سمان است متصور نیست پس ہر چند آن خلیفہ از عناصر زمین پیدا شود و در محل کون

و فساد ساکن و مستقر گردد اما دروی روحی آسمانی نیز خواہیم دید کہ بسبب آن روح بر سکان

آسمان و موکلان کو اکب نیز حکمرانی نماید و انہار ابکار خود مصروف سازد۔

نوٹ:

اس عبارت کا ترجمہ واضح ہے۔ حضرت شاہ العزیز محدث دہلوی رحمۃ

marfat.com

Marfat.com



اللہ علیہ کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے جو خلفاء ہوتے ہیں اُن کی زمین اور آسمانوں پر حکومت ہوتی ہے۔ اور نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے خلیفہ ہیں لہذا آپ کی حکومت بھی آسمان اور زمین پر ثابت ہو جائے گی۔

محبت حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تصرف عطا فرمایا۔ تو پھر نبی کریم ﷺ جو آدم علیہ السلام کے بھی آقا ہیں اُن کو بھی بطریق اولیٰ یہ مقام حاصل ہوگا اور دیو اللہ کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی بھی اپنے حاشیہ قرآن میں لکھتے ہیں کہ آدم حضرت علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا پر حکومت عطا فرمائی۔

### دلیل نمبر 9:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الْم تَرَىٰ اِلَى الَّذِي حَاجَ اِبْرَاهِيْمَ فِى رَبِّهٖ اَنْ اَتَهٗ اللّٰهُ الْمَلِكُ..

ترجمہ: کیا نہ دیکھا تو نے اُس شخص کو جس نے جھگڑا کیا ابراہیم سے اُس کے رب کی بابت۔ اسی وجہ سے کہ دی تھی اللہ نے اس کو سلطنت۔

وجہ استدلال: جب اللہ تعالیٰ نمرود جیسے کافر کو ملک عطا فرما سکتا ہے تو اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ السلام پر اُس کا کتنا کرم ہوگا۔

دوستاں راکجا کئی محروم تو کہ بردشمنان نظر داری

### دلیل نمبر 10:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِنَا اللّٰهُ

marfat.com

Marfat.com

من فضله ورسوله.

(سورة توبہ پارہ 10)

ترجمہ: اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ راضی ہو جاتے اُسی پر جو دیا اُن کو اللہ نے اور اس کے رسول نے، اور کہتے کافی ہے ہم کو اللہ وہ دے گا اپنے فضل سے اور اُس کا رسول۔

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے دیوبند کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں کہ بہترین طریقہ یہ ہے کہ جو کچھ خدا پیغمبر کے ہاتھ سے دلوائے اس پر آدمی راضی اور قانع ہو۔ اور جو ظاہری اور باطنی دولت خدا اور رسول کی سرکار سے ملے اُسی پر مسرور اور مطمئن ہو۔ (تفسیر عثمانی صفحہ 378)

وجہ استدلال: اگر نبی پاک ﷺ کسی چیز کے مالک و مختار نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ آپ کی یہ شان بیان نہ کرتا۔

دلیل نمبر 11:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ.

ترجمہ: اور پکارا فرعون نے اپنی قوم میں بولا اے میری قوم! بھلا میرے ہاتھ میں نہیں ہے حکومت مصر کی؟ (ترجمہ محمود الحسن)

وجہ استدلال: جو خدا فرعون جیسے کافر کو ملک اور سلطنت عطا کر سکتا ہے۔ وہ اپنے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پوری کائنات کی بادشاہی بھی عطا کر سکتا ہے۔

دلیل نمبر 12:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

marfat.com

Marfat.com



رب اعفر لی و هب لی ملکاً لا ینفی لا حد من بعدی انک انت

الوهاب (۳۵) فسخر ناله لا الريح تجری بامرہ رخاء حیث اصاب (۳۶)

والشیطین کل بناء و غواص (۳۷) و آخرین مفرین فی الاصفاد (۳۸) هذا

مطاراً کما فامن او امسک بغیر حساب .

ترجمہ: سلیمان نے عرض کیا اے رب میرے معاف کر مجھ کو اور بخش مجھ کو وہ

بادشاہی کہ مناسب نہ ہو کسی کے میرے پیچھے بے شک تو ہے سب کچھ بخشنے والا پھر ہم نے تابع

کر دیا اس کے ہوا کو چلتی تھی اس کے حکم سے جہاں پہنچنا چاہتا اور تابع کر دیئے شیطان

سارے امارت کرنے والے اور غوطے لگانے والے اور بہت سے اور جو باہم جکڑے ہوئے

ہیں بیڑیوں میں یہ ہے بخشش ہماری اب تو احسان کریا رکھ چھوڑ کچھ حساب نہ ہوگا۔

مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں یعنی کسی کو بخشش دیا نہ دو

نہم مختار ہو اس قدر بے حساب دیا اور حساب و کتاب کا مواخذہ بھی نہیں رکھا اور مہربانی کی اتنی دنیا

بوی اور مختار کر دیا۔

وجہ استدلال: جب سلیمان کو اللہ تعالیٰ نے اتنا وسیع اختیار عطاء فرمایا پھر نبی

پاک ﷺ کو اگر اللہ تعالیٰ دونوں جہاں کی حکومت عطا فرمادے تو پھر کون سی تعجب کی بات ہے

سر کا ﷺ کی شان تو یہ ہے جیسے امام بوصیری نے فرمایا:

کل ای اتی الرسل الکرام بہا

فانما اتصلت من نورہ بہم

ترجمہ: تمام رسول کرام جو بھی معجزہ لے کر آئے وہ ان کو نبی پاک ﷺ کے نور کے

طفیل حاصل ہوا۔ marfat.com

Marfat.com

# وہابیہ کے استدلال کا جواب

وہابیہ کی پہلی دلیل:

قل لا ملک لنفسی نفعاً ولا ضرراً الا ما شاء اللہ.

ترجمہ: تو کہہ دے میں مالک نہیں اپنی جان کے بھلے کا اور نہ برے کا مگر جو اللہ

چاہے۔

تو وہابی حضرات اس سے استدلال کرتے اور کہتے ہیں کہ جب نبی پاک ﷺ اپنی جان کے نفع و نقصان کے مالک نہیں تو آپ مختار کل کیسے ہو سکتے ہیں۔

وہابیہ کے استدلال کا رد:

اس آیت کی تشریح میں ہم ان کے ہی عالم شبیر احمد کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنی تفسیر میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ کوئی بندہ خواہ کتنا ہی بڑا ہوا اپنے اندر نہ اختیار مستقل رکھتا ہے نہ علم محیط سید الانبیاء جو علوم اولین و آخرین کے حامل اور خزائن ارضی کی کنجیوں کے امین بنائے گئے تھے ان کو یہ بھی اعلان کرنے کا حکم ہے کہ میں دوسروں کو کیا خود اپنی جان کو بھی کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا نہ کسی نقصان سے بچا سکتا ہوں مگر جس قدر اللہ چاہے اتنے ہی پر میرا قابو ہے۔ (تفسیر عثمانی صفحہ 303)

نوٹ: مولوی شبیر احمد عثمانی کی اس تشریح سے ثابت ہوا کہ اس آیت میں نبی کریم ﷺ کے ذاتی اختیار کی نفی ہے عطائی کی نہیں۔ نیز اگر اس آیت کریمہ کا یہ مطلب لیا جائے کہ نبی پاک کو نہ عطائی اختیار ہے نہ ذاتی تو اس آیت کا ان آیات سے تعارض لازم آئے گا

marfat.com

Marfat.com



ن میں مخلوقات کے لئے نفع ثابت کیا گیا ہے۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والا نعام خلقها لكم فيها دفاء ومنافع. (سورة النحل پارہ 14)

ترجمہ: اور جو پائے بنائے تمہارے واسطے اُن میں جڑا دل ہے تمہارے واسطے اور

بکتنے فائدے۔

تو اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جو پائیوں کے لئے نفع ثابت کیا ہے تو کیا وہابی

بھڑات کا یہی عقیدہ ہے کہ جو پائیوں سے نفع حاصل ہو سکتا ہے نبی پاک ﷺ سے نہیں ہو سکتا

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض. (سورة الرعد پارہ 13)

ترجمہ: جو کام آتا ہے لوگوں کے سو وہ باقی رہتا ہے زمین میں۔

تو اس آیت کریمہ کے اندر بھی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ بے شمار ایسی چیزیں

ہیں جو مخلوق کے لئے فائدہ مند ہیں۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان فی خلق السموت والارض و اختلاف الیل والنهار والفلک

السی تجری فی البحر بما ینفع الناس.

ترجمہ:

بے شک آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے بدلتے رہنے میں اور

کشتیوں میں جو چلتی ہیں دریا میں لوگوں کے کام کی چیزیں ہیں۔ (ترجمہ محمود الحسن)

وجہ استدلال: اگر دن رات کے اندر اور زمین و آسمان کے اندر اور کشتیوں کے

marfat.com

Marfat.com

اندر منافع ہو سکتے ہیں تو نبی پاک ﷺ کی ذات بھی نافع ہو سکتی ہے۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يسئلونك عن الخمر والميسر قل فيهما اثم كبير و منافع للناس .  
ترجمہ: تجھ سے پوچھتے ہیں حکم شراب کا اور جوئے کا کہہ دے ان دونوں میں ہے  
بڑا گناہ اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو۔ (ترجمہ محمود الحسن)

وجہ استدلال: اگر شراب اور جوئے میں لوگوں کے لئے منافع ہو سکتے ہیں تو نبی  
پاک ﷺ کی ذات بھی نافع ہو سکتی ہے اس ابلیسی منطق کی سمجھ نہیں آتی کہ شراب اور جوئے  
کے اندر تو نفع تسلیم کیا جائے اور نبی پاک ﷺ کے اندر نفع نہ تسلیم کیا جائے جو باعث تخلیق  
کائنات ہیں اور تمام موجودات کیلئے علت غائیہ ہیں۔

اس طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وانزلنا الحديد فيه باس شديد و منافع للناس .

ترجمہ: ہم نے اتارا لوہا اس میں سخت لڑائی ہے اور لوگوں کے کام چلتے ہیں۔

وجہ استدلال: اگر لوہے کے اندر نفع ہو سکتا ہے تو نبی پاک جو تمام انبیاء کے سردار  
تیا آپ کی ذات نافع کیوں نہیں ہو سکتی۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين . (پارہ 17 سورة الانبياء)

ترجمہ: ”اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔

(ترجمہ اشرف علی تھانوی)

marfat.com

Marfat.com



شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں یعنی آپ تو سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں اگر کوئی بد بخت اس رحمت عامہ سے خود ہی منقطع نہ ہو تو یہ اس کا قصور ہے آفتاب عالم تاب سے روشنی اور گرمی کا فیض ہر طرف پہنچتا ہے لیکن کوئی شخص اپنے چہرے پر تمام دروازے اور سوراخ خود ہی بند کرے تو یہ اس کی دیوانگی ہوگی۔ یہاں تو سر کا طہارت کا فیض اس قدر وسیع ہے کہ جو محروم قسمت مستفید ہونا نہ چاہے اس کو بھی کسی نہ کسی درجہ میں بے اختیار رحمت کا حصہ پہنچ جاتا ہے چنانچہ دنیا میں علوم نبوت اور تہذیب و انسانیت کے اصول کی عام اشاعت سے ہر مسلم و کافر اپنے مذاق کے موافق فائدہ اٹھاتا ہے۔

(تفسیر عثمانی صفحہ 572)

ان تمام امور سے ثابت ہو گیا اگر آیت کریمہ

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

کا یہ مطلب ہو کہ نبی پاک ﷺ سے کسی قسم کا نفع بھی نہیں ہے تو اس آیت کریمہ اور

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

میں تعارض لازم آئے گا۔ کیونکہ جب سرکار علیہ السلام تمام جہان کے لئے رحمت ہیں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کی ذات سے کسی کو نفع نہ ہو اور آپ اپنی جان کے نفع و نقصان کے مالک بھی نہ ہوں؟ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ. (پارہ نمبر 9 سورۃ انفال)

ترجمہ: اللہ ہرگز عذاب نہ کرے ان پر جب تک تو رہتا ان میں۔ (ترجمہ محمود الحسن)

دیوبندیوں کے شیخ الاعلام مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں اکثر کے نزدیک اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین جس قسم کا خارق عادت عذاب طلب کر

marfat.com

Marfat.com

رہے تھے جو قوم کی قوم کا دفعتاً استیصال کر دے ان پر ایسا عذاب بھیجنے سے دو چیزیں مانع ہیں ایک ہے حضور ﷺ کا وجود باوجود کہ اس کی برکت سے اس امت پر خواہ وہ امت دعوت ہی کیوں نہ ہو ایسا خوارق عادت متاصل عذاب نہیں آتا۔ (صفحہ 313)

وجہ استدلال: جب نبی پاک علیہ السلام کی ذات کی وجہ سے کافروں کو اتنا فائدہ ہے کہ وہ عذاب استیصال سے محفوظ ہیں تو پھر مومنوں کو سر کا ﷺ کی ذات کی وجہ سے کتنے فوائد حاصل ہوں گے۔

اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی کلام کی حکایت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اذہبوا بقمیصی هذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیراً۔ (یوسف پارہ 13)  
ترجمہ: لے جاؤ یہ کرتا میرا اور ڈالو اس کو منہ پر میرے باپ کے کہ چلا آئے  
آنکھوں سے دیکھتا ہوا۔ (ترجمہ محمود الحسن)

وجہ استدلال: جب حضرت یوسف علیہ السلام کے جسم سے مس ہونے والے کپڑے کے اندر یہ اعجاز ہے کہ وہ ختم شدہ بینائی کو بحال کر سکتا ہے تو پھر نبی پاک علیہ السلام جو حضرت یوسف علیہ السلام کے آقا و مولا ہیں آپ کی ذات کے نفع کا کوئی کیا اندازہ لگا سکتا ہے اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔

أبری الاکمہ والابرص واحیی الموتی باذن اللہ۔ (پارہ نمبر 3 آل عمران)  
ترجمہ: اچھا کرتا ہوں مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو اور جلاتا ہوں مردے اللہ کے حکم سے۔ (ترجمہ محمود الحسن)

دیوبند یونیورسٹی کے اسلامیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ



خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مسیح پر کمالات ملکہ و روحیہ کا غلبہ تھا اسی کے مناسب آثار ظاہر ہوتے تھے لیکن اگر بشر کو ملک پر فضیلت حاصل ہے اور اگر ابوالبشر کو سجود ملائکہ بتایا گیا ہے تو کوئی شبہ نہیں کہ جس میں تمام کمالات بشریہ جو عبارت ہے مجموعہ کمالات روحانیہ اور جسمانیہ سے اعلیٰ درجہ پر ہوں گے۔ اس کو حضرت مسیح سے افضل ماننا پڑے گا اور وہ ذات قدسی صفات محمد رسول اللہ ﷺ کی ہیں۔

وجہ استدلال: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات بابرکات سے یہ فیض دور فائدہ حاصل ہوتا تھا کہ مادر زاد اندھے اور برص کے داغوں والے آپ کے پاس آ کر تندرست ہو جاتے پھر نبی پاک ﷺ جن کے بارے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے بعد آنے والا نبی بہت زور آور ہے میں تو اس قابل بھی نہیں کہ ان کے نعلین کے لئے کھول سکوں۔ (انجیل برنباس)

تو پھر جب عیسیٰ علیہ السلام کی یہ شان ہے تو نبی پاک ﷺ جن کی شان میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كلهم من رسول الله ملتصق

غرفا من البحر او رشفاً من الدیم

تو پھر آپ کا مقام کیا ہو گا اور آپ کی ذات سے تمام دین و دنیا کے فوائد کیوں وابستہ نہیں ہوں گے۔

قرآن مجید میں ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اية ملكه ان ياتيكم التابوت فيه سكينه من ربكم و بقیة مما

نزل آل موسى و آل هرون (پارہ نمبر ۱ سورۃ البقرہ)

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ: طالوت کی سلطنت کی نشانی یہ ہے کہ آوے تمہارے پاس ایک صندوق جس میں تسلی خاطر ہے تمہارے رب کی طرف سے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں ان میں سے جو چھوڑ گئی تھی موسیٰ اور ہارون کی اولاد۔ (ترجمہ محمود الحسن)

دیوبند کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک صندوق چلا آتا تھا اس میں تہکات تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہ انبیائے بنی اسرائیل اس صندوق کو لڑائی میں آگے رکھتے تھے اس کی برکت سے فتح دیتا۔

وجہ استدلال: جب بنی اسرائیل کا تابوت اتنا فائدہ مند ہو سکتا ہے کہ اس کے صدقے اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے تو پھر نبی پاک ﷺ کی ذات بابرکات نفع کیوں نہیں پہنچا سکتی؟

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وكانوا من قبل يستفتحون على الذين كفروا فلما جاءهم ماعرفوا كفروا به.

ترجمہ: پہلے سے فتح مانگتے تھے کافروں پر جب پہنچا ان کو جس کو پہچان رکھا تھا تو اس سے منکر ہو گئے۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے شبیر احمد عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ جب یہودی کافروں سے مغلوب ہوتے تو خدا سے دعا مانگتے کہ ہمیں نبی آخر الزمان ﷺ اور جو کتاب ان پر نازل ہوگی ان کے طفیل سے ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما۔

وجہ استدلال: جب نبی پاک ﷺ کے نام مبارک کا یہ فیضان ہے کہ یہودی آپ کے نام اقدس [marfat.com](http://marfat.com) تو جن کے نام پاک میں



اتنی برکت اور نفع ہے ان کی ذات پاک کے نافع ہونے کا کیا مقام ہوگا۔

اسی طرح سورہ توبہ کے اندر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَتَخَذُ مَا يَنْفِقُ قُرْبَاتٍ

بِحَدِّ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَهُمْ.

ترجمہ: بعض گنوار وہ ہیں کہ ایمان لاتے اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور شمار کرتے

ہیں اپنے خرچ کرنے کو نزدیک ہوتا اللہ سے اور دعا یعنی رسول کی۔ خبردار وہ ان کے حق میں

نزدیکی ہے۔ (ترجمہ محمود الحسن)

وجہ استدلال: اگر نبی پاک علیہ السلام کی دعا نفع نہ دیتی اور آپ کی ذات پاک

سے کوئی نفع وابستہ نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو اپنی بارگاہ کی طرف قرب کا ذریعہ قرار

نہ دیتا۔

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ أَنْ صَلَوَاتِكَ مَكْنٌ لَهُمْ.

اور دعا دے ان کو بے شک تیری دعا ان کے لئے تسکین ہے۔ (ترجمہ محمود الحسن)

وجہ استدلال: اگر نبی پاک ﷺ کی ذات پاک نفع دینے والی نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ

آپ کی دعاؤں کو مسلمانوں کے لئے باعث تسکین قرار نہ دیتا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا.

ترجمہ: اگر وہ لوگ جس وقت انہوں نے اپنے آپ کو ظلم کیا تھا تیرے پاس پھر اللہ

marfat.com

Marfat.com

سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کو بخشوا تا ضرور پاتے اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان۔

وجہ استدلال: اگر نبی پاک ﷺ کی ذات بابرکات کسی قسم کے نفع اور نقصان کی مالک نہیں تو اللہ تعالیٰ کیوں ان کے در پر جانے کے لئے حکم دے رہا ہے۔  
اسی طرح سورۃ الطور میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَذَكَرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: اور سمجھا کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والوں کو۔

وجہ استدلال: اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نبی پاک ﷺ کی نصیحت مومنوں کے لئے فائدہ مند ہے تو ان تمام آیات کی رو سے ثابت ہو گیا کہ آیت کریمہ  
”قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ“

کا یہی مطلب ہے کہ ذاتی طور پر نبی پاک علیہ السلام نفع و نقصان کے مالک نہیں اللہ تعالیٰ کی عطا سے آپ ﷺ نافع ہیں۔ اس امر کی مزید وضاحت کے لئے آیت کریمہ  
”قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا“

میں ذاتی اختیار کی نفی ہے کہ جب حضرت سلیمان نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو بلقیس کے آنے سے پہلے اس کا تخت میری بارگاہ میں پیش کرے۔ ایک سرکش جن نے کہا۔  
اَنَا اَتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِي أَمِينٌ

تو اس آیت میں اس امر پر صاف دلالت موجود ہے کہ جن کو اتنی طاقت اور اختیار حاصل تھا کہ وہ تین مہینے کی مسافت پر پڑے ہوئے تخت کو محفل برخواست ہونے سے پہلے آپ کی بارگاہ میں پیش کر دے۔ تو اگر جن کے اندر اتنا عطائی اختیار ہو سکتا ہے تو پھر نبی کریم کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ کسی شخص کے مالک و مختار نہیں یہ کس طرح صحیح ہو سکتا



ہے اس طرح اللہ تعالیٰ کے ایک ولی نے عرض کیا۔

انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک۔

میں جاتا ہوں اور پلک جھپکنے سے پہلے تخت آپ کی بارگاہ میں لاتا ہوں۔ تو جب سلیمان کی امت کے ولی کا اتنا اختیار ہے تو نبی پاک ﷺ جو تمام انبیاء کے سردار ہیں ان کے اختیار کا کیا عالم ہوگا۔

اب ایک حدیث پاک پیش کر کے ہم ثابت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ذاتی طور پر نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں بلکہ عطائی طور پر ہیں۔ بخاری شریف میں حضرت عمر سے منقول ہے کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا:

انی اعلم انک حجر ما تضر ولا تنفع ولولا انی ایت رسول اللہ

ما قبلک ما قبلک

میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نفع دیتا ہے نہ نقصان اگر میں نے رسول پاک ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

ملا علی قاری مرقاة شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے

ہیں: ما تضر و لا تنفع ای فی الذات

علامہ بدرالدین عینی بھی فرماتے ہیں:

ما تضر و لا تنفع ای بالذات۔ (عمدة القاری شرح بخاری)

اسی طرح حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری کے اندر فرماتے ہیں: ای فی الذات۔

یہی مضمون ارشاد الساری شرح بخاری، کرمانی، ابن بطال، عون المعبود اور بذل المجہود کے اندر بھی موجود ہے۔

وجہ استدلال: اگر پتھر سے نفع و نقصان کی نفی کی جائے تو وہاں ذاتی مراد ہوتا

marfat.com

Marfat.com

ہے۔ جیسا کہ شرح حدیث لکھ رہے ہیں تو پھر نبی پاک ﷺ سے جہاں نفی مراد ہوگی وہ بھی ذاتی نفع و نقصان کی ہوگی نہ کہ عطائی کی۔

نوٹ: اگر دیوبندی حضرات کا یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی نافع اور ضار ہے تو پھر وہ زہر کیوں نہیں کھاتے۔ تو ماننا پڑے گا کہ یہ اس لیے نہیں کھاتے کہ زہر نقصان دینے والی چیز ہے۔ تو زہر کے اندر نقصان ہو سکتا ہے تریاق کے اندر نفع ہو سکتا ہے تو نبی پاک ﷺ جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں آپ بطریق اولی تمام امور دنیوی و دنیاوی میں نافع و ضار ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح حدیث پاک کے اندر آتا ہے۔

لو كان شئ سابق القدر لسبقته العين.

اگر کوئی چیز تقدیر پر بھی سبقت لیجانے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی۔ (مسلم شریف)  
اسی طرح تفسیر ابن کثیر کے اندر صحیح سند کے ساتھ حدیث مروی ہے۔

العين تدخل الرجل القبر والجمل القدر.

نظر بد اچھے بھلے انسان کو موت تک پہنچا سکتی ہے اور تندرست اونٹ کو ذبح ہونے کی نوبت تک پہنچا سکتی ہے۔

ملا علی قاری جن کے بارے میں سرفراز صاحب فرماتے ہیں ان کی مفصل عبارات حجت ہیں وہ مرقاۃ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جب نظر بد کے اندر اتنی تاثیر ہو سکتی ہے پھر اللہ کے ولی کا کیا مقام ہوگا۔ وہ فرماتے ہیں:

كيف نظر الولي حيث يجعل الكافر مسلما والفاستق صالحا

والجاهل عالما والكلب انسانا

ولی کی نگاہ کا یہ مقام ہے کہ کافر کو مسلمان کر دیتی ہے جاہل کو عالم بنا دیتی ہے فاسق کو

marfat.com

Marfat.com



نیک بنادیتی ہے اور کتے کو انسان بنادیتی ہے۔

وجہ استدلال: جب عام ولی کی نظر میں بقول علی قاری اتنا نفع ہے کہ تو پھر سید الانبیاء علیہ السلام کی نظر رحمت اور نفع رسانی کا کیا عالم ہوگا۔ اور جن کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالنے کی وجہ سے اولیاء اتنے صاحب کمال بن جاتے ہیں تو اس مخدوم اور مطاع ہستی کی اپنی ذات کا کیا عالم ہوگا۔

ہم اس امر کی مزید وضاحت کے لئے مرثیہ گنگوہی کے چند اشعار پیش کرتے ہیں دیوبندی کے شیخ الہند محمود الحسن، رشید احمد گنگوہی کی شان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

خدا ان کا مربی تھا وہ مربی تھے خلائق کے

میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا

اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

حوانج دین و دنیا کے ہم کہاں لیجائیں یا رب

گیا وہ قبلہ حاجات جسمانی و روحانی

اب سرفراز صاحب ارشاد فرمائیں کہ جو پوری کائنات کے لئے مربی ہوں کیا وہ

کائنات کے لئے نافع نہیں ہیں؟ اسی طرح جو مردوں کو زندہ کریں اور زندوں کو مرنے نہ دیں

کیا ان کی ذات نفع مند نہیں ہے۔ جس سے دین و دنیا کی تمام حاجتیں پوری ہوتی ہوں کیا وہ

نافع نہیں ہوگا۔ کم از کم مولوی سرفراز نے اگر یہ احادیث بھی یاد رکھی ہوتیں تو یہ اعتراض نہ کرتے۔

خیر الناس من ینفع الناس۔ (کنز العمال)

من استطاع ان ینفع اخاه فلینفعه۔ (مسلم شریف)

marfat.com

Marfat.com

# وہابیہ کے دوسرے استدلال کا جواب

وہابی حضرات نبی پاک ﷺ سے اختیارات کی نفی کرنے کے لئے ایک اور آیت کریمہ پیش کرتے ہیں۔

لیس لك من الامر شي.

تو ہم سطور ذیل میں اس آیت کریمہ کے بارے میں تھوڑی سی وضاحت کریں گے۔ پہلی گزارش تو یہ ہے کہ اس آیت کریمہ میں امر کوئی کی نفی ہے کہ آپ کسی کو پیدا نہیں کرتے اگر اس آیت سے مطلق ہر امر کی نفی مراد ہو تو پھر آیت کریمہ

اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم.

کا کیا مطلب ہوگا تو جن کے غلام اولی الامر ہیں کیا ان کے آقا بے اختیار ہیں۔ نیز اس آیت کریمہ میں اگر مطلق امر کی نفی ہو تو دوسری آیت کریمہ جس میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کی امتیازی شان بیان کی ہے۔

تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر.

اسی طرح سلیمان علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولسلیمان الريح عاصفة تجري بأمره.

ترجمہ: ہم نے تیز چلنے والی ہوا ان کے ماتحت کر دی تھی جو ان کے حکم سے چلتی تھی

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فسخرنا له الريح تجري بأمره رخاء حيث اصاب.

ترجمہ: ہم نے ہوا سلیمان کے ماتحت کر دی تھی وہ ان کے حکم سے چلتی تھی یہاں وہ

marfat.com

Marfat.com



ارادہ کرتے۔

تو جب حضرت سلیمان کو اللہ تعالیٰ نے اتنا اختیار عطا فرمایا ہے بلکہ یہ مقام بھی عطا فرمایا ہے کہ چاہیں تو دوسروں کو بھی یہ اختیار عطا فرما سکتے ہیں تو پھر نبی پاک ﷺ جو حضرت سلیمان کے بھی آقا ہیں آپ کے تصرفات و اختیارات تو ان سے بھی فائق ہوں گے۔

دیباچہ کی تیسری دلیل:

وہابی حضرات نبی پاک ﷺ کے اختیار اس کی نفی میں ایک یہ آیت بھی پیش کرتے ہیں۔

قل انی لا املک لکم ضرا ولا نفعا۔

ترجمہ: تم فرماؤ کہ میں تمہارے کسی برے بھلے کا مالک نہیں۔ (سورہ جن پارہ 29)

وہابیہ کے استدلال کا جواب

اس آیت کریمہ میں سر کا ﷺ کے ذاتی اختیار کی نفی ہے عطائی کی نہیں۔ اسی طرح دوسری آیت جو تھی وہاں الا ماشاء اللہ کا لفظ بھی تھا تو یہاں بھی الا ماشاء اللہ کی قید معتبر ہوگی ارشاد فرماتے ہیں۔

لا املک الا نفسی و اخی۔ (پارہ 6)

ترجمہ: میں نے عرض کیا اے رب مجھے اختیار نہیں مگر اپنا اور اپنے

بھائی کا۔

اگر اس آیت کریمہ کے اندر جو وہابی حضرات پیش کرتے ہیں ہر قسم کے اختیار کی نفی ہو ذاتی کی بھی اور عطائی کی بھی تو پھر لازم آئے گا کہ موسیٰ علیہ السلام تو اپنی ذات کا بھی اختیار رکھتا ہے۔ اس کے بھائی کے اختیار ہوں۔ اور نبی

پاک ﷺ کسی شے کے مختار نہ ہوں تو اس طرح اُن کی برتری نبی پاک ﷺ پر لازم آئے گی ویسے بھی قاعدہ ہے کہ اگر مطلق اور مقید ایک ہی حادثہ میں وارد ہوں تو مطلق کو مقید پر محمول کیا جاتا ہے اب آیت کریمہ

”قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا الا ما شاء الله“

اور آیت کریمہ

”قل اني لا املك لكم ضرا ولا رشدا“

یہ دونوں ایک ہی حادثہ میں وارد ہیں لہذا جو معنی ایک آیت کا ہوگا وہی دوسری کا ہوگا دیانہ کی چوتھی دلیل:

وہابی حضرات نبی پاک ﷺ کے اختیار کی نفی میں یہ آیت بھی پیش کرتے ہیں۔

انک لا تہدی من احیت: (سورۃ القصص)

ترجمہ: بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو۔

وہابی حضرات کا استدلال یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ ابوطالب کے واسطے یہ ہی چاہتے تھے کہ وہ مسلمان ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ضروری نہیں کہ جس کو تم چاہو اس کو ہدایت نصیب ہو جائے۔ تو وہابی حضرات کا کہنا یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ جب اپنے چچا کو باوجود قلبی خواہش کے مسلمان نہیں کر سکے تو آپ مختار کل کیسے ہوئے۔

وہابیہ کے استدلال کا جواب:

ہمارا جو عقیدہ ہے کہ نبی پاک ﷺ مختار کل ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کا اختیار اللہ تعالیٰ کے اختیار سے بڑھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ بھی چاہے تو پھر بھی آپ کسی کو مسلمان کر سکتے ہیں جس طرح ہم چلنے پھرنے میں حرکت کسی نہ میں اختیار ہیں اسی طرح ہمیں اس

marfat.com

Marfat.com



بات کا بھی اختیار ہے کہ جہاں چاہیں سفر کریں لیکن اللہ تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو تو باوجود چاہنے کے ہم کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ.

صوفیاء کا مشہور مقولہ ہے:

لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ.

ترجمہ: نہیں کوئی ذرہ حرکت کرتا مگر اللہ کی توفیق سے۔

حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں:

عرفت ربی بفسخ العزائم.

میں نے اپنے رب کو ارادوں کے توڑنے سے پہچانا۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الر. کتاب انزل لہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور.

ترجمہ: ایک کتاب ہے کہ ہم تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے

اجالے میں لاؤ۔ تو یہاں اندھیروں سے مراد کفر ہے اور اجالے سے مراد اسلام ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولقد ارسلنا موسیٰ بایتنا ان اخرج قومک من الظلمات الی النور.

ترجمہ: اور بے شک ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم

کو اندھیروں سے اجالے میں لا۔

تو یہاں اس آیت کے اندر بھی اس امر پر واضح دلالت موجود ہے کہ موسیٰؑ

اپنی قوم کو کفر سے ایمان کی طرف لانے پر اللہ کی توفیق سے قادر تھے ورنہ اگر

marfat.com

Marfat.com

قادر نہ ہوں تو اس کا اللہ تعالیٰ کا اُن کو حکم دینا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے اجالوں میں لاؤ، یہ تکلیف مالا یطاق کے قبیل سے ہو جائے گا۔ اب ہم اس امر کی وضاحت کے لئے کہ ظلمت اور نور کے لفظ ان دونوں آیتوں میں گمراہی اور ہدایت کے معنی میں استعمال کے لئے گئے ہیں دو آیات کریمہ پیش کرتے ہیں۔ پہلی آیت کریمہ اس طرح ہے:

اللہ ولی الذین یخرجہم من الظلمت الی النور والذین کفروا اولیائہم الطاغوت یشخرجونہم من النور الی الظلمت.

ترجمہ: اللہ ولی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ (البقرہ پارہ 3) دوسری آیت کریمہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هو الذی یصلی علیکم وملائکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور.

ترجمہ: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیروں سے اجالوں کی طرف نکالے اب یہاں بھی ظلمت کا لفظ گمراہی کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور نور کا لفظ ہدایت کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ

لیخرجکم من الظلمت الی النور میں ”لیخرجکم“ کا جو لفظ ہے وہ ”لیدیم اخراجہ“ کے معنی میں ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا کفر سے نکلنا اور اسلام پر قائم رہنا اس میں ہمیشگی پیدا کرے اور تمہیں اسلام پر ثابت قدمی عطا فرمائے۔ اسی ضمن میں ایک حدیث پاک پیش کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دل کی سیاہی کو نور ایمان سے تبدیل کر سکتے ہیں۔

ابن ماجہ اور نسائی شریف میں حدیث پاک ہے کہ حضرت ابو محمدؓ اذان کی

marfat.com

Marfat.com



نقل بتا رہے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ اذان کے کلمات کو دہراؤ۔ انہوں نے عرض کی کہ میں تو ویسے ہی مذاق بتا رہا تھا۔ لیکن نبی پاک ﷺ نے اس پر فرمایا چلو تم کلمات ادا تو کرو جب انہوں نے اذان کے کلمات ادا کرنے شروع کئے تو نبی پاک ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا تو ان کے دل کی جو سیاہی تھی وہ نور ایمان میں تبدیل ہو گئی اور وہ سچے پکے مسلمان بن گئے۔

مفسر روایت ابو داؤد شریف اور نسائی شریف دیوبندی حضرات کا یہ استدلال کرنا کہ اگر نبی پاک ﷺ مختار ہوتے تو اپنے چچا کو مسلمان کر لیتے لہذا چونکہ مسلمان نہیں کیا اور وہ آپ کی خواہش کے باوجود آپ کی غلامی میں داخل نہیں ہوا لہذا آپ مختار کل نہیں۔ کاش وہ لوگ ایسے استدلال پیش کرنے سے پہلے اپنے حکیم الامت اشرف علی تھانوی ارشاد پڑھ لیتے وہ فرماتے ہیں میں تو مجھہ اللہ کی توفیق سے اکثر تدابیر سے ہی کام لیتا ہوں وجہ یہ ہے کہ اول تو مجھ میں قوت باطنی نہیں ہے ہاں قوت بطنی تو ہے دونوں وقت پیٹ بھر کر کھالیا لیکن میں کہتا ہوں اگر قوت باطنی ہوتی بھی تو میں اس سے کام نہ لیتا اس لئے کہ انبیاء کی سنت نہیں ہے مجال تھی کہ ابو جہل اور ابولہب ایمان سے رہ جاتے اگر حضور ﷺ قوت باطنی سے کام لیتے۔ (افاضات یومیہ جلد 6 صفحہ 261)

دیوبندی حضرات کو چاہیے کہ کم از کم اپنے حکیم الامت کی اس بات کو مان کر نبی پاک ﷺ کے اختیار کی نفی کرنے کے لئے ابوطالب والے واقعہ سے استدلال کرنا چھوڑ دیں کیونکہ بقول تھانوی نبی پاک ﷺ قوت باطنی سے ابو جہل اور ابوطالب کو مسلمان کر سکتے تھے تو جب ابو جہل، ابولہب کو آپ قوت باطنی سے مسلمان کر سکتے تھے تو ابوطالب کو بھی کر سکتے تھے لیکن نبی پاک ﷺ جانتے تھے کہ وہ اپنی مرضی سے اور اپنے اختیار سے اسلام کے دائرہ

میں داخل ہو جائیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کو کفر پسند نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ .

اس کے باوجود کئی بلکہ اکثر لوگ مسلمان نہیں ہیں۔

جس طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا أَكْثَرَ النَّاسَ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ .

اکثر لوگ اگرچہ آپ خواہش بھی کریں مسلمان نہیں ہوں گے۔

اسی طرح فرمایا:

لَوْ شِئْنَا لَا تَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هَذَا هَا وَلَكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ“

یعنی اس آیت کا مضمون یہ ہے کہ اگر ہم مجبور کر کے ہدایت عطا فرماتے تو ساری دنیا

ہدایت پر ہوتی اسی طرح دوسری آیت ہے۔

لَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ .

اگر اللہ تعالیٰ چاہتے یعنی بطور جبر اور اکراہ کے تو ساری دنیا کو ہدایت حاصل

ہو جاتی۔

نوٹ: دیوبندی حضرات مولوی اشرف علی تھانوی کی اس عبارت کو تو مانتے ہیں

کہ جس میں اُس نے کہا کہ نبی پاک ﷺ جیسا علم غیب بچوں اور جانوروں کو بھی ہے دیوبندی

اس عبارت کو تو صحیح مانتے ہیں لیکن وہی تھانوی صاحب جب یہ کہیں کہ نبی پاک اگر باطنی

تصرف کرتے تو ابو جہل، ابولہب کو مسلمان کر سکتے تھے لیکن اس عبارت کو نہیں مانتے اور یہی

marfat.com

Marfat.com



کچھ رچے ہیں کہ ہم کوئی تھاوی صاحب کے مقلد تو نہیں ہیں۔

دیباچہ کی پانچویں دلیل:

وہابی حضرات نبی پاک ﷺ کے اختیارات کی نفی پر یہ استدلال بھی پیش کر۔

قل لا اقول لكم عندی خزائن اللہ.

ترجمہ: تو کہہ میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس خزانے ہیں اللہ کے۔ (انعام)

وہابیہ کے استدلال کا جواب:

اس آیت میں دعویٰ کی نفی ہے کہ میں دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس

خزانے ہیں۔ تفسیر نیشاپوری میں علامہ نظام الدین ارشاد فرماتے ہیں کہ سرکائنات

یہاں دعویٰ کی نفی کی ہے کہ میں دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس خزانے ہیں اور یہ

کہ میرے پاس خزانے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دونوں جہانوں کے خزانے

فرمائے۔ تفسیر روح المعانی میں علامہ محمود آلوسی فرماتے ہیں:

لا اقول لكم عندی خزائن اللہ ای من حیث انا والا ولہ

رمیت اذ رمیت ولكن اللہ رمی.

تفسیر خازن میں مصنف لکھتے ہیں:

قل یا محمد لہو لاء المشرکین لا اقول لكم.

ترجمہ: یعنی مشرکین سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے

خزانے ہیں۔

تو یہ مشرکین سے خطاب ہے کیونکہ اس آیت کا ماقبل ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

اس ماقبل سے واضح ہوتا ہے کہ یہ سر کا علیہ السلام نے مشرکین کو ارشاد فرمایا جو آپ  
سے وعناد مختلف قسم کے مطالبات کیا کرتے تھے۔

ای شبر احمد عثمانی بھی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں یعنی کوئی شخص جو مدعی نبوت  
ہو نہیں ہوتا کہ تمام مقدورات الہیہ کے خزانے اس کے قبضہ میں ہیں کہ جب بھی  
اس کی فرمائش کی جائے تو وہ ضرور ہی کر دکھلائے۔

شاد باری تعالیٰ ہے:

ملینک الکونثر.

آیت کی تفسیر میں امام رازی، علامہ آلوسی، علامہ قرطبی، صاحب کشاف،  
تفسیر کے مصنف علامہ عبدالعزیز محدث دہلوی، علامہ ابوحیان اندلسی، علامہ  
علاؤن، علامہ صادی، علامہ جمل اور علامہ نیشاپوری اسی طرح دیگر مفسرین مثلاً  
صدیقی بھوپالی اور علامہ اسماعیل حقانی یہ سب حضرات لکھتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کو  
اللہ تعالیٰ جہاں کے خزانے عطا فرمائے ہیں۔

بے اختیارات کا ثبوت احادیث کی روشنی میں:-

شریف کے اندر حدیث پاک ہے۔

نیت بمفاتیح خزائن الارض.

مجھے زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔

ام بخاری شریف کے اندر حدیث پاک ہے۔

بی بینما) انا نائم او تیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی

marfat.com

یدی.

Marfat.com



ترجمہ: میں سویا ہوا تھا تمام زمین کے خزانوں کی چابیاں لا کر میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔

اسی طرح مسند احمد اور ابن حبان میں حدیث ہے۔

اونیت بمقالید الدنیا علی فرس اہلق۔

کہ تمام دنیا کے خزانوں کی چابیاں میرے پاس ایک چمکے گھوڑے پر لاد کر لائی گئیں۔ (اس حدیث کی سند صحیح ہے زرقانی)

بخاری شریف کے اندر حدیث پاک ہے جو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پانی کی کمی ہو گئی آپ نے فرمایا تلاش کرو کسی کے پاس کچھ پانی بچا ہو تو لے آؤ لوگ ایک برتن لے آئے جس میں ذرہ سا پانی تھا۔ آپ نے برتن میں اپنا دست مبارک ڈالا اور فرمایا آؤ اور وضو کا پانی اور خدا کی برکت لو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں سے پانی چشے کی طرح پھوٹ رہا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لئے پانی طلب فرمایا جب نہ ملا تو مجھ سے فرمایا لشکر میں پانی تلاش کرو۔ میں نے پتہ کرنے کے بعد عرض کی کہ قافلہ بھر میں ایک قطرہ پانی بھی نہیں ملا۔ ایک انصاری نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اس کے پاس ہی جا کر دیکھو ہو سکتا ہے اس کی مشک میں پانی ہو۔ اس میں بالکل معمولی پانی تھا۔ سر کا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کو ہاتھ مبارک میں لیا اور اس پر کچھ پڑھا۔ پھر اس کو اپنے ہاتھ سے ملنے لگے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا جس کسی کے پاس اتنا ٹب ہو جو پورے قافلے کو کافی ہو جائے وہ اس کو لے آئے چنانچہ ایک بڑا ٹب آپ کی

marfat.com

Marfat.com

خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ مشکیزہ لو اور بسم اللہ کہہ کر میرے ہاتھ پر ڈالو۔ میں نے بسم اللہ کہہ کر پانی برتن میں ڈالا تو میں نے دیکھا کہ پہلے آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی نکلا پھر پورے ٹب میں پھیل گیا۔ (مسلم)

ان دونوں احادیث میں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ نبی پاک ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے تو اس امر پر واضح دلالت موجود ہے کہ نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مختار کل بنایا ہے۔

اسی مضمون کی ایک اور روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لشکر میں پانی نہیں تھا تو آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ لشکر میں پانی نہیں ہے تو آپ نے پرچھا کیا تمہارے پاس کچھ پانی ہے تو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کچھ تو ہے تو ایک برتن پیش کیا گیا جس میں معمولی پانی تھا آپ نے اپنی انگلیاں برتن کے اوپر پھیلائیں تو آپ کی انگلیوں میں سے پانی کے چشمے اُبل پڑے۔ اس حدیث پاک سے ثابت ہے کہ سرکار اس بات پر قادر تھے کہ اپنی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمائیں۔

اسی طرح ایک حدیث پاک حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور سفر کے دوران عصر کی نماز کا وقت آ گیا۔ آپ کے سامنے ایک برتن میں معمولی سا پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنی انگلیاں مبارک پھیلا دیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ آؤ وضو کے پانی کی طرف اور اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی برکت کی طرف۔ میں نے دیکھا کہ پانی پھوٹ پھوٹ کر آپ کی انگلیوں سے پھوٹنے لگا حتیٰ کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے وضو بھی کر لیا اور پی بھی لیا اور اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد چودہ سو تھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور حدیث پاک مروی ہے کہ صلح حدیبیہ میں اُن کو

marfat.com

Marfat.com



پانی نہ مل سکا اور ہم کو سخت پیاس لگی۔ نبی پاک ﷺ کے سامنے ایک چمڑے کا تھیلا تھا۔ آپ نے اس سے پانی لے کر وضو کیا لوگ پانی دیکھ کر بے تابی کے ساتھ اس طرف لپکے۔ آپ نے پوچھا یہ کیا وجہ ہے تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے پاس نہ وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے پانی ہے بس یہی ہے جو آپ کے پاس ہے۔ نبی پاک ﷺ نے تھیلے میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالا تو پانی خوب پیا اور وضو بھی فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی ہمارے لئے کافی ہوتا مگر ہم اس وقت پندرہ سو تھے۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مقام زوراء میں تھے نماز کا وقت ہو گیا لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا تو نبی پاک ﷺ نے پیالہ منگوا یا جس میں بالکل معمولی سا پانی تھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک ڈالا تو پانی آپ کی انگلیوں سے ابلنے لگا۔ اس وقت صحابہ کرام کی تعداد تین سو تھی اور پانی سب کے لئے کافی ہو گیا۔

صبح مسلم شریف میں حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک میں ایک رات پانی ختم ہو گیا صبح کے وقت نبی پاک ﷺ نے وضو کے لئے پانی کا جو برتن تھا وہ منگوا یا اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اس سے مختصر وضو فرمایا اور اس سے جو پانی بچا اس کے متعلق فرمایا کہ اس کو محفوظ رکھنا آئندہ چل کر اس سے ایک بڑا معجزہ ظاہر ہوگا۔ جب دن خوب چڑھ گیا اور سورج کی گرمی سے ہر چیز جلنے لگی تو لوگوں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تو پیاس سے مر گئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں تم پر کوئی ہلاکت نہیں ہے۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے وضو کے پانی کا برتن منگوا یا اور برتن کو دیکھ کر لوگ اس پر امنڈ پڑے آپ نے فرمایا اپنے اخلاق ٹھیک کرو تم میں سے کوئی پیاسا نہیں رہے گا سارے سیراب ہو جائیں گے۔ سرکار

marfat.com

Marfat.com

ﷺ نے پانی انڈیلنا شروع کیا اور حضرت ابوقحادہؓ نے لوگوں کو پلانا شروع کر دیا یہاں تک کہ سارے لوگ سیراب ہو گئے حتیٰ کہ نبی پاک ﷺ اور ابوقحادہؓ کے علاوہ کوئی بھی نہ بچا جس نے پانی نہ پیا ہو۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نوش فرما لیجئے۔ سر کا ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں جو پلانے والا ہوتا ہے وہ سب سے آخر میں پانی پیتا ہے۔

اب اس حدیث پاک کے یہ الفاظ قابل غور ہیں کہ سر کا ﷺ نے فرمایا کہ پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے حالانکہ پانی تو حضرت ابوقحادہؓ پلا رہے تھے۔ نبی پاک ﷺ صرف انڈیل رہے تھے لیکن چونکہ اصل ساقی سر کا ﷺ ہی تھے کیونکہ سر کا ﷺ کے معجزہ کی وجہ سے اور خداداد اختیار کی وجہ سے پانی میں اتنی برکت ہوئی کہ پورے لشکر کے لئے کافی ہو گیا۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے اپنے آپ کو ساقی فرمایا۔

بخاری و مسلم میں حدیث پاک ہے کہ حضرت جابرؓ نے سر کا ﷺ کی بارگاہ میں آکر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے تو آپ ﷺ تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ چند آدمی اور ہونے پھر کار علیہ السلام نے عام اعلان فرمادیا۔

یا اهل الخندق حتی هلا بکم قد صنع لکم جابر سوراً۔

پھر پھر کار علیہ السلام تشریف لے گئے اور ہنڈیا میں لعاب دہن ڈالا۔ اور فرمایا کہ کسی روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ۔ تو سر کا ﷺ نے وہ کھانا جو صرف چند آدمیوں کے لئے تیار کیا گیا تھا اس سے ہزار آدمی کو سیر فرمادیا۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں۔

ان عجینا لیخبز کما هو وان برمتنا لفظ کما ہی۔

آٹے کے اندر بھی کوئی کمی نہ آئی اور سالن کے اندر بھی کوئی کمی نہ آئی۔

نوٹ: بخاری شریف میں ہے کہ سر کا ﷺ کا حکم ہے کہ جب کسی کو دعوت طعام

marfat.com

Marfat.com



دی جائے تو میزبان کی اجازت کے بغیر دوسرے کو ساتھ نہیں لیجا سکتا۔ لیکن یہاں یہ نہ  
 ﷺ کو عرض بھی کیا گیا یا رسول اللہ صرف چند آدمی اور ہوں۔ اس سے داف نہ کہ  
 سر کا ﷺ کو اپنی ذات پہ اعتبار تھا کہ میں آٹھ یا دس آدمیوں کا کھانا ہزار آدمیوں کا  
 ہوں۔ تو یہ حدیث بھی نبی پاک ﷺ کے مختار کل ہونے پر واضح دلیل ہے۔

بخاری شریف میں ایک اور روایت ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ  
 فرماتے ہیں میرے والد پر قرضہ تھا تو میں نے اپنے والد کے قرض خواہوں کو کہا ابا باغ  
 لے لو اور قرضہ معاف کر دو لیکن وہ نہ مانے اور ناراض ہو گئے اور سرکارِ دو عالم ﷺ نے بھی  
 سفارش فرمائی مگر انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

سر کا ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم کھجوروں کو جمع کروادہ آؤں کے  
 الگ الگ ڈھیر لگا دو۔ پھر سر کا ﷺ کھجوروں کے ایک ڈھیر پر خود جلوہ گر ہو گئے اسی سے  
 سارا قرضہ ادا فرما دیا۔ اس ڈھیر سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی۔ تو اس حدیث پاک میں بھی دیدہ  
 بینا کے لئے واضح دلیل موجود ہے کہ سر کا ﷺ مختار کل تھے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ذریعے سرکار کی بارگاہ میں کھانا بھیجا تو  
 آپ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟ عرض کیا جی ہاں! پوچھا کیا کھانا دے کر  
 بھیجا ہے؟ عرض کی جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا کھانا لے چلو ہم ابھار رہے ہیں۔ سرکار  
 ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف چلے تو حضرت ابو طلحہ  
 رضی اللہ عنہ نے ام سلیم سے کہا کہ نبی پاک ﷺ تشریف لائے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ  
 کے ساتھ ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ ہم سب کو کھانا کھلا سکیں۔ تو اس پر ام سلیم  
 نے کہا۔ اللہ ورسولہ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

پھر سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ستر یا اسی آدمی تھے سب نے کھانا سیر ہو کر کھایا اور کھانے  
 رکوئی بھی کمی نہ ہوئی۔

اس حدیث پاک کے اندر بھی اس امر کی واضح دلیل ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ  
 اُسے مختار کل ہیں۔ یہ حدیث پاک بخاری شریف کے اندر ہے۔ اسی طرح بخاری  
 شریف میں ہے۔ جب سر کا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ شادی فرمائی تو  
 شاف کے بعد حضرت ام سلیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کچھ حلوہ دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی ہ میں بھیجا تو سر کا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اصحاب صفہ کو بلا لاؤ۔ اصحاب صفہ کی تعداد  
 تین (تین) لیکن سارے اس کھانے سے سیر ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں  
 پتہ کہ وقت کھانا رکھا گیا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جس وقت اُٹھایا گیا اس وقت زیادہ تھا۔ تو  
 یہ حدیث پاک بھی اس امر کی واضح دلیل ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی عطا  
 سے مختار کل ہیں۔

مشکوٰۃ شریف، شرح السنہ، الوفا اور مستدرک میں حدیث پاک ہے جس کو حاکم اور  
 ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے کہ سر کا صلی اللہ علیہ وسلم ام معبد کے خیمہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک لاغر  
 بکری کھڑی تھی بچنے پھرنے سے عاجز تھی لیکن سر کا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اتنا دودھ نکالا کہ  
 حضرت ام معبد کے سارے برتن دودھ سے بھر گئے۔

منہج روت مشکوٰۃ اور مستدرک میں موجود ہے۔ تو اس حدیث میں بھی اس امر  
 پر دلیل ہے کہ سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کا اختیار حاصل ہے کہ جس بکری میں دودھ کی صلاحیت بھی  
 نہ ہو اس سے بھی دودھ نکل لیتے ہیں۔

ابن حبان میں صحیح حدیث موجود ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (جو اس وقت

marfat.com

Marfat.com



نہیں ہوئے تھے) کو سر کا ﷺ نے فرمایا ایسی بکری کو لے آؤ جس کے ساتھ زرنے جفتی  
دودھ لے آئے تو سر کا ﷺ نے اس بکری سے بھی دودھ حاصل کر لیا۔ اس حدیث میں  
اس امر کی واضح دلیل ہے کہ سرکار ﷺ معجزات کے اصدار میں با اختیار ہیں۔

بخاری شریف کی متفق حدیث ہے کہ کافروں نے آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ ﷺ  
کو کوئی مجروح دکھائیں تو آپ ﷺ نے ان کو چاند دو ٹکڑے کر کے دکھایا۔ تفسیر قرطبی اور فتح  
مدنی کے اندر یہ اضافہ بھی مروی ہے کہ سر کا ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کر دوں تو کیا تم  
م لاؤ گے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ نبی پاک ﷺ کے اشارے کے  
براتی طاقت ہے کہ آپ ﷺ اڑھائی لاکھ میل دور چمکنے والے چاند کو توڑ سکتے ہیں۔ تو جن  
اشارے کی طاقت کا یہ عالم ہے۔ تو پھر ان کی ذات بابرکات کی طاقت کا عالم کیا ہوگا؟

مشکوٰۃ شریف اور دارمی کے اندر صحیح سند کے ساتھ حدیث موجود ہے کہ سر کا ﷺ  
بارگاہ میں ایک اعرابی حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے کہا  
میں آپ کی نبوت پر گواہی دیتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ درخت جو اس طرف کھڑا  
ہے۔ تو سر کا ﷺ نے درخت کو بلایا اور اس سے تین دفعہ گواہی طلب کی تو درخت نے تین  
دفعہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور سر کا ﷺ کی رسالت کی گواہی دی۔ اور پھر واپس درخت اپنی  
جگہ پر چلا گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔

تنقیح الروات میں ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے یہ حدیث پاک مستدرک  
علی الصحیحین میں بھی موجود ہے۔ حاکم اور ذہبی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

جامع ترمذی کے اندر صحیح حدیث پاک ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ  
میں کیسے پہچانوں کہ آپ ﷺ ہی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کھجور کے اس خوشے کو

marfat.com

Marfat.com

بلاؤں تو پھر کیا تو میری نبوت کی تصدیق کرے گا؟ آپ ﷺ نے کھجور کے خوشے کو بلا کر  
 آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اپنی جگہ پر واپس چلا جاتا  
 واپس چلا گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: ہذا حدیث حسن صحیح۔

اور تنقیح الروات کے اندر بھی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ان دونوں حدیثوں کے  
 اندر اس امر کی واضح دلیل موجود ہے کہ نبی پاک ﷺ کی حکومت نباتات پر بھی ہے۔

الغرض اس مضمون کی سینکڑوں احادیث ہیں۔ یہ ہم نے بطور نمونہ مشے از خردوار  
 پیش کی ہیں۔ جو حضرات تفصیل سے سر کا ﷺ کے معجزات کے مطالعہ کرنا چاہتے ہوں  
 دلائل النبوة للبیہقی، دلائل النبوة ابو نعیم اور حجة اللہ علی العالمین للنہانی کا مطالعہ فرمائیں۔  
 بخاری شریف میں حدیث ہے۔

اللہ يعطی و انما انا قاسم۔

ملا علی قاری اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ علم بھی تقسیم  
 کرتے ہیں۔ امواں بھی تقسیم فرماتے ہیں اور تمام دینی اور دنیاوی امور میں نعمتوں کے  
 آپ ﷺ قاسم ہیں۔ (مرقاۃ، جلد 9 صفحہ 105)

مسند ابو یعلیٰ میں روایت ہے کہ ایک آدمی نے سر کا ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا  
 مالک الناس۔ (مسند ابو یعلیٰ جلد ۶)

مجمع الزوائد میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ جب سر کا ﷺ کو یہ عرض کیا گیا تو آپ  
 ﷺ نے انکار نہیں فرمایا تو یہ حدیث تقریری بن گئی۔ گویا سر کا ﷺ کا اپنے بارے میں یہی  
 عقیدہ ہوا کہ آپ تمام لوگوں کے مالک ہیں۔



# اقوال علماء کرام

علامہ ابن حجر مکی الجواہر المصنوع میں فرماتے ہیں:

هو صلى الله عليه وسلم خليفه الله الا عظم الذي جعل خزائن

كرمه و موائده نعمه تحت يده و ارادته يعطى من يشاء و يمنع من يشاء. (ص 42)

نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام

خزانے اور نعمتوں کے سب سے بڑے سرخوان آپ ﷺ کے قبضے میں دے دیئے ہیں آپ جس کو

چاہیں عطا فرمائیں اور جس کو چاہیں عطا نہ فرمائیں۔

علامہ قاسی مطالع المسرات میں فرماتے ہیں:

كل ما ظهر في العالم فانما يعطيه سيدنا محمد ﷺ فلا يخرج من

الغزائن الا لشيء الا على يده. (صفحہ 55)

جو کچھ کائنات میں نعمت ملتی ہے وہ نبی پاک ﷺ کے ہاتھ سے ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ

کے خزانوں سے جو کچھ کسی کو ملتا ہے سر کا ﷺ کے کرم اور جو دوسخا والے دست سے ملتا ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ارشاد:

حضرت امیر و ذریت طاہرہ اور اتمام امت بر مثال پیراں و مرشداں می پرستند و

امور نگویدہ را بایشاں وابستہ میدانند۔ (تحفہ اثنا عشریہ صفحہ 223)

ترجمہ: حضرت علیؓ اور آپ کی تمام اولاد کو پوری امت انتہائی عقیدت کے

ساتھ اپنا پیر اور مرشد مانتی ہے اور کائنات کے تمام امور کو ان سے وابستہ سمجھتی ہے۔

مولوی سرفراز صاحب کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں کہ پیغمبر کا منصب ایلیٰ گری ہے نہ کہ

marfat.com

Marfat.com

اللہ کا نائب ہونا لیکن اسی کتاب کے اندر حضرت شاہ صاحب کا مذکور بالا قول بھی موجود تھا جو حضرت کو نظر نہیں آیا۔ انہی شاہ صاحب کا قول ہم تفسیری عزیزی کے حوالے سے پیش کر چکے ہیں کہ جو اللہ کا خلیفہ ہوتا ہے وہ زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے متصرف ہوتا ہے نامعلوم شاہ صاحب کے یہ حوالے لکھنؤوی صاحب کے نزدیک قابل قبول کیوں نہیں ہیں۔ حضرت صاحب پر یہی مثال پچی آتی ہے۔ میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو۔

علامہ سید احمد طحطاوی ”مرآتی الفلاح“ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:

کنیتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو القاسم لانه علیہ السلام یقسم

الجنة بین اهلها. (کذا فی الزرقانی علی المواہب)

ترجمہ: نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کنیت ابو القاسم اس لئے ہے کہ آپ جنت کو مستحقین کے درمیان تقسیم کرتے ہیں۔

علامہ قسطلانی ارشاد الساری میں فرماتے ہیں کہ نبی پاک علیہ السلام کے پاس تمام اہل جہان کے رزق اور روزی کے خزانے ہیں۔ تاکہ آپ ان کے لئے اتنی مقدار نکال کر دیں جو وہ آپ سے طلب کرے۔ جو بھی اس جہان کے رزق میں ظاہر ہو چکا ہے وہ نبی کریم علیہ السلام کے ہاتھ سے ظاہر ہوا ہے۔ (زرقانی جلد نمبر 5 صفحہ 260) (جلد نمبر 6 صفحہ 455) اسی طرح کی عبارت ملا علی قاری نے شرح شفا جلد دوم صفحہ 209 پر لکھی ہے۔ اسی مضمون کی عبارت نسیم الریاض جلد دوم صفحہ 209 میں موجود ہے اور اسی طرح کی عبارت علامہ خفاجی نے نسیم الریاض جلد اول صفحہ 472 پر موجود ہے اور ملا علی قاری نے شرح شفا جلد اول صفحہ 471 پر یہی عبارت موجود ہے۔

marfat.com

Marfat.com



اسماعیل دہلوی کی سرکاشی کی بارگاہ میں ایک اور گستاخی:

مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

مولوی اسماعیل کی اس عبارت کے رد میں ہم نے اسی کتاب کے حصہ اول میں کافی بحث کی ہے۔ مولوی اسماعیل کا یہ کہنا کتنی بڑی دریدہ دہنی ہے مولوی اسماعیل کے چاہنے سے تو تقویۃ الایمان جیسی شراغیز کتاب وجود میں آجائے اور نبی پاک علیہ السلام کے چاہنے سے کچھ بھی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے کلام کی حکایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

ابری الا کلمہ والا برص و اُحی الموتی باذن اللہ.

ترجمہ: میں مادر زاد اندھوں کو درست کرتا ہوں اور برص کے داغوں والوں کو بھی درست کرتا ہوں۔ اور مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرتا ہوں۔

اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے چاہنے سے اُن کے صحابی نے پلک جھپکنے کی دیر میں بلقیس کا تخت اُن کے سامنے پیش کر دیا۔

كما قال الله تعالى: قال الذي عنده علم من الكتاب انا اتيك به بل ان يروند إليك طرفك.

تو اس آیت سے ثابت ہے کہ اللہ کے ولی کے چاہنے سے بھی اتنا بڑا تخت چشم زدن میں سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچ سکتا ہے کہ جب اللہ کے ولی کے چاہنے سے اتنے بڑے معاملات وقوع پذیر ہو سکتے ہیں تو نبی پاک علیہ السلام جو تمام انبیاء کے سردار ہیں تو آپ کے بارے میں یہ کہنا کہ آپ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا بہت بڑی بے حیائی ہے۔

اسی طرح مولانا محمد علی کوثر علیہ السلام نے فرمایا:

واترك البحر رهوا۔ دریا کو کھلا چھوڑ دو۔

نوٹ: حضرت موسیٰ علیہ السلام دریائے نیل سے گزرے تو آپ نے بنی اسرائیل کے گزرنے کے لئے بارہ راستے بنا دیئے جب آپ اپنی قوم سمیت گزر گئے تو اپنا عصا مارنا چاہا تا کہ دوبارہ خشک راستے ختم ہو جائیں تا کہ فرعون اور اس کی قوم غرق ہو جائے۔ اس آیت سے واضح طور پر ظاہر ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام اس معجزہ کے اظہار پر قادر تھے۔ چاہیں تو اپنے عصا سے خشک راستے بنا دیں اور چاہیں تو عصا کے ذریعے بنے ہوئے راستوں کو ختم کر دیں۔ اس امر پر کہ وہ راستے بنانے پر بھی قادر تھے۔ دلیل یہ ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فاضرب لهم طريقاً فى البحر يساً۔

ان دونوں آیات سے قوی طور ثابت ہو گیا کہ موسیٰ علیہ السلام کے چاہنے سے ایسے خارق للعادة امور ظاہر ہوتے تھے۔ جب موسیٰ علیہ السلام کے چاہنے سے ایسے امور وقوع پذیر ہو سکتے ہیں تو نبی الانبیاء ﷺ کے چاہنے سے کونین کے امور جو ہیں کیوں نہیں وقوع پذیر ہو سکتے؟

نبی پاک ﷺ کے تصرف کا ثبوت احادیث کی روشنی میں:

حدیث نمبر 1:

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ ایک آدمی آیا۔ اُس نے ایک قراءت کے ساتھ قرآن مجید پڑھا۔ نبی پاک علیہ السلام نے اُس کی قراءت کی تصدیق فرمائی۔ پھر دوسرا آدمی آیا اُس نے دوسری قراءت کے ساتھ پڑھا۔ اُس کی بھی آپ ﷺ نے تائید فرمائی۔ اسی طرح ایک آدمی آیا اُس نے تیسری قراءت

marfat.com

Marfat.com



ماتھ قرآن مجید پڑھا۔ نبی پاک ﷺ نے اس کی بھی تصدیق فرمائی۔ حضرت اُبی بن جراحؓ تھے ہیں کہ میرے دل میں ایسی تکذیب پیدا ہوئی جو اسلام سے پہلے بھی پیدا نہیں ہوئی جب نبی پاک علیہ السلام نے میرے دل کی کیفیت کو دیکھا تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا تو میرے دل سے سب تکذیب زائل ہو گئی اور دوبارہ نور ایمان حاصل ہو گیا۔

(مسلم شریف)

وجہ استدلال:

اس حدیث میں اس امر کی واضح دلالت ہے کہ نبی پاک علیہ السلام دل میں تصرف کر سکتے ہیں۔ اسی لئے امام رازی فرماتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ اعْطَاهُم الْقُدْرَةَ مَا لَا جُلَّةَ يَتَصَرَّفُونَ فِي بُؤَاطِنِ الْخَلْقِ.

یعنی اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو ایسی قدرت عطا فرمائی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے دل میں تصرف کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 2:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک علیہ السلام نے قضائے حاجت فرمائی تھی جب ﷺ نے فرمایا۔ جلا ان درختوں کو بلا لاؤ۔ وہ درخت حاضر ہوئے تو سرکار علیہ السلام کی اوٹ میں بیٹھ کر قضائے حاجت فرمائی۔ اس کے بعد درخت اپنی جگہ پر چلے گئے۔

(مسلم شریف جلد اول)

وجہ استدلال:

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کے چاہنے سے جمادات بھی ان کی اطاعت کرتے ہیں۔

### حدیث نمبر 3:

جنگ خیبر کے موقع پر سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کل میں جھنڈا اُٹھا کر دوں گا۔ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا۔ وہ بندہ اللہ اور اُس رسول ﷺ سے محبت کرنا ہو گا اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اُس سے محبت کرتے گئے۔ تو جب صبح ہوئی تو سرکار نے فرمایا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟ عرض کیا کہ اُن کی آنکھوں میں درد ہے۔ سرکار علیہ السلام نے اُن کو بلایا اور اُن کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا تو ان کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔ (بخاری شریف جلد اول وجہ استدلال:

جب نبی پاک علیہ السلام کی تھوک مبارک کا یہ کمال ہے کہ آشوب چشم کو دور کر سکتا ہے تو پھر نبی پاک علیہ السلام کے بارے میں یہ کہنا کہ اُن کے چاہنے سے کچھ ہوتا، کتنی بڑی بے ایمانی ہے۔

### حدیث نمبر 4:

ایک صحابی حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کی چار بیویاں تھیں۔ وہ بڑی اعلیٰ قسم کی خوشبو تھیں۔ لیکن جو خوشبو اُن کے بدن سے آتی تھیں وہ سب سے زیادہ تھی۔ تو انھوں نے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ تیری خوشبو ہم سب کی خوشبو پر فوقیت رکھتی ہے۔ تو اس نے بتلایا کہ ایک میرے سارے بدن پر پھنسیاں نکل آئیں تو میں سرکار علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا کہ قمیض اُتارو میں نے قمیض اُتار کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھ گیا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک پر لعاب دہن مل کر میرے جسم پر ملا۔ اُس سے میری خوشبو بھی دور ہو گئی اور اس وجہ سے خوشبو پیچھے رہ گئی۔



امام طبرانی نے اس حدیث کو معجم اوسط میں نقل فرمایا۔ امام سیوطی نے خصائص کبریٰ میں فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ مجمع الزوائد کے اندر بھی ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

مولوی سرفراز صاحب فرماتے ہیں کہ اگر علامہ بیہوشی کو اپنے وقت میں صحیح اور سقیم کی پہچان نہیں تھی تو اور کس کو تھی۔ (احسن الکلام)

### حدیث نمبر 5:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی جنگ احد میں تیر لگنے کی وجہ سے آنکھ نکل گئی۔ تو آنکھ کا ڈھیلا لے کر سرکار علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ سرکار علیہ السلام نے اُن کی آنکھ کو جوڑ دیا۔ تو اُس آنکھ کا نور بہ نسبت دوسری آنکھ کے بڑھ گیا۔ جب دوسری آنکھ میں درد ہوتا تھا۔ تو اُس آنکھ میں نہیں ہوتا تھا۔ (یہ حدیث امام بیہقی نے دلائل النبوة میں، علامہ ابن جوزی نے الوفا میں، علامہ بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری شرح بخاری میں اور حافظ ابن حجر نے الاصابہ میں نقل فرمائی ہے) اس حدیث کی سند پر کوئی جرح منقول نہیں ہے لہذا یہ حدیث صحیح ہے وجہ استدلال:

ان دونوں حدیثوں سے واضح طور پر ثابت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے لوگوں کی بیماریاں بھی دور ہوتی ہیں اور جن کی بینائی ختم ہو چکی ہو اُن کی بینائی بحال ہو جاتی ہے۔

### حدیث نمبر 6:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعارف کے اثبات پر چھٹی حدیث:

حضرت عبداللہ ابن عقیق رضی اللہ عنہ ابو رافع یہودی کو قتل کر کے میڑھیوں سے اتر رہے تھے تو گرنے کی وجہ سے اُن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ اپنی پنڈلی کو

پگڑی کے ساتھ باندھ کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اُن کی پنڈلی پر اپنا دست مبارک پھیر دیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دستِ اقدس پھیرنے کے بعد مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا کبھی مجھے درد ہوا ہی نہیں تھا۔ (صحیح بخاری، مشکوٰۃ شریف)

وجہ استدلال:

یہ حدیث پاک اس امر پر قطعی الدلالت ہے کہ نبی پاک ﷺ فوق الاسباب امور میں تصرف فرما سکتے ہیں اور آپ ﷺ کے چاہنے سے لوگوں کی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ اس حدیث پاک سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ یہ تھا کہ نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے اذن سے دافع البلاء ہیں۔

حدیث نمبر 7:

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصرف کے اثبات پر ساتویں دلیل:

حضرت یزید بن ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رأيت أثر ضربة في ساق سلمه بن الاكوع رضي الله عنه فقلت يا ابا مسلم ما هذه الضربة؟ قال ضربة اصابني يوم خيبر فقال الناس اصاب مسلمه قتلت النبي صلى الله عليه وسلم فنفت فيه ثلاث نفثات فما اشتكتها حتى الساعة. (بخاری شریف جلد اول، مشکوٰۃ شریف)

حضرت یزید بن ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ضرب کا نشان حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں دیکھا۔ تو میں نے پوچھا کہ یہ کیسی ضرب ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ضرب مجھے خیبر کے دن پہنچی (لگی)۔ لوگوں نے کہا کہ سلمہ نہیں بچ سکے گا فوت ہو جائے گا۔ پس میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے تین بار تھوکا

marfat.com

Marfat.com



یا پھر تک مارا۔ پس اُس کے بعد سے لے کر آج تک مجھے درد نہیں ہوا۔

وجہ استدلال:

اس حدیث پاک میں اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے اذن سے مشکل کشا ہیں۔ لہذا یہ کہنا بہت بڑی بے ایمانی ہے کہ نبی پاک ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر 8:

نبی پاک ﷺ کے متصرف ہونے پر آٹھویں دلیل:

صحیح مسلم شریف میں حدیث پاک ہے کہ جب دجال آئے گا تو زمین پر اُس کی حکومت ہوگی۔ یعنی زمین کے تمام خزان اُس کے قبضے میں ہوں گے اور جب چاہے گا تو اُس کے چاہنے پر آسمان بارش برسا دے گا۔ اور زمین اس کے چاہنے سے سبزہ اُگائے گی اور وہ ایک شخص کو قتل کرنے کے بعد زندہ بھی کر دے گا۔

وجہ استدلال:

جب اللہ تبارک و تعالیٰ دجال جیسے ملعون کو اتنے اختیارات دے سکتا ہے تو نبی پاک ﷺ تو اللہ تعالیٰ کے محبوب بلکہ تمام محبوبین کے سردار ہیں تو اُن کے اختیارات کا کیا عالم ہو گا۔ حیرت ہے کہ دجال کے تو یہ لوگ اختیارات مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُس کے چاہنے سے سب کچھ ہو جائے گا۔ لیکن نبی پاک ﷺ (جن کا انہوں نے کلمہ پڑھا ہے) کے بارے میں کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ پتہ نہیں ان کو دجال سے اتنی عقیدت کیوں ہے؟ اور نبی پاک ﷺ سے اتنا بغض کیوں ہے؟ اگر وہ یہ ارشاد فرمائیں گے دجال کے بارے میں جو حدیث میں آئی ہے اس کو بطور راج یہ کمالات عطاء

marfat.com

Marfat.com

کئے گئے ہیں تو نبی پاک ﷺ کے معجزات کے بارے میں سینکڑوں حدیثیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے معجزات آپ کے قصد و اختیار سے صادر ہوئے۔ پھر ان احادیث کو نہ ماننے کی کیا وجہ ہے؟

جب اللہ تعالیٰ بطور استدراج دجال کو اختیارات دے سکتا ہے تو بطور معجزہ نبی پاک ﷺ کو بھی کمالات عطا کر سکتا ہے۔

بلکہ سر کا ﷺ کے امتیاز میں یہ فرمان بھی ہے کہ انا اعطینک الکوثر۔ اس کی ایک تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ یہاں کوثر سے مراد معجزات کی کثرت ہے۔ دراصل اس حدیث پاک سے ہماری وجہ استدلال یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے اعداء کو اتنے اختیارات دیتا ہے تو پھر محبوبین پر اس کا کتنا کرم ہوگا۔

دوستاں را گجا کنی محروم

تو کہ با دشمنان نظرداری

یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ دجال جو خدائی کا دعویٰ دار ہوگا جب اُس کو اتنے اختیارات حاصل ہوں گے تو نبی پاک ﷺ جو اللہ کے خلیفہ اور نائب ہیں کیا آپ کے چاہنے سے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

حدیث نمبر 9:

نبی پاک ﷺ کے متصرف ہونے پر نوں دلیل:

شفاء شریف میں حدیث پاک ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب جنگ بدر میں لڑ رہے تھے تو اُن کا ایک ہاتھ مبارک کٹ گیا۔ لیکن تھوڑا سا کٹنے سے بچ گیا اور لڑکار ہا جو کہ لڑائی میں زکاوٹ بنا ہوا تھا تو انہوں نے اُس کو اپنے گھٹنے کے نیچے رکھ کر علیحدہ کر دیا۔ پھر سرکار علیہ

marfat.com

Marfat.com



اصلوٰۃ السلام نے اپنے لعاب اقدس سے اُس ہاتھ کو دوبارہ جوڑ دیا۔

حضرت علامہ خفاجی، نسیم الریاض میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وجہ استدلال:

اس حدیث پاک سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ نبی پاک ﷺ کی لعاب اقدس بھی مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ جس ہستی پاک ﷺ کی لعاب اقدس مشکل کشا اور حاجت روا ہے خود اُن کی ذات اقدس کے مشکل کشا اور حاجت روا ہونے میں کیا شک و شبہ ہو سکتا ہے۔

حدیث نمبر 10:

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متصرف ہونے پر دسویں دلیل:

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک بُجہ مبارک تھا جو کہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ جب اُن کا وصال ہو گیا تو اُسے میں نے حاصل کر لیا۔ ہم اُس بُجہ مبارک کو دھو کر مریضوں کو پلاتے اور شفاء حاصل کرتے ہیں (مسلم شریف جلد اول)

وجہ استدلال:

جب نبی پاک ﷺ کے جسد اقدس سے مس ہونے والے بُجہ مبارک میں اتنی برکتیں ہیں کہ ان کا غسالہ مریضوں کے لئے شفاء بخش ہے تو جن کے جسد سے مس ہونے والے بُجہ مبارک کی یہ شان ہے تو خود اُس پہننے والی ہستی اقدس کی کیا شان ہوگی۔ پھر اُن کے بارے میں یہ کہنا کہ اُن کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا تو یہ قول قرآن و سنت کے منافی ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

## حدیث نمبر 11:

حضور سید عالم ﷺ کے متصرف فی الامور ہونے پر گیارہویں دلیل:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند موئے مبارک تھے جن کو انہوں نے چاندی کی ڈبیہ میں رکھا ہوا تھا۔ جب کسی کو نظر بد لگ جاتی یا کوئی اور مصیبت پہنچتی تو پانی کے تغار حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجتا آپ سرکار ﷺ کے موئے مبارک کو پانی میں ڈبو دیتیں تو اس کے بعد وہ بیمار آدمی اس پانی کو پیتا اور شفا یاب ہو جاتا۔

نوٹ: یہ حدیث پاک بخاری شریف میں موجود ہے۔

## وجہ استدلال:

جب نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سر انور سے جدا ہونے والے موئے مبارک یہ شان: عجازی رکھتے ہیں کہ ان کی وجہ سے مریض شفاء یاب ہو جاتے ہیں تو خود نبی پاک ﷺ ز شان کیا ہوگی۔

نوٹ: وہابی ان تمام احادیث مبارکہ کے جواب میں کہہ دیتے ہیں کہ یہ تمام احادیث کذابہ ہیں اور ان سے دلیل پکڑنا جائز نہیں۔

ان کے جواب میں گزارش یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات بھی تو معجزہ ہیں تو کیا پھر وہ بھی پیش نہیں کرنی چاہئیں؟ نیز جو چیز شرک ہے وہ بطور معجزہ ہو تو پھر بھی شرک ہے۔ کیا کوئی آدمی کہہ سکتا ہے کہ خدائی کا دعویٰ شرک ہے لیکن بطور معجزہ دعویٰ خدائی شرک نہیں؟

وہابیہ کے وہم کا ازالہ:

بعض وہابی کہتے ہیں کہ معجزہ میں نبی کا ارادہ شامل نہیں ہوتا بلکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ

marfat.com

Marfat.com



کامل ہوتا ہے۔ تو اس کے جواب میں انہی کے قاسم العلوم والخیرات کی ایک عبارت پیش کرتے ہیں۔ قاسم نانوتوی تحذیر الناس صفحہ 8 پر کہتا ہے کہ

معجزہ خاص جو ہر نبی کو مثل پروانہ تقرری بطور سند نبوت ملتا ہے مثل عنایات خاصہ کے منظر ضرورت ہر وقت اُس کے قبضہ میں ہوتا ہے گاہ بہ گاہ کا قبضہ نہیں ہوتا۔

مولوی سرفراز صاحب لکھنؤوی ”راہ ہدایت“ میں اس عبارت کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ نانوتوی کی عبارت سے یہ مراد نہیں کہ معجزہ نبی کے اللہ سے صادر ہوتا ہے کیونکہ اس کی مثال حضرت نانوتوی نے قرآن سے دی ہے حالانکہ قرآن کے بارے میں یہ کسی کا عقیدہ نہیں ہے کہ وہ نبی پاک علیہ السلام کے اللہ سے صادر ہوا ہے۔

### لکھنؤوی جواب کا رد:

لکھنؤوی موصوف کی یہ عبارت انتہائی بیہودہ ہے نانوتوی کی عبارت اس طرح ہے کہ معجزہ جو ہر نبی کو ملتا ہے وہ ہر وقت اُس کے قبضے میں ہوتا ہے تو کیا قرآن مجید ہر نبی کو ملتا ہے؟ پھر اگر نانوتوی نے مثال غلط دی ہے تو اس میں تعجب کی کوئی بات ہے جو شخص لفظ خاتم النبیین کے معنی پوری امت کے نظاہر کے برعکس نئے گھڑ سکتا ہے اور یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام جھوٹ بول سکتے ہیں تو اگر اُس نے یہ مثال غلط دے دی ہے تو پھر اس میں تعجب کی کوئی بات ہے۔ نیز لکھنؤوی صاحب بجائے اس کے کہ نانوتوی صاحب کا رد کرتے کہ میں نے مثال غلط کیوں دی ہے۔ وہ مؤلف ”نور ہدایت“ مولانا حسین الدین شاہ صاحب پر صدمہ کا اظہار فرما رہے ہیں۔ نیز معجزہ کے اختیاری ہونے پر ہم نے اسی کتاب کے پہلے حصہ میں شرح عقائد شرح مواقف احوال العلوم، زکائی علیہ السلام، فتح الباری، بلکہ خود قرآن

مجید کی آیات سے ثابت کیا ہے کہ معجزات انبیاء کے قصد سے صادر ہوتے ہیں۔

وہابیہ کو یہ خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ اگر معجزات انبیاء کا صدور اختیاری مان لیا جائے تو پھر انبیاء علیہم السلام کا مختار کل ہونا لازم آ جاتا ہے اور یہ ان کے لئے انتہائی مہنگا سودا ہے۔ لیکن قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد ایسے امور ذکر فرمائے ہیں جو خوارق العادت ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے ارادہ سے صادر ہوئے ہیں۔ مثلاً آیت کریمہ۔

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ.

اس کی تفسیر میں امام رازی، علامہ آلوسی، قاضی بیضاوی، علامہ نسفی، علامہ خفاجی، شیخ زادہ شارح بیضاوی یہ سب حضرات لکھتے ہیں کہ آیت میں اس امر کا بیان ہے کہ کنکریاں پھینکنا اور تمام کافروں کی آنکھوں میں اُن کا پڑ جانا یہ امر خارق للعادت ہے اس میں قصد نبی پاک ﷺ کا ہے اور اس فعل کی خلق اللہ کی جانب سے ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر بیضاوی، کبیر، کشاف، مدارک، عنایۃ القاضی، روح المعانی، مدارج النبوت، مظہری، خازن، قرطبی، صاوی علی الجلائین، معالم التنزیل، شیخ زادہ حاشیہ بیضاوی ان تمام کتب میں اس امر کی صراحت ہے کہ اس معجزہ کے اندر سرکار علیہ السلام کے ارادے کا دخل تھا اور خلق اللہ کی جانب سے تھی۔ جس طرح تمام اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ تمام افعال چاہے وہ عادیہ ہوں یا غیر عادیہ، سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ :

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ.



## وہابیہ کے ایک اور اعتراض کا جواب

وہابی حضرات کہتے ہیں کہ اگر انبیاء کے چاہنے سے کچھ ہوتا ہے تو نبی پاک ﷺ جے تھے کہ ابوطالب مسلمان ہو جائیں لیکن وہ مسلمان نہ ہوئے، ابراہیم علیہ السلام چاہتے تھے کہ اسماعیل ذبح ہو جائیں لیکن نہ ہوئے۔ تو ثابت ہوا کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا؟

### اعتراض کا جواب:

وہابیہ کا دعویٰ تو یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اور دلیل میں جو جزوی واقعات پیش کر دیئے۔ اُن کا دعویٰ سالبہ کلیہ کا ہے اور دلیل میں سلب جزئی کو پیش کیا ہے۔ حالانکہ سلب جزئی سے سلب کلی ثابت نہیں ہوتا۔ دلیل کی تین اقسام ہیں۔ قیاس، استقراء، اور تمثیل جبکہ وہابیہ کی مذکورہ دلیل ان تین اقسام میں سے نہیں ہے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ ہم انبیاء علیہم السلام کے لئے عطائی اختیار مانتے ہیں اور عطائی اختیار کی شان یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی توفیق و رضا شامل نہ ہو اور اللہ تعالیٰ ارادہ نہ کرے عطائی اختیار موثر نہیں ہو سکتے۔ ”كما قال الله تعالى:

وما تشاءون الا يشاء الله رب العلمين.

اور یہ بات طے شدہ ہے کہ کئی امور ہمارے بس اور اختیار میں ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا ارادہ نہیں ہوتا تو ہم باوجود کوشش کے اُن امور کو سرانجام نہیں دے سکتے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

عزفت ربی بفسخ العزائم

marfat.com

Marfat.com

جب انبیاء علیہم السلام کے اختیارات عطائی ہیں ذاتی نہیں تو ایسے واہیات اعتراضات کرنا بے وقوف ہونے کی علامت ہے۔

مولوی اسماعیل دہلوی کا نبی پاک ﷺ کی شفاعت سے انکار

مولوی اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان صفحہ 35 پر لکھتے ہیں کہ شفاعت کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) شفاعت بالوجاہت۔ (۲) شفاعت بالمحبت۔ (۳) شفاعت بالاذن۔

1: شفاعت بالوجاہت:

مثلاً بادشاہ کے پاس کسی مقتدر وزیر نے ایک مجرم کی سفارش کی، بادشاہ اس خطرے کے پیش نظر اس کی سفارش مان لیتا ہے کہ نہ ماننے کی صورت میں وزیر ناراض ہو جائے گا۔ اور نظام مملکت میں خلل پڑھ جائے گا۔ اس اعتبار سے بارگاہ الہی میں شفاعت نہیں ہو سکتی کیونکہ کسی بھی بزرگ شخصیت کو بارگاہ الہی میں یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے۔

2۔ شفاعت بالمحبت:

مثلاً بادشاہ کا محبوب سفارش کرے اور بادشاہ اس کی سفارش اس لئے قبول کر لے کہ محبوب روٹھ نہ جائے۔ اور اس کے روٹھنے سے مجھے رنج لاحق نہ ہو۔ یہ شفاعت بھی بارگاہ الہی میں نہیں ہو سکتی۔

3۔ شفاعت بالاذن:-

مثلاً چور گرفتار ہو کر بادشاہ کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ کا چور نہیں ہے۔ اپنے کئے پر تادم ہے۔ اور کسی امیر و وزیر کی پناہ نہیں لیتا۔ بادشاہ اُسے معاف کرنا چاہتا ہے۔ لیکن آئین بادشاہت کا خیال اُس کے بے سبب درگزر نہیں کر سکتا، کوئی امیر و وزیر اس کی مرضی پا کر

marfat.com

Marfat.com



میں میری سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اس امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں اس کی سفارش عام کر کے اس چور کی تعمیر معاف کر دیتا ہے۔ سو اللہ کی جناب میں ایسی قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے۔ اور جس نبی و ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث میں ذکر ہے۔ سو اس کے معنی یہی

مولوی اسماعیل دہلوی نے شفاعت کی تین قسمیں بنا کر گویا شفاعت کا بھی انکار کر دیا۔ کیونکہ اُس نے جو شفاعت بالوجاہت کا معنی بیان کیا ہے۔ یہ بالکل قرآن و سنت کے خلاف ہے۔ کیونکہ اگر وجاہت کا یہ مطلب ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی سے ڈر کر کسی کی بات مان لے تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی اپنا وجیہ بنانا ہی نہیں چاہیے حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نزدیک وجیہ تھے۔ کما قال اللہ تعالیٰ

وكان عند الله وجيها.

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وجيها في الدنيا والاخرة.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نزدیک دنیا اور آخر میں وجیہ تھے۔ لہذا شفاعت بالوجاہت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی عزت افزائی کے لئے اُن کی بات کو مان لے۔ جس طرح سرکار علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

يا محمد ارفع رأسك ، قل تسمع ، قل تعط ، واشفع تشفع .

ترجمہ: اے محبوب! سر اٹھا لیجئے آپ کہتے جائیے میں ماننا جاؤں گا۔ آپ مانگیئے

میں عطا کروں گا۔ آپ شفاعت فرمائیں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

marfat.com

Marfat.com

صحیح مسلم شریف میں ایک اور حدیث پاک ہے۔

قال عليه الصلوة والسلام يجمع الله الاولين والآخرين يوم القيامة فيهتمون او قال فيلهمون فيقولون لو استشفعنا الى ربنا  
آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو قیامت کے دن جمع فرمائے گا پس تمام غمگین ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کو الہام کرے گا کہ شفاعت طلب کرنے کے لئے جائیں تو وہ کہیں گے کتنا اچھا ہوتا کہ ہم دربار الہی میں کسی کو شفیع بناتے۔ بعض روایات میں آتا ہے۔

ما ج. الناس بعضهم في بعض.

بعض لوگ بعض سے ٹکرائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے:

فتدنوا الشمس فيبلغ الناس من الغم مالا يطيقون ولا يحتملون فيقولون الا تنظرون من يشفع لكم.

ترجمہ: آفتاب قریب ہو جائے گا لوگوں کو اتنا غم لاحق ہو گا جس کی طاقت نہیں رکھیں گے، ایسے برداشت نہیں کر پائیں گے تو آپس میں کہیں گے کیا تم ایسی ہستی کو نہیں ڈھونڈتے جو تمہاری شفاعت کرے۔ آگے حدیث پاک کے الفاظ اس طرح ہیں۔

فياتون ادم فيقولون انت ادم ابوالبشر خلقك الله بیده و نفخ فيک من روحه واسکنک جنته واسجد لک ملئکته و علمک اسماء کل شیء اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا الا تری مانحن فیہ.

پس حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے اور عرض کریں گے آپ ابوبشر

marfat.com

Marfat.com



آدم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا اور آپ کے جسد مبارک میں اپنی (مخلوق) روح پھونکی، آپ کو اپنی جنت میں جگہ دی اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو ہر شے کے نام سکھائے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ہمیں اس مشکل سے نجات عطا فرمائے، کیا آپ اس مشکل کو ملاحظہ فرماتے ہیں جس میں ہم مبتلا ہیں؟

حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں سفارش نہیں کرتا نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پھر نوح علیہ السلام کے پاس سارے حاضر ہوں گے اور کہیں گے آپ اہل زمین کی طرف جانے والے پہلے رسول ہیں آپ ہماری سفارش کریں۔ حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں تمہاری سفارش نہیں کرتا ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پھر تمام لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور خلیل ہیں ہماری سفارش کر دو، ہم بہت تکلیف میں ہیں۔ وہ فرمائیں گے کہ میں سفارش نہیں کرتا موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے کلیم ہیں اور اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کو اللہ نے تورات عطا فرمائی ہے۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے میں شفاعت کے لئے نہیں ہوں تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پھر وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے وہ فرمائیں گے میں شفاعت کے لئے نہیں ہوں تم پر لازم ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے عبد مکرم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے اور پچھلے ذنوب معاف فرمادیئے ہیں پھر وہ سرکارِ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ تو آپ ارشاد فرمائیں گے شفاعت کے لئے میں تھا۔ پھر نبی پاک ﷺ شفاعت کا دروازہ کھلوانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی عرض کو شرف قبولیت بخشے گا۔

اس حدیث پاک سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ نبی پاک ﷺ کو پتہ ہے کہ قیامت

marfat.com

Marfat.com

کے دن ساری مخلوق میرے در کی پناہ لے گی اور میں سب کا شفیع بنایا جاؤں گا تبھی تو آپ ارشاد فرما رہے ہیں۔ انا لہا انا لہا۔

ان حدیثوں کی صراحت کے باوجود مولوی اسماعیل دہلوی کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پا کر کوئی شخص سفارش کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے آئین کو بچانے کے لئے کسی کو اشارہ کر دے گا۔ یہ اسماعیل کی صریحی دریدہ دہنی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔  
عنقریب آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔  
نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولسوف یعطیک ربک فترضی۔

عنقریب آپ کو آپ کا رب اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔  
احادیث مبارکہ اور ان آیات کی تصریح کے باوجود مولوی اسماعیل دہلوی کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پا کر کوئی بھی بندہ سفارش کر دے گا یہ اس کی بدترین جسارت اور جہالت ہے کیونکہ قرآن چودہ سو سال سے اعلان کر رہا ہے اے محبوب ہم آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائیں گے۔ اسی طرح (پارہ ۱۶ سورہ طہ) میں ارشاد باری تعالیٰ ہے  
یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن له الرحمن ورضی له قولا۔

ترجمہ: اس دن شفاعت نہیں نفع دے گی مگر جس کو اللہ نے اجازت دی اور اس کی بات کو پسند کیا۔

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا تنفع الشفاعۃ عنده الا لمن اذن له۔

marfat.com

Marfat.com



ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ہاں شفاعت نفع نہیں دے گی مگر جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے

اجازت دی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سر کا ﷺ کے در کی طرف رہنمائی کرتے

ہوئے فرمایا:

وَلَوْ أَنَّهُمْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

(سورۃ النساء پارہ 5)

الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا۔

اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور رحم فرمانے کے لئے نبی پاک ﷺ کی طلب بخشش

کو سب قرار دیا۔ اگر شفاعت برحق نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کو سر کا ﷺ کے بخشش

طلب کرنے پر مرتب اور معلق نہ فرماتا۔

ان تمام آیات کے ہوتے ہوئے مولوی اسماعیل نے کہہ دیا کہ جو نبی پاک ﷺ کو

اپنا سفارش سمجھے وہ اور ابو جہل شرک میں برابر ہیں حالانکہ قرآن مجید صراحت کے ساتھ بیان

کر رہا ہے کہ اللہ کے اذن سے انبیاء اکرام علیہم السلام اس کی بارگاہ میں سفارش کریں

گے۔ گویا اسماعیل نے ان تمام آیات کی تکذیب کی۔

اب اس ضمن میں ہم صحیح مسلم شریف کی ایک روایت پیش کرتے ہیں۔

یزید فقیر کہتے ہیں کہ ایک زمانہ مجھ پر خارجی عقائد کا غلبہ ہو گیا پس ہم ایک کثیر تعداد

میں نکلے ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم حج کریں گے پھر لوگوں پر اپنی تبلیغ کریں گے پس ہم مدینہ

شریف میں سے گزرے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ لوگوں کو سر کا ﷺ کی احادیث سنارہے تھے اور

نہوں نے ایک ستون کا سہارا لیا ہوا تھا۔ پھر انہوں نے ذکر کیا کہ جہنمی جہنم سے نکل جائیں

گے۔ میں نے کہا اے نبی پاک کے صحابی! یہ آپ کی حدیثیں بیان کر رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ

marfat.com

Marfat.com

فرماتا ہے کہ جو جہنم میں داخل ہو گیا وہ رسوا ہو گیا اور فرمایا کہ جہنمی جب بھی جہنم سے نکلنے کا ارادہ کریں گے دوبارہ جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے پھر تم کیا بیان کر رہے ہو؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم قرآن مجید پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں ہے کہ اللہ آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا پھر انہوں نے بیان فرمایا کہ جہنم سے ایک جماعت نکلے گی جو جہنم کی آگ کی وجہ سے جل کر کوئلے کی طرح ہو چکے ہوں گے پھر وہ نہر حیات میں غسل کریں گے تو ان کے چہرے بالکل سفید ہو جائیں گے۔ یزید فقیر کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس بیان کردہ حدیث کو سن کر ہم نے سوچا کہ یہ بوڑھے آدمی ہیں بزرگ ہیں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی حدیث کیسے منسوب کر سکتے ہیں۔ یزید فقیر کہتے ہیں کہ ہم تمام نے خارجیوں والی رائے سے رجوع کر لیا اور صرف ایک آدمی بچ گیا جو اپنے عقیدے پر قائم رہا۔ (مسلم شریف جلد اول صفحہ 107)

وجہ استدلال:

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا انکار کرنا خوارج کا طریقہ ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت والی حدیثوں کو بیان کرتے تھے اور لوگوں کے دلوں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور بلند شان کا نقش ثبت کرتے تھے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آیات کا وہی معنی معتبر ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہو۔

اسی ضمن میں ہم ایک اور حدیث پیش کرتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

ان الله اذا اراد رحمة بامة من عباده قبض نبيها قبلها فجعله لها

marfat.com

Marfat.com



فوطین علیہ السلام و فوطین علیہ السلام... الخ۔ (مسلم شریف مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: جب اللہ اپنے بندوں میں سے کسی گروہ کے ساتھ رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کے نبی کو وفات عطا فرماتا تو وہ نبی روضہ النور میں جا کر اپنی امت کے لئے بخشش کا سامان کرتا ہے۔

نوٹ: اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی امت کے لئے شفع ہیں اور ان کے گناہوں کی بخشش کا سامان کرتے ہیں۔

اسی ضمن میں ایک اور حدیث پاک ہم پیش کر رہے ہیں۔ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید اور رمضان شریف بندے کے لئے سفارش کریں گے۔ رمضان شریف عرض کرے گا اے اللہ میں نے اس کو دن میں بھوکا رکھا اور پیاسا رکھا تو میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرما قرآن مجید عرض کرے گا کہ اے اللہ میں نے اس کو رات کو بھونے سے محروم رکھا میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرما تو رمضان اور قرآن دونوں کی سفارش کو قبول کرتے ہوئے اس بندے کو بخش دیا جائے گا۔

نوٹ: جب رمضان شریف کے روزے جو ہمارا عمل ہیں وہ اگر شفع ہو سکتے ہیں اور روزے رکھنے والے کی بخشش کا موجب بن سکتے ہیں تو نبی کریم ﷺ جو اللہ کی تمام مخلوقات کے سردار اور اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں آپ شفاعت کیوں نہیں کر سکتے؟ اسی طرح اگر قرآن مجید شفاعت کر سکتا ہے تو صاحب قرآن شفاعت کیوں نہیں کر سکتا۔

یہ حدیث پاک مشکوٰۃ شریف کے اندر موجود ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث پاک کے اندر آتا ہے کہ سر کاظمی نے ارشاد فرمایا۔

من استطاع ان یصلیٰ فانی اشفع لمن

جو آدمی تم میں سے طاقت رکھتا ہے کہ مدینے شریف میں آکر مرے تو وہ وہیں آکر مرے بے شک میں وہاں فوت ہونے والے کی شفاعت کروں گا۔

نوٹ: یہ حدیث پاک ترمذی شریف اور مشکوٰۃ شریف کے اندر موجود ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اسی طرح تنقیح الروات میں اس حدیث کو اور دوسری حدیث پاک جو ہم نے پہلے ذکر کی ہے کہ رمضان اور قرآن شفاعت کریں گے دونوں حدیثوں کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔

اس حدیث پاک کے اندر جو جملہ ہے کہ وہ مدینے شریف میں آکر مرے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مدینے شریف میں آکر سکونت اختیار کرے حتیٰ کہ اس کو وہیں موت آجائے تو ایسے شخص کے لئے سر کا صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی شفاعت کا مژدہ سنایا ہے۔

مسلم شریف میں حدیث پاک ہے کہ جو آدمی مدینے شریف کی شدت اور سختی پر صبر کرے گا تو میں اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت فرماؤں گا۔

صحیح مسلم شریف میں ایک اور حدیث پاک آتی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی فوت ہو جائے اور اس کے جنازے پر سو آدمی شامل ہو جائیں اور اس کے لئے بخشش کی دعا مانگیں تو اللہ ان کی دعا قبول کرتے ہوئے اس میت کو بخش دے گا۔

ابوداؤد شریف میں حدیث پاک ہے کہ جو آدمی فوت ہو جائے اور اس کے جنازے میں چالیس آدمی شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول کرتے ہوئے اس گناہگار کی بخشش فرما دے گا۔

اسی طرح ابوداؤد شریف اور مشکوٰۃ شریف میں حدیث پاک ہے کہ جس میت کے جنازے



میں تین مہینے جنازہ پڑھنے والوں کی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس میت کو بخش دے گا۔  
ابوداؤد شریف کی آخری دو حدیثوں کے بارے میں تنقیح الرواۃ میں لکھا ہوا ہے کہ  
دونوں حدیثوں کی سندیں صحیح ہیں اور ناصر الدین البانی صحیح ابوداؤد میں کہتے ہیں کہ یہ  
حدیثیں صحیح ہیں۔

ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کی  
ہر سورت جو تیس (30) آیتوں پر مشتمل ہے اس نے ایک بندے کی شفاعت کی اور وہ بخشا  
گیا اور سر کا ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ سورت جس نے سفارش کی وہ سورۃ الملک ہے۔ اس حدیث کو  
ہمام ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔

وجہ استدلال:

ان مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید بھی اور عام مسلمان بھی شفیع ہو  
سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول کرتے ہوئے میت کی بخشش فرما دیتا ہے۔ تو جب  
عام مسلمان جو سر کا ﷺ کی غلامی کا دعویدار ہے جب اس کی سفارش اللہ کی بارگاہ میں قبول  
ہے اور میت کی بخشش کا موجب ہے پھر نبی کریم ﷺ جو تمام انبیاء کے بھی سردار ہیں تو آپ  
کی شفاعت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول کیوں نہیں ہوگی؟ اور آپ کی شفاعت سے لوگوں کی  
جہنم سے نجات کیوں نہیں ہوگی؟

ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے کہ جس آدمی نے قرآن مجید پڑھا اور اس کو یاد  
رکھا اور اس کی حلال کردہ چیز کو حلال سمجھا اور حرام کردہ چیز کو حرام سمجھا تو اللہ تعالیٰ اس حافظ  
قرآن کی شفاعت سے اس کے گھر کے دس (10) ایسے آدمیوں کو بخشش دے گا جو جہنم کے  
مستحق ہو چکے ہوں گے۔ اس حدیث میں ایک راوی اگرچہ ضعیف ہے لیکن فضائل رجال

marfat.com

Marfat.com

میں ضعیف حدیث بھی قبول ہوتی ہے۔

ترمذی شریف میں ہی حدیث پاک ہے کہ شہید کو اللہ تعالیٰ چھ خصوصیات عطا فرمائے گا پہلی خصوصیت یہ ہے کہ پہلے لمحہ کے اندر ہی اس کی بخشش ہو جائے گی اور اس کو قبر کے عذاب سے بچایا جائے گا، اس کے سر پر وقار والا تاج رکھا جائے گا، اس کو بڑی گھبراہٹ سے بے خوف کیا جائے گا، اس کی شفاعت ستر رشتہ داروں کے بارے میں قبول کی جائے گی اور بہتر حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے تنقیح الرواة میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔

وجہ استدلال:

جب حافظ قرآن اور شہید اپنے رشتہ داروں کی بخشش کا باعث بن سکتے ہیں تو پھر نبی پاک ﷺ جن کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُفٌ رَحِيمٌ  
نیز فرمایا کہ

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

تو جن کی یہ شان ہوگی وہ تو بطریق اولیٰ اپنی امت کی شفاعت کریں گے۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے تین بیٹے نابالغ ہونے کی حالت میں فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کی بخشش فرمائے گا۔ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جس کے دو بیٹے فوت ہو گئے ہوں اس کے بارے میں کیا حکم ہے تو سر کا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے دو ہو گئے ہوں اس کو بھی اللہ تعالیٰ

marfat.com

Marfat.com



اپنے فضل سے جنت میں داخل فرمائے گا۔

ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے کہ جب سر کا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے دو بیٹے بچپن میں فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ اُن کی شفاعت سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا تو ایک بیٹا فوت ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس کا ایک بھی فوت ہو گیا ہو گا وہ بھی اپنے والدین کو جنت میں لے جائے گا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

داری میں حدیث پاک ہے کہ جب سر کا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کا ایک بیٹا بھی بچپن میں فوت ہو گیا تو وہ اپنے والدین کی بخشش کا موجب ہو گا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جس کا کوئی بھی بچہ فوت نہ ہوا ہو اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے لئے میں جو موجود ہوں کیونکہ میرے امتی کے لئے میری وفات سے زیادہ کوئی غم نہیں ہے۔

وجہ استدلال:

جب چھوٹے نابالغ بچے جو ہیں وہ اپنے والدین کے لئے جنت میں داخلے کا سبب بن سکتے ہیں تو پھر نبی کریم ﷺ جو اللہ تعالیٰ کو پوری کائنات سے زیادہ محبوب ہیں اُن کی شفاعت سے لوگوں کو نجات کیوں نہیں حاصل ہو سکتی۔

مشکوٰۃ شریف میں مسلم شریف کے حوالے سے حدیث پاک ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چھوٹے نابالغ بچے اپنے

marfat.com

Marfat.com

والدین کا دامن پکڑ کر ان کو جنت میں لے جائیں گے۔

مشکوٰۃ شریف میں ابن ماجہ کے حوالے سے حدیث پاک ہے سر کا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کچا گر جانے والا بچہ اپنی والدہ کو اپنی ناف سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا۔  
(تنقیح الرواۃ میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے)

مشکوٰۃ شریف میں ہی ابن ماجہ سے حدیث نقل کی گئی ہے کہ جب کچے گر جانے والے بچے کے ماں باپ کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گا کہ اللہ میرے ماں باپ کو جہنم میں کیوں داخل کیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جھگڑالو بچہ اپنے والدین کو جنت میں لے جا۔

نوٹ: اس حدیث کی سند میں اگرچہ کچھ راوی ضعیف ہیں لیکن باقی صحیح احادیث سے اس کے مضمون کی تقویت ہو جاتی ہے۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی کو فرمایا کہ میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ انہوں نے کہا دکھاؤ۔ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سیاہ فام عورت سر کا ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نجات عطا فرمائے۔ سر کا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو صبر کرے تو تجھے جنت مل جائے گی۔ تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ٹھیک ہے میں صبر کرتی ہوں۔ لیکن یہ دعا فرمائیے کہ جب مجھے دورہ پڑے تو میری پردہ دری نہ ہو تو آپ نے دعا فرمائی۔ (یہ حدیث پاک مشکوٰۃ شریف کے اندر بھی موجود ہے)

وجہ استدلال:

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ عورت کا عقیدہ یہی تھا کہ اگر سر کا ﷺ



پھرے حق میں دعا فرمادیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ اُن کی دعا قبول فرماتے ہوئے میری تکلیف کو دور فرمادے گا۔ اسی کو شفاعت کہا جاتا ہے کیونکہ شفاعت کرنی والا اللہ کی باگاہ میں دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو شرف قبولیت بخشا ہے۔

نوٹ: اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی پاک ﷺ جس کے لئے چاہیں جنت کی ضمانت دے سکتے ہیں۔ اور صحابی رسول ﷺ کا عقیدہ بھی ثابت ہوا کہ وہ سمجھتے تھے کہ نبی پاک ﷺ جس کے لئے چاہیں جنت کی خوشخبری سناسکتے ہیں۔ تو اس حدیث پاک سے اُن لوگوں کا رد ہو گیا جو یہ کہتے ہیں کہ نبی پاک کو اپنے جنتی ہونے کا علم بھی نہیں ہے جیسا کہ تقویۃ الایمان اور براہین قاطعہ میں ایسی خرافات کی گئی ہیں اور ان خرافات کا جواب ہم نے اس کتاب کے پہلے حصے میں مفصل طور پر دیا ہے اور قرآن سنت کے بے شمار دلائل پیش کئے ہیں جن سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ نبی پاک کو اپنی نجات کا بھی علم ہے اور امت کی نجات کا بھی علم ہے۔ لیکن جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اُن پر ان آیات اور احادیث کا کوئی اثر نہیں ہوتا کیونکہ

ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم غشاۃ ولہم عذاب عظیم۔

اور فرمایا:

وما تعنی الایات والنذر عن قوم لا یؤمنون۔

نیز فرمایا:

من لم یجعل اللہ له نورا فمالہ من نور۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ حسب البطلان فوت ہو گئے تو حضرت

marfat.com

Marfat.com

عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ابو طالب کو کچھ فائدہ پہنچایا وہ آپ کی خاطر لوگوں سے لڑتے تھے اور آپ کی حفاظت فرماتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا ہاں میں نے اُن کو سر سے لے کر پاؤں تک آگ میں غرق پایا میں نے اُن کو اتنا نکال دیا ہے کہ آگ ان کے پاؤں تک رہ گئی ہے۔

اور بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری شفاعت اس کو فائدہ دے گی اور اس کو باقی اہل نار سے کم عذاب ہوگا۔ یعنی جہنمیوں میں سے سب سے کم عذاب ابو طالب کے لئے ہوگا۔

نوٹ: یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ آپ نے باوجود کلمہ نہ پڑھنے کے اُن کے عذاب میں کمی کروادی حالانکہ جو آدمی حلقہ بگوش اسلام نہ ہو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قانون یہی ہے کہ اس کے عذاب میں کمی نہیں ہوگی۔ لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خصوصیت تھی کہ وہ اگرچہ آپ کی غلامی میں داخل نہیں ہوئے پھر بھی سر کا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فائدہ پہنچایا اور اُن کی خدمات کا لحاظ رکھا۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔  
 شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ .  
 ملائکہ نے بھی شفاعت کر لی، نبیوں نے بھی کر لی اور مومنین نے بھی کر لی۔ اب اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی کرم کا مظاہر کرتے ہوئے بغیر شفاعت کے بعض گناہ گاروں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

وجہ استدلال:

اس حدیث پاک میں اس امر کی صراحت موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاء

marfat.com

Marfat.com



کرام ، ملائکہ ، غلام اور مومنین کا طہن شفاعت فرمائیں گے ۔ ملائکہ کی شفاعت کا ذکر قرآن مجید کے اندر بھی آتا ہے ۔ ” کما قال اللہ تعالیٰ “  
 کم من ملک فی السموات لا یغنی شفاعتہم شیئاً الا من بعد  
 ان یاذن اللہ

ترجمہ: بہترے فرشتے ایسے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی شفاعت نہیں نفع پہنچائے گی مگر اللہ کی اجازت کے بعد  
 مسلم شریف میں حدیث پاک ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قبریں اندھیروں سے بھری ہوئی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ میری دعا استغفار کی وجہ سے ان قبروں کو روشن فرمادیتا ہے ۔

وجہ استدلال:

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا مسلمانوں کے لئے نفع بخش ہے ۔

مسلم شریف میں حدیث پاک ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل امین میرے پاس قرآن مجید لے کر آئے اور آ کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایک قراءت پر پڑھنے کی اجازت ہے ۔ سرکار علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے واپس کر دیا ۔ کہ میری امت پر نزی کی جائے ۔ جبرائیل امین دوبارہ قرآن مجید لے کر آئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو دونوں قراءتوں پر پڑھنے کی اجازت ہے ۔ سرکار علیہ السلام نے فرمایا پھر میں نے واپس کر دیا ۔ کہ میری امت پر نزی کی جائے ۔

جبرائیل امین تیسری مرتبہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو تین قراءتوں پر پڑھنے کی اجازت ہے ۔ آپ ﷺ نے پھر واپس فرمایا کہ میری

marfat.com

Marfat.com

امت پر نرمی کی جائے۔ جبرائیل امین پھر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو سات قراءتوں پر پڑھنے کی اجازت ہے۔ اور یہ بھی عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ آپ ﷺ کو جو تین مرتبہ قرآن مجید واپس کرنے کی جو تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ اس کے بدلے تین دعاؤں کا آپ کو اختیار دیا گیا ہے اور وہ ضرور قبول ہوں گی۔ تو سرکار ﷺ نے دو دعائیں یہاں مانگیں اور تیسری دعا بچا کے رکھی۔ فرمایا کہ میں نے یہ دعا بچا کے رکھ لی ہے۔ تاکہ قیامت کے دن جب ساری مخلوق حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میرے در کی پناہ ڈھونڈیں گے تو میں اس دعا کو استعمال کروں گا۔

نوٹ: اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی پاک علیہ السلام صرف اپنی نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ناز برداری فرماتا ہے۔ اگر آپ ﷺ کی حیثیت صرف اپنی والی ہوتی تو اللہ تعالیٰ فرماتا کہ بس ہم نے ایک قراءت پر پڑھنے کی اجازت دے دی ہے۔ لہذا پڑھنا ہے تو پڑھو۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سرکار علیہ السلام کی خاطر آپ کی امت پر رحم کرتے ہوئے سات قراءتوں کی اجازت دے دی اور سرکار علیہ السلام کی عزت افزائی کرتے ہوئے آپ کو تین دعائیں مانگنے کا بھی اختیار دیا۔ اور فرمایا کہ تین دعائیں جو مرضی کر لے مانگو میں قبول کروں گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ سرکار علیہ السلام کی رضا کا طلبگار ہے۔ اور اسی لئے امام اہل سنت فرماتے ہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے۔ جو آدمی اذان سنے اور اس کے بعد یہ

کہے

marfat.com

Marfat.com



اے اللہ نبی پاک علیہ السلام کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور اُن کو اُس مقام محمود پر فائز کر  
 اُن کا تو نے اُن سے وعدہ کر رکھا ہے۔ سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی اس طرح  
 دعا کرے گا اُس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔

مسند امام احمد میں حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف  
 سے میرے پاس ایک اٹلی آئی۔ اُس نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اختیار دیا کہ چاہو تو اپنی  
 آدمی امت جنت میں داخل کروا لو اور چاہو تو شفاعت کا حق لے لو۔ آپ ﷺ نے ارشاد  
 فرمایا کہ میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا اور میری شفاعت اُس بندے کو نصیب ہوگی جو  
 مسلمان ہوگا۔

کنز العمال اور ابن ابی شیبہ میں حدیث ہے کہ جب بچے کا جنازہ پڑھا جائے تو یہ  
 دعا پڑھی جائے۔

اللهم اجعلہ لنا فرطاً واجراً وذخراً واجعله لنا شافعاً و مشفعاً۔  
 یعنی اے اللہ اس بچے کو ہمارے لئے اچھا پیش رو، اجر اور ذخیرہ بنا اور اُس کو  
 ہمارے لئے سفارش کرنے والا اور مقبول الشفاعت بنا۔

وجہ استدلال:

اگر ایک عام مسلمان کا بچہ شفاعت کرنے والا ہو سکتا ہے اور اُس کی شفاعت اللہ کی  
 بارگاہ میں مقبول بھی ہے تو پھر نبی کریم ﷺ جو تمام انبیاء کے بھی سردار ہیں تو آپ ﷺ کی  
 شفاعت عند اللہ کیوں نہیں مقبول ہوگی۔

نوٹ: بچے کے جنازے کے اندر یہ دعا وہ لوگ بھی پڑھتے ہیں جو نبی پاک ﷺ  
 کی شفاعت کے منکر ہیں۔ اُن سے کوئی بوجھ کہہ سکتا ہے کہ نبی پاک ﷺ کو شفیع

ماننے والا ابو جہل کے برابر مشرک ہے۔ تو پھر تم اس چھوٹے بچے کو اپنے لئے شفیع مان رہے ہو۔ تو کیا تم ابو جہل سے بھی بڑھ کر مشرک ہو جاؤ گے یا نہیں؟ یعنی تمہارا شرک ابو جہل سے بھی زیادہ ہو جائے گا یا نہیں؟

ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے۔ کہ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے قبیلہ بنو تمیم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ محدثین کرام فرماتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام کا مقصد یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سفارش سے اتنی کثرت کے ساتھ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔  
نوٹ:

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ جامع الصغیر میں حدیث پاک ہے شفاعتی یوم القيامة حق فمن لم یؤمن بہا لم یکن من اہلہا۔  
قیامت کے دن میری شفاعت برحق ہے جو اس پر ایمان نہیں لائے گا اس کو میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔  
علامہ مناوی الجامع الصغیر کی شرح میں فرماتے ہیں کہ بعض محدثین نے اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے۔

وجہ استدلال:

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نبی پاک علیہ السلام کی شفاعت اہلسنت کو ہی نصیب ہوگی کیونکہ وہ شفاعت کے قائل ہیں۔ اور جو لوگ نبی پاک علیہ السلام کی شفاعت پر عقیدہ نہیں رکھتے بلکہ شفاعت کا عقیدہ رکھنے والے کو ابو جہل جیسا مشرک قرار دیتے ہیں تو وہ برگز شفاعت کے حقدار نہیں۔

marfat.com

Marfat.com



دارقطنی میں حدیث ہے کہ

من زار قبری وجبت له شفاعتی۔

جس نے میری قبر مبارک کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

امام سیوطی فرماتے ہیں اس کی کئی ضعیف سندیں ہیں لیکن سب سندوں کے جمع

ہونے کی وجہ سے یہ حدیث درجہ حسن کو پہنچ گئی ہے۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جب کئی ضعیف

حدیثیں مل جائیں تو حدیث کا ضعف ختم ہو جاتا ہے۔

اور جو لوگ سرکار علیہ السلام کی شفاعت کے قائل نہیں ان کو ان آیات پر غور کرنا

چاہیے۔

لما تنفعهم شفاعۃ الشافعیین۔

کافروں کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت نفع نہیں پہنچائے گی۔

اگر مسلمانوں کے لئے بھی شفاعت نافع نہ ہو کافروں کیلئے بھی نہ ہو تو پھر کافروں کی مذمت

اس آیت سے کیسے ہوگی۔ اسی طرح فرمایا۔

من ذالذی یشفع عنده الا باذنه۔

کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے اذن کے بغیر شفاعت کرے۔

تفسیر نیشاپوری کے اندر ہے کہ اس آیت میں نبی پاک علیہ السلام کی شفاعت کا

ذکر ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ نبی پاک علیہ السلام کا اپنی امت

کے گناہگاروں کے لئے شفاعت کرنا برحق ہے۔

علامہ تفتازانی شرح عقائد میں فرماتے ہیں کہ نبی پاک علیہ السلام اور دیگر انبیاء

marfat.com

Marfat.com

کرام علیہم السلام اپنی امتوں کیلئے شفاعت کریں گے اور ان کا شفاعت کرنا قرآن و سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

اسماعیل دہلوی کا سرکار علیہ السلام کی بارگاہ میں کھلی توہین کا ارتکاب مولوی اسماعیل نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ آنے والے واقعات سے سب بندے بڑے ہو یا چھوٹے یکساں بے خبر اور نادان ہیں۔ یہاں اس نے بڑے بندوں سے مراد انبیاء اور اولیاء لئے ہیں اور چھوٹے بندوں سے مراد باقی مخلوقات لی ہے۔  
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ماترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنة الى ان تنقصی الدنيا حتی يبلغ من معه ثلاث مئة فصاعدا الا وقد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلہ۔ (ابوداؤد)

کہ نبی پاک علیہ السلام نے قیامت تک پیدا ہونے والے جو بھی فتنے تھے ان فتنوں کے قائدین کے نام اور ان قائدین کے آباء و اجداد اور ان کے قبیلوں کے نام بھی ہمارے لئے بیان فرمادیئے۔ (تنقیح الرواة میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے)

بخاری شریف میں حدیث ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے ایک محفل کے اندر ہی کائنات کی ابتدا سے قیامت تک کے آنے والے واقعات کو بیان فرما دیا۔ بلکہ جنتیوں کے جنت جانے کے واقعات کو اور جہنمیوں کے جہنم واصل ہونے کے واقعات کو بھی بیان فرما دیا۔

تو اس حدیث پاک سے صراحتاً ثابت ہوا کہ مولوی اسماعیل دہلوی کا یہ کہنا کہ انبیاء علیہم السلام کو آنے والے واقعات کی کوئی خبر نہیں ہے، یہ اس کی دریدہ ذہنی اور نبی پاک علیہ



کلام کی شان میں مرتع گستاخی ہے۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ میں اس آدمی کو بھی جانتا ہوں کہ جو سب  
آخر میں جہنم سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔

اسی طرح بخاری شریف میں ایک اور حدیث پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک آدمی سے  
پس کے گناہوں کے بارے میں پوچھے گا تو وہ اپنے چھوٹے چھوٹے گناہوں کے بارے میں  
نکادے گا اور بڑے بڑے گناہوں کو چھپالے گا ان کے بارے میں نہیں بتائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ  
ارشاد فرمائے گا کہ اس کے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھ دو۔ تو وہ  
عرض کرے گا کہ میرے اور بھی کافی سارے گناہ ہیں۔

نوٹ: اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام قیامت کے بعد پیش  
آنے والے واقعات کو بھی جانتے ہیں۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ نبی پاک علیہ السلام حوض کوثر پر تشریف فرما  
ہوں گے۔ کچھ لوگ آپ کے پاس لائے جائیں گے آپ فرمائیں گے کہ یہ میرے صحابی  
ہیں۔ پھر فرشتے عرض کریں گے کہ انہوں نے آپ کے بعد ارتداد کی راہ اختیار کی لی  
تھی۔ سرکار علیہ السلام فرمائیں گے ان کے لئے دوری ہے ان کو یہاں سے دور کر دو۔

وجہ استدلال:

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نبی پاک علیہ السلام جو واقعہ ابھی پیش نہیں آیا  
اس کے بارے میں پہلے بتا رہے ہیں کہ ایسا واقعہ وقوع پذیر ہوگا۔

صحیح مسلم، ابوداؤد، نسائی اور مشکوٰۃ شریف میں حدیث پاک ہے کہ جنگ بدر سے  
ایک دن پہلے خط کھینچ کر فرمایا کہ کل فلاں کافر جہاں گرے گا اور فلاں کافر یہاں گرے

marfat.com

Marfat.com

گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ جس جگہ کی سرکار علیہ السلام نے شاہد ہی فرمائی تھی کوئی کافر بھی اس سے ایک انچ بھی ادھر ادھر نہیں گرا۔ وہیں گر کر واصل جہنم ہوا۔

وجہ استدلال:

اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہوا ہے کہ نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے کے جتلانے سے مستقبل میں پیش آنے والے واقعات سے باخبر ہیں۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ جب سرکار علیہ السلام مرض وصال میں بیمار تھے تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ میرے ابا جان پر کتنی تکلیف ہے۔ تو سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

”لا حرب علی ابیک بعد الیوم“

آج تکلیف ہے کل نہیں ہوگی۔ مطلب یہ کہ کل میرا وصال ہو جائے گا۔

اس حدیث کے اندر بھی اہل علم کے لئے اس امر کا دافر ثبوت موجود ہے کہ نبی پاک علیہ السلام آنے والے واقعات سے باخبر ہیں۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ ”اور علیہ السلام نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سرگوشی فرمائی تو آپ رو پڑیں۔ کچھ دیر کے بعد آپ نے سرگوشی فرمائی تو آپ ہنس پڑیں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے پہلے آپ رو پڑیں پھر ہنس پڑیں؟ تو حضرت زہراء رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب پہلی بار آپ نے سرگوشی فرمائی تو آپ ﷺ نے مجھے خبر دی کہ اس مرض میں میرا وصال ہو جائے گا تو میں یہ سن کر رو پڑی اور جب دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی تو مجھے بتلایا کہ تم سب سے پہلے فوت ہو کر میرے پاس پہنچو گی تو میں یہ بات سن کر ہنس پڑی۔

marfat.com

Marfat.com



اس حدیث پاک کے اندر بھی اس آدمی کے لئے جس کی بصیرت اور بصارت پر  
 سے نہ پڑ گئے ہوں اس امر کی واضح دلالت ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کو علم ہے کہ کون کب  
 مت ہوگا۔ تو یہ بھی مستقبل کی بات ہے جو سرکار علیہ السلام بتلا رہے ہیں۔

بخاری میں حدیث پاک ہے کہ ازواج مطہرات نے پوچھا یا رسول اللہ ہم سے کون  
 حب سے پہلے فوت ہو کر پہنچے گی؟ سرکار علیہ السلام نے فرمایا جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔  
 ازواج مطہرات نے سرکار علیہ السلام کے وصال کے بعد ہاتھوں کو مایا تو حضرت سودا کے  
 ہاتھ لمبے تھے۔ لیکن نبی پاک علیہ السلام کی مراد سخاوت تھی۔ حضرت زینب بنت جحش سب  
 سے زیادہ غنی تھیں لہذا سب سے پہلے وہ فوت ہو کر جوار رحمت میں پہنچیں۔

نوٹ: اس حدیث پاک سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ازواج مطہرات کا عقیدہ یہی تھا  
 کہ نبی پاک علیہ السلام جانتے ہیں کہ ہماری زندگی کب ختم ہوگی۔ نبی پاک ﷺ نے ان کے  
 یہ عقیدہ کا انکار نہیں فرمایا۔ یہ حدیث تقریری بن گئی۔ اگر یہ عقیدہ غلط ہوتا تو نبی پاک علیہ  
 السلام ٹوک دیتے۔ اس حدیث پاک کے اندر بھی اس امر کی قطعی دلیل موجود ہے کہ نبی پاک  
 علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ماکون کا علم عطا فرمایا ہے۔

ابو یعلیٰ، مسند امام احمد، طبرانی، شفا شریف اور زرقانی میں حدیث پاک ہے۔  
 حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ نبی پاک علیہ السلام جب ہم سے جدا ہوئے جو پرندہ آسمان  
 کی فضاؤں میں حرکت کر رہا تھا، اس کے بارے میں نبی پاک علیہ السلام نے بیان فرمادیا۔  
 علامہ بیہقی مجمع الزوائد میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی صحیح بخاری کے راوی  
 ہیں۔ اور صحیح ابن حبان کے اندر بھی یہ حدیث پاک موجود ہے۔ (جلد اول صفحہ 8)

امام سیوطی نے خصائص کبریٰ کے اندر اس حدیث کو نقل فرمایا۔ علامہ زرقانی

marfat.com

Marfat.com

فرماتے ہیں اس حدیث میں اس امر کی صراحت ہے کہ نبی پاک علیہ السلام نے ہر چیز کو اجمالاً بھی بیان کر دیا اور تفصیلاً بھی بیان کر دیا۔ اسی طرح علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں لکھا ہے۔ بخاری شریف میں حدیث ہے کہ حضور علیہ السلام نے جنگ خیبر کے موقع پر فرمایا کہ کل میں جھنڈا اس کو عطا فرماؤں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ چنانچہ حضرت علی کے ہاتھ پر خیبر کا قلعہ فتح ہوا۔ کیونکہ سرکار علیہ السلام کے حکم کے مطابق جھنڈا ان کو عطا کیا گیا تھا۔

### وجہ استدلال:

اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی پاک علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مستقبل میں پیش آنے والے واقعات سے باخبر ہیں۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب جنین پر چار ماہ گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس پیدا ہونے والے بچے کی عمر، عمل اور رزق لکھ دیتا ہے اور یہ بھی لکھ دیتا ہے کہ وہ بد بخت ہوگا یا نیک بخت۔

### وجہ استدلال:

جب ایک فرشتہ کو اللہ تعالیٰ یہ کمال عطا کر دیتا ہے کہ تمام کائنات کے پیدا ہونے والے بچوں کی زندگی میں پیش آنے والے تمام حالات و واقعات کو جان لیتا ہے تو نبی کریم ﷺ تمام کائنات کے احوال سے مطلع کیوں نہیں ہو سکتے۔ نیز اگر کسی غیر اللہ کا کل کی بات جان لینا شرک ہے تو نبی پاک ﷺ کے لئے ہی کیوں شرک ہے۔ وہ فرشتہ بھی تو غیر اللہ ہے جس کو اس پیدا ہونے والے حالات و واقعات کا پتہ ہے تو ثابت ہو گیا کہ شرک تب



جب کوئی ذاتی علم غیب ثابت کرے۔ اگر عطائی طور پر ثابت کیا جائے جس طرح فرشتے کے لئے ثابت ہے تو پھر شرک نہیں۔

ابوداؤد شریف میں حدیث پاک ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگ کئی شہر آباد کریں گے۔ ان آباد کرنے والے شہروں میں سے ایک کا نام بصرہ ہوگا۔ تو سرکار علیہ السلام نے صحابی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر تو وہاں سے گزرے یا وہاں داخل ہو جائے تو اس شہر کی شور والی زمین میں نہ چلنا، نہ گھاس والی زمین میں چلنا، نہ بازاروں میں چلنا، نہ امراء کے دروازوں پر جانا بلکہ شہر کے اطراف میں چلنا۔ کیونکہ اس شہر کے اندر زلزلے بھی آئیں گے اور لوگ زمین کے اندر بھی دھنس جائیں گے اور کچھ لوگ ایسے ہونگے جو رات کو سوئیں گے تو درست حالت میں ہوں گے اور صبح اُنھیں گے تو بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے۔

### وجہ استدلال:

اس حدیث پاک میں ہر اس آدمی کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ نے عقل و فہم کا کچھ حصہ عطا فرمایا واضح دلالت موجود ہے۔ نبی کریم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جتلانے سے آنے والے واقعات سے باخبر ہیں۔ ان تمام حدیثوں کی صراحت کے باوجود اگر کوئی اس صریح اسلامی عقیدے کو کفر و شرک قرار دے تو ہم دنیا میں تو اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے البتہ آخرت میں وہ اپنے اس قول و اعتقاد کی سزا بھگتے گا۔ كما قال الله تعالى:

وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون۔

نوٹ: تنقیح الرواۃ میں ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اور ناصر الدین البانی نے صحیح ابوداؤد میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

ابوداؤد شریف میں حدیث پاک ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری

امت کے کچھ لوگ دجلہ کی نہر کے پاس جو نرم زمین ہے جس کو بصرہ کہا جاتا ہے وہاں اتریں گے تو تاتاری لوگ ان پر حملہ کرنے کے لئے آئیں گے۔ ان کے ناک سرخ ہوں گے۔ اور آنکھیں انتہائی چھوٹی ہوں گی۔ تو ان کے حملہ کے وقت کچھ لوگ اپنے بیلوں اور مویشیوں کو لے کر جنگل میں چلے جائیں گے اور کچھ لوگ امان طلب کر لیں گے۔ یہ دونوں گروہ ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اپنی اولاد کو پس پشت ڈال کر جنگ کریں گے۔ تو وہ سب سے افضل شہداء میں شمار ہوں گے۔

نوٹ: تنقیح الرواۃ میں ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

نوٹ: نبی پاک علیہ السلام نے اس واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا جب ہلاکو خان نے بغداد پر حملہ کیا اور بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ مسلمانوں کے عباسی خلیفہ نے بادشاہ سے امان طلب کی لیکن بعد میں اس کو قتل کر دیا گیا۔

وجہ استدلال:

اس حدیث پاک کے اندر بھی ہر اس آدمی کیلئے جس کی بصارت اور بصیرت ماؤف نہیں ہو چکی کی ہدایت کا واضح سامان موجود ہے۔ اور اگر اس کے دل میں نبی پاک علیہ السلام کی عظمت پر ذرہ بھی یقین ہو تو فوراً جان لے گا کہ نبی پاک علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی عطا سے عالم الغیب ہیں۔

نوٹ: تنقیح الرواۃ کے اندر اس حدیث کو بھی صحیح قرار دیا گیا ہے۔



## اقوال علماء کرام

علامہ طاہر مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلے کائنات کا مشاہدہ کیا پھر کائنات کے بنانے والے کا ان کو عین الیقین حاصل ہوا۔ نیا پاک علیہ السلام نے پہلے اللہ پاک کو دیکھا اور پھر زمین و آسمان کی تمام چیزوں کو جانا۔  
(مجمع البحار جلد 3 صفحہ 366)

اسی طرح اسی کتاب کے اسی صفحہ پر مذکورہ بزرگ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تمام آسمان زمین کی چیزیں منکشف فرمادیں اس طرح نیا پاک علیہ السلام کو بھی تمام زمین و آسمان کے مغیبات پر اطلاع بخشی۔  
اس طرح اسی کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ نیا پاک علیہ السلام امت کے تمام احوال کو جانتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو جلد 3 صفحہ 271)

اسی کتاب کے اسی صفحہ پر مزید ارشاد فرماتے ہیں:  
نیا پاک علیہ السلام امت کے احوال کو جانتے بھی ہیں اور ان کو تکالیف سے بچاتے بھی ہیں۔

علامہ تفتازانی شرح عقائد میں فرماتے ہیں علم غیب ایسا امر ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور بندے اس کو نہیں جان سکتے جب تک اللہ تعالیٰ ان کو علم عطا نہ فرمائے۔  
کذا فی شرح الفقہ الاکبر۔

وجہ استدلال:

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے جو علم وہ علم غیب ذاتی طور پر

نہیں جانتے اللہ کی عطا سے جانتے ہیں۔

علامہ ابن حجر فتاویٰ حدیثیہ اور امام نووی علیہما الرحمہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں:  
کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے مخلوق کو حاصل ہو سکتا ہے۔

علامہ زرقانی مواہب کی شرح میں فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام سرکار علیہ السلام کے علم غیب پر مطلع ہونے پر یقین رکھتے تھے۔

اب غور کرنا چاہیے کہ مولوی سرفراز صاحب اپنی کتابوں میں کہتے رہتے ہیں کہ علم غیب کا عقیدہ رکھنے والے مشرک اور کافر ہیں۔ تو پھر لازم آیا کہ یہ اکابر علماء جن کے ہم نے حوالے پیش کئے ہیں بلکہ صحابہ کرام یہ سب مشرک اور کافر ہوں۔ العیاذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی کا نبی پاک علیہ السلام کے خیال مبارک کو

گدھے اور بیل کے خیال سے بدتر قرار دینا

مولوی اسماعیل دہلوی نے صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کی طرف خیال کرنا اور نماز میں آپ کی طرف متوجہ ہونا گدھے اور بیل کے خیال میں غرق ہو جانے سے بدتر ہے۔ اس کی وجہ اس نے یہ بیان کی ہے کہ گدھے کا خیال حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور نبی پاک کا تصور تعظیم کے ساتھ آتا ہے تو نمازی نبی پاک ﷺ کی طرف تعظیم کے ساتھ خیالی لے جانے کی وجہ سے مشرک ہو جائے گا۔

تو اعلیٰ حضرت نے اس عبارت پر جرح کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ شاید دو ایک کے سوا قرآن عظیم کی کسی سورت کا نماز میں تلاوت کرنا اس و بانی شرک سے نہ بچے گا۔ جن سورتوں میں حضور پر نور ﷺ یا دیگر انبیاء کرام یا ملائکہ عظام یا صحابہ کبار یا متقین و محسنین کی صریح تعریفیں ہیں۔ ان کا تو کہنا ہی کیا۔ بونہی و بھٹی جن میں حضرات انبیاء علیہ السلام کے



مفسر مذکور ہیں ان کا تصور جب آئے گا محنت ہی سے آئے گا۔ (الکو کبۃ الہا بیہ 59)

نوٹ: اعلیٰ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید کی ایسی بے شمار آیات ہیں جن میں نبی پاک علیہ السلام کا ذکر پایا گیا ہے۔ تو اگر آدمی نماز میں اُن آیات کی تلاوت کرے گا تو ضرور نبی پاک علیہ السلام کی طرف خیال جائے گا تو خیال تعظیم کے ساتھ آئے گا یا توہین کے ساتھ، اگر تعظیم کے ساتھ آئے گا تو بقول اسماعیل دہلوی ایسا خیال لانے والا مشرک ہو جائے گا اور اگر توہین کے ساتھ آئے گا تو نمازی ویسے ہی کافر ہو جائے گا کیونکہ توہین انبیاء کفر ہے۔ اب اسماعیل دہلوی کے نزدیک نماز میں قرآن مجید پڑھنے کی کیا صورت ہوگی؟ اور نماز کے باہر تلاوت کرنا بھی شرک ٹھہرے گا کیونکہ اگر نماز میں نبی پاک علیہ السلام کی طرف خیال کا بھیرنا شرک کی طرف لے جاسکتا ہے تو نماز سے باہر بھی شرک کی طرف لے جاسکتا ہے۔ تو گویا اسماعیل دہلوی کے نزدیک نہ نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیے نہ نماز کے باہر۔

اب ہم ذیل میں قرآن مجید کی چند آیات پیش کرتے ہیں جن میں نبی پاک علیہ السلام کا ذکر پایا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تیری طرف اور اس پر جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے۔

اب ظاہر ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا اس کا خیال نبی پاک علیہ السلام کی طرف جائے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہٗ

ترجمہ: جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو کہ میں بتانے والا ہوں زمین میں ایک نائب۔

تو جو آدمی اس آیت کریمہ کی تلاوت کرے گا بدیہی بات ہے اس آدمی کا خیال نبی پاک علیہ السلام کی طرف جائے گا۔ اب خیال نبی پاک علیہ السلام کی طرف تعظیم کے ساتھ جائے گا یا توہین کے ساتھ؟ اگر تعظیم کے ساتھ جائے گا تو بقول اسماعیل دہلوی یہ شرک ہو جائے گا کیونکہ بقول اسماعیل دہلوی کسی مقدس ہستی کی طرف توجہ کا ہو جانا شرک کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر نبی پاک علیہ السلام کا خیال توہین کے ساتھ آگیا تو پھر ویسے کافر ہو جائے گا۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ.

ترجمہ: اور خون کرتے تھے پیغمبروں کا ناحق۔

اب ظاہر بات ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا اس کا خیال انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف جائے گا تو پھر بقول اسماعیل دہلوی یہ آیت پڑھنے والا مشرک ہو جانا چاہیے۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجَبْرِيلِ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ.

ترجمہ: تو کہہ دے کہ جو کوئی ہووے دشمن جبرائیل کا سو اس نے تو اتارا ہے یہ کلام تیرے دل پر اللہ کے حکم کا۔

اب ظاہر بات ہے کہ جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا تو اس کا خیال نبی پاک علیہ السلام کی طرف ضرور جائے گا پھر کیا وہابی حضرات کے نزدیک یہ آیت کریمہ نماز میں پڑھنی جائز نہیں؟

marfat.com

Marfat.com



اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

من کان عدوا لله و ملئکته و رسله.

ترجمہ: جو کوئی ہووے دشمن اللہ کا اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا۔

تو جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا تو ضرور اس کی توجہ نبی پاک علیہ السلام کی طرف

مبذول ہوگی۔ تو پھر کیا یہ آیت کریمہ نماز میں پڑھنی حرام ہے؟

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا. (سورہ بقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والوں تم نہ کہو راعنا اور کہو انظرنا۔

اب ظاہر بات ہے جو آدمی نماز میں یہ آیت کریمہ پڑھے گا اور کچھ سوجھ بوجھ رکھتا

ہوگا تو ضرور غور کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے لفظ راعنا بولنے سے کیوں منع فرمایا تو پھر اس کے

ذہن میں یہ بات آئے گی کہ یہودی جب سرکار علیہ السلام کی بارگاہ میں آتے اس لفظ کو بگاڑ کر

استعمال کرتے۔ اب اس کا معنی مغرور و متکبر بن جاتا یا اس کا معنی چرواہا بن جاتا تو اللہ تعالیٰ

نے ایسا لفظ بولنا منع کر دیا جس کو آڑینا کر یہودی نبی پاک علیہ السلام کی شان میں گستاخی کر

سکیں۔ تو پھر کیا یہ آیت کریمہ نماز میں پڑھنا منع ہے؟

اسی طرح قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما کفر سلیمان.

ترجمہ: اور کفر نہیں کیا سلیمان نے۔

اب ظاہر ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا اس کے دل میں سلیمان علیہ السلام کا خیال

آئے گا۔ تو پھر سلیمان علیہ السلام کی طرف نماز میں خیال منانا اور اس کی طرف توجہ دہانی کی طرف نہیں

لے جائے گا؟ تو پھر نماز میں کیا یہ آیت کریمہ نہیں پڑھنی چاہیے؟

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الم تعلم ان الله على كل شيء قدير.

ترجمہ: کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اب ظاہر بات ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا وہ ضرور سرکار علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوگا۔ تو پھر کیا وہابی حضرات کے نزدیک یہ آیت کریمہ نہیں پڑھنی چاہیے؟

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الم تعلم ان الله له ملك السموت والارض.

ترجمہ: کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمان اور زمین کی۔

تو اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہو رہا ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کا خیال مبارک نماز میں کرنا جائز اور صحیح ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے

ام تريدون ان تسئلوا رسولكم.

ترجمہ: کیا تم مسلمان بھی چاہتے ہو کہ سوال کرو اپنے رسول سے۔

تو جو آدمی اس آیت کریمہ کو پڑھے گا ضرور اس کا خیال نبی پاک علیہ السلام کی طرف جائے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين.

ترجمہ: کہو مجھے آئیں سند اپنی اگر تم سچے ہو۔

marfat.com

Marfat.com



جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اس کا خیال نبی پاک علیہ السلام کی طرف

ہوگا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انا ارسلک بالحق بشیرا و نذیرا۔

ترجمہ: بے شک ہم نے تجھ کو بھیجا ہے سچا دین دے کر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے

والا۔

اب ظاہر بات ہے جو آدمی اس آیت کریمہ کو پڑھے گا ضرور اس کا خیال نبی پاک

علیہ السلام کی طرف جائے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا تسئل عن اصحاب الجحیم۔

ترجمہ: اور تجھ سے پوچھ نہیں دوزخ میں رہنے والوں کی۔

اب جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اس کا خیال نبی پاک علیہ السلام کی طرف

جائے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولن ترضی عنک الیہود ولا النصری حتی تتبع ملتہم قل ان ہدی

اللہ ہو الہدی ولن اتبعن اہواءہم بعد الذی جاءک من العلم مالک من

اللہ من ولی ولا نصیر۔

ترجمہ: ہرگز راضی نہ ہوں گے تجھ سے یہود اور نہ نصاریٰ جب تک تو تابع نہ ہو ان

کے دین کا تو کہہ دے جو راہ اللہ بتلا دے وہی راہ سیدھی ہے۔ اگر بالفرض تو تابعداری کرے

marfat.com

Marfat.com

اُن کی خواہشوں کی بعد اس علم کے جو تجھ کو پہنچا تیرا کوئی نہیں اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنے والا اور نہ مددگار۔

اس آیت کریمہ کی تلاوت کے وقت بھی نبی پاک علیہ السلام کا خیال ضرور آئے گا۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واذابتلی ابراہیم ربہ بکلمات واتمہن۔

ترجمہ: جب آزمایا ابراہیم کو اس کے رب نے کئی باتوں میں پھر اس نے وہ پوری کیں۔

اب ظاہر بات ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا اس کے دل میں ابراہیم علیہ السلام کا خیال آئے گا۔ تو پھر کیا یہ آیت پڑھنی نماز میں جائز نہیں؟ حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فاقرء واما تیسر من القرآن۔

تو اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر آیت نماز میں پڑھنی جائز ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وعهدنا الی ابراہیم و اسماعیل۔

ترجمہ: اور حکم کیا ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو۔

اب ظاہر بات ہے جو آدمی آیت کریمہ پڑھے گا اس کے دل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کا خیال آئے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ربنا وابعث فیہم رسولا منهم۔

marfat.com

Marfat.com



ترجمہ: اسے پروردگار ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول ان ہی میں سے۔  
تو جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا تو ضرور اس کا خیال نبی پاک علیہ السلام کی طرف  
جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا.

ترجمہ: ہو رسول تم پر گواہی دینے والا۔

اب ظاہر بات ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ نماز میں پڑھے گا اس کا خیال ضرور نبی  
کلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف جائے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنُعْلِمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ وَ مِمَّنْ

يَقْلِبُ عَلَى عَقْبِهِ.

ترجمہ: ہمیں مقررہ کیا تھا ہم نے وہ قبلہ جس پر تو پہلے تھا مگر اس واسطے کہ ہم ممتاز  
کریں کہ کون رسول کی پیروی کرے گا اور کون پھر جائے گا اُلٹے پاؤں۔

اب ظاہر بات ہے کہ جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا۔ اس کا خیال ضرور نبی پاک  
کلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف جائے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا.

ترجمہ: بے شک ہم دیکھتے ہیں بار بار اٹھنا تیرے منہ کا آسمان کی طرف۔۔۔ البتہ

پھر اس کے ہم تجھ کو جس

اب ظاہر بات ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا اُس کا خیال ضرور نبی پاک ﷺ کی  
 الصلوٰۃ والسلام کی طرف جائے گا۔ اب دوسری صورتیں ہیں کہ نبی پاک ﷺ کا خیال تعظیم کے  
 ساتھ آئے گا یا توہین کے ساتھ آئے گا۔ اگر تعظیم کے ساتھ آئے گا تو بقول اسماعیل دہلوی  
 آدمی مشرک ہو جائے گا۔ اور اگر توہین کے ساتھ آئے گا تو ویسے کافر ہو جائے گا۔ تو کیا وہابی  
 حضرات کے نزدیک قرآن مجید میں ایسی آیات بھی ہیں جن کے پڑھنے سے آدمی مشرک  
 جاتا ہے؟

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَوَلَّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

ترجمہ: اب پھیر منہ اپنا طرف مسجد حرام کے۔

ظاہر بات ہے کہ جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اُس کا خیال حضور علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام کی طرف جائے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَنَنْتَهِیَنَّ الَّذِينَ أُولُوا۟ الْكُتُبَ بِكُلِّ آيَةٍ مَّا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ .

ترجمہ: اگر تو اہل کتاب کے پاس ساری نشانیاں بھی لے آئے تو بھی نہ مانیں گے  
 تیرے قبلہ کو۔

ظاہر بات ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا اُس کا خیال ضرور حضور ﷺ کی  
 طرف جائے گا۔ تو پھر کیا وہابی حضرات کے نزدیک نماز میں یہ آیت کریمہ پڑھنا حرام ہے؟  
 اسی طرح ارشاد ہے:

وَلَنَنْتَهِیَنَّ أَهْلَ الْأَرْضِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَةِ إِذَا تَمَعُوا

marfat.com

Marfat.com



ترجمہ: اگر تو چلا ان کی خواہشوں پر بعد اس علم کے جو تجھ کو پہنچا تو بے شک تو بھی ہوا  
بے انصافوں میں۔

اب ظاہر ہے جو بھی آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا تو ضرور اس کے دل میں نبی پاک  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف خیال جائے گا۔

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ اتَّيْنَهُمُ الْكِتَابُ يَغْرِفُونَ كَمَا يَغْرِفُونَ ابْنَاءَهُمْ.

ترجمہ: جن کو ہم نے دی ہے کتاب، پہچانتے ہیں اس کو جیسے پہچانتے ہیں اپنے  
بیٹوں کو۔

اب جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا تو ضرور اس کا خیال نبی پاک علیہ الصلوٰۃ و  
السلام کی طرف جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ.

ترجمہ: حق وہی ہے جو تیرا رب کہہ دے پھر تو نہ ہو شک لانے والا۔

اب جو یہ آیت کریمہ پڑھے گا اس کا خیال ضرور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کی طرف جائے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لِلْحَقِّ

مِنْ رَبِّكَ.

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ: جس جگہ سے تو نکلے سو منہ کر اپنا مسجد حرام کی طرف اور بے شک یہی حق ہے تیرے رب کی طرف سے۔

اب ظاہر بات ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اس کا خیال نبی پاک علیہ السلام کی طرف جائے گا۔

اسی طرح مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ.

ترجمہ: اور جہاں سے تو نکلے منہ کر اپنا مسجد حرام کی طرف اور جس جگہ تم ہوا کرو منہ کرو اسی کی طرف۔

تو اس آیت کریمہ کے اندر بھی اس امر کی واضح دلیل ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کی طرف نماز میں توجہ کرنا جائز ہے۔ کیونکہ اگر توجہ کرنا جائز نہ ہو تو پھر اس آیت کریمہ کا نماز میں پڑھنا ناجائز ٹھہرے گا۔ حالانکہ کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ.

ترجمہ: جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں رسول تم ہی میں سے، پڑھتا ہے تمہارے آگے آیتیں ہماری اور پاک کرتا ہے تم کو اور سکھلاتا ہے تم کو کتاب اور اس کے آگے اسرار اور سکھاتا ہے تم کو جو تم نہ جانتے تھے۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اب ظاہر بات ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اس کا خیال نبی پاک علیہ



اسلام کی طرف متوجہ ہوگا کیونکہ یہاں اللہ تعالیٰ نے صراحتاً نبی پاک علیہ السلام کا ذکر فرمایا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و بشر الصبرین.

ترجمہ: اور خوشخبری دے ان صبر کرنے والوں کو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لہس البر ان تولوا وجوہکم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من

امن بالله والیوم الآخر والملئکة والکتب والنبیین.

ترجمہ: بڑی نیکی تو یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور

رشتوں پر اور سب کتابوں پر اور پیغمبروں پر۔

اب ظاہر بات ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اس کی توجہ نبی پاک علیہ

اسلام کی طرف پھرے گی۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فبعث اللہ النبیین مبشرین و منذرین.

ترجمہ: ”پھر بھیجے اللہ نے پیغمبر خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یسئلونک ماذا ینفقون.

ترجمہ: لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کریں۔

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قل ما انفقت من شیء

Marfat.com

ترجمہ: تم فرما دو جو کچھ تم خرچ کرو مال سے۔

اب ظاہر بات ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اس کی توجہ نبی پاک علیہ السلام کی طرف جائے گی۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یَسْئَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ .

ترجمہ: تجھ سے پوچھتے ہیں مہینہ حرام کو کہ اس میں لڑنا کیسا تم فرما دو لڑائی اس میں

بڑا گناہ ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا اِثْمٌ كَبِيرٌ .

ترجمہ: پوچھتے ہیں حکم شراب کا اور جوئے کا کہہ دے ان میں بڑا گناہ ہے۔

تو بد یہی چیز ہے کہ جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اس کا خیال نبی پاک علیہ السلام کی طرف جائے گا۔ پھر کیا یہ آیت کریمہ نماز میں پڑھنا جائز نہیں؟

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُفْقُونَ قُلْ الْعَفْوَ .

ترجمہ: لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں کہہ دیجئے جو بچے اپنے خرچ

ے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ التَّيْمِيِّ قُلْ اَصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ .

ترجمہ: لوگ پوچھتے ہیں تیسرے میں آپ فرما دیجئے سنوارنا



ان کے کام کا بہتر ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ اَذَىٰ .

ترجمہ: تجھ سے پوچھتے ہیں حکم حیض کا کہہ دو وہ گندگی ہے۔

اب ظاہر بات ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ نماز میں پڑھے گا اس کی توجہ ضرور نبی پاک علیہ السلام کی طرف مبذول ہوگی۔ یا پھر وہابی حضرات یہ کہہ دیں کہ یہ آیت کریمہ نماز میں پڑھنی جائز نہیں ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ .

ترجمہ: کہانی اسرائیل سے اُن کے نبی نے۔

اب ظاہر بات ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا اس کے دل میں اللہ کے ایک نبی کا خیال آئے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَتْلَ دَاوُدَ جَالُوتَ .

ترجمہ: اور قتل کیا داؤد نے جالوت کا۔

اب ظاہر ہے جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا اس کے دل میں داؤد علیہ السلام کا خیال آئے گا اور اساعیل دہلوی کہتا ہے نماز میں کسی بھی مقدس ہستی کا خیال آنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے پھر کیا یہ آیت کریمہ پڑھنے سے نماز فاسد ہو جائے گی؟

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

marfat.com  
Marfat.com

تلك ايت الله نتلوها عليك بالحق وانك لمن المرسلين.  
ترجمہ: یہ آیتیں اللہ کی ہیں جو ہم تجھ کو سناتے ہیں ٹھیک ٹھیک اور بے شک تو ہمارے  
رسولوں میں سے ہے۔

اسی طرح ارشادِ باری ہے:

تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض منهم من كلم الله ورفع  
بعضهم درجات.

ترجمہ: یہ سب رسول کو فضیلت دی ہم نے ان میں بعض سے بعض کو کوئی تو وہ ہے  
کہ کلام فرمایا اس سے اللہ سے اور بلند کئے بعضوں کے درجے۔ (ترجمہ محمود الحسن)  
اب ظاہر بات ہے کہ جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اس کا خیال نبی پاک علیہ  
السلام کی طرف جائے گا اور دیگر انبیاء کرام کی طرف بھی اس کی توجہ مبذول ہوگی۔  
اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الم تر الى الذي حاج ابراهيم في ربه ان اتة الله الملك اذ قال  
ابراهيم ربي الذي يحيي ويميت.

ترجمہ: کیا تو نے نہ دیکھا اس شخص کو جس نے جھگڑا کیا ابراہیم سے اس کے رب کی  
بابت اسی وجہ سے کہ دی تھی اللہ نے اس کو سلطنت جب کہا ابراہیم نے میرا رب وہ ہے جو زندہ  
کرتا ہے اور مارتا ہے۔

تو جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اس کی توجہ نبی پاک علیہ السلام اور ابراہیم  
علیہ السلام کی طرف مبذول ہوگی تو پھر کیا یہ آیت کریمہ نماز میں نہیں پڑھنی چاہیے؟

اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

marfat.com

Marfat.com



امن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون كل امن بالله و  
ملكه وكتبه ورسله.

ترجمہ: مان لیا رسول نے جو کچھ اتر اس کی طرف اس کے رب کی طرف اور  
مسلمانوں نے بھی سب نے مانا اللہ کو اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے  
رسولوں کو۔

اب وہ رسول یہ کہتے ہیں:

لا نفرق بين احد من رسله.

ترجمہ: ہم جدا نہیں کرتے کسی کو اس کے پیغمبروں میں سے۔

تو اب ظاہر بات ہے کہ جو آدمی اس آیت کریمہ کو پڑھے گا ضرور اس کے دل  
میں حضرات انبیاء علیہم السلام کا تصور و خیال آئے گا۔ پھر کیا یہ آیت اس وجہ سے نہیں پڑھنی  
چاہیے تاکہ دل میں انبیاء علیہم السلام کا خیال نہ آجائے؟  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ .

ترجمہ: تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو تاکہ محبت کرے تم سے اللہ  
اور بخشے گناہ تمہارے۔

اب جو آدمی اس آیت کریمہ کو پڑھے گا ضرور اس کے دل میں نبی پاک ﷺ کا  
خیال آئے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ

ترجمہ: تو کہہ حکم مانو اللہ کا اور رسول کا۔

اب جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا تو ضرور اُس کے دل کی توجہ حضور سید عالم ﷺ کی طرف منعطف ہوگی۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحاً و آل ابراہیم و آل عمران علی العلمین۔

ترجمہ: بے شک اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کے گھر کو اور عمران کے گھر کو سارے جہان سے۔

تو اب بد یہی امر ہے کہ جو آدمی اس آیت کریمہ کو پڑھے گا تو ان بزرگ ہستیوں کا خیال ضرور اُس کے دل میں جائے گا۔ تو اگر اسماعیل دہلوی کی تحقیق مانی جائے کہ نماز میں کسی مقدس ہستی کا خیال لانا نماز توڑنے کا سبب ہے تو پھر لازم آئے گا کہ نماز میں یہ آیات مبارکہ پڑھنی جائز نہ ہوں۔

حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

فاقرء و اما تیسر من القرآن۔

ترجمہ: کہ جو بھی قرآن مجید سے آسان لگے اُس کو پڑھو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ہنالک دعا زکریا ربہ۔

ترجمہ: وہی دعا کی زکریا نے اپنے رب سے۔

اب ظاہر بات ہے کہ جو آدمی بھی یہ ہمت کرے کہ پڑھے گا اُس کے دل میں حضرت

marfat.com

Marfat.com



نماز کر یا علیہ السلام کا خیال ضروری طور پر آئے گا۔ پھر بقول اسماعیل دہلوی لازم یہی آئے گا کہ قرآن مجید میں کچھ ایسی آیات مبارکہ بھی ہیں کہ جن کو نماز میں تلاوت کرنے سے نماز سرد ہو جاتی ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اذ قال الله يعيسى اني موفيك ورافعك الي.

ترجمہ: جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھا لوں گا اپنی

رف۔

اب جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اس کے دل میں عیسیٰ علیہ السلام کی یاد

پیدا ہوگی۔ اور اس کے ذہن میں اس سارے واقعہ کا نقشہ پھر جائے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اذ اخذ الله ميثاق النبين لما اتيتكم من كتاب و حكمة ثم جاءكم

رسول فصدق لما معكم لتؤمنن به و لتضرنه .....

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا نبیوں سے کہ جب میں تم کو دوں کتاب اور

حکمت پھر آئے تمہارے پاس کوئی رسول جو سچا بتا دے تمہارے پاس والی کتاب کو تو اس رسول

پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔

اب ظاہر بات ہے کہ جو آدمی یہ آیت کریمہ نماز میں پڑھے گا تو اس کے دل میں حضور

نبی کریم ﷺ سمیت دیگر انبیاء علیہم السلام کا بھی خیال آئے گا۔ اگر اسماعیلی شریعت پر عمل

کیا جائے تو پھر لازم آئے گا کہ اس آیت کریمہ کا بھی نماز میں پڑھنا حرام ہو جائے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

marfat.com

Marfat.com

قل امنا باللہ وما انزل علینا وما انزل علی ابراہیم واسمعیل  
واسحق و یعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ و عیسیٰ والنبیون من ربہم۔

ترجمہ: تو کہہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو اترائے ہم پر اور جو اترائے ابراہیم پر اور  
اسماعیل پر اور اسحق پر اور یعقوب پر اور ان کی اولاد پر اور جو ملا موسیٰ اور عیسیٰ کو اور جو  
ملا سب نبیوں کو ان کے پروردگار کی طرف سے۔

تو اب جو آدمی بھی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اس کے دل میں انبیاء علیہم السلام کا  
خیال آئے گا۔ اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی طرف توجہ کرنا مفید  
صلوٰۃ نہیں ہے۔ بلکہ عین عبادت الہیہ ہے۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔

ترجمہ: اور محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں ہو چکے اس سے پہلے بہت رسول۔  
اب جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا اس کے دل میں حضور سید عالم اور دیگر انبیاء  
علیہم الصلوٰۃ والسلام کا خیال ضرور آئے گا۔ تو پھر کیا اس آیت کریمہ کا نماز میں پڑھنا مفید الی  
الشک ہے؟

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لیس لك من الامر شیء۔

ترجمہ: تیرا اختیار کچھ نہیں۔

نوٹ: یہاں مراد ذاتی اختیار ہے اور اس کی وضاحت گذشتہ اوراق میں کر چکے

marfat.com

ہیں۔

Marfat.com



وہابی حضرات جب ان آیات کو تلاوت کرتے ہوں گے تو ان کے دل میں بھی نبی کریم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرف توجہ مبذول ہوتی ہوگی۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اطيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ.

ترجمہ: حکم مانو اللہ اور رسول کا تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِذْ يَقُولُ الْمُؤْمِنِينَ اِنْ يَمْدُكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ اَلْفٍ مِّنَ

الْمَلَائِكَةِ مُنَزَّلِينَ.

ترجمہ: جب تم کہنے لگے مؤمنوں کو کیا تم کو کافی نہیں کہ تمہاری مدد کو بھیجے رب

تمہارا تین ہزار فرشتے آسمان سے اترنے والے۔

اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

طرف نماز میں توجہ کرنا یہ شرک کی طرف لے جانے والا نہیں ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لَنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا انْفَضُّوا

مِّنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ.

ترجمہ: سو کچھ اللہ ہی کی رحمت ہے جو تو نرم دل مل گیا ان کو اگر تو ہوتا تند خوخت دل

تو متفرق ہو جاتے تیرے پاس سے سو تو ان کو معاف کر اور ان کے واسطے بخشش مانگ اور ان

سے مشورہ لے کام میں پھر جب تو قصد کو چکا اس کام کا تو پھر بھروسہ کر اللہ پر۔

marfat.com

Marfat.com

اب ظاہر بات ہے کہ جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اُس کی توجہ نبی پاک ﷺ کی طرف جائے گی۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما كان لنبي ان يغفل.

ترجمہ: نبی کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے۔

اب جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اُس کی توجہ نبی پاک ﷺ کی طرف جائے گی۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يتلوا عليهم اياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة.

ترجمہ: اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر کہ بھیجا رسول انہیں میں سے پڑھتا ہے اُن پر آیتیں اُس کی اور پاک کرتا ہے اُن کو اور سکھاتا ہے اُن کو کتاب اور کام کی بات۔

اب جو آدمی یہ آیت کریمہ نماز کے اندر پڑھے گا ضرور اُس کی توجہ نبی پاک ﷺ کی طرف جائے گی۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا يحزنك الذين يسارعون في الكفر.

ترجمہ: اور غم میں نہ ڈالیں تجھ کو وہ لوگ جو دوڑتے ہیں کفر کی طرف۔

اب اس آیت کریمہ سے بخفی صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ نماز میں نبی پاک ﷺ

marfat.com

Marfat.com



والسلام کی طرف توجہ کرنا نماز کا مکمل ہے نہ کہ مسجد نماز۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِيْ مِنْ سُوْلِهِ مَنْ

يَخْتَارُ فَأَمَّا بِاللَّهِ وَرِسَالِهِ.

ترجمہ:

ترجمہ: اللہ نہیں ہے کہ تم کو خبر دے غیب کی۔ لیکن اللہ چھانت لیتا ہے اپنے رسولوں

میں جس کو چاہے سو تم یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر۔

اب جو آدمی یہ آیت کریمہ نماز کے اندر پڑھے گا اور کچھ عربی لغت سے بھی واقفیت

لے گا تو ضرور اس کے دل میں انبیاء علیہم السلام کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقُلْهُمْ الْاَنْبِيَاءُ بَغِيْرَ حَقِّ.

ترجمہ: اور جو خون ناحق کیے ہیں انہوں نے انبیاء کے ہم لکھ رکھیں گے۔

جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اس کے دل میں حالت نماز میں انبیاء علیہم السلام کا

یاد آئے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُلٌ مِنْ قِبَلِيْ.

ترجمہ: تو کہہ دو تم میں آچکے کتنے رسول مجھ سے پہلے۔

تو جو آدمی یہ آیت کریمہ نماز میں پڑھے گا ضرور اس کے دل میں انبیاء علیہم السلام کا

marfat.com

Marfat.com

خیال آئے گا۔

اور فرمایا:

وان کذبو بک فقد کذب رسل من قبلک۔

ترجمہ: پھر اگر یہ تجھ کو جھٹلا دیں تو پہلے تجھ سے جھٹلائے گئے بہت سے رسول۔

اب جو آدمی یہ آیت کریمہ حالت نماز میں تلاوت کرے گا تو ضرور بالضرور اس کے دل میں خیال انبیاء علیہم السلام کا پیدا ہوگا۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد۔

ترجمہ: تجھ کو نہ دھوکا دے چلنا پھرنا کافروں کا شہروں میں۔

اب جو آدمی بھی یہ آیت کریمہ حالت نماز میں یا غیر حالت نماز میں تلاوت کرے تو ضرور اس کے دل میں انبیاء علیہم السلام کا تصور و خیال پیدا ہوگا۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فکیف اذا جئنا من کل امة بشہید وجئنا بک علی ہولاء شہیدا۔

ترجمہ: پھر کیا حال ہوگا جب بلائیں گے ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلائیں گے تجھ کو لوگوں پر احوال بتلانے والا۔

شبیر احمد عثمانی صاحب اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تم کو اے محمد ﷺ ان پر یعنی تمہاری امت پر مثل دیگر انبیاء علیہم السلام کے احوال بتلانے والا اور گواہ بنا کر لائیں گے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہولاء کا اشارہ انبیاء سابقین یا کفار مذکورہ بالا کی طرف ہو۔ اور اول صورت میں انبیاء مراد ہوں تو مطلب یہ ہے کہ رسول ﷺ انبیاء کی صداقت پر گواہی دیں گے۔

marfat.com

Marfat.com



تو جبکہ اُن کے اُمتی اُن کی تکذیب کریں گے۔ اور دوسرے احتمال سے کفار مُراد ہوں تو مطلب یہ کہ انبیاء سابقین جیسا اپنی اُمت کے کفار فساق کے کفر و فسق کی گواہی دیں گے تم بھی اپنے مخالفین کے ساتھ ان سب کی بد اعمالی پر گواہ ہو گے۔ (تفسیر عثمانی جلد صفحہ ۱۴۶)

اب ظاہر بات ہے کہ جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا اُس کے دل میں انبیاء علیہم السلام اور اُمت سابقہ و موجودہ اور کفار و مشن سب کا خیال آئے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَان تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ.

ترجمہ: اگر تم جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو لوٹاؤ طرف اللہ اور رسول کے۔

اب ظاہر بات ہے کہ جو آدمی یہ آیت کریمہ نماز کے اندر پڑھے گا اُس کے دل میں اللہ کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کا خیال بھی آئے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الْم تَسْأَلِي الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ وَمَا أَنزَلَ مِنْ

ترجمہ: کیا تو نے نہ دیکھا اُن کو جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ایمان لائے ہیں اُس پر جو اُن کی طرف اور جو اُن کے ساتھ ہے پہلے۔

اب ظاہر بات ہے کہ جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا اُس کے دل میں ضرور منزل کتاب موجودہ، کتب سابقہ، نبی کریم ﷺ اور سابقہ انبیاء کا خیال آئے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُم تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتُ الْمُنَافِقِينَ

marfat.com

Marfat.com

یصدون عنک صدوداً.

ترجمہ: اور جب اُن کو کہا جائے کہ آؤ اللہ کے حکم کی طرف جو اس نے اُتارا  
رسول کی طرف تو دیکھے تو منافقوں کو کہہ رہے ہیں تجھ سے رک کر۔

وجہ استدلال:

جو آدمی یہ آیت کریمہ نماز میں پڑھے گا اُس کے دل میں ضرور نبی پاک ﷺ اور  
منافقین کا خیال آئے گا۔ اب دو ہی صورتیں ہیں کہ خیال یا تعظیم کے ساتھ آئے گا یا توہین کے  
ساتھ۔ اگر توہین کے ساتھ ہے تو یہ ویسے ہی کفر ہے۔ اور اگر تعظیم کے ساتھ آئے تو بقول  
اسماعیل دہلوی مشرک ہو جائے گا۔ لہذا وہابی حضرات کے نزدیک یہ آیت کریمہ نہ نماز میں  
پڑھنی چاہیے نہ نماز کے باہر۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ثم جاءوك بحلفون بالله.

ترجمہ: پھر آئیں تیرے پاس قسمیں کھاتے ہوئے اللہ کی۔

اب ظاہر بات ہے کہ جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا اس کے دل میں  
ضرور نبی پاک ﷺ کی طرف خیال جائے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فاعرض عنهم وعظهم وقل لهم في انفسهم قولاً بليغاً.

ترجمہ: سو تو اُن سے تغافل کر اور اُن کو نصیحت کر اور ان سے کہہ اُن کے حق میں بات کام

کی۔

اب marfat.com میں نبی پاک ﷺ کا خیال آئے گا

Marfat.com



اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ.

ترجمہ: ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی واسطے کہ اس کا حکم مانیں اللہ کے

فرمانے سے۔

اب جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا اس کی توجہ ضرور انبیاء کرام کی طرف

مبذول ہوگی۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنُؤْنِهِمْ اذْظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

بِالرَّسُولِ.

ترجمہ: اگر وہ لوگ جس وقت انہوں نے اپنا بُرا کیا تھا آتے تیرے پاس پھر اللہ

سے معافی چاہتے اور رسول بھی اُن کو بخشواتا۔

اب ظاہر بات ہے کہ جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اُس کے دل میں نبی

پاک ﷺ کا خیال آئے گا۔ تو پھر کیا وہابی حضرات کے نزدیک یہ آیت کریمہ نماز میں پڑھنا

جائز نہیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يَحْكُمُوْكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا

يَجْعَلُوْا فِىْ اَنْفُسِهِمْ حَرْجًا مِّمَّا قُضِىَ وَيَسْلُمُوْا تَسْلِيْمًا

ترجمہ: قسم ہے تیرے رب کی وہ نہیں سمجھیں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف

marfat.com

Marfat.com

جانیں جھگڑے میں جو اُن میں اٹھے پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔

اب جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا ضرور اُس کے دل میں نبی پاک ﷺ کا خیال آئے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا.

ترجمہ: اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا سو وہ اُن کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا کہ وہ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت ہیں اور اچھی ہے اُن کی رفاقت۔ اب ظاہر بات ہے کہ جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا نماز میں پڑھے یا نماز سے باہر ضرور اُس کے دل میں نبی پاک ﷺ اور دیگر مقدس ہستیوں کا خیال آئے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ.

ترجمہ: کہہ دے کہ فائدہ دنیا کا تھوڑا ہے۔

اب جو آدمی عربی زبان سے واقف ہو گا ضرور اس کی توجہ سر کا ﷺ کی طرف جائے گی۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ

وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا.

marfat.com

Marfat.com



ترجمہ: اور جو پہنچے تھے کو کوئی برائی سودہ تیرے نفس کی طرف سے ہے اور ہم نے تجھ کو بھیجا پیغام پہچانے والا لوگوں کو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

من يطع الرسول فقد اطاع الله.

ترجمہ: جس نے حکم مانا رسول کا اس نے حکم مانا اللہ کا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انا انزلنا اليك الكتاب بالحق لتحكم بين الناس بما اراك الله ولا

تكن للمعتنين غصباً واستغفر الله.

ترجمہ: بے شک ہم نے اتاری تیری طرف کتاب سچی کہ تو انصاف کرے لوگوں

میں جو کچھ سمجھا دے تجھ کو اللہ اور تو مت ہو دعا بازوں کی طرف سے جھگڑے والا اور بخشش مانگ اللہ سے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وانزل الله عليك الكتاب والحكمة و علمك ما لم تكن تعلم

وكان فضل الله عليك عظيماً.

ترجمہ: اللہ نے اتاری تجھ پر کتاب اور حکمت اور تجھ کو سکھائیں وہ باتیں جو تو نہ جانتا

تھا اور اللہ کا فضل تجھ پر بہت بڑا ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن يشاقق الرسول.

ترجمہ: جو شاقق رسول

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رُسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ.

ترجمہ: اے ایمان والوں یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کی کتاب پر جو نازل اللہ نے کی ہے اپنے رسول پر اور اس کتاب پر جو نازل کی گئی پہلے اور جو کوئی یقین نہ رکھے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور قیامت کے دن پر۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ

ترجمہ: جو لوگ منکر ہیں اللہ سے اور اس کے رسولوں سے اور چاہتے ہیں فرق نکالیں اللہ میں اور اس کے رسولوں میں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ.

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور جدانہ کیا ان میں سے کسی کو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا نَزَّلَ إِلَيْكَ وَمَا نَزَّلَ مِنْ قَبْلِكَ.

ترجمہ: اور ایمان والے سومانے ہیں اس کو جو نازل ہوا تجھ پر اور جو نازل ہوا تجھ

سے پہلے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:



انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح و النبین من بعدہ و اوحینا

ابراہیم و اسماعیل و اسحق و یعقوب و الہی و عیسیٰ و یوسف و

یونس و ہرون و سلیمان و اتینا داؤد زبوراً۔

ترجمہ: ہم نے وحی بھیجی تیری طرف جیسے وحی بھیجی نوح پر اور ان نبیوں پر جو اس کے

بعد ہوئے اور وحی بھیجی ابراہیم پر اور اسماعیل پر اور اسحاق پر اور یعقوب پر اور اس کی اولاد پر اور

یوسف پر اور یونس پر اور ہارون پر اور سلیمان پر اور ہم نے دی داؤد کو زبور۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و رسلا قد قصصنہم علیک من قبل و رسلا لم نقصصہم علیک۔

ترجمہ: اور بھیجے ایسے رسول جن کا احوال ہم نے سنایا تھا کہ اس سے پہلے اور ایسے

رسول جن کا احوال نہیں سنایا تھا کہ۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا اہل الکتاب قد جاءکم رسولنا۔

ترجمہ: اے کتاب والوں آیا ہے تمہارے پاس رسول ہمارا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین۔

ترجمہ: تحقیق آیا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب ظاہر کرنے

والی۔

نوٹ: یہاں نور سے مراد نبی پاک ﷺ ہیں کیونکہ اس سے پہلے آیت کریمہ

marfat.com

Marfat.com

یا اهل الكتب قد جاءكم رسولنا.

ترجمہ: اے کتاب والوں تحقیق آیا ہے تمہارے پاس رسول ہمارا۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ نور سے مراد بھی نبی پاک کیونکہ پہلے آپ کا ذکر ہو چکا

ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واذا اسمعوا ما انزل الى الرسول.

ترجمہ: جب سنتے ہیں اس کو جو اتر رسول پر۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ما على الرسول الا البلاغ.

ترجمہ: رسول کے ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واذا قيل لهم تعالوا الى ما انزل الله و الى الرسول قالوا حسبنا ما

وجدنا عليه اباءنا.

ترجمہ: اور جب کہا جاتا ہے ان کو آؤ اس کی طرف جو کہ اللہ نے نازل کیا اور رسول

کی طرف تو کہتے ہیں ہم کو کافی ہے وہ جس پر پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يوم يجمع الله الرسل فيقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا.

ترجمہ: جس دن اللہ جمع کرے گا سب پیغمبروں کو پھر کہے گا تم کو کیا جواب ملا تھا وہ

کہیں گے ہم کو خبر نہیں

marfat.com

Marfat.com



اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبُ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ

مَلِكٌ.

ترجمہ: تم فرماؤ کہ میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس ہیں خزانے اللہ کے اور نہ میں

غیب کی بات خود بخود جانتا ہوں اور نہ میں کہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے سرکار ﷺ سے اعلان کر دیا:

ان اتبع الا ما يوحي الي.

ترجمہ: میں تو اسی پر چلتا ہوں جو میرے پاس حکم آتا ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده قل لا اسئلكم عليه اجرا.

ترجمہ: یہ وہ لوگ تھے جن کو ہدایت کی اللہ نے سو تو چل ان کے طریقہ پر تو کہہ

دے کہ میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کچھ مزدوری۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الذين يتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندهم

فی التوراة والا نجیل یا امرهم بالمعروف وینہئهم عن المنکر ویحل لهم

الطیبت و یحرم علیهم الخبیث و یضع عنهم اصرهم والا غلل التی کانت

علیهم فالذین امنوا به و عزروه و نصروه و اتبعوا النور الذی انزل معہ

اولئک ہم المفلحون.

ترجمہ: وہ لوگ پیروی کرتے ہیں اسی رسول کی نبی امی ہے کہ جس کو پاتے ہیں لکھا

marfat.com

Marfat.com

ہوا اپنے پاس تو رات اور انجیل میں حکم کرتا ہے وہ ان کو نیک کام اور منع کرتا ہے برے کام سے اور حلال کرتا ہے ان کے لئے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں اور اتارتا ہے ان پر سے ان کے بوجھ اور وہ قیدیوں جو ان پر تھیں سو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی رفاقت کی اور اس کی مدد کی اور تابع ہوئے اس نور کے جو اس کے ساتھ اترتا ہے وہی لوگ پہنچے اپنی مراد کو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔

ترجمہ: تو کہہ اے لوگوں میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرراً الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لا استکثرت من الخیر وما منی السوء ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یومنون۔

ترجمہ: تو کہندے کہ میں مالک نہیں اپنی جان کے بھلے کا اور برے کا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں جان لیا کرتا غیب کی بات تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا اور مجھ کو برائی کبھی نہ پہنچی میں تو بس ڈرا اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایماندار لوگوں کو۔

نوٹ: اس آیت کریمہ میں ذاتی علم غیب کی نفی ہے جیسا کہ مفسرین نے وضاحت کے ساتھ لکھا ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما رمیت اذ رمیت ولكن اللہ رمی۔

marfat.com

Marfat.com



ترجمہ: اور تو نے نہیں چھینکی مٹی خاک کی جس وقت کہ چھینکی تھی لیکن اللہ نے چھینکی۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

استجیبوا للہ وللرسل اذا دعاکم۔

ترجمہ: حکم بانو اللہ کا اور رسول کا جس وقت بلائے تم کو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یا ایہا النبی حسبک اللہ۔

ترجمہ: اے نبی کافی ہے تجھ کو اللہ۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا ایہا النبی حرض المومنین علی القتال۔

ترجمہ: اے نبی شوق دلاؤ مسلمانوں کو لڑائی کا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ماکان لنبی ان یکون له امیری۔

ترجمہ: نبی کو نہیں چاہیے کہ اپنے ہاں رکھے قیدیوں کو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا ایہا النبی قل لمن فی ابد یکم من الامری۔

ترجمہ: اے نبی کہہ دو ان سے جو تمہارے ہاتھ میں ہیں قیدی۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ ہدی من المشرکین ورسولہ۔

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ: اللہ الگ ہے شرکوں سے اور اس کا رسول۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے۔

قل ان کان اباؤ کم و ابناء کم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم  
و اموال و اقتر فتموها و تجارة تخشونا کسادھا و مسکن ترضونها احب  
الیکم من اللہ و رسولہ .

ترجمہ: تو کہہ دے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور برادری اور  
مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جن کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو  
پسند کرتے ہو تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ اور اس کے رسول سے؟  
اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

ولا یحرمون ما حرم اللہ و رسولہ .

ترجمہ: اور کافر نہیں حرام جانتے اس کو جس کو حرام کیا اللہ نے اور اس کے رسول

نے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هو الذی ارسل رسولہ بالہدی .

ترجمہ: اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت دے کر۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثین اذہما

فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ و ایدہ

بجنود .

marfat.com

Marfat.com



ترجمہ: اگر تم نے مدد نہ کی رسول کی تو اس کی مدد کی ہے۔ اللہ نے جس وقت نکال دیا تھا  
 ان کو کافروں نے وہ دوسرا تھا دو میں سے جب وہ دونوں تھے غار میں جب وہ کہہ رہا تھا اپنے  
 حق سے تو غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے اتاری اپنی طرف سے اس پر  
 یسین اور اس کی مدد کو جو جس بھیجیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آلَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ  
 مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولَهُ.

ترجمہ: اگر وہ راضی ہو جاتے اس پر جو ان کو دیا اللہ نے اور اس کے رسول  
 نے اور کیا اچھا ہوتا کہ وہ کہتے کافی ہے ہم کو اللہ وہ دے گا ہم کو اپنے فضل سے اور اس  
 کے رسول۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ.

ترجمہ: جو لوگ بد گوئی کرتے ہیں اللہ کے رسول کی ان کے لئے عذاب ہے درد

اک۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے۔

وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضَوْهُ.

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول کو بہت ضروری ہے راضی کرنا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ يَحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا.

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ: جو کوئی مقابلہ کرے اللہ سے اور اس کے رسول سے تو اس کے واسطے ہے  
دو ذخ کی آگ سدا رہے اس میں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل ا باللہ وایتہ ورسولہ کنتم تستہزون۔

ترجمہ: تو کہہ کیا اللہ سے اور اس کے حکموں سے اور اس کے رسول سے تم مذاق  
کرتے تھے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنفقین واغلظ علیہم۔

ترجمہ: اے نبی لڑائی کر کافروں سے اور منافقوں سے اور ان پر سختی کرو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انہم کفروا باللہ

ورسولہ۔

ترجمہ: اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر

وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وسیری اللہ عملکم ورسولہ۔

ترجمہ: اور ابھی دیکھے گا اللہ تمہارے کام اور اس کا رسول۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن الا عراب من یومن باللہ والیوم الاخر ویتخذ ما ینفق قربات

marfat.com

Marfat.com



الحمد لله و صلوات الرسول.

ترجمہ: اور بعض گنوار وہ ہیں ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور شمار کرتے ہیں اپنے خرچ کرنے کو نزدیک ہونا اللہ سے اور دعا لیتی۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لا تعلمہم نحن نعلمہم .

ترجمہ: اور منافقوں کو تم نہیں جانتے ہم جانتے ہیں۔

نوٹ: یہاں ذاتی علم غیب کی نفی ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

خذ من اموالہم صدقة تطہرہم و تزکیہم بہا وصل علیہم ان

صلواتک سکن لہم واللہ سمیع علیم

ترجمہ: لے اُن کے مال میں سے زکوٰۃ کہ پاک کرے تو ان کو اور بابرکت

کرے تو ان کو اس کی وجہ سے اور دعا دے اُن کو تیری دعا اُن کیلئے تسکین ہے۔ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

تلك من انباء الغیب نوحيہا الیک ما کنت تعلمہا انت ولا

قومک من قبل هذا فاصبر .

ترجمہ: یہ باتیں من جملہ غیب کی خبروں کے ہیں کہ ہم بھیجتے ہیں تیری طرف نہ تجھ کو

ان کی خبر تھی نہ تیری قوم کو اس سے پہلے پس صبر کیجئے۔

ارشاد ربانی ہے:

marfat.com

Marfat.com

فاستقم کما امرت ومن تاب معک .

ترجمہ: سو تو سیدھا چلا جا جیہا تجھ کو حکم ہوا اور جس نے توبہ کی تیرے ساتھ۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

نحن نقص عليك احسن القصص بما اوحينا اليك هذا القرآن

وان كنت من قبله لمن الغافلين .

ترجمہ: ہم بیان کرتے ہیں تیرے پاس بہت اچھا بیان اس واسطے کہ بھیجا ہم نے

تیری طرف یہ قرآن اور تو تھا اس سے پہلے البتہ بے خبروں میں۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

وما انزلنا عليك الكتب الا لتبين لهم .

ترجمہ: اور ہم نے اتاری تم پر کتاب اس واسطے کہ کھول کر سنادے تم کو وہ چیز جو ان

کی طرف اتاری گئی ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وجئنا بك شهيدا على هؤلاء ونزلنا عليك الكتب تبيانا لكل شيء

ترجمہ: تجھ کو لائیں بتلانے کو ان لوگوں پر اور اتاری ہم نے تجھ پر کتاب کھلا بیان

ہر چیز کا۔ (ترجمہ محمود الحسن)

ہم اس مقام پر دیوبند کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔

وہ اسی آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”حدیث میں آیا ہے کہ امت کے اعمال ہر روز

حضور کے روبرو پیش کئے جاتے ہیں آپ اعمال خیر کو دیکھ کر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور بد

اعمالیوں پر مطلع ہو کر نالائقوں کیلئے استغفار فرماتے ہیں۔“

marfat.com

Marfat.com



اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَبْحَنَ الَّذِي اسْرٰى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ

الْاَقْصٰى الَّذِي هُوَ لَنُورِهِ مِّنْ اٰیٰتِنَا.

ترجمہ: پاک ذات ہے جو لے گئی اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد  
الاقصىٰ تک جس کو گھیر رکھا ہے ہماری برکت نے تاکہ دکھلائیں اس کو کچھ اپنی قدرت کے  
ظہور کے۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اٰلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَّخْذُوْلًا.

ترجمہ: مت ٹھہرا اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم پھر بیٹھ رہے گا تو الزام کھا کر بے کس ہو

اس آیت کریمہ میں مخاطب نبی پاک ﷺ ہیں اور مراد دوسرے لوگ ہیں۔

اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِمَّا يَلْفَن عِنْدَكَ الْكِبَرٰ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقْل لَّهُمَا اِفْ وَلَا

تَهْرٰهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا.

ترجمہ: اگر پہنچ جائے تیرے سامنے بڑھاپے کو والدین میں سے ایک یا دونوں تو نہ

کہ ان کو اف اور نہ جھڑک ان کو اور کہہ ان سے بات ادب کی۔

نوٹ: اس آیت کے اندر مخاطب نبی پاک ﷺ اور مراد دوسرے لوگ ہیں کیونکہ

اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس سے کئی سال پہلے سرکار کے والدین کریمین وصال

ارما چکے تھے جس طرح ﷺ کے والدین کے ساتھ معاملہ ہو گیا ہے لوگ ہیں اسی

طرح اس سے پہلی آیت کے اندر بھی مخاطب نبی پاک ﷺ ہیں مراد دوسرے لوگ ہیں۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ  
مَلُومًا مَّحْسُورًا۔

ترجمہ: اور نہ رکھ اپنا ہاتھ بندھا ہوا اپنی گردن کے ساتھ اور نہ کھول دے اس کو  
بالکل کھول دینا پھر تو بیٹھ رہے الزام کھایا ہوا۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اب ظاہر بات ہے جو آدمی ان آیات کریمہ کی نماز میں تلاوت کرے گا جو ہم نے  
گذشتہ اوراق میں نقل کی ہیں اس کی توجہ ضرور نبی پاک ﷺ کی طرف پھرے گی تو پھر کیا وہابی  
حضرات کے نزدیک یہ آیات کریمہ نماز میں پڑھنی ناجائز ہیں؟

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ۔

ترجمہ: نہ پیچھے پڑ جس بات کی خبر نہیں تجھ کو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا۔

ترجمہ: نہ ٹھہرا اللہ کے سوا کسی اور کو معبود پھر پڑے تو دوزخ میں الزام کھا کر دھکیلا  
جا کر۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اس آیت کے اندر بھی خطاب نبی پاک ﷺ کو ہے مراد دوسرے لوگ ہیں جیسا کہ  
علامہ پرہاروی نے ”مراۃ الکلام“ میں وضاحت کے ساتھ لکھا ہے اسی طرح تفسیر کبیر وغیرہ

ke andr bhi aisi mazaan  
marfat.com



اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا ذُكِرْتُ بِهِ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَوْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِهِمْ نَفَرًا.  
ترجمہ: جب ذکر کرتا ہے تو قرآن میں اپنے رب کا اکیلا کر بھاگتے ہیں اپنی پیٹھ پر

ہلکے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اذِ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ .

ترجمہ: جس وقت کان رکھتے ہیں تیری طرف۔ (ترجمہ محمود الحسن)

ارشاد ربانی ہے:

إِذْ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِنَّا تَبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّعْتُورًا .

ترجمہ: جب کہ کہتے ہیں یہ بے انصاف کہ جس کے کہے پر تم چلتے ہو وہ نہیں ہے مگر

ایک مرد جادو کا مارا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ .

ترجمہ: دیکھ لے کیسے جھاتے ہیں تجھ پر مثالیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا .

ترجمہ: ہم نے افضل کیا ہے بعض پیغمبروں کو بعض سے اور دی ہم نے داؤد کو زبور۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ قُلْنَا لِمُوسَىٰ أَصْلَحْ لَنَا رُءُوسَ الْبُخَارِ .

ارینک الافتنه للناس.

ترجمہ: اور جب کہہ دیا ہم نے تجھ کو کہ تیرے رب نے گھیر لیا ہے لوگوں کو اور وہ دکھلا دیا جو تجھ کو دکھلایا ہم نے سو جانچنے کو لوگوں کے۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن الیل فتهجد به نافله لک عسی ان یبعثک ریک مقام  
محمودا.

ترجمہ: اور کچھ جاگتا وہ قرآن کے ساتھ یہ زیادتی ہے تیرے لئے قریب ہے کہ  
کھڑا کرے تجھ کو تیرا رب مقام محمود میں۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل سبحان ربی هل كنت الا بشرا رسولا.

ترجمہ: تو کہہ سبحان اللہ میں کون ہوں مگر ایک آدمی بھیجا ہوا۔ (ترجمہ محمود الحسن)  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل انما انا بشر مثلكم يوحى الى .

ترجمہ: تو کہہ میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم حکم آتا ہے مجھ کو۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

طه . ما انزلنا عليك القرآن لتشقى .

ترجمہ: اس واسطے نہیں اتارا ہم نے تجھ پر قرآن کہ تو محنت پر پڑے۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

www.marfat.com



ترجمہ: اور چھپا کر سرگوشی کی بے انصافوں نے یہ شخص کون ہے ایک آدمی ہے تم ہی  
(ترجمہ محمود الحسن)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحي اليه.

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر ہم اس کو وحی کرتے

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد ا فائن مت فهم الخلدون.

ترجمہ: اور نہیں دیا ہم نے تجھ سے پہلے ہمیشہ کیلئے زندہ رہ اپنا کسی آدمی کو پھر کیا اگر

انم وصال فرما جاؤ تو وہ رہ جائیں گے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولقد استهزی برسل من قبلك.

ترجمہ: اور ٹھنسنے ہو چکے ہیں رسولوں سے تجھ سے پہلے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين.

ترجمہ: اور تجھ کو جو بھیجا ہم نے سو مہربانی کر کے جہان کو لوگوں پر۔ (ترجمہ محمود الحسن)

نوٹ: اس آیت کا مناسب ترجمہ یہ ہے۔

ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے: marfat.com

لاتجعلوا دعاء الرسول بينكم كدعاء بعضكم بعضا.

ترجمہ: مت کر لو بلا تا رسول کا اپنے اندر برابر اس کے جو بلاتا ہے تم میں ایک دوسرے کو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تبرک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا.

ترجمہ: بڑی برکت ہے اس کی جس نے اتاری فیصلہ کی کتاب اپنے بندہ پر تاکہ رہے جہان والوں کے لئے ڈرانے والا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقالوا مال هذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق.

ترجمہ: اور کہنے لگے یہ کیسا رسول ہے کھاتا ہے کھانا اور پھرتا ہے بازاروں میں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین وکفی ببرک ہاد

یا ونصیرا.

ترجمہ: اسی طرح رکھے ہیں ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن گناہگاروں میں سے اور کافی ہے تیرا رب راہ دکھلانے کو اور مدد کرنے کو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقال الذین کفروا لو لا نزل علیہ القرآن جملة واحدة کذلک

لنثبت به فؤادک.

marfat.com

Marfat.com



ترجمہ: اور کہتے ہیں وہ لوگ جو منکر ہیں کیوں نہ اتر اس پر قرآن سارا ایک جگہ ہو کر

یعنی اکٹھا اسی طرح اہم انا کہ ثابت رکھیں ہم اس سے تیرا دل۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ارایت من اتخذ الہہ ہوہ افانت نکون علیہ وکیلا۔

ترجمہ: بھلا دیکھ تو اس شخص کو جس نے پوجنا اختیار کیا اپنی خواہش کا کہیں تو لے سکتا

ہے اس کا ذمہ۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الم تو الی ربک۔

ترجمہ: تو نے نہیں دیکھا اپنے رب کو۔

ارشاد ربانی ہے:

وما ارسلک الا مبشرا و نذیرا۔

ترجمہ: اور تجھ کو ہم نے بھیجا یہی خوشی اور ڈر سنانے کے لئے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل ما اسئلكم علیہ من اجر۔

ترجمہ: تو کہہ میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کچھ مزدوری۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وانہ لتنزیل رب العالمین نزل بہ الروح الامین علی قلبک تکون

من المنذرين۔

ترجمہ: اور یہ قرآن ہے اُنجا را ہوا پر جو کہ عالم کے لکھتا تھا اس کو فرشتہ معبر تیرے

دل پر تو ہوا اگر سنا دینے والا۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وانذر عشیرتک الاقربین. و اخفض جناحک لمن اتبعک من  
المومنین فان عصوک فقل انی بری ء مما تعملون. و توکل علی العزیز  
الرحیم. الذی یراک حین تقوم. و قلبک فی السجدین.

ترجمہ: اور ڈر سنا دے اپنے قریب کے رشتہ داروں کو اور اپنے بازو نیچے رکھ  
اُن کے واسطے جو تیرے ساتھ ہیں ایمان والے۔ پھر اگر تا فرمائی کریں تو کہہ دے کہ  
میں بیزار ہوں تمہارے کام سے اور بھروسہ کر اس زبردست رحم والے پر۔ جو دیکھتا  
ہے تجھ کو جب تو اٹھتا ہے اور تیرا چلنا پھرنا نمازیوں میں۔

ان ربک یقضی بینہم بحکمہ.

ترجمہ: تیرا رب فیصلہ کرے گا اُن میں اپنی حکومت سے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فتوکل علی اللہ انک علی الحق المبین.

ترجمہ: سو تو بھروسہ کر اللہ پر بے شک تو ہے صحیح کھلے رستہ پر۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولو مدبرین.

ترجمہ: البتہ تو نہیں سنا سکتا مردوں کو اور نہیں سنا سکتا بہروں کو اپنی پکار جب لوٹیں

وہ پیٹھ پھیر کر۔

ما انت بئدی العمی عن صلاتہم ان تسمع الا من یؤمن بایتنا فہم

marfat.com

Marfat.com



ترجمہ: اور نہ تو دکھلا سکے اندھوں کو جب راہ گمراہ ہو جائیں تو تو سناتا ہے اُس کو جو

یقین رکھتا ہے ہماری باتوں پر سو وہ حکم بردار ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

انک لا تھدی من احببت۔

ترجمہ: تو راہ پر نہیں لاتا جس کو چاہے۔

نوٹ: یہاں خصوصاً سے ذاتی اختیار کی نفی کی گئی ہے نہ کہ عطائی کی۔ اس کی

وضاحت ہم گذشتہ اوراق میں پہلے کر چکے ہیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و ربک یخلق ما یشاء و ینتار۔

ترجمہ: اور تیرا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند کرے۔

ارشاد ربانی ہے:

و ربک یعلم ما تکن صدورہم۔

ترجمہ: تیرا رب جانتا ہے جو چھپ رہا ہے اُن کے سینوں میں۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

”ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد“

ترجمہ: جس نے بھیجا تجھ پر قرآن پھیر لانے والا ہے تجھ کو پہلی جگہ۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

marfat.com

Marfat.com

وما كنت ترجوا ان يلقى اليك الكتاب الا رحمة من ربك فلا  
تكونن ظهيرا للكافرين.

ترجمہ: اور تو نہ توقع رکھتا تھا اتاری جائے تجھ پر کتاب مگر مہربانی سے تیرے رب کی  
سو تو مت ہو مددگار کافروں کا۔  
ارشاد ربانی ہے:

ولا يصدنك عن ايت الله بعد اذا نزلت اليك وادع الى ربك  
ولا تكونن من المشركين.

ترجمہ: نہ ہو کہ وہ تجھ کو روک دیں اللہ کے حکموں سے بعد اس کے کہ اتر چکے تیری  
طرف اور بلا اپنے رب کی طرف اور مت ہو مشرکوں میں۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:  
لا تدع مع الله الها اخر.

ترجمہ: مت پکار اللہ کے سوا دوسرا حاکم۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما على الرسول الا البلغ المبين.

ترجمہ: رسول کا ذمہ تو بس یہی ہے کہ پیغام دینا کھول کر۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اتل ما اوحى اليك من الكتاب واقم الصلوة.

ترجمہ: تو پڑھ جو اتری تیری طرف کتاب اور قائم رکھ نماز۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ:

marfat.com

Marfat.com



وما کنت تعلموا من قبله من کتب ولا نخطه بيمينک  
ترجمہ: ہوتو پرستانتھاس سے پہلے کوئی کتاب نہ لکھتا تھا اپنے دائیں ہاتھ سے۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فانکم وجہک للدين حنیفاً.

ترجمہ: سو تو سیدھا رکھ اپنا مذہب دین پر ایک طرف کا ہو کر۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع الکفرین.

ترجمہ: اے نبی! ڈر اللہ سے اور کہانہ مان منکروں کا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واذا اخذنا من النبیین میثاقہم و منک و من نوح و ابراہیم و موسیٰ

و عیسیٰ ابن مریم و اخذنا منہم میثاقاً غلیظاً.

ترجمہ: اور جب لیا ہم نے نبیوں سے اُن کا اقرار اور تجھ سے اور نوح سے اور

ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ سے جو بیٹا ہے مریم کا اور لیا ان سے گاڑھا اقرار۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ.

ترجمہ: تمہارے لئے بھلی تھی سیکھنی رسول اللہ کی چال۔ (ترجمہ محمود الحسن)

ارشاد ربانی ہے:

یا ایہا النبی قل لا زواجک ان کتن تردن الحیوة الدنیا.

ترجمہ: اے نبی! کہہ دو کہ زواج دنیا کی زندگی۔

ارشاد ربانی ہے:

یا نساء النبی لستن کاحد من النساء.

ترجمہ: اے نبی کی عورتوں تم نہیں ہو جیسے ہر کوئی عورتیں۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

واطعن اللہ ورسولہ.

ترجمہ: اور اطاعت میں رہو اللہ کی اور اس کے رسول کی۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

وما کان لمؤمن ولا مومنة اذا قضی اللہ ورسولہ امر ان یکون لهم

الخیرة من امرهم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضلّ ضلّالا مبینا.

ترجمہ: اور کام نہیں کسی ایمان دار مرد کا اور نہ ایمان دار عورت کا جب کہ مقرر

کردے اللہ اور اس کا رسول کوئی کام کہ ان کو رہے اختیار اپنے کام کا اور جس نے نافرمانی کی

اللہ کی اور اس کے رسول کی سو وہ براہ بھولا صریح چوک کر۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ امسک علیک

زوجک واتق اللہ و تخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ و تخشی الناس واللہ

احق ان تخشہ.

ترجمہ: اور جب تم فرما رہے تھے اس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو نے

احسان کیا کہ روک دے اپنے پاس اپنی جو رو کو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل میں

ایک چیز جس کو اللہ کھولنا چاہتا ہے اور تو ڈرتا تھا لوگوں سے اور اللہ سے زیادہ چاہیے ڈرنا تجھ کو

marfat.com

Marfat.com



ارشاد ربانی ہے:

فلما قضی زید منها و طراز و جنکھا.

ترجمہ: پھر جب زید تمام کر چکے اس عورت سے اپنی غرض ہم نے اس کو تمہارے

نکاح میں دے دیا۔

ارشاد ربانی ہے:

ما کان علی النبی من حرج.

ترجمہ: نبی ﷺ پر کچھ مضائقہ نہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

الذین یبلغون رسلت اللہ و یخشونہ ولا یخشون احد الا اللہ.

ترجمہ: وہ لوگ جو پہنچاتے ہیں پیغام اللہ کے اور ڈرتے ہیں اس سے اور نہیں

ڈرتے کسی سے سوائے اللہ کے۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین.

ترجمہ: محمد ﷺ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور

مہر ہے سب نبیوں پر۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

یا ایہا النبی انا ارسلک شاعدا و مبشرا و نذیرا و ادا عیا الی اللہ

بآذنه و سراجا منیرا.

ترجمہ: اے نبی! ہم نے تجھ کو بھیجا ہے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا

marfat.com

Marfat.com

اور بلانے والا اللہ کی طرف اس کے حکم سے اور چمکتا ہوا چراغ۔

ارشاد ربانی ہے:

وبشر المؤمنین.

ترجمہ: اور خوشخبری سنا دے ایمان والوں کو۔

اسی طرح فرمایا:

ولا تطع الكافرين والمنافقين و دع اذاهم و توكل على الله.

ترجمہ: اور کہا مت مان منکروں کا اور دعا بازوں کا اور چھوڑ دے اُن کا ستانا اور بھروسہ کر اللہ پر۔

ارشاد ربانی ہے:

يا ايها النبي ان احلنا لك ازواجك.

ترجمہ: اے نبی ﷺ ہم نے حلال رکھی تجھ کو تیری عورتیں۔

ارشاد ربانی ہے:

وامرأة مومنة ان وهبت نفسها للنبي ان اراد النبي ان يستنكحها خالصة لك.

ترجمہ: جو عورت ہو مسلمان اگر بخش دے اپنی جان نبی کو اگر نبی چاہے کہ اس کو نکاح میں لائے یہ خاص ہے تیرے لئے۔

ارشاد ربانی ہے:

ترجى من تشا منهاهن و تؤوى اليك من تشاء و من ابتغيت ممن

عزلت فلا جناح عليك

marfat.com

Marfat.com



ترجمہ: پیچھے رکھے تو جس کو چاہے ان میں اور جگہ دے اپنے پاس جس کو چاہے

بد جس کو جی چاہے تیرا ان میں سے جس کو کنارے کر دیا تھا تو کچھ گناہ نہیں تجھ کو۔

اسی طرح ارشاد بانی ہے:

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ وَلَا أَنْ تَبْدِلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَ

أَعْرَاجِكُمْ حَسَنٌ

ترجمہ: حلال نہیں تجھ کو عورتیں اس کے بعد اور نہ ہی یہ کہ اُن کے بدلے کرے اور

عورتیں اگرچہ خوش لگے تجھ کو اُن کی صورت۔

ارشاد بانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ

ترجمہ: اے ایمان والوں مت جاؤ نبی کے گھروں میں مگر جو تم کو حکم ہو۔

ارشاد بانی ہے:

أَنْ ذَالِكُمْ كَانَ يُؤْذَى النَّبِيُّ

ترجمہ: اس بات سے تمہاری تکلیف تھی نبی کو۔

اسی طرح ارشاد بانی ہے:

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ

بَعْدَهُ

ترجمہ: تم کو نہیں پہنچتا کہ تکلیف دو اللہ کے رسول کو اور نہ یہ کہہ نکاح کرو اس کی

عورتوں سے اس کے پیچھے بھی۔

marfat.com ارشاد بانی

Marfat.com

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ  
سلموا تسلیما۔

ترجمہ: اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر اے ایمان والوں رحمہ  
بھیجو اس پر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر۔ (ترجمہ محمود الحسن)  
اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرہ  
اعدلہم عذاباً مہینا۔

ترجمہ: جو لوگ شتاتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو ان کو پھٹکارا اللہ نے دنیا میں  
اور آخرت میں اور تیار رکھا ہے اُن کے لئے ذلت کا عذاب۔  
اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

یا ایہا النبی قل لا زواجک و بشک.....

ترجمہ: اے نبی کہہ دے اپنی بیویوں کو اور صاحبزادیوں کو۔  
اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم و ازواجہ امہتہم۔

ترجمہ: نبی سے لگاؤ ہے ایمان والوں کو زیادہ اپنی جان سے اور اس کی عورتیں اُن  
کی مائیں ہیں۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

یس و القرآن الحکیم انک لمن المرسلین۔

ترجمہ: یس و القرآن حکیم انک کے فرشتوں میں سے ہے۔



اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ وَيُخَوِّفُنْكَ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ.

ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّمَا تَتْلُوْهُ مِنْ اَتْبَعِ الذِّكْرِ.

ترجمہ: تو تو ڈر سنائے اس کو جو چلے سمجھائے پر۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِيْ جَاءَ بِالصَّدَقِ وَصَدَقَ بِهِ.

ترجمہ: جو لے کر آیا تجھی بات اور سچ مانا۔

ارشاد ربانی ہے:

اِنَّكَ مَيِّتٌ.

ترجمہ: بے شک آپ کو بھی انتقال فرماتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

قُلْ مَا كُنْتُ بِدَعَا مِنَ الرُّسُلِ وَمَا اَدْرِيْ مَا يَفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ

اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ.

ترجمہ: تو کہہ میں کچھ نیا رسول نہیں آیا اور مجھ کو معلوم نہیں کیا ہوتا ہے مجھ سے اور تم

سے میں اسی پر چلتا ہوں جو حکم آتا ہے مجھے کو۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

اِنَّا اَنْزَلْنٰ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ.

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

marfat.com

Marfat.com

و ما انت علیہم بوکیل۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

والذین امنوا وعملوا الصلحت وامنوا بما نزل علی محمد۔

ترجمہ: اور جو یقین لائے اور کئے بھلے کام اور مانا اس کو جو اتر احمٰد علیہ السلام پر۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

فاعلم انه لا اله الا الله واستغفر لذنبک۔

ترجمہ: سو تو جان لے کہ کسی کی بندگی نہیں سوائے اللہ کے اور معافی مانگ اپنے

ذنب کے واسطے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے:

ولو نشاء لا رینکھم فلعر فتھم بسیمھم و لتعرفنھم فی لحن القول

ترجمہ: اگر ہم چاہیں تجھ کو دکھلا دیں وہ لوگ تو سو پہچان تو چکا ان کو ان کے چہرہ سے

اور آگے پہچان لے گا بات کے ڈھب سے۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ و شاقوا الرسول۔

ترجمہ: جو لوگ منکر ہوئے اور روکا انھوں نے اللہ کی راہ سے اور مخالف ہو گئے رسول

۔

ارشاد ربانی ہے:

یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی۔

marfat.com

Marfat.com



اسی طرح سورۃ الفتح میں ارشاد ربانی ہے:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَا  
خَّرَ وَ يَتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ  
بِهِرَاقًا عَزِيزًا.

ترجمہ: ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ ہو  
چکے جو تیرے ذنب آگے اور پیچھے اور پورا کرنے تجھ پر اپنا احسان اور چلائے تجھ کو سیدھی راہ  
پر اور مدد کرے تیری اللہ زبردست مدد۔ (ترجمہ محمود الحسن)  
ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّا ارْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا تَوَمَّنَا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ  
وَتَعَزَّوْهُ وَتَقْرُوه.

ترجمہ: ہم نے تجھ کو بھیجا احوال بتلانے والا اور خوشی اور ڈر سنانے والا تاکہ تم یقین  
بالاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کی مدد کرو اور اس کی عظمت رکھو۔  
اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الدِّينَ يَاسِعُونَكَ اِنَّمَا يَاسِعُونَ اللّٰهَ.

ترجمہ: تحقیق جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے۔  
ارشاد ربانی ہے۔

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَنْقَلِبَ الرُّسُلُ وَالْمُؤْمِنُونَ اِلَى اٰهْلِيْهِمْ

ترجمہ: نہیں تم نے تو خیال کیا تھا کہ پھر نہ آئے گا رسول اور مسلمان اپنے گھر والوں کی

marfat.com

Marfat.com

طرف

ارشاد بانی ہے:

وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا لَلكَّافِرِينَ سَعِيرًا.

ترجمہ: جو کوئی یقین نہ لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر تو ہم نے تیار کر رکھی ہے منکروں کے واسطے دہکتی آگ۔

ارشاد بانی ہے:

وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَدْخُلْهُ جَنَّت.

ترجمہ: اور جو حکم مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا اس کو داخل کرے گا باغوں میں۔

ارشاد بانی ہے:

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

ترجمہ: تحقیق اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جب بیعت کرنے لگے تجھ سے درخت کے نیچے۔

ارشاد بانی ہے:

فَانْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ.

ترجمہ: پھر اتارا اللہ نے اپنی طرف کا اطمینان اپنے رسول پر۔

اسی طرح ارشاد بانی ہے:

لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّوْيَا بِالْحَقِّ

ترجمہ: اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیقی۔

اسی طرح ارشاد بانی ہے:

هو الذی یسألہ بالصدق

marfat.com

Marfat.com



ترجمہ: وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول کو سیدگی راہ پر۔ (ترجمہ محمود الحسن)  
اسی طرح ارشاد باری ہے:

محمد رسول والذین معہ اشداء علی الکفار۔

ترجمہ: محمد رسول ہے اللہ کا اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر۔  
ارشاد باری ہے:

یا ایہا الذین امنوا لا تقدوا بین یدی اللہ ورسولہ۔

ترجمہ: اے ایمان والوں آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اس کے رسول سے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا

تجہروا لہ بالقول۔

ترجمہ: اے ایمان والوں بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر اور اس سے  
نہ بولو ترخ کر۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ۔

ترجمہ: جو لوگ دبی آواز سے بولتے ہیں رسول اللہ کے پاس۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الذین یناھونک من وراء الحجرات۔

ترجمہ: جو لوگ رکارتے ہیں تجھ کو دروازے کے پیچھے  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولو انهم صبروا حتى تخرج اليهم لكان خيرا لهم.

ترجمہ: اگر وہ صبر کرتے جب تک تو نکلتا ان کی طرف تو ان کے حق میں بہتر ہوتا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واعلموا ان فيكم رسول الله.

ترجمہ: اور جان لو کہ تم میں رسول ہے اللہ کا۔

ارشاد ربانی ہے:

وان تطيعوا الله ورسوله.

ترجمہ: اور اگر حکم پر چلو گے اللہ کے اور اس کے رسول کے۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

يمنون عليك ان اسلموا قل لا تمنوا علي اسلامكم.

ترجمہ: تجھ پر احسان کرتے ہیں کہ مسلمان ہوئے تو کہہ مجھ پر احسان نہ رکھو اپنے

اسلام لانے کا۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

قال فما خطبكم ايها المرسلون.

ترجمہ: بولا ابراہیم پھر کیا مطلب ہے تمہارا اے بھیجے ہوئے۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

كذلك ما اتى الذين من قبلهم من رسول الا قالوا ساحرا او مجنون

ترجمہ: اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو رسول آیا اس کو یہی کہا کہ جادوگر

marfat.com

ہے یا دیوانہ۔

Marfat.com



اسی طرح ارشاد باری ہے:

ان عذاب رہک الواقع .

ترجمہ: بے شک عذاب تیرے رب کا ہو کر رہے گا۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

واصبر لحکم ربک فانک باعینا و مسیح بہمذ رہک حین تقوم

ترجمہ: اور تو ٹھہرا رہے ہو اپنے رب کے حکم کا تو تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے

اور پاکی بیان کر اپنے رب کی خوبیاں جس وقت تو اٹھتا ہے۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اسی طرح ارشاد باری ہے:

ومن الیل فسیحہ .

ترجمہ: اور کچھ بول رات میں اس کی پاکی۔

ارشاد باری ہے:

ماضل صاحبکم وما غوی وما یطق عن الہوی .

ترجمہ: بہکا نہیں تمہارا رفیق اور نہ بے راہ چلا اور نہیں بولتا اپنے نفس کی خواہش

اسی طرح ارشاد باری ہے:

علمہ شدید القوی .

ترجمہ: سکھلایا اس کو سخت قوتوں والے نے۔

ثم دنی لدلی۔ پھر نبی پاک نزدیک ہے اپنے رب کے اور نزدیک ہوئے۔

marfat.com

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Marfat.com

فاوحی الی عبدہ ما اوحی۔

ترجمہ: پس حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندے پر جو بھیجا۔

ارشاد ربانی ہے:

اقتربت الساعة وانشق القمر۔

ترجمہ: پاس آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند۔

نوٹ: جو آدمی یہ آیت کریمہ پڑھے گا اس کے دل میں ضرور یہ خیال آئے گا کہ یہ آیت کریمہ اس واقعے کی طرف اشارہ ہے جب نبی پاک علیہ السلام نے چاند کو توڑ دیا تھا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

امنوا باللہ ورسولہ۔

ترجمہ: یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما لکم لا تؤمنون باللہ والرسول يدعوکم

ترجمہ: اور تم کو کیا ہوا کہ یقین نہیں لاتے اللہ پر رسول بلاتا ہے تم کو۔

اسی طرح ارشاد رب العزت ہے:

هُوَ الَّذِي يَنْزِلُ عَلَى عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ۔

ترجمہ: وہی ہے جو اتارتا ہے اپنے بندے پر آیتیں صاف۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

marfat.com

Marfat.com



والذین امنوا بالله ورسوله .

ترجمہ: جو لوگ یقین لائے اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

لقد ارسلنا رسلاً بالبینۃ .

ترجمہ: ہم نے بھیجے اپنے رسول نشانیاں دے کر۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

وليعلم الله من ينصروه ورسوله بالغيب .

ترجمہ: تاکہ اللہ تعالیٰ جڑوے اس کو حمد کرے اس کی بھاس کے رسولوں کی بن دیکھے۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

ولقد ارسلنا نوحاً و ابراهيم وجعلنا فی ذریعتھما النبوة .

ترجمہ: ہم نے بھیجا نوح کو اور ابراہیم کو اور ٹھہرا دی دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور

کتاب۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

ثم قفینا علی اثارھم برسلاً .

ترجمہ: پھر پیچھے بھیجے ان کے قدموں پر اپنے رسول۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

وقفینا بعیسی ابن مریم والینہ الانجیل .

ترجمہ: اور پیچھے بھیجا ہم نے عیسیٰ مریم کو بیٹے کو اور اس کو ہم نے دی انجیل۔

ایک اور مقام اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

marfat.com

Marfat.com

یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وامنوا برسولہ۔

ترجمہ: اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اس کے رسول پر۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

قد سمع اللہ قول الی تجادلک فی زوجها وتشتکی الی اللہ واللہ

یسمع تحاور کما۔

ترجمہ: سن لی اللہ نے بات اس عورت کی جو جھگڑتی تھی تجھ سے اپنے خاوند کے

بارے میں اور شکایت کرتی تھی اللہ کی طرف اور اللہ سنتا تھا سوال و جواب تم دونوں کا۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری ہے:

ذلک لتؤمنوا باللہ ورسولہ۔

ترجمہ: یہ حکم اس واسطے کہ تابعدار ہو جاؤ اللہ کے اور اس کے رسول کے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الذین یحادون اللہ ورسولہ کتبت الذین من قبلہم۔

ترجمہ: جو لوگ مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی وہ خوار ہوئے جیسا کہ

خوار ہوئے وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

ویتناجون بالاثم والعدوان و معصیت الرسول۔

ترجمہ: اور وہ سرگوشی کرتے ہیں آپس میں گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی

نافرمانی کی۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

marfat.com

Marfat.com



وَاذْجَاوْكَ بِمَا لَمْ يَحْصِكَ بِهِ اللَّهُ.

ترجمہ: جب آئیں تیرے پاس تجھ کو وہ دعائیں جو دعائیں دی تجھ کو اللہ نے۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَجَاسَعْتُمْ فَلَا تَسْأَلُوا بِأَلْسِنَةٍ أَلْمَ وَالْعُلْوَانِ وَمَعْصِيَةِ

الرسول.

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم کان میں بات کر دو تو نہ سرگوشی کرو گناہ کی اور زیادتی

وہا کی اور رسول کی نافرمانی کی۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَجَاسَعْتُمْ الرُّسُولَ.

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم سرگوشی کرنا چاہو نئی پاک سے۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُعَادُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي الْآذِلِينَ.

ترجمہ: جو لوگ خلاف کرتے ہیں اللہ کا اور اس کے رسول کا وہ لوگ ہیں سب سے

بے قدر لوگوں میں۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

كُتِبَ اللَّهُ لَا غَلِبَ أَتَا وَرَسُولِي.

ترجمہ: اللہ لکھ چکا ہے میں غالب ہوں گا اور میرے رسول۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تَسْجُدْ قِيَمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

marfat.com

Marfat.com

وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ .

ترجمہ: تو نہیں پائے گا کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہوئے اللہ کے اور اس کے رسول کے اگرچہ وہ اپنے باپ ہوں یا اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے ان کے دلوں میں اللہ نے لکھ دیا ہے ایمان۔ اسی طرح ارشاد باری ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا .

ترجمہ: اور جو دے تم کو رسول سولے لو جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔ اسی طرح ارشاد باری ہے:

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

ترجمہ: یہ اس لئے کہ وہ مخالف ہوئے اللہ کے اور اس کے رسول سے۔ اسی طرح ارشاد باری ہے:

ترجمہ: جو مال کہ لوٹا دیا اللہ نے اپنے رسول پر ان سے۔ اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

وَلَكِنَّ اللَّهَ يَسْلُطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ .

ترجمہ: اللہ غلبہ دیتا ہے اپنے رسولوں کو جس پر چاہے۔

نوٹ: اس آیت کریمہ سے اسماعیل قتیل کی اس بات کا بھی رد ہو جائے گا جو اس نے کہا کہ ”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں“ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ

marfat.com

Marfat.com



میں غلبہ دیتا ہے اپنے رسولوں کو جس پر چاہے۔ تو اس کا یہ کہنا کہ صراحۃً قرآن مجید کی اس  
آیت کی تکذیب ہے اور قرآن مجید کی کسی آیت کی تکذیب کرنا کفر ہے۔  
اسی طرح ارشاد بانی ہے:

مَا آتَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ .

ترجمہ: جو اللہ نے مال لوٹا یا اپنے رسول پر بستیوں والوں سے پس وہ اللہ کے لئے  
ہے اور اس کے رسول کے لئے۔

اسی طرح ارشاد بانی ہے:

وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ .

ترجمہ: اور مہاجرین مدد کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی اور وہی لوگ  
سچے ہیں۔

اسی طرح ارشاد بانی ہے:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا .

اسی طرح ارشاد بانی ہے:

تَحْسِبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى .

ترجمہ: تو سمجھے وہ اکٹھے ہیں اور ان کے دل جدا جدا ہو رہے ہیں۔

اسی طرح ارشاد بانی ہے:

لَوْ أَنزَلْنَاهُ هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

ترجمہ: اگر ہم اتار دیتے قرآن ایک پہاڑ پر تو تو دیکھ لیتا کہ وہ پھٹ جاتا دب جاتا

اللہ کے ڈر سے۔

marfat.com

Marfat.com

اسی طرح ارشاد باری ہے۔

يا ايها النبي اذا جاءك المومنات يبايعنك على ان لا يشركن بالله شيئا ولا يسرقن ولا يزنين ولا يقتلن اولادهن ولا ياتين بهتان يفتريته بين ايديهن وارجلهن ولا يعصينك في معروف فبايعهن واستغفر لهن الله.

ترجمہ: اے نبی جب آئیں تیرے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو اس بات پر کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کا کسی کو اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں اور طوفان نہ لائیں باندھ کر اپنے ہاتھوں میں اور پاؤں میں اور تیری نافرمانی نہ کریں کسی بھلے کام میں تو ان کو بیعت کر لے اور معافی مانگ ان کے واسطے اللہ سے۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

واذ قال عيسى ابن مريم يٰ بنى اسرائيل انى رسول الله اليكم مصدقا لما بين يدي من التوراة و مبشرا برسول ياتى من بعدى اسمه احمد فلما جاءهم بالبينات قالوا هذا سحر مبین.

ترجمہ: اور جب کہا عیسیٰ مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل میں بھیجا ہوا آیا ہوں اللہ کا تمہارے پاس یقین کرنے والا اس پر جو مجھ سے آگے ہے تو رات اور خوش خبری دینے والا ایک رسول کی جو آئے گا میرے بعد اس کا نام احمد پھر جب آیا ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر کہنے لگے یہ جادو ہے صریح۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عتم حريص عليكم بالمؤمنين

ف رحيم.

marfat.com

Marfat.com



ترجمہ: تحقیق آیا ہے تمہارے پاس رسول تم میں سے ہماری ہے اس پر جو تم کو  
اپنے حریف سے تمہاری بھلائی کا نہایت شفیق ہے مہربان ہے۔

ارشاد باری ہے:

هَٰذَا نُوَلِِّيْكَ الْقُلُوْبَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ  
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: پھر بھی اگر منہ پھیریں تو کہہ دے کافی ہے تجھ کو اللہ کسی کی بندگی نہیں اس  
کے سوا اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا۔

ارشاد ربانی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيُظْهِرْ لَكُمْ نُوْرَ اللّٰهِ بِالْاَوْاٰهِيْمِ وَاللّٰهُ مَتَمُّ نُوْرِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ  
ترجمہ: چاہے ہیں کہ بجا دیں اللہ کی روشنی اپنے منہ سے اور اللہ کو پوری کرنی ہے  
اپنی روشنی اگرچہ مانائیں کافر۔

دوبند کے مجمع الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں  
یہیت الہی کے خلاف کوئی کوشش کرنا ایسا ہے جیسے کوئی احمق نور آفتاب کو منہ سے پھونک مار کر  
نہجانا چاہے یہی حال نبی پاک کے مخالفوں کا ہے اور ان کی کوششوں کا ہے۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

ترجمہ: خدا وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت کے ساتھ اور سچے دین کے  
ساتھ۔

ارشاد ربانی ہے:

marfat.com

Marfat.com

تؤمنون بالله ورسوله وجاهدون في سبيل الله.

ترجمہ: تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ میں۔  
اسی طرح ارشاد بانی ہے:

هو الذي بعث في الامم رسولا منهم يتلوا عليهم اياته ويزكيهم و  
يعلمهم الكتب والحكمة.

ترجمہ: اللہ وہی ہے جس نے بھیجا ان پڑھوں میں ایک رسول انہی کی جنس میں سے  
پڑھ کر سنا تا ہے اُن کو اس کی آیتیں اور ان کو پاک کرتا ہے اور سکھاتا ہے اُن کو کتاب اور  
عقلمندی۔

اسی طرح ارشاد بانی ہے:

واذا راو تجارة او لهوا ن انفضوا اليها و تركوك قانما قل ما عند  
الله خير من اللهو و من التجارة.

ترجمہ: جب دیکھیں سودا بکٹایا کوئی تماشا متفرق ہو جائیں اس کی طرف اور تجھ کو  
چھوڑ جائیں کھڑا تو کہہ جو اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے تماشے سے اور سودا گری سے۔  
ارشاد بانی ہے:

اذا جاءك المنفقون قالوا انشهد انك لرسول الله والله يعلم  
انك لرسوله.

ترجمہ: جب آئیں تیرے پاس منافق کہیں ہم کہتے ہیں تو رسول ہے اللہ کا اللہ  
جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے۔  
ارشاد بانی ہے:

marfat.com

Marfat.com



واذا رایتهم تعجبک اجسامهم وان یقولوا تسمع لقولهم۔  
ترجمہ: جب تو دیکھے ان کو اچھے لگیں ان کے جسم اگر بات کہیں سنے تو ان کی بات۔  
ارشاد باری ہے۔

واذا قبل لهم تعالوا لیستغفر لکم رسول اللہ لواءہم ومہم ورایتهم  
یصلون وہم مستکبرون۔

ترجمہ: جب اُن کو کہا جائے آؤ معاف کرادے تم کو رسول اللہ تو منکاتے ہیں  
اپنے اور تو دیکھے کہ وہ رکتے ہیں اور غرور کرتے ہیں۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

سواء علیہم استغفرت لهم ام لم تستغفر لهم لن یغفر اللہ لهم۔  
ترجمہ: برابر ہے ان پر تو معافی چاہے ان کی یا نہ چاہے ہرگز نہ معاف کرے گا اُن  
کو اللہ۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اسی طرح ارشاد باری ہے:

یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ۔

ترجمہ: مت خرچ کرو ان پر جو پاس رہتے ہیں رسول اللہ کے۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولكن المنافقین لا یعلمون۔

ترجمہ: زور تو اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا اور ایمان والوں کا لیکن منافق نہیں

جانتے۔

marfat.com

اسی طرح ارشاد باری ہے:

Marfat.com

فامنوا بالله ورسوله والنور الذى انزلنا.

ترجمہ: سوا ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے اتارا۔  
ارشاد ربانی ہے:

واطيعوا الله واطيعوا الرسول فان توليتم فانما على رسولنا البلي

المبين.

ترجمہ: نور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم منہ موڑو تو ہمارے رسول کا بھی  
کام ہے پیچا دینا کھول کر۔  
ارشاد ربانی ہے:

يا ايها النبی اذا طلقتم النساء.

ترجمہ: اے نبی جب تم طلاق دو عورتوں کو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قد انزل الله اليكم ذكرا رسولا يتلوا عليكم ايت الله مبینة

ليخرج الذين امنوا وعملوا الصلحت من الظلمت الى النور.

ترجمہ: تحقیق اللہ نے اتاری تم پر نصیحت جو رسول ہے پڑھ کر سناتا ہے تم کو اللہ کی  
آیتیں کھول کر سنانے والی تاکہ نکالے ان لوگوں کو جو یقین لائے اور کئے بھلے کام اندھیروں  
سے اجالے میں۔

ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے:

يا ايها النبی لم تحرم ما احل الله لك تبغى مرضات ازواجك.

ترجمہ: اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر حاجت ہے تو رخصت



ہندی اپنی عورتوں کی۔

ارشاد ربانی ہے:

وَإِذَا مَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَاتَ بِهِ وَآظَهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

بَعْضُ مَا يَخْفَىٰ مِنْ بَعْضِهِمْ فَلَمَّا نَبَاهَا بِهِ قَالَتْ مِنَ ابْنِكَ هَذَا قَالَ نَبَاتِي

الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ۔

ترجمہ: جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب اس نے

خبر کر دی اس کی اور اللہ نے بتلا دی نبی کو وہ بات تو بتلائی نبی نے اس میں سے کچھ اور بتلا دی

کچھ پھر جب وہ بتلائی عورت کو بولی تجھ کو کس نے بتلا دی کہا مجھ کو بتلایا اس خبر والے واقف

ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ

مِنْ أَظْهَرِ۔

ترجمہ: اللہ ہے اس کا رفیق اور جبرائیل اور نیک بخت ایمان والے اور فرشتے اس

کے پیچھے مددگار ہیں۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

يَوْمَ لَا يَنْخِزُ اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ۔

ترجمہ: جس دن کہ اللہ ذلیل نہ کرے گا نبی کو اور ان لوگوں کو جو یقین لائے ہیں

اس کے ساتھ۔

marfat.com

Marfat.com

يا ايها النبی جاہد الکفار والمنفقین واغلظ علیہم .

ترجمہ: اے نبی لڑائی کر منکروں سے اور دغا بازوں سے ان پر سختی کر۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ویقولون متی هذا الوعد ان کتم صدقین قل انما العلم عند اللہ وانما انما

نذیر مبین۔

ترجمہ: اور کہتے ہیں کب ہو گا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو تو کہہ خبر تو ہے اللہ ہی کے پاس

اور میرا کام تو یہی ڈرنا دینا ہے کھول کر۔ (ترجمہ محمود الحسن)

قل اراء یتیم ان اهلکنى اللہ ومن معی اور حمنا۔

ترجمہ: تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر ہلاک کر دے مجھ کو اللہ اور میرے ساتھ والوں کو یا ان

پر رحم کرے۔

ارشاد ربانی ہے:

قل هو الرحمن انا به۔

ترجمہ: تو کہہ وہی رحمان ہے ہم نے اس کو مانا۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

قل اراء یتیم ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین۔

ترجمہ: تو کہہ بھلا دیکھو اگر ہو جائے صبح کو پانی تمہارا خشک پھر کون ہے جو لائے

تمہارے پاس پانی ستھرا۔

ارشاد ربانی ہے:

ما انت ببعید عن ربک بمجنون وان لا جبراً غیر ممنون والک



بِالْعَلٰی خَلَقَ عَظِيْمٌ

ترجمہ: تو نہیں ہے اپنے رب کے فضل سے دیوانہ اور تیرے واسطے بدلہ ہے بے  
مہیا اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر۔

ارشاد ربانی ہے:

فَلَا تَطْعَمُ الْمَكْلَبِيْنَ وَ قَدْ اَلَوْ تَلْعَنُ فَيَدْهِنُوْنَ وَلَا تَطْعَمُ كُلَّ حَلٰفٍ

ترجمہ: سو تو کہنا مت مان جھٹلانے والوں کا وہ چاہتے ہیں کسی طرح تو ڈھیلا ہو تو وہ  
بھی ڈھیلے ہوں اور تو کہنا مت مان کسی قسمیں کھانے والے بے قدر کا۔ ارشاد ربانی ہے۔

فَنُرْنِيْ وَمَنْ يَكْذِبْ بِهَذَا الْحَدِيْثِ .

ترجمہ: اب چھوڑ دے مجھ کو اور ان کو جو جھٹلائیں اس بات کو۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

اَمْ تَسْأَلُهُمْ اَجْرًا .

ترجمہ: کیا تو مانگتا ہے اُن سے کچھ حق۔

ارشاد ربانی ہے:

فَاَصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصٰحِبِ الْحَوْتَ .

ترجمہ: اب تو استقلال سے راہ دیکھتا رہ اپنے رب کے حکم کی اور نہ ہو جیسا

ہوا پھلی والا۔

ارشاد ربانی ہے:

وَاِنْ يَكْذِبُ الْفٰسِقُوْنَ فَلَا يَأْكُلْ اِلٰهٌ شَيْئًا وَلَٰكِنْ يَلْعَنُوْنَ اِلٰهًا سَمِيْعًا عَلِيْمًا

و يقولون انه لمجنون.

ترجمہ: اور منکر تو لگ ہی رہے ہیں کہ پھسلا دیں تجھ کو اپنی نگاہوں سے جب سنیں  
ہیں قرآن اور کہتے ہیں وہ تو مجنون ہے۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

وما ادرك ما الحاقه.

ترجمہ: اور تو نے کیا سوچا کیا ہے وہ ثابت ہو چکنے والی۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

فصو رسول ربهم.

ترجمہ: پھر حکم نہ مانا اپنے رب کے رسول کا۔

ارشاد ربانی ہے:

انه لقول رسول كريم.

ترجمہ: یہ کہا ہے ایک پیغام لانے والے سردار کا۔

ارشاد ربانی ہے:

ولو تقول علينا بعض الاقاويل، لا خدنا منه باليمين ثم لقطعنا منه

الوتين.

ترجمہ: اور اگر بنا لانا ہم پر کوئی بات تو ہم پکڑ لیتے اس کا دایاں ہاتھ پھر کاٹ ڈالتے

اس کی گردن۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

marfat.com

Marfat.com



ترجمہ: اب بول پاکی اپنے رب کے نام کی جو ہے سب سے بڑا۔  
ارشاد ربانی ہے:

فا صبر صبرا جمیلاً

ترجمہ: سو تو صبر کرا اچھی طرح صبر کرنا۔

اللہ تعالیٰ نوح کی دعا کی حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

رب اغفر لی ولوالدی وللمن دخل بیتی مومننا۔

ترجمہ: اے رب معاف کر مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو میرے گھر میں

آئے ایمان دار۔

ارشاد ربانی ہے:

قل اوحی الی انہ استمع نفر من الحبن

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے۔

ارشاد ربانی ہے:

علم الغیب فلا یشہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ من رسول

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے بھید کا سو وہ نہیں خبر دیتا اپنے بھید کی کسی کو مگر جو پسند

کر لیا کسی رسول کو۔

ارشاد ربانی ہے:

او انہ لما قام عبد اللہ بدعوہ

ترجمہ: اور یہ کہ جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ کہ اس کو پکارے۔

اسی طرح [marfat.com](http://marfat.com)

Marfat.com

قل انما ادعوا ربی ولا اشرك به احدا۔

ترجمہ: تو کہہ میں پکارتا ہوں پس اپنے رب کو اور شریک نہیں کرتا اس کا کسی کو۔  
ارشاد ربانی ہے:

قل انی لا املك لكم ضرا ولا رشدا۔

ترجمہ: تو کہہ میرے اختیار میں نہیں تمہارا برا اور نہ راہ پر لانا۔  
ارشاد ربانی ہے:

قل انی لن یجیرنی من اللہ احد ولن احد من دونہ ملتجدا۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو نہ بچائے گا اللہ کے ہاتھ سے کوئی اور نہ پاؤں گا اس کے سوائے  
کہیں سرک رہنے کی جگہ۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے۔

ومن یعص اللہ ورسولہ فان له نار جہنم ۔

ترجمہ: جو حکم نہ مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا تو اس کے لئے ہے آگ  
دوزخ کی۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

قل ان ادری اقرب ما توعدون ۔

ترجمہ: تو کہہ کے میں نہیں جانتا کہ نزدیک ہے جس چیز کا تم سے وعدہ ہوا۔  
ارشاد ربانی ہے:

یا ایہا المزمحل قم اللیل الا قلیلا۔

ترجمہ: اے مزمحل! لیٹ جا رات میں (ترجمہ محمود الحسن)



نوٹ: مراد یہ ہے کہ پوری رات عبادت بے شک نہ کرو لیکن رات کے کچھ حصے میں عبادت کرو۔

ارشاد ربانی ہے:

او انقص منه قليلا او زد عليه و رتل القرآن ترتيلا.

ترجمہ: قیام کرو آدمی رات یا آدمی رات سے کم یا زیادہ اور کھول کھول کر پڑھو قرآن کو صاف۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انا منلقی علیک قولاً ثقیلاً.

ترجمہ: بے شک ہم ڈالنے والے ہیں تجھ پر ایک بات وزن دار۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

ان لك في النهار سبحا طويلا.

ترجمہ: البتہ تم کو دن میں مشغل رہتا ہے لمبا۔

ارشاد باری ہے:

واذكر اسم ربك وتبلى اليه تنيلا.

ترجمہ: اور پڑھے جاتا نام اپنے رب کا اور چھوڑ کر چلا آ اس کی طرف سب سے الگ ہو کر۔

ارشاد ربانی ہے:

انا ارسلنا اليكم رسولا شاهدا عليكم كما ارسلنا الى فرعون

رسولا فصلى فرعون

Marfat.com

ترجمہ: ہم نے بھیجا ہے تمہاری طرف رسول بتلانے والا تمہاری باتوں کا جیسے بھیجا فرعون کے پاس رسول پھر کہا نہ مانا فرعون نے رسول کا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان ربك يعلم انك تقوم احدى من ثلثي الليل و نصفه و ثلثه و طائفة من الذين معك.

ترجمہ: بے شک تیرا رب جانتا ہے کہ تو اٹھتا ہے نزدیک دو تہائی رات کے اور آدمی رات کے اور تہائی رات کے اور کتنے ہی لوگ تیرے ساتھ کے۔ ارشاد ربانی ہے۔

يا ايها المدثر قم فانذر و ربك فكير و ثيابك فطهر و الرجز فاهجر و لا تمنن تستكثر و لربك فاصبر.

ترجمہ: اے لحاف میں لپٹنے والے کھڑا ہو پھر ڈر سنا دے اور اپنے رب کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور گندگی سے دور رہ اور ایسا نہ کر کہ احسان کرے اور بدلہ بہت چاہے اور اپنے رب سے امید رکھ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والرسول يدعوكم في آخركم.

ترجمہ: اور رسول پکارتا تھا تم کو تمہارے پیچھے سے۔

پھر فرمایا:

ذلك بانہ كانت قاتبيهم رسلهم بالبينت فقالوا آ بشر يهدونا.

ترجمہ: یہ اس لئے کہ لائے تھے ان کے پاس اُن کے رسول نشانیاں پھر کہتے کیا

آدمی ہم کو راہ سمجھائیں گے

marfat.com

Marfat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تَحْرُکْ بِهِ لِسَانَکَ لِتُحْجَلَ بِهِ اِنَّ عَلَیْنا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ۔

ترجمہ: نہ چلاؤ تو اُس کو پڑھنے پر اپنی زبان تاکہ جلدی اُس کو سیکھ لے۔ وہ تو

بارے ذمہ ہے اس کو جمع رکھنا تیرے سینہ میں پڑھنا تیری زبان سے پھر جب ہم پڑھنے لگیں  
شرشت کی زبانی تو ساتھ رکھ اُس کے پڑھنے کے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یَسْئَلُوْکَ عَنِ السَّاعَةِ اِیَّانَ مَرْسُهَا۔ فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذَکْرِہَا اِلٰی رَبِّکَ

سُئِلَہَا۔

ترجمہ: پوچھتے ہیں تجھ سے قیامت کے بارے میں کب ہوگا قیام اُس کا تجھ کو کیا

کام اُس کے ذکر سے تیرے رب کی طرف ہے پہنچ اُس کی۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ مِّنْ یَّخْشٰہَا۔

ترجمہ: تو تو ڈرسانے کے واسطے ہے اس کو جو اُس سے ڈرتا ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

عَبَسَ وَتَوَلٰی اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی وَمَآ یَدْرِیْکَ لَعَلَّہُ یَرْکٰی۔

ترجمہ: تیوری چڑھائی اور منہ موڑا۔ اس بات سے کہ آیا اُس پہلے کے پاس اندھا۔ تجھ کو

کیا خبر کہ شاید وہ سنو اتا۔

اسی سورت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِمَّا مِّنْ اَمْرِیْ فَاَنْتَ لَمُتَّصِلٌ۔ وَمَا عَلَیْکَ بِالْاٰیٰتِیْ۔ وَاِمَّا مِّنْ جَآءَکَ

marfat.com

Marfat.com



يَسْعَى وَهُوَ يَخْشَى فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّى۔

ترجمہ: وہ جو پرواہ نہیں کرتا سوتو اُس کی فکر میں ہے اور تجھ پر کچھ الزام نہیں۔ وہ نہیں درست ہوتا اور وہ جو آیا تیرے پاس دوڑتا اور وہ ڈرتا ہے۔ سوتو اُس سے تغافل کرتا ہے۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ۔

ترجمہ: اور نبی پاک علیہ السلام غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ۔

ترجمہ: یہ تمہارا رفیق کچھ دیوانہ نہیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا اَدْرَاكَ مَا سَجَّيْنِ۔

ترجمہ: تجھ کو کیا خبر کیا ہے سجنین۔

اسی طرح ارشاد ہے:

وَمَا اَدْرَاكَ مَا عَلِيُونِ۔

ترجمہ: تجھ کو کیا خبر کہ کیا ہے علین۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ۔

ترجمہ: کیا تجھ کو پہنچی بات لشکروں کی؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَنَقُلُ الْكَافِرِينَ أَهْلُهَا رَوِيًّا.

ترجمہ: سوڈھیل دے مکروں کو ڈھیل دے اُن کو تھوڑے دنوں۔

ارشاد باری ہے:

قُلْ أَنْتَ حَلِيبٌ الْغَاشِيَةُ

ترجمہ: کچھ پنچي تھ کو بات اُس چھپالینے والی کی۔

ارشاد باری ہے:

مَبْعِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى.

ترجمہ: پاکی بیان کراپنے رب کے نام کی جو سب سے بلند ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مُنْقَرِنِكَ فَلَا تَنْسَى.

ترجمہ: البتہ ہم پڑھائیں گے تجھ کو پھر تو نہ بھولے گا۔

ارشاد باری ہے:

وَنِيْرَكَ لِلْيُسْرَى.

ترجمہ: اور سب سبچ پچائیں گے تجھ کو ہم آسانی تک۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَذَكِّرْ أَنْ نَفْعَتِ الذِّكْرَى.

ترجمہ: سوڈھ سمجھا دے اگر فائدہ کرے سمجھانا۔

پھر فرمایا:

فَذَكِّرْ بِالذِّكْرِ

ترجمہ: سو تو سمجھائے گا۔ تیرا کام تو یہی سمجھانا ہے۔ تو نہیں ان پر داروغہ۔  
ارشاد باری ہے:

وَجَاءَ رَبَّكَ.

ترجمہ: اور آئے حکم تیرے رب کا۔

ارشاد باری ہے:

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حَلَّ بِهَذَا الْبَلَدِ.

ترجمہ: قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اور تجھ پر قید نہیں رہے گی اس شہر میں۔

ارشاد باری ہے:

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ.

ترجمہ: اور تو کیا سمجھے کیا ہے وہ گھاٹی۔

پھر فرمایا:

فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ.

ترجمہ: پھر کہا ان کو اللہ کے رسول نے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلُ إِذَا سَجَىٰ. مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ  
لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ  
وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ. وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا  
السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ.

ترجمہ: قسم دہیں کہ چڑھتے وقت لگا اور رات کے چھا جائے۔ نہ رخصت کر



تجھ کو تیرے رب نے اور نہ بیزار ہوا اور البتہ کھلی بہتر ہے تجھ کو پہلی سے اور آگے دے گا تجھ  
جو تیرا رب پھر تو راضی ہوگا۔ بھلا نہیں پایا تجھ کو جیم پھر جگہ دی اور پایا تجھ کو محبت میں خود رفتہ پھر  
بسمجھائی اور پایا تجھ کو مفلس پھر فنی کر دیا۔ سو جو جیم ہوا اس کو مت دبا اور جو مانگتا ہوا اس کو مت  
بھڑک اور جو احسان ہے تیرے رب کا سو بیان کر۔ (ترجمہ محمود الحسن)

ارشاد باری ہے۔

الم نشرح لك صلوك و وضعنا عنك وزرك الذي انقض  
صلوك و دفعنا لك ذكرک۔

ترجمہ: کیا ہم نے نہیں کھول دیا تیرا سینہ اور اتار رکھا ہم نے تجھ پر سے بوجھ تیرا  
اس نے جھکادی تھی پیٹھ تیری اور بلند کر دیا ہم نے ذکر تیرا۔  
اسی طرح ارشاد باری ہے:

فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب۔

ترجمہ: جب تو فارغ ہو تو محنت کر اور اپنے رب کی طرف دل لگا۔  
اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد رب العزت ہے:  
اقرا باسم ربک الذی خلق۔

ترجمہ: پڑھا اپنے رب کے نام سے جو سب کا بنانے والا ہے۔  
اسی طرح ارشاد باری ہے:

اقرا وربک الاکرم۔

ترجمہ: اور پڑھا تیرا رب بڑا کریم ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ارءیت الذی ینہی عبدا اذا صلی۔

ترجمہ: تو نے دیکھا اس کو جو منع کرتا ہے ایک بندہ کو جب وہ نماز پڑھے۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

ارءیت ان کان علی الہدی۔

ترجمہ: بھلا دیکھ تو اگر ہوتا نیک راہ پر۔

ارشاد ربانی ہے:

ارءیت ان کذب و تولی۔

ترجمہ: بھلا تو اگر جھٹلایا اور منہ موڑا۔

ارشاد ربانی ہے:

کلا لا تطعه واسجد واقترب۔

ترجمہ: کوئی نہیں من کہا مان اس کا اور سجدہ کر اور نزدیک ہو۔ (ترجمہ محمود الحسن)

ارشاد ربانی ہے:

وما ادرک ما لیلۃ القدر۔

ترجمہ: اور تو نے کیا سمجھا ہے کہ کیا ہے شب قدر۔

ارشاد ربانی ہے:

رسول من اللہ یتلوا صحفا مطہرہ۔

ترجمہ: ایک رسول اللہ کا پڑھتا ہوا ورق پاک۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الم تر کتبنا فی زبورک ما یحیی النط

ترجمہ: کیا تو نے نہ دیکھا کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

وما ادرك ما العظمة.

ترجمہ: اور تو نے کیا سمجھا کون ہے وہ رونے والی۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

ارءيت الذي يكذب بالدين.

ترجمہ: تو نے دیکھا اس کو جو جھٹلاتا ہے انصاف ہونے کو۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

ان اعطيتك الكوثر فصل لربك وانحر ان شانك هو الا بتر.

ترجمہ: بے شک ہم نے دی تجھ کو کوثر سو نماز پڑھا اپنے رب کے آگے اور قربانی کر

بے شک جو دشمن ہے تیرا وہی رہ گیا پیچھا کٹ۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

قل يا ايها الكفرون.

ترجمہ: تو کہہ اے منکروں!

ارشاد باری ہے:

لا اعبدا ما تعبدون.

ترجمہ: میں نہیں پوجتا جس کو تم پوجتے ہو۔

ارشاد باری ہے:

ولا انتم عابدون ما عابدون ولا انتم عبدون ما



اعبد لکم دینکم ولی دین۔

ترجمہ: اور نہ تم پوجو جس کو میں پوجوں اور نہ مجھ کو پوجنا ہے اس کا جس کو تم نے پوجا اور نہ تم کو پوجنا اس کا جس کو میں پوجوں تم کو تمہاری راہ مجھ کو میری راہ۔  
ارشاد ربانی ہے:

و رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔

ترجمہ: اور تو دیکھے لوگوں کو داخل ہوتے ہیں دین میں غول کے غول۔  
ارشاد ربانی ہے:

فسبح بحمد ربک و استغفرہ۔

ترجمہ: اور تو پاکی بول اپنے رب کی اور گناہ بخشوا اس سے۔  
(گناہ سے مراد خلاف اولیٰ ہے)

اسی طرح ارشاد باری ہے:

قل ہوا اللہ احد۔

ترجمہ: تو کہہ وہ اللہ ایک ہے۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

قل اعوذ برب الفلق۔

ترجمہ: تو کہہ میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

قل اعوذ برب الناس۔

ترجمہ: تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی۔

نوٹ: اس طرح سینکڑوں آیات جو لفظ قل سے شروع ہوتی ہیں تو جو آدمی نماز میں ان آیات کی تلاوت کرے گا تو ضرور اس کا خیال نبی پاک ﷺ کی طرف جائے گا۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

واذکر فی الکتب ابراہیم انه کان صدیقاً نبیاً۔

ترجمہ: اور ذکر کر کتاب ابراہیم کا بے شک وہ سچا نبی تھا۔

ارشاد باری ہے:

واذکر فی الکتب موسیٰ انه کان مخلصاً وکان رسولاً نبیاً۔

ترجمہ: اور ذکر کر کتاب میں موسیٰ کے بے شک وہ تھا چتا ہوا اور تھا رسول نبی

اسی طرح ارشاد باری ہے:

واذکر فی الکتب اسماعیل انه کان صادق الوعد وکان رسولاً نبیاً

ترجمہ: اور ذکر کر کتاب میں اسماعیل کا وہ وعدہ میں سچا اور تھا رسول نبی۔

ارشاد باری ہے:

واذکر فی الکتب ادریس انه کان صدیقاً نبیاً۔

ترجمہ: اور ذکر کر کتاب میں ادریس کا وہ تھا سچا نبی۔

اب ظاہر بات ہے جو آدمی ان آیات کریمہ کو پڑھے گا اس کے دل میں نبی پاک

ﷺ کا خیال بھی آئے گا اور جن انبیاء کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے ان کا خیال بھی آئے گا

اب ظاہر بات ہے جب انبیاء کا خیال آئے گا تو تعظیم کے ساتھ ہی آئے گا۔ اور اسماعیل

دہلوی کہتا ہے کہ جب کسی نبی کا خیال تعظیم کے ساتھ آئے گا تو نمازی مشرک ہو جائے گا تو گویا

اس نے قرآن مجید کا

نوٹ: ہم نے جو آیات ذکر کی ہیں یہ ہم نے بطور نمونہ مشتبہ از خردارے ذکر کی ہیں ورنہ قرآن مجید کے اندر سینکڑوں آیات اور بھی ہیں جہاں انبیاء کرام اور اولیاء کرام کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن ہم نے اختصار کی خاطر ان کو ذکر نہیں کیا۔ باذوق حضرات جو قرآن مجید کے تراجم کا مطالعہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں خود ان آیات کریمہ کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

## اسماعیل دہلوی کا نبی پاک کو جھوٹا قرار دینا

مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ استخارہ سکھانے والے جھوٹے ہیں (معاذ اللہ) حالانکہ بخاری شریف اور دیگر کتب احادیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

كان انبي يعلمنا الاستخارة كما يعلمنا السورة من القرآن.

ترجمہ: کہ نبی پاک ﷺ ہمیں استخارہ کی تعلیم ایسے دیتے تھے جیسے قرآن مجید کی صورت کی تعلیم دیتے تھے۔ تو اسماعیل دہلوی کی کتنی بڑی بے دینی ہے کہ جو چیز صحیح حدیث سے ثابت ہے اور سرکار نے خود اس کی تعلیم دی ہے اس چیز کو جھوٹ قرار دے دیا اور نبی پاک ﷺ کو نعوذ باللہ جھوٹا قرار دیا۔ کیونکہ جب اس نے یہ کہا کہ استخارہ سکھانے والے جھوٹے ہیں تو استخارہ تو سرکار ﷺ نے خود سکھایا تو گویا اس نے نبی پاک کو جھوٹا کہا تو یہ کتنا بڑا جرم ہے۔ اللہ رب العزت ایسے ظالموں کو تباہ برباد کرے اور ہر مسلمان کو ان سے امن میں رکھے

اسماعیل دہلوی کا انبیاء اور اولیاء کرام کو چہرے سے ذلیل کہنا

اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی اللہ کی

marfat.com

Marfat.com



انسان کے آگے چمارے بھی ذلیل ہے۔ اس عبارت پر ہم مفصل تبصرہ اس کتاب کے پہلے حصے میں کر چکے ہیں بعض چیزوں کی ہم ذرا مزید وضاحت پیش کرنا چاہتے ہیں۔

وہابی حضرات اس عبارت کی تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس آیت میں ذلیل سے مراد کمزور والا معنی ہے۔ جس طرح ارشاد باری ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

ترجمہ: اور تمہاری مدد کر چکا ہے اللہ بدر کی لڑائی میں اور تم کمزور تھے۔

لیکن وہابی حضرات قرآن مجید کی ان آیات پر غور نہیں کرتے جہاں ذلت کا لفظ کثارت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً ارشاد باری ہے:

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ

ترجمہ: اور ڈالی گئی ان پر ذلت اور محتاجی۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا تَقِفُوا

ترجمہ: ماری گئی ان پر ذلت جہاں دیکھے جائیں۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

وَتَعَزَّزْ مِنْ تَشَاءٍ وَتَذَلَّ مِنْ تَشَاءٍ

ترجمہ: اور عزت دے دے جس کو چاہے اور ذلیل کرے جس کو چاہے۔

(ترجمہ محمود الحسن)

اب وہابی حضرات سے سوال یہ ہے کہ وہ انبیاء کے تعز من تشاء کا مصداق سمجھتے ہیں یا

تذلل من تشاء کا مصداق سمجھتے ہیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الذين اتخذوا العجل سينالهم غضب من ربهم و ذلة.

ترجمہ: البتہ جنہوں نے بکھڑے کو معبود بنالیا ان کو پہنچے گا غضب اُن کے رب کا اور ذلت۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا يرهق وجوههم فتر ولا ذلة.

ترجمہ: نہ چڑھے گی اُن کے منہ پر سیاهی اور نہ ہی رسوائی۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والذين كسبوا السيئات جزاء سيئة بمثلها و ترهقهم ذلة.

ترجمہ: اور جنہوں نے کمائی برائیاں بدلہ ملے برائی کا اس کے برابر اور ڈھانپ لے گی ان کی رسوائی۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

خاضعة ابصارهم ترهقهم ذلة.

ترجمہ: جھکی ہوں گی اُن کی آنکھیں جڑھی آتی ہوگی ان پر ذلت۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يقولون لننرجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل.

ترجمہ: منافقوں نے کہا اگر ہم مدینہ کو چلے گئے تو عزت والے وہاں سے ذلیل لوگوں کو نکال دیں گے۔ (ترجمہ محمود الحسن)

مولوی شہید عثمانی اس کے علاوہ بھی لکھتے ہیں کہ روایات میں ہے کہ عبد اللہ

اللہ کے وہ الفاظ کے کہ عزت والا ذلیل کو نکال دے گا جب اس کے بیٹے حضرت عبداللہ بن  
عبداللہ کو پہنچے جو قلمس مسلمان تھے تو باپ کے سامنے ٹکوار لے کر کھڑے ہو گئے بولے جب  
تک اقرار نہ کرے گا کہ رسول اللہ عزت والے ہیں اور تو ذلیل ہے زندہ نہ چھوڑوں گا اور نہ  
میت میں گھسنے دوں گا۔ آخر اقرار کر کر چھوڑا۔ تو دیوبند کے شیخ الاسلام کی اس تفسیر سے ثابت  
ہو گیا کہ انبیاء کو ذلیل کہنا منافقوں کا طریقہ ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ذلیل کا لفظ عام  
بلا طور پر حقیر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جس طرح رئیس النافقین نے صحابہ کرام اور نبی پاک  
ﷺ کے لئے استعمال کیا تو اسی معنی میں استعمال کیا۔

نوٹ: شبیر احمد عثمانی نے جو حدیث نقل کی ہے یہ بخاری شریف کے اندر موجود ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الذين يَحَاذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي الْآذِلِينَ.

ترجمہ: جو لوگ خلاف کرتے ہیں اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا وہ

لوگ ہیں سب سے بے قدر لوگوں میں۔ (ترجمہ محمود الحسن)

دہابی حضرات اس عبارت کی دوسری تاویل یہ کرتے ہیں کہ یہ جو عبارت

ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چھارے بھی ذلیل ہے اس عبارت

عموم سے نبی پاکؐ خارج ہیں لیکن اُن کے قطب عالم رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ

میں فرماتے ہیں کہ نبی پاکؐ بھی اس عبارت کے عموم میں داخل ہیں۔ اور گنگوہی

صاحب اپنے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ حق وہی ہے جو میری زبان سے نکلتا ہے

میں کچھ نہیں ہوں مگر نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔ تو رشید احمد کی اس عبارت سے

ثابت ہو گیا کہ دہابی حضرات کی تاویل باطل ہے۔



نوٹ: کافی عرصہ پہلے اس عبارت پر حضرت شیخ القرآن مولانا سعید احمد اسعد صاحب اور ماسٹر امین صفدر اکاڑوی کا مناظرہ ہوا تو وہ کہنے لگا کہ اگر تم اس عبارت میں مجھے نبی پاک کا نام دکھا دو تو میں بھی لکھ کر دے دوں گا کہ شاہ اسماعیل کافر ہے۔ حالانکہ اگر اس نے فتاویٰ رشید یہ پڑھا ہوتا تو ایسا جاہلانہ مطالبہ نہ کرتا نیز اگر یہ کہا جائے کہ ہر ماسٹر چھوٹا ہو یا بڑا دیوبندی مولوی چھوٹا ہو یا بڑا وہ اللہ کے شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے پھر یہاں نام تو کسی مولوی اور ماسٹر کا نہیں لیا گیا تو کیا اس میں دیوبندی مولوی اور ماسٹر کی توہین نہیں؟ اگر نہیں ہے تو پھر یہ عبارت دیوبندی لکھ کر چھاپیں اور اپنی مساجد اور مدارس کے باہر جلی سرخیوں کے ساتھ اس عبارت کو لکھیں تاکہ بقول ان کے توحید کا پرچم سر بلند ہو جائے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ بالفرض اس عبارت میں نبی پاک نہ بھی مراد ہوں تو کیا باقی اولیاء اور انبیاء کو چمار سے ذلیل کہنا جائز ہے کیا باقی انبیاء اولیاء کی تنقیص کرنا کفر نہیں ہے اگر وہابی حضرات یہ ارشاد فرمائیں کہ یہاں انبیاء اولیاء سب مستثنیٰ ہیں تو پھر بڑی مخلوق سے کون مراد ہے کیونکہ اسماعیل دہلوی خود اسی کتاب میں وضاحت کرتا ہے کہ انبیاء اولیاء جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہیں اور بندے عاجز مگر اللہ نے اُن کو بڑائی دی تو اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ وہ بڑی مخلوق سے مراد انبیاء اور اولیاء لے رہا ہے نیز اس نے فصل قائم کی ہے کہ انبیاء اور اولیاء کو مشکل میں پکارنا شرک ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ جو لوگ اگلے بزرگوں کو دور سے پکارتے ہیں وہ مشرک ہیں نیز یہ بھی لکھا ہے کہ جس کا نام محمد یا علی وہ کسی چیز کا مختار نہیں اسی طرح کہا سب انبیاء اور اولیاء اس کے رویہ و ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں اور یہ بھی کہا نعوذ باللہ کہ اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا بے انصافی ہے کیونکہ یہ لوگ ناکارہ ہیں اور یہ بھی کہا کہ بت اور انبیاء سارے یکساں عاجز ہیں اور

مستحب اختیار ہیں تو اس کی یہ ساری عبارات قطعی طور پر دلالت کر رہی ہیں کہ اس نے اپنی اس عبارت پاک عبارت ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا (النج) سے انبیاء اور اولیاء کو ہی مراد لیا ہے بالغرض انبیاء اور اولیاء مراد نہ بھی ہوں تو کیا عام مسلمانوں کو ذلیل کہنا جائز ہے؟

ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے کہ سر کا صالح نے خانہ کعبہ کو دیکھ کر فرمایا کہ اے کعبہ تیری بڑی شان ہے بڑا مقام ہے لیکن بندہ مومن کی عزت تجھ سے زیادہ ہے۔

## وہابی حضرات کی ایک اور تاویل کا جواب

وہابی حضرات اسماعیل کو بچانے کے لئے یہ آیت کریمہ بھی پیش کرتے ہیں۔

اولم یروا الی ما خلق اللہ من شیء یتغیوا ظللہ عن الیمین و الشمال مجدا للہ و ہم داخرون۔

ترجمہ: کیا نہیں دیکھتے وہ جو کہ اللہ نے پیدا کی ہے کوئی چیز کہ ڈھلتے ہیں سائے ان کے دہنی طرف سے اور بائیں طرف سے سجدہ کرتے ہوئے اللہ کو اور وہ ذلیل ہیں۔

وہابی حضرات کا استدلال ۱۔ یہ ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے تمام سجدہ کرنے والی مخلوق کو جو بھی ہو سب کو ذلیل قرار دیا ہے تو اگر مولوی اسماعیل دہلوی نے کہہ دیا تو کیا حرج ہے۔ ۲۔ جواباً گزارش ہے کہ اگر اس استدلال کو مان لیا جائے تو قرآن مجید میں تعارض لازم آتا ہے حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

۱۔ کیا اس استدلال کی رو سے تمام وہابی حضرات کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر وہابی چھوٹا ہوا بڑا اللہ کی شان کے آگے چھارے بھی ذلیل ہے۔ اگر کہا جاسکتا ہے تو وہابی حضرات یہ عبارت اپنے لئے شائع کریں تاکہ توحید کا پرچم سر بلند ہو۔

ولو کان من عند اللہ لاجلہ الخ بسم اللہ الرحمن الرحیم marfat.com

Marfat.com



ترجمہ: اگر یہ قرآن مجید ہوتا کسی اور کا سوائے اللہ کے تو ضرور پاتے اس میں بہت تفاوت۔ (ترجمہ محمود الحسن)

تو اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ فرمائے:  
 اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

ترجمہ: بے شک تم میں سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔

اسی طرح فرمایا:

وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيہًا

ترجمہ: اور موسیٰ اللہ کے نزدیک آبرو والے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(حاشیہ صفحہ گزشتہ)

۱۔ کیا نہیں دیکھتے وہ جو کہ اللہ نے پیدا کی ہے کوئی چیز کہ ڈھلتے ہیں سائے ان کی دہنی طرف سے اور بائیں طرف سے سجدہ کرتے ہوئے اللہ کو اور وہ عاجزی میں ہیں۔ (ترجمہ محمود الحسن) دیوبندیوں کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی اسی آیت کے تفسیری حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ جب کوئی طور پر ہر چیز خدا کے سامنے عاجز، مطیع اور منقاد ہے حتیٰ کہ سایہ دار چیزوں کا سایہ بھی۔ تو دیوبندیوں کے شیخ الہند اور شیخ الاسلام کی عبارتوں سے ثابت ہوا کہ یہاں ان سایہ دار چیزوں کو جن کا سایہ دائیں بائیں جانب جھٹکا ہے ان کو ذلیل کہا گیا ہے اور وہابی حضرات یہاں لفظ داخرون کو انبیاء اور اولیاء پر محمول کرتے ہیں۔

نوٹ: انسانوں اور فرشتوں کے سجدہ کرنے کا ذکر اگلی آیت میں ہے۔

کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : لِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

marfat.com

Marfat.com



وجہا فی الدنيا والآخرة.

ترجمہ: عیسیٰ دنیا اور آخرت میں آمدمند تھے۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اسی طرح ارشاد باری ہے:

و لله العزة و لرسوله و للمؤمنین و لكن المنفقین لا یعلمون.

ترجمہ: اور عزت تو اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی اور ایمان والوں کی ہے لیکن

المنفاق نہیں جانتے۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

ولقد کرما بنی آدم.

ترجمہ: اور ہم نے عزت دی ہے آدم کی اولاد کو۔

اسی طرح ارشاد فرمایا جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں وہی لوگ ذلیل

ہیں اور فرمایا کہ یہودیوں پر ذلت مسلط کی گئی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ کافر قیامت کے دن ذلیل

اور رسوا ہوں گے۔ تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک جگہ اللہ تعالیٰ ذلت کافروں کے لئے ثابت

کرنے اور عزت اپنے پیاروں کے لئے ثابت کرے اور دوسری جگہ تمام مخلوق کو ذلیل کہہ

دیا جائے بشمول انبیاء و اولیاء۔

لہذا وہابی حضرات نے جو آیت پیش کی ہے اس آیت سے انبیاء کرام اور اولیاء کرام

مستثنیٰ ہیں ورنہ قرآن مجید کی آیات میں باہمی اختلاف لازم آئے گا۔ حالانکہ یہ قطعی طور پر

محال ہے اور خود وہابی حضرات بھی اس بات کے بظاہر قائل ہیں۔ اور ان کے شیخ الہند محمود الحسن

نے آیت کریمہ میں واقع شدہ لفظ داخرون کا معنی عاجز کیا ہے تو یہ بات تو ٹھیک ہے کہ انبیاء

اور ساری مخلوق اور فرشتے اللہ کے نزدیک عاجز ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ دیوبندی

marfat.com

Marfat.com

حضرات کہتے ہیں کہ وہ ہمارے ہی جیسے عاجز اور بے اختیار ہیں جبکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے خلفاء اور نائب ہیں اور اللہ کی قدرت کے مظہر ہیں۔

اسماعیل دہلوی کا نبی پاک ﷺ کو گاؤں کے چودہری کے برابر قرار دینا مولوی اسماعیل نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے جس طرح گاؤں کا چودہری اور گاؤں کا زمیندار اپنی قوم کا سردار ہوتا ہے اسی طرح نبی پاک ﷺ بھی اپنی قوم کے سردار ہیں حالانکہ اس کا یہ نظریہ قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہے جن ہستیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرمائے۔

انی جاعل فی الارض خلیفہ:

ترجمہ: میں زمین میں اپنا ایک نائب بنانے والا ہوں۔

اسی طرح فرمایا۔

یا داؤد انا جعلنک خلیفۃ فی الارض:

ترجمہ: اے داؤد ہم نے تمہیں زمین کا خلیفہ بنا دیا۔

اسی طرح اگر نبی پاک ﷺ کی تعظیم گاؤں کے چودہری جتنی ہوتی تو اللہ تعالیٰ یہ

ارشاد نہ فرماتا:

وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدًا:

ترجمہ: اور تم کو نہیں پہنچتا کہ تکلیف دو اللہ کے رسول کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اس کی

عورتوں سے اس کے پیچھے کبھی بھی۔ (ترجمہ محمود الحسن)

وہابی حضرات ارشاد فرمائیں کہ کیا گاؤں کے چودہری کی وفات کے بعد اس کی

بیوی سے نکاح کرنا صحیح ہے؟

marfat.com

Marfat.com

کبھی وہابی حضرات نبی پاک ﷺ کو بڑے بھائی کا درجہ دیتے ہیں حالانکہ بڑے  
بھائی کی وفات کے بعد اس کی بیوی سے نکاح کرنا جائز ہے جبکہ نبی پاک کی بیویوں سے آپ  
کی وفات کے بعد نکاح کرنا حرام ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ: ازواجہ امہتہم  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ

مَنْظَرٍ مِنْهُ.

ترجمہ: اے ایمان والوں! مت جاؤ نبی کے گھروں میں مگر جو تم کو حکم ہو کھانے کے  
واسطے نہ راہ دیکھنے والے اس کے پکنے کی۔

تو یہاں اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے جو سر کا ﷺ کے کاشانہ اقدس  
کا ادب بیان فرمایا ہے کیا گاؤں کے چودہری کے گھر کا بھی کہیں ایسا مقام بیان کیا گیا ہے یا  
کہیں یہ کہا گیا ہے کہ گاؤں کے چودہری کو اذیت نہ پہنچاؤ تکلیف نہ پہنچاؤ، اس عبارت کے  
رد میں کچھ دلائل ہم اسی کتاب کے پہلے حصے میں دے چکے ہیں۔

اب ہم صحابہ کرام کے چند واقعات پیش کرتے ہیں کہ وہ سر کا ﷺ کا کس قدر  
ادب کرتے تھے اگر ان کے دل میں سر کا ﷺ کا وہی مقام ہوتا جو گاؤں کے چودہری کا ہوتا  
ہے تو وہ سر کا ﷺ کی اس قدر تعظیم نہ کرتے۔

اس ضمن میں پہلا واقعہ جو بخاری شریف کے اندر منقول ہے اس طرح ہے کہ سرکار  
ﷺ نے حجامت بنوائی تو تمام صحابہ کرام کی خواہش یہ تھی کہ کوئی بال مبارک نیچے نہ گرے بلکہ  
تمام بال ہمیں نصیب ہو جائیں۔

دوسرا واقعہ بخاری شریف میں ہی ہے کہ جب سر کا ﷺ وضو فرماتے تو صحابہ کرام

marfat.com

Marfat.com



سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضا مبارک سے لگ کر نیچے گرنے والے پانی کے حصول میں اتنی کوشش کرتے کہ قریب ہوتا کہ آپس میں لڑ پڑیں۔

اسی طرح جب سر کا صلی اللہ علیہ وسلم ناک مبارک صاف فرماتے تو آپ کی ناک مبارک کی ریش کے حصول کی خاطر بھی ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ (بخاری) اسی سلسلہ میں ایک واقعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نفلی نماز پڑھنی شروع کی تو سر کا صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی سورتیں پڑھنی شروع فرمائیں حتیٰ کہ میں تھک گیا اور میں نے برا ارادہ کر لیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے کیا ارادہ فرمایا تھا تو ارشاد فرمایا کہ میں بیٹھ جاؤں۔ سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا چھوڑ دوں۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ہے۔

### وجہ استدلال:

اگر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے دل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا ہی احترام ہوتا جتنا گاؤں کے چودہری کا یا بڑے بھائی ہوتا ہے تو تھک جانے کی وجہ سے بیٹھنے کے ارادہ کو برا ارادہ نہ فرماتے۔ حالانکہ ایک آدمی نفل پڑھ رہا ہو اور تھک جائے تو اس کے لئے بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے۔ لیکن یہاں صحابی رسول، سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے ایک جائز کام کے ارادے کو بھی برا ارادہ قرار دے رہے ہیں۔

تو ثابت ہو گیا کہ اس نظریے کا کہ انبیاء کی تعظیم بڑے بھائی جتنی یا گاؤں کے چودہری جتنی کرنی چاہیے صحابہ کرام کے نظریے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

زبانی تو وہابی حضرات دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہیں لیکن عملاً ان کے نظریات اور صحابہ کرام کے نظریات کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے۔

marfat.com

Marfat.com

## الممولوی اسماعیل دہلوی کی عبارت کا ردائے عرفا کی زبان سے

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ويحتمل ان يقال على طريق اهل العرفان ان المصلين لما  
مستفتحوا باب الملكوت بالتحيات اذن لهم بالدخول في حريم الحى الذى  
لا يموت فقرت اعينهم بالمناجات فنبهوا على ان ذلك بواسطه نبى  
برحمته وبركة متابعه فالتفتوا فاذا الحبيب فى حرم الحبيب حاضر فاقبلوا  
عليه قائلين السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته۔

علامہ عسقلانی فرماتے ہیں اہل عرفان کے طریقہ پر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جب  
نمازیوں نے التحیات کے ساتھ ملکوت کا دروازہ کھلوا دیا۔ تو انہیں بارگاہ الہی میں داخل ہونے  
کی اجازت مل گئی ان کی آنکھیں فرحت مناجات سے ٹھنڈی ہوئیں۔ انہیں اس کی تنبیہ کی گئی  
کہ بارگاہ خداوندی میں جو انہیں شرف باریابی حاصل ہوا ہے۔ یہ سب نبی رحمت ﷺ کی  
برکت متابعت کے طفیل ہے۔ نمازیوں نے اس حقیقت سے باخبر ہو کر بارگاہ خداوندی میں جو  
تقرائے ثنائی تو دیکھا کہ حبیب کے حرم میں حبیب حاضر ہیں تو آپ کی طرف متوجہ ہوئے جبکہ  
عرض کر رہے تھے۔ السلام عليك ايها النبى ورحمته الله وبركاته

(فتح الباری جلد دوم، عمدۃ القاری جلد دوم، مواہب اللدنیہ جلد دوم، زرقانی شرح موطا  
جلد اول صفحہ 170، سماعہ جلد نمبر 2 صفحہ 228، سورۃ الايمان صفحہ نمبر 10، فتح  
المہم جلد نمبر 2 صفحہ 143، او جز المسالك جلد اول صفحہ 265، شرح مشکوٰۃ  
للعلامۃ طیبی جلد 2 صفحہ 353، التعلیق الصبیح جلد اول صفحہ 398، مدارج النبوة  
جلد اول، تیسیر القاری جلد اول صفحہ نمبر 281)

marfat.com

Marfat.com



وجہ استدلال:

اگر نئی پاک مینٹ کی تحکیم گاؤں کے چودہری جتنی ہوتی تو عرفا کرام کے یہ ارشادات جو خود دیوبندیوں کے کامرے نقل کئے ہیں موجود نہ ہوتے۔

مولوی اسماعیل دہلوی کا انبیاء کرام کو بتوں کے برابر

عاجز اور بے اختیار قرار دینا:

مولوی اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے کہ تمام مخلوق چاہے بت ہوں یا انبیاء ہوں وہ سب یکساں طور پر عاجز اور بے اختیار ہیں۔

مولوی اسماعیل دہلوی کی اس ایمان سوز عبارت کا رد

از روئے احادیث

صحیح مسلم شریف میں حدیث پاک ہے۔ (ہم اختصار کی وجہ سے صرف حدیث کے ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں)

حضرت سلمہ ابن اکوع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے سرکار علیہ السلام کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ۔ وہ کہنے لگا کہ میرا دائیں ہاتھ خراب ہے حالانکہ خراب نہیں تھا ویسے کہہ دیا۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر تیرا دائیں ہاتھ خراب ہے تو خراب ہی رہے گا۔ اس کے بعد اس کا دائیں ہاتھ اُس کے منہ کی طرف نہ اٹھا۔ تو اب دیکھئے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ سے جو بات نکلی پوری ہو گئی تو جس ہستی پاک کے منہ سے نکلنے والی

marfat.com

Marfat.com



یہ اتنا اثر رکھتی ہے کہ ایک آدمی کا ہاتھ جو پہلے صحیح اور سلامت تھا، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام  
فرمانے سے شکل ہو گیا۔ اسی لئے ہمارے امام نے فرمایا کہ

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں

اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اسی ضمن میں ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو۔ بخاری شریف میں حدیث  
ہے کہ ایک آدمی سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کاتب وحی تھا۔ وہ مرتد ہو گیا اور  
فریksen کے ساتھ شامل ہو گیا تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس کو زمین قبول  
نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ میں اُس  
زمین پر گیا جہاں وہ مرا تھا تو اُس کو باہر ہی پڑا ہوا پایا۔ (یعنی قبر سے باہر) تو انہوں  
نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے اس کی لاش قبر سے باہر پڑی ہے۔ تو انہوں نے کہا  
ہم نے اسے کئی بار دفن کیا ہے مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔

اسی طرح بخاری شریف میں حدیث مبارک ہے کہ کفار نے آپ ﷺ سے  
طالب کیا کہ آپ چاند کو توڑیں تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چاند توڑ کر دکھا دیا۔  
تفسیر قرطبی اور فتح الباری میں بھی یہ روایت ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کافروں کو  
مایا کہ اگر میں چاند کو روٹ دوں تو ایمان لاؤ گے؟

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ کافر بھی سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا سچا نبی اتنا  
اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو اڑھائی لاکھ میل دور چمکنے والے چاند کا کھجہ چیر کر رکھ دے۔  
گویا علانیہ کافر بھی اتنی بات جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے جو سچے نبی ہوتے ہیں وہ عاجز  
بر بے اختیار نہیں ہوتے۔ گویا علمائے دیوبند ان کافروں سے بھی گئے گزر رہے ہو گئے

marfat.com

Marfat.com

جتنا اُن کو مقام نبوت سمجھ آ گیا اتنا اُن کو باوجود مولوی اور عالم کہلانے کے سمجھ نہ آیا۔

اسی ضمن میں بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بارش کے لئے دعا فرمائیے۔ آپ نے دعا فرمائی تو اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی پھر صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے مکان گر رہے ہیں۔ دعا کیجئے تھم جائے۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی اور ساتھ بادل کو اشارہ بھی فرمایا۔ تو جدھر سے آپ اشارہ فرماتے بادل اُدھر سے ہٹ جاتا۔ یہاں شارحین بخاری اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بادل سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تابع فرمان تھے۔ جدھر آپ حکم فرماتے اُدھر ہی چلتے تھے۔ (ملاحظہ ہو فتح الباری، ارشاد الساری وغیرہ)۔

اسی طرح مسلم شریف میں حدیث پاک ہے کہ سرکار علیہ السلام نے قضائے حاجت فرمائی تھی۔ جب آپ ﷺ نے دو درختوں کو بلوایا تو وہ آپ کے بلوانے پر حاضر ہو گئے۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ملک الموت حاضر ہوئے اور اجازت طلب کئے بغیر روح قبض کرنا چاہی۔ موسیٰ علیہ السلام نے اُن کو تھپڑ مار کر اُن کی آنکھ نکال دی۔ دیوبندیوں کے ابن حجر انور شاہ کشمیری اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے ٹکے کی یہ طاقت ہے کہ سات آسمان تباہ کر دیں۔ اندازہ لگائیے جب بازوئے کلیم کی طاقت کا یہ عالم ہے تو سرکار علیہ السلام کی طاقت کا عالم کیا ہوگا۔ (فیض الباری جلد نمبر 4 صفحہ 476)

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوٰۃ کسوف پڑھ رہے تھے۔ آپ یکا یک آگے بڑھے پھر پیچھے ہٹے۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ پہلے آپ آگے بڑھے پھر پیچھے ہٹے، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہاں سے



کھڑے کھڑے جنت کو دیکھا اور میں نے جنت کے خوشوں کو پکڑ لیا۔ اگر میں اُس کو لے لیتا تو  
نجات تک اُس کو کھاتے رہتے۔

وجہ استدلال:

جس ہستی پاک کے ہاتھ کا یہ کمال ہو کہ یہاں زمین پر کھڑے ہو کر ہاتھ پھلائیں تو  
سموات آسمانوں کے پار جنت میں پہنچ جاتا ہے جس ہستی کے ہاتھ کا یہ اعجاز ہو اُس ہستی پاک کو  
جنت کے برابر بے اختیار قرار دینا کتنی بڑی بے دینی اور گستاخی ہے۔ پھر اس حدیث سے یہ  
ثابت ہوا کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت کے مالک ہیں۔ اگر آپ مالک نہ ہوتے تو غیر کی  
مالک میں تصرف کرنا ظلم کہلاتا ہے۔ اس لئے امام اہلسنت نے فرمایا کہ

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

کہ نہیں ہے محبوب و محبت میں میرا تیرا

مشکوٰۃ شریف میں حدیث پاک ہے کہ آدمی کا کسی کے باغ میں ایک درخت تھا۔ تو  
وہ آدمی بعض اوقات بلا وجہ ہی باغ میں داخل ہو جاتا۔ تو اس باغ کے مالک نے سرکار علیہ  
الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ اس کا کھجور کا درخت میرے باغ میں ہے۔  
اور اس نے مجھے تنگ کر رکھا ہے۔ تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کو ارشاد فرمایا کہ تو اپنا  
درخت مجھے جنت کے درخت کے بدلے بیچ دے۔

وجہ استدلال:

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت کے مالک ہیں  
کیونکہ آپ اگر جنت کے مالک نہ ہوتے تو آپ جنت کے درخت کو بیچ نہ سکتے۔ اور یہ حدیث

مسند احمد کے اندر بھی ہے تنقیح الرجال میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے



مستدرک میں حدیث پاک ہے کہ حضرت عثمان نے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو بار جنت خریدی۔ اسی حدیث پاک سے بھی ثابت ہوا کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت کے مالک ہیں تبھی تو آپ جنت کو بیچ رہے ہیں۔

ترمذی شریف میں حدیث ہے کہ میرے چار وزیر ہیں۔ دو آسمانوں میں دو زمینوں میں۔ زمینوں میں میرے دو وزیر ابوبکرؓ اور عمر فاروقؓ ہیں اور آسمانوں میں میرے دو وزیر جبرائیلؑ اور میکائیلؑ ہیں۔ تنقیح الزواۃ اور الجامع الصغیر میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔

نوٹ: جب سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وزیر آسمانوں کے اندر بھی ہیں اور زمینوں کے اندر بھی ہیں تو ثابت ہوا کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکومت آسمانوں پر بھی ہے اور زمینوں پر بھی ہے۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے نبی پاک ﷺ کے عاجز ہونے پر دلیل دیتے ہوئے کہا کہ نبی پاک ﷺ نے حضرت زہراءؓ کو فرمایا کہ میں قیامت کو تمہارے کام نہیں آ سکتا ہوں۔ اس کے جواب میں ہم عرض کرتے ہیں کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے جو حدیث نقل کی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ذاتی طور پر نبی پاک ﷺ اپنے اہل بیت کو نفع نہیں پہنچا سکتے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قدرت سے فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

علامہ شامی رسائل ابن عابدین میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے اذن سے جب اجنبیوں کو فائدہ پہنچائیں گے تو اپنے قرابت داروں کو فائدہ کیوں نہیں پہنچائیں گے۔

اسی حدیث کے آخر میں جو مولوی اسماعیل نے نقل کی ہے یہ جملہ بھی ہے کہ میں اللہ

الغالی کی بارگاہ میں تمہارے لئے فائدہ مند نہیں ہو سکتا لیکن تمہارا میرے ساتھ تعلق ہے اس کی وجہ سے میں تمہیں نفع پہنچاؤں گا۔

تو بخاری شریف کی اس پوری حدیث سے ثابت ہو گیا کہ سر کا ﷺ کا مقصد یہ ہے کہ کہیں عالی نسب ہونے کی وجہ سے عمل میں کمی نہ رہ جائے تو اس لئے آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ نبی پاکؐ نے حضرت فاطمہ الزہراء کو سرگوشی فرمائی تو آپ رو پڑیں پھر سرگوشی فرمائی تو آپ ہنس پڑیں تو حضرت عائشہ صدیقہ نے پوچھا کہ یہ کیا وجہ ہے کہ آپ پہلے رو پڑیں کچھ دیر بعد ہنس پڑیں تو حضرت فاطمہ نے ارشاد فرمایا کہ جب پہلی بار نبی پاکؐ نے سرگوشی فرمائی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس مرض میں میرا اوصال ہو جائے گا۔ اور جب دوسری بار سرگوشی فرمائی تو ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار بن جاؤ تو یہ بات سن کر میں ہنس پڑی۔ کاش مولوی اسماعیل کو یہ حدیث بھی نظر آ جاتی،

مستدرک میں حدیث پاک ہے کہ سر کا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر رشتہ داری اور تعلق قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا سوائے میری رشتہ داری اور تعلق کے وہ قیامت کے دن بھی کام آئے گا۔

حاکم اور ذہبی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور مسند امام احمد کے اندر بھی یہ حدیث موجود ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر کے اندر اس حدیث کو نقل فرمایا۔

اسی طرح مسند امام احمد کے اندر حدیث پاک ہے سر کا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو گمان کرتے ہیں کہ میری قہرابت قیامت کے دن اپنی قوم کو فائدہ نہیں

marfat.com

Marfat.com



پہنچائے گی۔ اللہ کی قسم میری رشتہ داری دنیا اور آخرت میں فائدہ پہنچانے والی ہے۔

الفتح الربانی میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

جب نبی پاک ﷺ کی شفاعت سے کروڑوں کی بخشش ہوگی تو سر کا ﷺ اپنی صاحبزادی کو فائدہ کیوں نہیں پہنچا سکتے۔

شفاعت کے بارے میں کچھ حدیثیں ہم نے اسی کتاب کے پہلے حصے میں درج کی ہیں اور کچھ اس حصے کے گذشتہ اوراق میں ہم لکھ چکے ہیں۔

نیز یہ امر قابل غور ہے کہ وہابی حضرات نبی پاک ﷺ کے بارے میں تو کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ اور بت عاجز اور بے اختیار ہونے میں برابر ہیں لیکن اپنے رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتے ہیں۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا

اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

گویا دیوبندیوں کے شیخ الہند کہہ رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صرف یہ شان تھی کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور ہمارے گنگوہی صاحب کی شان یہ ہے کہ مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور زندوں کو مرنے نہیں دیتے لیکن پتہ نہیں پھر حضرت خود کیوں مر گئے؟ شاید زور زیادہ لگ گیا تھا اور کاش مولوی اسماعیل دہلوی یہ عبارت لکھنے سے پہلے کہ انبیاء کرام بتوں کی طرح اختیار سے عاری ہیں قرآن مجید سے آصف بن برخیا کا واقعہ دیکھ لیتا جب انہوں نے سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میں جاتا ہوں تخت اٹھا کر لاتا ہوں آپ کی پلک جھپکنے سے بھی پہلے۔ تو جب سلیمان علیہ السلام کی امت کے ولی اتنے با اختیار ہیں کہ پلک جھپکنے سے پہلے تخت پیش کر سکتے ہیں تو پھر نبی پاک ﷺ کا مقام کیا ہو گا اور آپ کی قدرت اور

marfat.com

Marfat.com



• طاقت کا کوئی کیا اندازہ کر سکتا ہے۔

مولوی سرفراز صاحب صفدر قاضی دیوبند صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت آصف کی طرف تخت لانے کی نسبت مجازی ہے اصل میں تخت اللہ لایا تھا لیکن جن کے بارے میں جو آیت کریمہ ہے کہ جب سرکش جن نے کہا کہ میں تخت اٹھا کر لاتا ہوں اور آپ کی محفل پر خاست ہونے سے پہلے تخت آپ کے قدموں میں ہوگا اور میں تخت لانے پر قادر بھی ہوں جیسا کہ تفسیر ابوسعود اور دیگر تفاسیر میں اس کی یہی تفسیر کی گئی ہے تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اگر جن جلدی تخت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کر دے تو مولوی سرفراز کو کوئی تکلیف نہیں ہے اور اگر سلیمان علیہ السلام کا صحابی تخت پیش کرے اور اللہ نے وہی کی شان ظاہر ہو تو مولوی سرفراز صاحب فرماتے ہیں کہ یہ نسبت مجازی ہے۔ اور مولوی سرفراز صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مفسرین نے بھی یہی لکھا ہے جو میں کہہ رہا ہوں حالانکہ انھوں نے ایک تفسیر کا حوالہ بھی نہیں دیا ہے جس نے یہاں اسناد مجازی کا قول کیا ہو۔ ہم مولوی صاحب کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ کم از کم ایک ہی معتبر تفسیر کا حوالہ دے دیں جس میں وہ بات لکھی ہوئی ہو جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے اگر نہیں کر سکتا تو پھر اس کو چاہیے کہ توبہ کر لے کیونکہ اس کا وقت مرگ قریب ہے تو کیوں مزید جھوٹ بول کر اپنے نامہ اعمال کو جو پہلے ہی نیکیوں سے خالی ہے۔ مزید سیاہ کرنا ہے نیز مولوی سرفراز صاحب یہ بھی ارشاد فرمائیں اگر سرکش جنوں میں کمال ثابت ہو جائے تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہے اور اگر اولیاء کرام کا کوئی کمال ثابت ہونے لگے تو پھر تمہیں کیوں تکلیف ہوتی ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب جمال الاولیاء میں ایک بزرگ کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ اُن کی شان یہ تھی کہ گویا عالم وجود کی چکی ان کے ہاتھ میں تھی جدھر چاہیں

marfat.com

Marfat.com

گھمادیں، تو مولوی سرفراز کم از کم اپنے حکیم الامت کی اس کتاب کا مطالعہ کر لیتا تو اس کو سینکڑوں اس قسم کے واقعات نظر آتے جن کا وہ شد و مد سے انکار کرتا ہے۔

اسی طرح مولوی اسماعیل اور اس کے قسبیین کو اگر یہ آیت نظر آ جاتی جس میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو ارشاد فرماتا ہے کہ یاد کرو اس وقت کو جب تم پیدائشی اندھوں کو میرے حکم سے درست کرتے تھے اور برص کے داغوں کو ختم کرتے تھے اور مردوں کو زندہ کرتے تھے، تو اگر اسماعیل دہلوی اور اس کے ماننے والے ان آیات پر غور کر لیتے تو گمراہی کی وادی میں اس طرح نہ بھٹکتے۔

## مولوی اسماعیل کی بارگاہ الوہیت و رسالت میں

### ایک اور دریدہ دہنی

مولوی اسماعیل نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ اللہ صاحب کی شان ہے کہ جب چاہے غیب دریافت کر لے اور غیب کی بات اللہ ہی جانے رسول کو کیا خبر، تو اس عبارت کے اندر مولوی اسماعیل نے اللہ تعالیٰ کے علم غیب کے قدیم ہونے کا انکار کیا اور دوسرا سر کا علیہ السلام سے علم غیب کی نفی کر دی تو اس کا یہ قول احادیث آثار کے خلاف ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں حدیث پاک ہے کہ ایک آدمی بکریاں چارہا تھا تو بھیڑیے نے آکر اس کی ایک بکری کو پکڑ لیا تو اس چرواہے نے جا کر بھیڑیے سے اپنی بکری کو چھڑوا لیا تو بھیڑیا اپنی دم دبا کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ اللہ نے مجھے رزق عطا کیا تھا لیکن تو نے مجھ سے چھین لیا تو وہ آدمی حیران ہو کر کہنے لگا کہ عجیب بات ہے بھیڑیا باتیں کر رہا ہے۔ تو بھیڑیا نے کہا کہ اس سے تعجب والی بات تو یہ ہے کہ مدینہ شریف کے نخلستانوں



میں ایک ایسے نبی ظاہر ہوئے ہیں جو گزرے ہوئے واقعات کی بھی خبر دیتے ہیں اور آنے والے واقعات کی بھی خبر دیتے ہیں۔ چہ واپاد نے شریف میں سر کا ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔ (یہ حدیث پاک شرح السنہ میں بھی موجود ہے) تنقیح الرواۃ میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

دہلی حضرات اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ تو بھیڑیے کا عقیدہ ہوا کہ نبی پاک ﷺ ماکان وما یكون کو جانتے ہیں تو اس کے جواب میں ہم گزارش کرتے ہیں کہ دہلی حضرات پھر بھیڑیے سے بھی پیچھے رہ گئے کیونکہ جتنا بھیڑیا مقام نبوت کو سمجھ گیا یہ باوجود مولوی ہونے کے اور اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے کے اتنا بھی نہ سمجھ سکے۔ اور دوسری گزارش یہ ہے کہ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو زید ؓ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ہمیں صبح سے لے کر شام تک خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ نے جو کچھ ہو چکا تھا یا جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا سب کچھ بیان فرمادیا۔

چلو اگر دہلی اُس حدیث پاک کو نہیں مانتے تو اس حدیث پاک کو ہی مان لیں کیونکہ یہاں تو صحابی رسول گواہی دے رہا ہے کہ نبی پاک ﷺ تمام ماکان وما یكون سے واقف ہیں۔

صحیح مسلم شریف میں حدیث پاک ہے کہ سر کا ﷺ ایک سفر سے واپس آئے اتنی آندھی چلی کہ قریب تھا کہ گھوڑے پر سوار یا اونٹنی پر سوار آدمی کو زمین میں دفن کر دے سر کا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جو آندھی چلی ہے کسی منافق کے مرنے کی وجہ سے چلی ہے۔ صحابی فرماتے ہیں جب ہم مدینہ شریف پہنچے تو ایک بڑا منافق مر گیا تھا۔

اس حدیث پاک سے بھی سر کا ﷺ کا علم غیب روز روشن کی طرح واضح ہے۔

marfat.com

Marfat.com



بخاری اور مسلم میں حدیث پاک ہے کہ نبی پاک ﷺ اپنے غلام حضرت عتبان کے گھر تشریف لے گئے وہاں بہت سارے لوگ زیارت کیلئے حاضر ہوئے۔ ایک آدمی مالک بن دحس حاضر نہ ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ وہ منافق ہے تو سر کا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا وہ اسی بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں؟ تو ان صحابہ نے عرض کیا: اللہ و رسولہ اعلم۔ اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کا عقیدہ یہی تھا کہ نبی پاک ﷺ منافقوں کو پہچانتے ہیں۔ کیونکہ سر کا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ آدمی کلمہ پڑھ کر اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی خدا نہیں اور نبی پاک ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور سر کا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جو وہ گواہی دیتا ہے اس گواہی کے ذریعے اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے جبکہ منافق جو کلمہ پڑھتا ہے وہ اللہ کی رضا کی خاطر نہیں پڑھتا بلکہ دیگر مقاصد کی خاطر پڑھتا ہے۔

صحیح مسلم شریف میں حدیث پاک ہے کہ سر کا ﷺ جلوہ گر تھے۔ یکا یک آپ نے ایک آہٹ کی آواز سنی تو آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ جانتے ہو یہ کیسی آواز ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: اللہ و رسولہ اعلم۔ تو سر کا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک پتھر ستر سال سے جہنم میں گر رہا تھا اب جا کر وہ جہنم کی گہرائی میں پہنچا ہے۔ اس حدیث پاک سے نبی پاک ﷺ کا علم غیب صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے اور صحابہ کا عقیدہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ وہ یہی سمجھتے تھے کہ نبی پاک ﷺ ہر چیز کو جانتے ہیں۔

اس مضمون کی کثیر احادیث ہم نے اپنا رسالہ ”تنبیہ الفضول فی عداء الرسول“ میں جمع کی ہیں جو حضرات تفصیلات کے طلبکار ہوں اور اس بات کی تفصیل چاہتے ہوں کہ نبی پاک ﷺ دور سے سن سکتے ہیں یا نہیں تو وہ مذکورہ کتاب کا مطالعہ کریں۔

marfat.com

Marfat.com

مولوی حسین علی دیوبندی کی بارگاہ رسالت میں صریح گستاخی

مولوی حسین علی، آیت کریمہ

فمن یكفر بالطاغوت.

کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ ”طاغوت اور رسولوں کو طاغوت کہنا جائز ہے“

اب لغت کی کتابوں میں طاغوت کا معنی لکھا ہوا ہے ”ظلم اور گناہ میں حد سے بڑھنے

والا“ (المنجد صفحہ 484)

مجمع البحار (جلد دوم صفحہ 311) میں طاغوت کا معنی لکھا ہوا ہے کہ ”جو آدمی گمراہی

میں حد سے بڑھ جائے لوگوں کو نیکی سے منع کرے سرکش ہو“۔

مولوی حسین علی نے یہ لفظ انبیاء پر اس لئے بولنا جائز قرار دیا کیونکہ بعض لوگوں نے

طاغوت کا معنی کیا تھا کہ ہر وہ معبود جو اللہ کے سوا ہو۔ تو مولوی حسین علی نے یہ سوچا کہ چونکہ

انبیاء اولیاء بھی اللہ کے سوا ہیں لہذا ان کی بھی لوگ عبادت کرتے ہیں لہذا ان کو بھی طاغوت

کہنا جائز ہے۔ لیکن مولوی حسین علی نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ طاغوت طغیان سے مشتق

ہے اور ہر مشتق میں اس کے اصل ماخذ کے معنی کا پایا جانا ضروری ہے ورنہ اشتقاق صحیح نہ ہوگا۔

اب بتوں پر لفظ طاغوت اس لئے بولا جاسکتا ہے کہ یہ سرکشی کا سبب ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ

نے ان کو عین نجاست قرار دیا اور قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: —

’فاجتنبوا الرجس من الاوثان۔

ترجمہ: نجاست سے بچو جو عین اوثان ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جو ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے پاک ہیں۔

لہذا ان پر یہ لفظ [marfat.com](http://marfat.com) لکھا گیا ہے

Marfat.com



اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى.

ترجمہ: اب جو کوئی نہ مانے گمراہ کرنے والوں کو اور یقین لاوے اللہ پر تو اس نے پکڑ لیا ہے حلقہ مضبوط۔ (ترجمہ محمود الحسن)

اگر معاذ اللہ انبیاء بھی طاغوت ہوں تو اُن کا انکار کرنا واجب ہوگا حالانکہ انبیاء پر ایمان لانا واجب ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لاتا تو اس کے لئے ہم نے جہنم کا عذاب تیار کر رکھا ہے“۔ اسی طرح ارشاد فرمایا کہ ”جو لوگ کچھ رسولوں پر ایمان لاتے ہیں کچھ پر ایمان نہیں لاتے وہ بکے کافر ہیں“۔ اس سے پتہ چلا کہ انبیاء طاغوت نہیں ہوتے بلکہ ہدایت کے سرچشمہ ہوتے ہیں کیونکہ طاغوت تو گمراہ کرنے والے ہوتے ہیں اور انبیاء کی شان بیان کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وجعلناهم ائمة يهدون بامرنا و اوحينا اليهم فعل الخيرات و اقام الصلوة و ايتاء الزكاة و كانوا لنا عبيد.

ترجمہ: اور اُن کو ہم نے بنایا پیشوا راہ بتاتے تھے ہمارے حکم سے اور کہلا بھیجا ہم نے ان کو کرنا نیکیوں کا اور قائم رکھنی نماز اور دینی زکوٰۃ اور وہ تھے ہماری بندگی میں لگے ہوئے۔

اور اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انك لتهدى الى صراط مستقيم.

ترجمہ: بیشک آپ ضرور سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔

اسی طرح فرمایا:

و كلا جعلنا صلحين.

marfat.com

Marfat.com



ترجمہ: ہم نے سب کو نیک بخت کیا۔

تو انبیاء کی تو اللہ یہ شان بیان کر رہا ہے اور طاغوت کے بارے میں ارشاد باری

تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَٰئِكَمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ.

ترجمہ: اور جو لوگ کافر ہوئے اُن کے رفیق ہیں شیطان نکالتے ہیں اُن کو

اروشتی سے اندھیروں کی طرف۔

اس سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام کی شان ہے کہ وہ لوگوں کو ہدایت دیتے ہیں اور اللہ

نیک پہنچاتے ہیں اور طاغوت کا حال یہ ہے کہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور ایمان سے کفر کی

طرف لے جاتے ہیں شیطان خود مانتا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اقرار کیا۔

فَبِعِزَّتِكَ لَا غُورَ لَهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ.

ترجمہ: بولا قسم ہے تیری عزت کی میں گمراہ کرونگا سب کو مگر جو بندے ہیں ان میں

تیرے چنے ہوئے۔

اب سرکشی کرانے والا تو شیطان ہے اور وہ خود اقرار کر رہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر

میرا قابو نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَنٌ.

ترجمہ: جو میرے بندے ہیں تیرا ان پر کچھ زور نہیں۔

اللہ تعالیٰ بھی فرما رہا ہے کہ شیطان میرے نیک بندوں سے سرکشی نہیں کر سکتا۔ اور

شیطان خود بھی اعتراف کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو سرکشی نہیں کر سکتا۔ لیکن

وہابی نہ اللہ کی بات مانتے ہیں اور نہ اپنے معنوی باپ شیطان کی مانتے ہیں۔ اور اسی بات پر

marfat.com

Marfat.com

بغض ہیں کہ انبیاء علیہم السلام طاغوت ہیں تو شیطان بھی کہتا ہوگا کہ گستاخی تو میں نے بھی اللہ کے پیاروں کی کی ہے لیکن میرے یہ معنوی فرزند مجھ سے بھی کئی قدم آگے بڑھ گئے۔ اور جن ناپاک الفاظ کے بولنے کی مجھے جرأت نہ ہوئی ان میرے چہیتے فرزندوں نے انبیاء علیہم السلام کی شان اقدس میں وہ الفاظ بھی بول دیئے۔

نسائی شریف میں حدیث پاک ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

شیاطین الانس شر من شیاطین الجن .

ترجمہ: انسانوں کے شیطان جنوں کے شیطانوں سے زیادہ برے ہیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كذلك جعلنا لكل نبي عدوا شياطين الانس والجن .

ترجمہ: اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنائے انسانوں اور جنوں کے شیطانوں

سے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولقد بعثنا في كل امة رسولا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت .

ترجمہ: اور ہم نے اٹھائے ہر امت پر رسول کہ بندگی کرو اللہ کی اور بچو طاغوت

سے۔

دیوبند کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ”بت شیطان

اور زبردست ظالم سب طاغوت میں داخل ہیں۔“

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

من يطع الرسول فقد اطاع الله

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔  
اگر انبیاء علیہم السلام (معاذ اللہ) طاغوت ہوں تو ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت  
یسی ہے۔

اسی طرح ارشاد گرامی ہے:  
وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ.  
ترجمہ: ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی واسطے ان کا حکم ماننے کے فرمانے

اگر انبیاء علیہم السلام طاغوت ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ انکی اطاعت کا حکم کیوں دیتا ہے۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یریدون اَنْ یَّتَحَاكَمُوا الِی الطَّاغُوتِ وَقَدْ اَمَرُوا اَنْ یَّكْفُرُوا بِهِ.  
ترجمہ: اور کافر چاہتے ہیں (منافق) جھگڑالے جائیں اپنا شیطان کی طرف  
اور حکم ہو چکا ہے ان کو اس کو نہ مانیں۔

تو یہاں اللہ تعالیٰ طاغوت سے فیصلہ کرانے والوں کی مذمت کر رہا ہے۔ اور دوسری  
طرف حکم یہ ہے کہ جب تک کوئی آدمی اپنے آپ کو نبی پاک علیہم السلام کے حکم کا پابند نہ سمجھے  
وہ مسلمان نہیں ہے۔ گویا ہر ایک مسلمان ہونے کے دعویدار پر نبی پاک علیہم السلام کو اپنا حاکم  
سمجھنا فرض ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فلا وربک لا یؤمنون حتی یتحکموا فیما شجر بینہم . ثم

لا یجحدوا فی انفسہم حوا حاً مما قضیت ویکلموا تسلیماً



ترجمہ: قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے۔ پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ منافقوں کی شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ منافقوں کی حالت یہ ہے کہ جب ان کو کہا جائے کہ آؤ اللہ کے حکم کی طرف اور رسول کے حکم کی طرف تو وہ نبی پاک علیہ السلام کے حکم سے دور ہٹتے ہیں۔  
ارشادِ باری ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَالْيَا أَيُّ الْفٰسِقِیۡنَ یَصْدُوۡنَ عَنْكَ صُدُوۡدًاۙ

ترجمہ: جب ان کو کہا جائے کہ آؤ اللہ کے حکم کی طرف جو اس نے اتارا اور رسول کی طرف تو دیکھے تو منافقوں کو کہہ رہے ہیں تجھ سے رک کر۔

تو ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ طاغوت کا فیصلہ ماننا کفر ہے اور انبیاء علیہم السلام کا فیصلہ ماننا عین ایمان ہے۔ تو جن کا فیصلہ ماننا عین ایمان ہوا ان کو طاغوت کیونکر کہا جاسکتا ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمُ اللّٰہُ

ترجمہ: تو کہہ اگر محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو تا کہ محبت کرے تم سے اللہ۔ اگر نبی پاک معاذ اللہ طاغوت ہوں تو آپ کی پیروی کرنے والے اللہ کے محبوب کیسے بن سکتے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

اس طرح ارشاد باری ہے:

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة.

ترجمہ: بے شک تمہارے لئے رسول پاک ﷺ کی ذات میں بہتر نمونہ ہے۔  
اگر نبی پاک علیہ السلام (معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد) طاعت ہوں تو آپ کی ذات  
میں کے لئے بہتر نمونہ کیسے ہو سکتی ہے۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

اطيعوا الله واطيعوا الرسول.

ترجمہ: اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔  
اگر معاذ اللہ انبیاء علیہم السلام طاعت ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی اطاعت کا حکم کیوں  
کے رہا ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن يعص الله ورسوله ويترك حلوه يدخله نارا.

ترجمہ: جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور نکل جاوے اسکی  
مدوں سے ڈالے گا اس کو آگ میں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فان تنازعتم في شئ فردوه الى الله و الرسول ان كنتم تؤمنون

بما لله واليوم الآخر.

ترجمہ: پھر اگر جھگڑ پڑ کسی چیز میں تو اس کو رجوع کرو طرف اللہ کے اور رسول کے

اگر یقین رکھتے ہو اللہ اور اس کے

اگر نبی پاک علیہ السلام (معاذ اللہ) طاغوت ہوتے جس طرح اس مولوی نے کفر بولتے ہوئے کہا پھر اللہ تعالیٰ یہ حکم نہ دیتے کہ تم اپنے جھگڑوں کو اللہ اور اس کے رسول کے بارگاہ میں پیش کرو۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ رِسُولَهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهَا الْخَيْرُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا.

ترجمہ: کام نہیں کسی ایمان دار مرد کا اور کسی ایمان دار عورت کا کہ جب کہ مقرر کرے اللہ اور اس کا رسول کوئی کام کہ ان کو رہے اختیار اپنے کام کا جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی۔ سو وہ رہا بھولا صریح چوک کر۔

اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ مولوی حسین علی نے جو کلمہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں بولا ہے وہ صریح طور پر قرآن کی آیات کے خلاف ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَى.

ترجمہ: جو لوگ بچے شیطانوں سے کہ ان کو پوجیں اور رجوع ہوئے اللہ کی طرف ان کے لئے ہے خوشخبری۔

تو اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ شیطان کی اطاعت نہیں کرتے ان کے لئے خوشخبری ہے۔ اگر نعوذ باللہ انبیاء علیہم السلام بقول حسین علی خود شیطان ہوں تو پھر ان کی اطاعت سے بچنے والوں کو اللہ تعالیٰ خوشخبری کیوں دے رہا ہے۔ انبیاء کی اطاعت فرض ہے۔ اور یہاں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ جو لوگ شیطان کی اطاعت سے پرہیز کرتے ہیں



پہننے کے لئے جنت ہے۔ تو پتہ چلا کہ انبیاء کرام اور اولیاء کرام طاغوت نہیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم۔

ترجمہ: جو لوگ بیعت کرتے ہیں تمھ سے وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے اللہ کا

ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔

کیا معاذ اللہ طاغوت کی یہ شان ہوتی ہے کہ ان بیعت اللہ کی بیعت ہوتی ہے۔ اسی

طرح طاغوت کا معنی ہے جو سرکشی میں حد سے بڑھ جائے اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی شان میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ماضل صاحبکم وما غوی. وما یطق عن الہوی ان ہوا لا وحی

ہو وحی۔

ترجمہ: تمہارا رفیق کبھی بہکا نہیں اور نہ کبھی گمراہ ہوا اور نہیں بولتا اپنے نفس کی

خواہش سے بلکہ اللہ کی وحی سے بولتا ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الذین یوفون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ وأعدلہم

عذابا مہینا۔

ترجمہ: جو لوگ ستاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان کو پھٹکارا اللہ نے دنیا میں

اور آخرت میں اور تیار رکھا ہے ان کے واسطے ذلت کا عذاب۔

اگر انبیاء علیہم السلام طاغوت ہوں تو طاغوت کی توہین کرنا واجب ہے۔ اور یہاں

اللہ رب العزت فرما رہے ہیں کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں وہ کافر

marfat.com

Marfat.com

ہیں۔ کیونکہ ذلت والا عذاب کافروں کیلئے ہوتا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا.

ترجمہ: ہم نے کافروں کے لئے ذلت والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللَّكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ.

ترجمہ: اور کافروں کے لئے توہین والا عذاب ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الذّٰہ و ملئکۃ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا  
علیہ وسلموا تسلیما.

ترجمہ: اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر۔ اے ایمان والو تم بھی  
رحمت اور سلام بھیجو۔

اگر انبیاء علیہم السلام کی یہی شان ہوتی جو حسین علی نے بیان کی ہے تو اللہ تعالیٰ نبی  
پاک علیہ السلام پر درود بھیجنے کا حکم نہ دیتا اور خود بھی ہر وقت رحمت نہ بھیجتا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الم تر الی الذین او تو انصیبا من الکتاب یومنون بالجبت والطاغوت

ترجمہ: کیا تم نے نہ دیکھا ان کو جن کو ملا ہے کچھ حصہ کتاب کا جو مانتے ہیں بتوں کو

اور شیطان کو۔

ان کے بارے میں ارشاد ہے:

اولئک الذین لعنہم اللہ .

ترجمہ: یہ وہی ہیں جن پر لعنت کی ہے اللہ نے۔

تو یہاں اللہ رب العزت ان لوگوں پر لعنت فرما رہے ہیں جو طاغوت پر ایمان لاتے ہیں۔ تو پتہ چلا کہ طاغوت پر ایمان لانا لعنت کا موجب ہے۔ اور سرکار علیہ السلام کی شان یہ ہے کہ جو آپ پر ایمان نہ لائے وہ لعنت کا مستحق ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وكانوا من قبل يستفتحون على الذين كفروا فلما جاءهم ما عرفوا كفروا به فلعنة الله على الكافرين .

ترجمہ: اور پہلے سے فتح مانگتے تھے کافروں پر پھر جب پہنچا ان کو جس کو پہچان رکھا تھا تو اس سے منکر ہو گئے سو لعنت ہے اللہ کی مکروں پر۔

تو یہاں اللہ تعالیٰ یہودیوں کی حالت بیان کر رہا ہے کہ پہلے نبی پاک علیہ السلام کے ویلے سے دعا مانگتے تھے جب سرکار علیہ السلام نے اعلان نبوت فرمایا تو ایمان لانے سے انکار کر دیا اور کافر ہو گئے اور ملعون بن گئے۔

ان دونوں آیات سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام معاذ اللہ ہرگز طاغوت نہیں۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

واذا اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه .

ترجمہ: اور جب اللہ نے انبیاء کو کچھ حکمت اور علم کے ساتھ کتاب اور علم



پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول کہ سچا بتلاوے تمہارے پاس والی کتاب کو تو اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔

اگر نبی پاک (معاذ اللہ) اس منصب کے مالک ہوتے جو مولوی حسین علی نے بیان کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سرکار علیہ السلام کی یہ شان بیان نہ فرماتا۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ رُسُلَهُ وَتَعَزَّوْهُ وَتُقَرُّوْهُ .

ترجمہ: تاکہ تم یقین لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کی عزت کرو اور ان کی توقیر کرو۔

تو کیا طاغوت کی توقیر کرنی بھی فرض ہوتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ جو طاغوت کے ساتھ کفر کرے گا اور اس کی توہین کرے گا وہی مومن ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھلایا کہ نماز میں دعا مانگو کہ اے اللہ ہمیں سیدھے راہ پر چلا۔ پھر بتلایا کہ سیدھا راہ کونسا ہے۔

صراط الذین انعمت علیہم۔

پھر ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ کون ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا تو اللہ نے خود بیان فرمایا کہ وہ لوگ جن پر اللہ نے انعام کیا وہ نبی ہیں، صدیق ہیں اور شہید اور نیک لوگ۔

کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

انعم اللّٰہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء و الصالحین۔

ان تمام آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ مولوی حسین علی کی یہ عبارت قطعاً کفریہ ہے

اور وہ بے دین اور کافر ہے۔ اور جو لوگ اس کو اچھا بزرگ اور مرشد سمجھتے ہیں۔ وہ لوگ بھی کافر

marfat.com

Marfat.com

ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو فرما رہا ہے کہ ان لوگوں کی راہ پر چلنے کی دعا کرو جن پر میں انعام کیا ہے اور خود ہی بتایا کہ نبی، صدیق، شہید اور صالحین انعام یافتہ لوگ ہیں۔ لیکن حسین علی نے ان بزرگ ہستیوں کو طاغوت کہہ کر ان آیات کی تکذیب کی۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ.

ترجمہ: اور جو حکم نہ کرے اس کے موافق جو کہ اللہ نے امارا سو وہی لوگ ہیں کافر۔

تو اس آیت کے مطابق مولوی سرفراز صاحب اپنا بھی انجام سوچیں کہ ایک کافر کو اپنا مرشد مان کر وہ خود کس درجہ پر فائز ہوں گے۔ اس لئے بہتر ہے کہ وہ توبہ کرے سنی ہو جائیں۔ تاکہ جہنم کے عذاب سے بچ سکیں۔ کیونکہ آج ایمان لائیں تو فائدہ ہوگا۔ قیامت کے دن تو ہر کوئی مان جائے گا امام اہلسنت نے فرمایا۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے

کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا

مولوی سرفراز صاحب کے شیخ الاسلام اور استاد محترم حسین احمد مدنی شہاب ثاقب میں کہتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تھیں ذات سرور دواعیہ <sup>علیہ السلام</sup> ہوں ان سے بھی بولنے والا کافر ہو جاتا ہے اگرچہ نیت گستاخی کی نہ بھی ہو۔ اصل میں اس نے یہ عبارت گنگوہی سے نقل کی ہے۔ اور گنگوہی صاحب حسین علی کے استاد ہیں۔ اور گنگوہی کا اپنے بارے میں ارشاد ہے۔

”سن لائق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے۔ اور میں کچھ نہیں ہوں مگر نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔“

انہما علیہم السلام کے لئے غنیمت ذکر کرنا صریح طور پر گستاخی ہے۔



دیوبندیوں کے شیخ الاسلام اور قطب عالم تو کہہ رہے ہیں کہ جن الفاظ سے گستاخی کا وہم بھی پیدا ہو جائے بولنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اگر سرفراز صاحب فرمائیں کہ لفظ طاغوت سے گستاخی کا وہم نہیں پیدا ہوتا تو کیا ہمارے لئے یہ اجازت ہے کہ ہم لکھیں کہ مولوی سرفراز بہت بڑا طاغوت ہے۔ بلکہ دیوبندیوں کو خود لکھنا چاہیے کہ ہم طاغوت ہیں۔ تاکہ توحید کا پرچم سر بلند ہو جائے۔ تو اگر اپنے لئے وہ ایسے الفاظ گوارہ نہیں کرتے بلکہ اگر کوئی ان کے لئے ایسے الفاظ استعمال کرے یا ان کے پیر یا استاد کے لئے ایسے الفاظ استعمال کر دے تو مرنے مارنے پر تل جائیں گے۔

تو ان تمام امور سے ثابت ہو گیا کہ لفظ طاغوت انبیاء علیہم السلام کے حق میں استعمال کرنا قطعی طور پر گستاخی ہے۔ اور اس کی کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔ اور گستاخ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں خود مولوی سرفراز صاحب اپنی کتاب عبارات اکابر میں لکھ چکے ہیں کہ سرکار علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے والا اور اس کو کفر میں شک کرنے والا دونوں کافر ہیں۔ تو مولوی سرفراز صاحب کا یہ فتویٰ گھر میں ہی کام آجائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا کفر اور ان کے مرشد کا کفر گویا ان کی زبان سے ہی تسلیم کر دیا۔

کذلک العذاب ولعذاب الآخرة اکبر۔

مولوی اسماعیل دہلوی کی بارگاہ رسالت میں ایک اور گستاخی

مولوی اسماعیل دہلوی صاحب تقویۃ الایمان میں لکھتے ہیں کہ نبی پاک اگر غیب جانتے تو برائی میں قدم کیوں رکھتے۔ اب ظاہر بات ہے مولوی اسماعیل دہلوی اور اس کے پیروکار نبی پاک ﷺ کے علم غیب کو نہیں مانتے تو اب لازم یہ آیا کہ بقول مولوی اسماعیل دہلوی کے نبی پاک ﷺ بڑے کام کرتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی اہمیت کی یہ شان



بیان کی ہے۔

کتتم غیر امة اخرجت للناس نامرون بالمعروف و تنهون عن

المنکر

ترجمہ: تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی عالم میں حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا

اور منع کرتے ہو برے کاموں سے۔

تو جب نبی پاک ﷺ کی حلقہ غلامی میں آنے والی امت کا یہ حال ہے وہ برائی سے

روکتے ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں تو کیا خود نبی پاک ﷺ نعوذ باللہ برے کام کریں گے۔

اسی طرح قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی دعا مذکور ہے کہ

اُن دونوں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کی۔

ربنا و ابعث لیہم رسولا منهم یطو اعلیہم اچک و یعلمہم الکتاب و الحکمة

و یزککھم۔

ترجمہ: اے پروردگار ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول ان ہی میں کا کہ پڑھے

اُن پر تیری آیتیں اور سکھلا دے اُن کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور پاک کرے ان کو۔

(ترجمہ محمود الحسن)

نبی پاک ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں تو اب

اندازہ لگائیے کہ جس ہستی پاک کے بارے میں حضرت ابراہیم خلیل جیسی ہستی دعا کرے

کہ اے اللہ ایسا رسول بھیج جو لوگوں کو پاک کرنے والا ہو یعنی ان کو ہر قسم کے عیوب سے

اور صفات رزیلہ سے پاک کرنے والا ہو تو ہستی پاک اس شان کی مالک ہو تو کیا معاذ اللہ

وہ خود برے کام کریں گے۔

marfat.com

Marfat.com

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها.

ترجمہ: بے شک ہم دیکھتے ہیں بار بار اٹھنا تیرے منہ کا آسمان کی طرف سوالبتہ پھیریں گے ہم تجھ کو جس قبلے کی طرف تو راضی ہو۔ (ترجمہ محمود الحسن)

فسبح اطراف النهار و اثناء الليل لعلک ترضی.

و لسوف يعطيك ربك و ترضی.

تو جس ہستی پاک کی رضا کا اللہ تعالیٰ خود طلبگار ہو کیا نعوذ باللہ وہ برے کام کرنے والے ہوں گے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ویکون الرسول علیکم شہیدا.

ترجمہ: اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا۔

اگر نبی پاک ﷺ معاذ اللہ خود برے کام کے مرتکب ہوں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ ﷺ کی گواہی کیسے قبول ہوگی۔

ارشاد ربانی ہے:

ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم ایتنا ویزکیکم.

ترجمہ: بھیجا ہم نے تم میں رسول تم ہی میں کا پڑھتا ہے تمہارے آگے آیتیں ہماری اور پاک کرتا ہے تم کو۔

وجہ استدلال:

جو ہستی پاک لوگوں کو بری مادات سے بچائے اور اُن کو زمانے کا پیشوا بنادے کیا وہ

خود برے کام کریں گے۔ حاشا دکلا۔

ارشاد ربانی ہے:

فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا.

ترجمہ: پھر کیا حال ہوگا جب بلائیں گے ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور

بلائیں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال بتلانے والا۔

تو دیوبند کے شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ انبیاء

سابقین جیسا اپنی اپنی امت کے کفار فساق کے کفر و فسق کی گواہی دیں گے تم بھی اے محمد ان

سب کی بد اعمالی پر گواہ ہو گے۔ (تفسیر عثمانی صفحہ 146)

وجہ استدلال:

نبی کریم ﷺ کو اللہ رب العزت تمام امتوں کی بد اعمالی پر گواہ بنا کر لائیں گے تو اگر

نبی کریم ﷺ خود نعوذ باللہ برے کام کرتے ہوں جیسا کہ اسماعیل دہلوی نے کہا تو پھر آپ کو

اللہ رب العزت تمام بد اعمال لوگوں پر گواہ بنا کر کیوں لائے گا۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

ولو انهم اظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم

الرسول لوجود الله تو ابا رحیما.

ترجمہ: اگر وہ لوگ جس وقت انہوں نے اپنا برا کیا تھا آتے تیرے پاس پھر اللہ

سے معافی مانگی تو اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا۔



وجہ استدلال:

جس ہستی پاک کی سفارش سے ہم جیسے بدکاروں کی بخشش ہو سکتی ہے وہ خود نعوذ باللہ گناہ کا ارتکاب کیسے کر سکتے ہیں۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ .

ترجمہ: جو حکم مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا سو وہ اُن کے ساتھ ہے جن پر اللہ نے انعام کیا۔

اگر نبی پاک ﷺ نعوذ باللہ خود ہی گناہگار ہوں تو آپ کی اطاعت کرنے والے انعام یافتہ کیسے ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ .

ترجمہ: جو کوئی نکلے اپنے گھر سے ہجرت کر کے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھر آ پکڑے اس کو موت تو ہو چکا اس ثواب اللہ کے ہاں۔

وجہ استدلال:

ہجرت نام ہے ایک مکان چھوڑ کر دوسرے مکان میں چلے جانے کا اور یہاں ذکر ہے مکہ سے مدینے کی طرف ہجرت کرنے کا اور اللہ رب العزت تو اپنی شان کے مطابق ہر جگہ موجود ہے لیکن یہاں اللہ رب العزت بتلا رہا ہے کہ جو میرے حبیب کا دربار ہے وہی میرا دربار ہے گویا جو ان کے در پر آ گیا وہ میری بارگاہ میں آ گیا

marfat.com

Marfat.com

تو اگر نبی کریم ﷺ نعوذ باللہ برے کام کرنے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ آپ کی یہ شان بیان نہ فرماتا جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَالُوا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضَ اللّٰهِ وَاَسْعٰهُ فَتُحٰثَرُ مِنْهَا قِيٰسًا

ترجمہ: کہتے ہیں فرشتے کیا نہ تھی زمین اللہ کی کشادہ جو چلے جاتے وطن چھوڑ کے

وہاں؟

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کے شہر اقدس کو اپنی زمین قرار دیا۔ اگر نبی

نبی پاک ﷺ معاذ اللہ گناہگار ہوتے تو اللہ تعالیٰ آپ کے شہر کو ارض اللہ نہ قرار دیتا۔

ارشاد باری ہے:

وَعَلِمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

ترجمہ: تجھ کو سکھائیں وہ باتیں جو تو نہ جانتا تھا اور اللہ کا فضل تجھ پر بہت بڑا

ہے۔

اگر نبی پاک ﷺ برے کام کرنے والے ہوتے یا بقول مولوی حسین علی

سرکش (طاغوت) تو اللہ رب العزت کا یہ ارشاد نہ ہوتا کیونکہ گناہگاروں اور سرکشوں پر

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل نہیں ہوتا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَسْتَجِیْبُوا اللّٰهَ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یَحْیِیْکُمْ

ترجمہ: ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور رسول کا جس وقت بلائے تم کو اس کام کی طرف

جس میں تمہاری زندگی ہے۔

marfat.com

Marfat.com

اور بخاری شریف میں حدیث ہے سر کا علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو یاد فرمایا وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز پڑھنے کے بعد حاضر ہوئے تو سر کا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں چاہیے تھا کہ نماز چھوڑ دیتے پہلے میرے پاس آتے۔ پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت کریمہ پڑھی۔

تو ثابت ہوا کہ جس ہستی کا یہ مقام ہے کہ اللہ رب العزت حکم دے رہا ہے کہ میری نماز بھی چھوڑ دو پہلے ان کی بارگاہ میں حاضری دو تو اگر وہ برے کام کرنے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ اُن کی یہ شان بیان نہ فرماتا۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

وما رمیت اذ رمیت ولكن الله رمى.

ترجمہ: اور تو نے نہیں پھینکی مٹی خاک کی جس وقت کے پھینکی تھی لیکن اللہ نے پھینکی۔

تو جن کے پھینکنے کو اللہ رب العزت اپنا پھینکنا قرار دے اُن کے بارے میں یہ کہنا کے وہ برے کام کرتے تھے۔ یہ بہت بڑا کفر ہے۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يتلوا عليهم اياته و

يزكيهم.

ترجمہ: اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول اُن ہی میں کا جو پڑھتا ہے اُن پر اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان کو۔

اگر نبی پاک علیہ السلام کا وہی منصب ہوتا جو مولوی اسماعیل دہلوی نے بیان کیا ہے تو پھر اللہ رب العزت کا یہ ارشاد نہ ہوتا تو گویا مولوی اسماعیل دہلوی نے ان تمام آیات کی تکذیب



بار کی ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَعَمْرُكَ أَنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْهَدُونَ.

ترجمہ: قسم ہے تیری جان کی وہ اپنی مستی میں مدہوش ہیں۔

اگر نبی پاک ﷺ کی وہ شان ہوتی جو مولوی اسماعیل دہلوی نے بیان کی ہے تو

اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی کی قسم نہ کھاتا۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

عَسَىٰ أَن يَحْكُمَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا.

ترجمہ: قریب ہے کہ کھڑا کرے تجھ کو تیرا رب مقام محمود میں۔

تو اگر نبی پاک ﷺ نعوذ باللہ گناہگار ہوتے یا آپ برے کاموں کے مرتکب

ہوتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو یہ شان عطا نہ فرماتا جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے بارے میں فرمایا ہے:

وَأَنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنِ الْآخِيَارِ.

ترجمہ: اور وہ سب ہمارے نزدیک ہیں چنے ہوئے نیک لوگوں میں۔

ارشاد ربانی ہے:

وَكُلٌّ مِّنَ الْآخِيَارِ.

ترجمہ: اور ہر ایک تھا خوبی والا۔

اگر نبی پاک ﷺ اور دیگر انبیاء اکرم گناہگار ہوتے یا نعوذ باللہ طاغوت ہوتے جیسا

کہ حسین علی نے لکھا تو اللہ رب العزت اُن کی یہ شان بیان نہ فرماتا۔ اور سر کاظمیؒ کی شان تو

marfat.com

Marfat.com

یہ ہے کہ جو خوبیاں اور کمالات باقی تمام انبیاء میں فرداً فرداً تھیں۔ وہ اللہ تعالیٰ نے تمام خوبیاں آپ ﷺ میں جمع فرمادیں۔

کیونکہ ارشاد باری ہے:

اولئك الذين هدى الله فبهم اقتده.

ترجمہ: یہ وہ لوگ تھے جن کو ہدایت کی اللہ نے سوتو چل ان کے طریقہ پر۔  
اس کی تفسیر میں امام رازی فرماتے ہیں کہ انبیاء کے کمالات آپ میں جمع ہیں۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:  
وقيله يا رب.

ترجمہ: قسم ہے رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب۔  
واگر نبی پاک ﷺ نعوذ باللہ گناہگار ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ کے بولنے کی قسم کیوں یاد فرما رہا ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الا ان حزب الشيطان هم الخسرون.

ترجمہ: جو گروہ ہے شیطان کا وہی خراب ہوتے ہے۔  
اور اللہ تعالیٰ سرکار ﷺ کے غلاموں کے بارے میں فرما رہا ہے:  
اولئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون.

ترجمہ: وہ لوگ ہیں گروہ اللہ کا اور خبردار اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے۔  
اگر نبی پاک نعوذ باللہ خود گناہگار ہوں تو آپ کی پیروی کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ فلاح پانے کی خوشخبری کیوں سنارہا ہے؟

marfat.com

Marfat.com

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و تعزروه و توقروه.

ترجمہ: اور اس کی مدد کرو اور اس کی عظمت رکھو۔

اب یہ بات قابل غور ہے کہ گناہگار کی تعظیم تو جائز ہی نہیں ہے چہ جائیکہ واجب ہو اور یہاں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تمام عبادات سے پہلے تم پر میرے نبی پاک ﷺ کی تعظیم و توقیر ضروری ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فالذین امنوا به و عزره و نصره و اتبعوا النور الذی انزل معه  
اولئک هم المفلحون.

ترجمہ: سو جو لوگ نبی پاک پر ایمان لائے اور اُن کی تعظیم کی اور اُن کی مدد کی اور  
اتبع ہوئے اس نور کے جو اس کے ساتھ اتر اوی لوگ پہنچے اپنی مراد کو۔

وجہ استدلال:

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے سر کا ﷺ کی پیروی کرنے والوں کو یہ  
خوشخبری دی ہے کہ وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہیں۔ اگر نبی پاک ﷺ خود ہی گناہگار ہوں  
تو آپ کی پیروی کرنے والے کیسے کامیاب ہو گئے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون.

ترجمہ: بڑی بیزاری کی بات ہے اللہ کے یہاں کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو۔

اب انبیاء کرام و پیغمبروں کی بات ہے کہ وہ بھی کام دین اور برائی سے منع کریں



اگر خود ہی برائی کا ارتکاب کرنے لگیں تو اس آیت کے مصداق بن جائیں گے کہ یہ اللہ کے نزدیک بڑے غصے کی بات ہے کہ تم وہ کہو جو خود نہ کرو اور انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے غضب کا محل نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگوں میں سرفہرست ہیں جیسا کہ ہم آیت کریمہ پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا.

ترجمہ: اے ایمان والوں اگر آئے تمہارے پاس کوئی گناہگار خبر لے کر تو تحقیق کر لو یعنی فوراً یقین نہ کرو۔

حالانکہ انبیاء کرام کی شان یہ ہے کہ جو بھی خبر دیں اس پر یقین کرنا لازم ہوتا ہے جیسا کہ ہم نے پہلے آیت کریمہ ذکر کی۔

يَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا.

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ نبی پاک ﷺ کی ہر خبر واجب القبول ہے اگر معاذ اللہ وہ گناہگار ہوں تو قرآن کا حکم ہے گناہگار کی بات پر یقین نہ کرو تو پھر لازم آئے گا کہ انبیاء کرام کی کسی بات پر یقین نہ کیا جائے۔ حالانکہ یہ لازم باطل ہے لہذا ملزوم بھی باطل ہے۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ.

ترجمہ: فرشتے نہیں نافرمانی کرتے اللہ کی جو بات فرمائے اُن کو اور وہی کام کرتے ہیں جس کا اُن کو حکم ہو۔

marfat.com

Marfat.com

وجہ استدلال:

جب فرشتے اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے تو انبیاء کرام تو فرشتوں سے بھی افضل ہیں تو

ان سے برے کام کیسے صادر ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الله اصطفى آدم و نوحاً و آل ابراهيم و آل عمران على العالمين.

ترجمہ: بے شک اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کے گھر کو اور عمران کے

گھر کو سارے جہان سے۔

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام کا رتبہ فرشتوں سے زیادہ ہے جب

فرشتے اللہ رب العزت کی نافرمانی نہیں کرتے تو انبیاء کرام جن کی شان ان سے بھی زیادہ

ہے وہ بھی ہرگز اللہ کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و كلاً فضلنا على العالمين.

ترجمہ: اور سب کو ہم نے بزرگی دی سارے جہان والوں پر۔

اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ انبیاء کرام فرشتوں سے بھی افضل ہیں تو جب

فرشتے معصوم ہیں تو انبیاء کرام گناہگار کیسے ہو سکتے ہیں تو مندرجہ بالا آیات کریمہ سے ثابت

ہو گیا کہ انبیاء کرام کو طاغوت کہنا اور برے کاموں کا مرتکب کہنا بہت بڑا کفر ہے۔

مولوی غلام اللہ خان نے اپنی کتاب ”جواہر القرآن“ میں لکھا تھا کہ انبیاء کو طاغوت

کہنا جائز ہے تو اس کی کتاب کے جواب میں عبدالحکیم ترمذی نے ایک کتاب ”ہدایۃ الخیر ان

فی جواہر القرآن“ لکھی اس کتاب میں اس نے یہ لکھا کہ یہ لفظ بولنا انبیاء کے لئے جائز نہیں

marfat.com

Marfat.com

اور صرف اسی بات پر زور لگاتا رہا کہ انبیاء کو طاغوت نہیں کہنا چاہیے لیکن یہ اس کو یہ کہنے کی جرأت اور توفیق نہ ہوئی کہ وہ اپنی کتاب میں یہ لکھ دیتا کہ ایسا لفظ بولنا گستاخی ہے اور انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کفر ہے۔ بلکہ ترمذی کے شیخ الاسلام اور اس کے استاد محترم حسین احمد مدنی اپنی کتاب شہاب ثاقب میں کہہ چکے ہیں کہ ”جو الفاظ موہم تحقیر ذات سرور دو عالم ہوں اُن سے بھی بولنے والا کافر ہو جاتا ہے اگرچہ نیت تحقیر کی نہ بھی کی ہو“ تو ترمذی کو کم از کم اپنے استاد کی بات کا لحاظ کرتے ہوئے غلام خان کو کافر کہنا چاہیے تھا لیکن اس نے مگستاخ رسول ﷺ کا جو شرعی حکم تھا دیوبندی ہونے کی وجہ سے اور اپنے ہم مسلک ہونے کی رعایت کرتے ہوئے لگانے سے انکار کر دیا۔



## باب دوم

### بحث متعلقہ تحذیر الناس

مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نے ایک کتاب لکھی ”تحذیر الناس“ اس میں اس نے کتاب کا آغاز اس بات سے کیا کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی لینا یہ عوام کا نظریہ ہے عقل مندوں کا نظریہ نہیں۔ ہم ذیل میں اس کی اصل عبارت پیش کرتے ہیں۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب گزارش یہ ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہیے تاکہ فہم جواب میں کچھ وقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہو بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں اس کے بعد لکھتے ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں اس کے بعد لکھتے ہیں پھر مقام مدح میں

ولکن رسول اللہ خاتم النبیین .

فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے اس کے بعد وہ لکھتا ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارہ نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس صفت میں اور قد و قامت شکل و رنگ حسب نسب سکونت وغیرہ کو صاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں

marfat.com

Marfat.com

کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اور وہ کو ذکر نہ کیا دوسرے رسول اللہ کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کیلئے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کرتے ہیں۔ (تذیر الناس صفحہ 3)

قارئین کرام ایک طرف تذیر الناس کی عبارت دیکھیں اور دوسری طرف مفتی شفیع کی چند عبارات بھی دیکھیں جو ہم ابھی پیش کر رہے ہیں۔

(ہم اختصار کی خاطر عربی عبارات کا اردو ترجمہ پیش کریں گے)

مفتی شفیع اپنے رسالہ ہدیۃ المہدین میں لکھتے ہیں اور امید ہے کہ تم اس گفتگو سے سمجھ گئے ہو گے کہ لغت عربی اس پر حاکم ہے کہ آیت میں جو لفظ خاتم النبیین ہے اس کے معنی آخری نبی ہیں نہ کچھ اور۔ (ہدیۃ المہدین صفحہ 21)

اسی کتاب کے صفحہ (24) چوبیس پر مفتی شفیع لکھتا ہے ”پس آیت کے معنی بحکم لغت و بلحاظ قواعد عربیہ بغیر کسی تاویل و تخصیص کے یہ ہیں کہ حضور انور اللہ کے رسول اور انبیاء میں سب سے آخر ہیں۔“

اسی کتاب کے اسی صفحہ پر کہتا ہے ”دیکھو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں لفظ خاتم النبیین کی کیسی تفسیر فرمادی۔“

اور اسی کتاب کے صفحہ (27) ستائیس پر مفتی شفیع لکھتا ہے۔ ”یہ ساٹھ اسماء ہیں اصحاب نبی کریم کے ان میں خلفاء راشدین بھی ہیں اور عشرہ مبشرہ کے اکثر حضرات بھی اور وحی کے کاتب بھی اور دوسرے اصحاب بھی اور ہم یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ اگر دنیا مع اپنی تمام کائنات کے ان میں سے ایک کے ساتھ بھی وزن کی جائے تو اس ایک صحابی ہی کا وزن زیادہ ہوگا پس یہ تمام حضرات تفسیر مذکور پر شاید ہیں اور ان تمام

marfat.com

Marfat.com



حضرات سے آیت کی تفسیر اور تشریح میں روایات مروی ہے اور ہمیں عقائد و اعمال میں انہی کو پیشوا بنانا کافی ہے۔“

پھر مفتی شفیع ثناء شریف سے نقل کرتے ہیں امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر معنی پر محمول ہے جو ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی مراد ہے نہ اس میں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب فرقے قطعاً اجماعاً کافر ہیں۔

مفتی شفیع کی مذکورہ عبارات سے چند چیزیں ثابت ہوتی ہیں لغت و قواعد عربی اور احادیث کثیرہ اور آثار صحابہ و تابعین سب سے ثابت ہے کہ آیت کریمہ میں لفظ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ حضور سب میں آخری نبی ہیں حضور پر نبوت ختم ہو گئی۔ اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ اس آیت سے آخری نبی والا معنی ہی مراد ہے اور جو اس معنی کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ کیونکہ اس آیت کا ظاہری معنی آخری نبی ہے نہ کہ بالذات نبی۔

اور مفتی شفیع نے روح المعانی سے عبارت نقل کی ہے، کہ امت نے خاتم کے بھی معنی مراد ہونے پر اجماع کیا ہے اس کے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔ اور اگر اصرار کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔

روح المعانی کی یہ عبارت ہم نے بھی اس کتاب کے پہلے حصے میں نقل کی ہے علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کا خاتم النبیین ہونا اس پر قرآن مجید گواہ ہے اور اس پر حدیث پاک دلالت کرتی ہے اور اسی پر اجماع امت بھی ہے تو قرآن و حدیث میں جس ختم نبوت کا ذکر ہے وہ ختم نبوت زمانی ہے نہ کہ ذاتی۔

اور قاسم نانوتوی جو ہیں وہ آیت کا معنی یہ کرتے ہیں کہ نبی پاک بالذات نبی ہیں اور باقی انبیاء کرام آپ کے وسیلہ سے نبی بنے اور نانوتوی صاحب یہ بھی کہتے ہیں اگر اس

marfat.com

Marfat.com



آیت کریمہ کا معنی یہ ہو کہ نبی کریم آخری نبی ہیں تو خدا کی جانب زیادہ گوئی کا وہم ہوتا ہے اور آیت کریمہ میں باہمی طور پر بے ربطی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور لکن کے ماقبل اور مابعد میں کوئی ربط نہیں رہتا اسی طرح وہ یہ بھی کہتا ہے کہ آخری نبی ہونا تو ایسے ہی ہلے جیسے کسی کی قد و قامت شکل و رنگ۔ جس طرح ان امور کو اس کی فضیلت میں دخل نہیں، اس طرح نبی پاک ﷺ کے آخری نبی ہونے کو آپ کی فضیلت میں کچھ دخل نہیں۔

لیکن اس کے برعکس مولوی ادریس کاندھلوی اپنی کتاب ختم نبوت میں لکھتے ہیں۔ کہ آیت مذکور کی تفسیر خود قرآن مجید سے یہی ثابت ہوتی ہے کہ نبی پاک آخری نبی ہیں۔ چنانچہ مولوی ادریس کاندھلوی کی پوری عبارت اس طرح ہے ”کہ خاتم النبیین کے جو معنی ہم نے بیان کئے ہیں یعنی آخر النبیین تمام آئمہ لغت اور علمائے عربیت اور تمام علمائے شریعت، عہد نبوت سے لے کر اب تک سب کے سب یہی معنی کرتے آئے ہیں۔ ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ ایک حرف بھی کتب تفاسیر اور کتب احادیث میں اس کے خلاف نہ ملے گا (صفحہ 21) اس کے بعد ادریس کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں کہ اس آیت کی دوسری قراءت سے ہمارے بیان کردہ معانی کی تائید ہوتی ہے۔ دوسری قراءت یہ ہے۔

ولکن نبیا ختم النبیین۔

لیکن آپ ایسے نبی ہیں جنہوں نے تمام نبیوں کو ختم کر دیا یہ قراءت حضرت عبداللہ بن مسعود کی ہے جو تمام تفاسیر معتبرہ میں منقول ہے اس قراءت سے وہ تمام تاویلات اور تحریفات بھی ختم ہو جاتی ہیں جو مرزائی جماعت نے خاتم النبیین کے لفظ میں کیں۔

(مسک الختام صفحہ 21)

مولوی ادریس کاندھلوی کے اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ آیت کریمہ کا معنی آخری

marfat.com

Marfat.com

نبی کے علاوہ کوئی اور کر دینا تحریف ہے تو جو مولوی قاسم نانوتوی نے اس آیت کریمہ کا معنی بالذات نبی کیا یہ گویا قرآن مجید کی تحریف اور تفسیر بالرائے ہے۔ اور تفسیر بالرائے کرنے والوں کے بارے میں خود قاسم نانوتوی صاحب نے حدیث نقل کی ہے کہ

من فسر القرآن برأیه فقد کفر۔

اور لیس کا ندھلوی نے آیت کریمہ کی تفسیر میں یہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

انه سيكون في امتي كذاهون ثلاثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا

نبي بعدي۔

ترجمہ: تحقیق میری امت میں تیس بڑے دجال اور کذاب ظاہر ہوں گے ہر ایک کا زعم یہ ہوگا کہ میں نبی ہوں اور حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مسلم)

اب دیکھئے مولوی اور لیس صاحب کی اس عبارت سے بھی ثابت ہو گیا کہ نبی پاک ﷺ نے اس آیت کا یہی معنی بیان فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں لیکن مولوی قاسم نانوتوی صاحب فرماتے ہیں کہ عوام کے خیال میں خاتم النبیین کا یہ معنی ہے کہ نبی پاک ﷺ آخری ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا یہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

اب دیکھئے کا ندھلوی صاحب نے تسلیم کیا کہ سرکار ﷺ نے آیت کا معنی آخری نبی بیان فرمایا ہے اور مولوی نانوتوی صاحب اس کو عوام کا خیال قرار دے رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اہل فہم کے نزدیک یہ معنی درست نہیں۔ گویا نانوتوی کے نزدیک جو اس آیت کا معنی آخری نبی کرے وہ اہل فہم نہیں۔ اب نانوتوی کی عبارت سے یہ لازم آیا کہ نبی پاک ﷺ معاذ اللہ اہل فہم نہیں۔ کیونکہ اس نے عوام اور اہل فہم کا تقابل کیا ہے۔ اسی کتاب کے پہلے

marfat.com

Marfat.com



حصے میں ہم نے اسی چیز کی ایک مثال دی تھی کہ اگر کوئی یہ کہے کہ مولوی سرفراز کا یہ خیال ہے اور اہل فہم کا یہ خیال ہے تو اس سے لازم آئے گا کہ مولوی سرفراز صاحب اہل فہم نہیں کیونکہ یہاں تقابل آگیا مولوی سرفراز کا اور اہل فہم کا۔

اسی طرح یہاں بھی نانوتوی صاحب نے تقابل کر دیا اور خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کرنے والوں کو اہل فہم کے مقابلے میں ذکر کیا ہے تو گویا اس نے نبی پاک ﷺ کو بھی اہل فہم ماننے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ اس کے نزدیک جو بھی اس آیت کا معنی آخری نبی سمجھے وہ اہل فہم نہیں۔ تو سر کا ﷺ کو اہل فہم نہ ماننا اس سے بڑا کفر اور کون سا ہو سکتا ہے۔

ممکن ہے کوئی کہے یہ تو لزوم کفر ہے التزام کفر تو نہیں۔ تو پھر نانوتوی صاحب کو کافر کیوں کہا جاتا ہے۔ تو جواباً گزارش ہے کہ نانوتوی صاحب کو ان کی زندگی میں رسائل لکھ کر بار بار متوجہ کیا گیا مگر انھوں نے پھر بھی توبہ نہ کی۔ تو جب ایک آدمی سے کفر یہ بات صادر ہو جائے اور باوجود توجہ دلانے کے کفر یہ بات سے توبہ نہ کرے تو یہ التزام کفر بن جاتا ہے۔ اور خود مولوی اشرف علی تھانوی نے تسلیم کیا ہے کہ جب مولانا نانوتوی نے تحذیر الناس لکھی تو ہندوستان میں کسی نے ان کی موافقت نہ کی بجز مولانا عبدالحی کے۔ (افاضات یومیہ جلد 2) تو تھانوی کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ مولوی نانوتوی صاحب کے اس رسالے کی جمہور علماء نے مخالفت کی ہے۔

ایک اور شبے کا ازالہ:

ممکن ہے کوئی کہے کہ جن احادیث میں خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کیا گیا وہ اخبار احاد ہیں اور اخبار احاد ظنی ہوتی ہیں اور ظنی کا منکر کافر نہیں ہوتا۔ لہذا نانوتوی صاحب بھی کافر نہیں ہو سکتے۔

marfat.com

Marfat.com



اس کے جواب میں گزارش یہ ہے کہ اس طرح تو پھر مرزا قادیانی بھی کافر نہیں بنے گا۔ کیونکہ آیت کریمہ کا معنی مانو تو ہی صاحب کے نزدیک یہی ہے وہ خود لکھتے ہیں کہ یا تو آیت کریمہ میں دونوں قسم کا ختم مراد ہے۔ ذاتی اور زمانی۔ اور اگر ایک مراد ہو تو آپ کے شایان شان ختم نبوت ذاتی ہے نہ زمانی۔

تو اب اگر دیوبندی تفسیر کو لیا جائے تو آیت کریمہ ختم نبوت والے معنی میں نص نہ رہی۔ کیونکہ جب آیت کے دونوں معنی لئے جاسکتے ہوں ختم نبوت ذاتی بھی اور زمانی بھی۔ تو اب آیت کریمہ کی دلالت ختم نبوت زمانی والے معنی پر قطعی نہ رہی۔ کیونکہ جب ایک آیت کریمہ کی تفسیر میں کئی احتمال آجائیں تو کوئی بھی تفسیر قطعی نہیں رہتی جس کا انکار کرنا کفر ہو۔ اس کی ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

او کالذی مر علی قربة و هی خاویة علی عروشها.

اس کی ایک تفسیر یہ کی گئی کہ گاؤں سے گزرنے والے عزیز تھے اور ایک تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ اس سے مراد کوئی کافر آدمی ہے۔ اب کوئی آدمی ایک تفسیر کا انکار بھی کر دے۔ مثلاً کوئی کہہ دے

او کالذی مر علی قربة سے مراد عزیز نہیں ہیں تو اس کو کافر نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس کی اور تفسیر بھی موجود ہے۔ جب مانو تو ہی صاحب نے یہ کہا کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی بھی ہو سکتا ہے اور فیض رساں نبی بھی ہو سکتا ہے تو پھر آخری نبی والے معنی کا انکار کرنا اگر اس کی تفسیر قبول کی جائے تو کفر نہیں رہتا۔

حالانکہ مانو تو ہی خود اسی کتاب کے صفحہ نمبر 3 پر آخری نبی والے معنی کو غلط قرار دے

marfat.com

Marfat.com

چکا ہے اور کہتا ہے کہ یہ معنی مراد لینے سے کلام میں بے ربطی پیدا ہو جاتی ہے، سرکار کی شان ظاہر نہیں ہوتی اور کہتا ہے کہ اہل کمال کے کمال بیان کیے جاتے ہیں نہ کہ آخری ہونا۔ تو اس کی عبارتیں بھی متضاد ہیں۔ اس کی تکفیر کی وجہ تو یہ ہے کہ اس نے قرآن مجید کے معنی منقول و متواتر کو خیال عوام قرار دے دیا۔ تو پھر اگر یہی تفسیر مانو تو یہ کرے اور کہے کہ یہ آیت کریمہ آخری نبی والے معنی پر دلالت نہیں کرتی تو اس کو حجتہ الاسلام کہا جائے اور یہی معنی مرزا غلام احمد قادیانی کرے تو اس کو کافر قرار دیا جائے یہ تو بڑی زیادتی ہے۔ اس پر تو یہ آیت کریمہ سچی آتی ہے۔

### تلك اذا قسمة ضیوی.

پھر مانا تو یہ نے یہ کہا کہ سرکار ﷺ کے شایان شان ختم نبوت مرتبی ہے نہ کہ زمانی اور یہی بات مرزا قادیانی بھی کرتا ہے۔ اب دیوبندی حضرات کیا فرماتے ہیں کہ جب ختم النبوت والی آیت کا معنی ہو گیا۔ بالذات نبی اور احادیث جو سرکار ﷺ کے آخری نبی ہونے پر دلالت کرتی ہیں وہ ویسے اخبار احاد ہیں اور اخبار احاد ظنی ہوتی ہیں اور ظنی کا انکار کفر نہیں ہوتا۔ پھر تم مرزا قادیانی کو کس دلیل سے کافر کہتے ہو۔ کیونکہ تمہارے پیشوا کے نزدیک تو آیت کریمہ خاتم النبیین کا معنی فیض رساں نبی ہے۔ تو پھر اس معنی کو تو قادیانی بھی تسلیم کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ نبی پاک کے فیض سے تو پہلے بھی لوگ نبی بنتے رہے اور میں بھی بن گیا تو جب تک تو مانو تو یہی کی قربانی نہ دو تم اس کو کافر نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ان دونوں کا کفر آپس میں لازم و ملزوم ہے۔ تو ایک کے کفر کا اقرار کرنا اور دوسرے کو حجتہ الاسلام ماننا اور بزرگان دین میں شمار کرنا اور اس کو امت کی بزرگ ہستیوں میں سے قرار دینا بہت بڑی بے دینی، بے ایمانی اور نا انصافی ہے اور قواعد شرعیہ کے ساتھ مذاق ہے کہ قادیانی کی کتب کو تو کفر و فسادات کا منبع •



قراردیا جائے اور تحذیر الناس کو تصنیف لطیف اور قرآن وحدیث کا مغز قرار دیا جائے۔ اس امر کی وضاحت کے لئے ہے کہ قرآن مجید میں اگر کسی آیت کی تخصیص ہو جائے تو اس آیت کا انکار کرنا کفر نہیں رہتا۔ تو اس کی ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

وَأَمْرَانِ.

ترجمہ: اور گواہ کرو دو شاہد اپنے مردوں میں سے پھر اگر نہ ہوں دو مرد تو ایک مرد دو

عورتیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّتِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ.

ترجمہ: جو بدکاری کرے تمہارے عورتوں میں سے گواہ لاؤ اُن پر چار مرد اپنوں

میں سے۔

تو پہلی آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر معاملے میں دو مردوں کی یا ایک مرد اور

دو عورتوں کی گواہی کافی ہے۔ اور دوسری آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ زنا کے بارے

میں نہ دو مردوں کی گواہی قبول ہے اور نہ عورتوں کی۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ پہلی آیت کریمہ

میں تخصیص ہو چکی ہے۔ لہذا اگر کوئی آدمی یہ کہہ دے کہ مرد اور عورت کی گواہی برابر ہے۔ تو

اُسے کافر نہیں کہا جاسکتا کیونکہ عام مخصوص البعض کا انکار کفر نہیں ہوتا۔ اور بعض صورتیں ایسی

بھی ہیں۔ جہاں صرف عورت کی گواہی کافی ہے۔ مثلاً بچہ پیدا ہونے کے بارے میں۔ اسی

طرح رمضان شریف کے بارے میں اگر آسمان ابراؤد ہو تو ایک مرد اور ایک عورت کی گواہی

marfat.com

Marfat.com



وہاں برابر ہے۔ تو اسی طرح آیت کریمہ ختم النبیین میں اگر دونوں معنی مراد ہوں۔ یعنی ختم نبوت زمانی بھی اور ختم نبوت ذاتی بھی۔ تو پھر اس آیت کے منکر کو کافر نہیں کہہ سکیں گے۔ کیونکہ پھر تو آیت کی دلالت ختم نبوت زمانی والے معنی پر قطعی نہیں رہے گی۔ اور جب کسی آیت کی دلالت ایک معنی پر قطعی نہ ہو اور اُس کے مدلول میں کئی احتمالات نکل سکتے ہوں۔ پھر اُس کا انکار کرنا کفر نہیں رہتا۔

اسی وجہ سے اُستاذ الاساتذہ حضرت قبلہ مولانا عطاء محمد بندلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال فرماتے تھے کہ آیت کریمہ خاتم النبیین میں لفظ النبیین میں نبی پاک ﷺ داخل ہیں یا نہیں اگر داخل ہوں تو نبی پاک ﷺ کا اپنا خاتم ہونا لازم آئے گا اور اگر النبیین میں نبی پاک ﷺ داخل نہ ہوں تو یہ عام مخصوص البعض بن جائے گا۔ اور عام مخصوص البعض ظنی ہوتا ہے۔ اور ظنی کا انکار کفر نہیں ہوتا۔ پھر استاد صاحب قبلہ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے تھے کہ یہاں عقل مخصص ہے اور جب کسی آیت کا مخصص عقل ہو تو اُس آیت کے اندر جو عموم ہے اُس کی قطعیت ختم نہیں ہوتی۔ وہ عام غیر مخصوص البعض کی طرح قطعی ہوتا ہے۔ لہذا یہاں بھی آیت کریمہ قطعی ہوگی۔ اور اس کا انکار کرنا کفر ہوگا۔ تو ہمارے مخدوم محترم مولانا سرفراز خان صاحب صفدر فاضل دیوبند ارشاد فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ خاتم النبیین میں حضرت نانوتوی کے نزدیک ختم نبوت ذاتی مطابقتاً مراد ہے اور ختم نبوت زمانی التزاماً مراد ہے تو ہم اُن کی اس بات کے جواب میں انہیں کے بزرگ عالم دین مولوی ادریس کاندھلوی کی ایک عبارت اُن کے رسالہ ختم نبوت سے پیش کرتے ہیں وہ نبی پاک ﷺ کی حدیث پاک نقل کرتے ہیں۔ کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ: میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔

اس کے بعد مولوی اور یس لکھتے ہیں۔ اس روایت میں بھی خاتم النبیین کے بعد لفظ لا نبی بعدی بطور تفسیر مذکور ہے اور اسی وجہ سے اس جملہ کا پہلے جملہ پر عطف نہیں کیا گیا۔ اس لئے کہ بلاغت کا قاعدہ ہے کہ جب جملہ ثانیہ جملہ اولیٰ کے لئے عطف بیان ہو تو پھر عطف ناجائز ہو جاتا ہے۔ اسی لئے کہ عطف نق چاہتا ہے تغایر کو اور عطف بیان چاہتا ہے اجمال اتحاد کو اور کمال وحدت اور مغایرت جمع نہیں ہو سکتے۔

اس سلسلے میں مولوی اور یس نے ایک اور حدیث بھی نقل کی ہے:

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ مثلی و مثل الانبیاء کمثل  
بصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ لطاف بہ النظر یعجبون من حسن  
بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ فکنت انا سدوت موضع اللبنۃ ختم بی البیان  
ار ختم بی الرسل و فی روایۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔

(متفق علیہ، مشکوٰۃ شریف، باب فضائل سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ میری اور انبیاء گزشتہ کی مثال ایک ایسے محل کی سی ہے جو نہایت خوبصورت بنایا گیا ہو مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو۔ لوگ تعجب سے اس محل کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی؟ سو میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پُر کر دیا اور وہ عمارت مجھ پر ختم ہوئی اور رسولوں کا سلسلہ بھی مجھ پر ختم ہوا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ قصر نبوت کی وہ آخری اینٹ میں ہی ہوں اور میں نبیوں

کا ختم کرنے والا ہوں۔

marfat.com

Marfat.com



اسی طرح ادریس کاندھلوی اسی رسالہ کے صفحہ 29 پر لکھتے ہیں کہ مسلم شریف ترمذی اور نسائی شریف میں حدیث ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ مجھ جیسے (النبیون) میں دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔ جن میں سے چھٹی یہ ہے کہ ختم النبیین۔ یعنی میرے ساتھ نبی ختم کر دیئے گئے۔

مولوی ادریس کاندھلوی ترجمہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ وہاں بجائے خاتم النبیین کے یہ لفظ رکھ کر بتا دیا کہ خاتم النبیین سے یہی مراد ہے نہ کچھ اور۔

اب اس عبارت سے مولوی سرفراز صاحب کا رد ہو جاتا ہے جو کہتے ہیں اس آیت میں ختم نبوت زمانی التزاماً مراد ہے اور ختم نبوت مرتبی مطلقاً مراد ہے۔ لیکن مولوی سرفراز کے پیشوا مولوی ادریس کہہ رہے ہیں کہ خاتم النبیین سے مراد آخری نبی ہی ہے نہ کچھ اور۔

اور مولوی نانوتوی صاحب فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ خاتم النبیین میں اگر اس معنی آخری نبی کیا جائے تو اس آیت سے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف ثابت نہیں ہوتی اور اسی طرح اپنی کتاب تحذیر الناس کے صفحہ 3 پر کہتے ہیں کہ اہل کمال کے کمالات بیان کئے جاتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے حالات بیان کئے جاتے ہیں یعنی آخری ہونا۔ اب نانوتوی صاحب کا یہ خیال ہے کہ آیت کریمہ سے مراد اگر آخری نبی والا معنی ہو تو سرکار علیہ السلام کی شان ظاہر نہیں ہوتی اور آپ کی مدح ثابت نہیں ہوتی۔ جبکہ نبی پاک علیہ السلام خود ارشاد فرما رہے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے جو مرتبے عطا فرمائے ہیں ان میں سے ایک مرتبہ یہ بھی ہے کہ میں سب سے آخری نبی ہوں۔ نبی پاک علیہ السلام آخری نبی والے وصف کو فضیلت کے مقام میں ذکر کر رہے ہیں اور نانوتوی صاحب کہتے ہیں کہ آخری نبی ہونے میں کوئی فضیلت نہیں تو گویا نانوتوی نے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی ہے۔ اور نبی



سب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کرنا کفر ہے۔ (جیسا کہ نسیم الریاض، شفا شریف اور  
معارف المسلمون وغیرہ کتب میں اس کی تصریح ہے)

مانو تو ی نے یہ بھی کہا تھا کہ آخری ہونا ایسا وصف ہے جو ایسوں ویسوں میں پایا جاتا  
ہے حالانکہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ وصف خود اپنے لئے بیان فرمایا تو گویا نبی پاک  
یہ کو ایسا دینا کہا۔ اب نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسا دینا کہتا اگر کفر نہیں تو مولوی سرفراز  
ماحب ارشاد فرمائیں کہ کفر کے کوئی سینک ہوتے ہیں؟ اسی طرح مولوی اور لیس صاحب  
مانے ایک اور حدیث نقل کی ہے۔

كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك بنى خلفه  
راى و انه لاني بعدى۔ (بخاری شریف)

سر کا ترجمہ نے ارشاد فرمایا کہ بنو اسرائیل کے معاملات انبیاء کرام چلایا کرتے تھے  
بھی کوئی نبی فوت ہوتا اس کی جگہ کوئی اور نبی مبعوث ہو جاتا اور میرے بعد کوئی نبی  
نہیں آتا ہے۔

اسی طرح حدیث شریف میں ہے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتے تو حضرت عمر  
ہوتے۔

عن عقیبة ابن عامر قال قال رسول ﷺ لو كان بعدى نبى لكان  
معمراً۔ (الترمذی)

ایک روایت میں ہے کہ علی کی میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ کے  
ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

كما قال عليه السلام اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من

marfat.com

Marfat.com

موسى الا انه لا نبى بعدى . (بخاری، مسلم)

اسی طرح بخاری و مسلم میں حدیث ہے:

وانا العاقب و العاقب الذی لیس بعده نبی۔

اور ایک حدیث شریف میں ہے:

لم یبق من النبوة الا المبشرات . (مسند احمد)

اور ایک روایت میں ہے:

ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدى ولا نبى . (الترمذی)

بے شک نبوت و رسالت منقطع ہوگی میرے بعد نہ تو کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔

تو مولوی ادریس کاندھلوی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ تمام احادیث لفظ خاتم کی تفسیر

میں ہیں۔ تو مولوی سرفراز صاحب فرماتے ہیں بقول نانوتوی آیت کریمہ میں ختم النبوة

زمانی التزاما مراد ہے اور ختم نبوت مرتبی مطابقتاً مراد ہے۔ تو مولوی سرفراز صاحب جو نانوتوی

کے وکیل صفائی ہیں ارشاد فرمائیں کہ ان کے پیشوا مولوی ادریس کاندھلوی لکھتے ہیں کہ آیت

کریمہ خاتم کی تفسیر میں بہت ساری احادیث ہیں جو اس معنی پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور علیہ

السلام کے بعد کوئی نبی نہیں۔

اس کا مطلب تو پھر یہ ہوا کہ نبی پاک ﷺ نے آیت کی جو خود تفسیر فرمائی اور آیت

کریمہ کا جو معنی سمجھا وہ تو التزاما مراد ہو جائے اور جس تفسیر کا کتب احادیث میں کوئی نشان ہی

نہیں ملتا اور نہ ہی کسی لغت اور تفسیر کی کتاب میں ملتا ہے وہ مطابقتاً مراد ہو جائے۔

ایں کاراز تو آید و مرداں چنیں کنند

خود نانوتوی صاحب تحذیر الناس میں لکھتے ہیں اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی

marfat.com

Marfat.com

مضمون تک نہیں پہنچا تو ان کی شان میں کیا کی آگئی۔ اور اگر ایک طفل نادان نے غلطی سے ٹھیک بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا۔ آگے وہ لکھتا ہے۔

گاہ باشد کہ کودک نادان بخلط برہدف زند تیرے

دوسری گزارش یہ کہ التزامات اور آیات بھی ختم نبوت زمانی پر دلالت کرتی ہیں تو پھر اس آیت کی دلالت میں اور دوسری آیات کی دلالت میں کیا فرق رہا؟

مثال کے طور پر آیت کریمہ

اليوم اكملت لكم دينكم .

اور آیت کریمہ

يا ايها الذين امنوا هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم

تومنوا بالله ورسوله .

اسی طرح آیت کریمہ

قل يا ايها الناس اني رسول الله اليكم جميعاً .

اور

وما ارسلناك الا كافة للناس .

تو پھر ان آیات کریمہ میں جو ختم نبوت زمانی کیلئے نص نہیں ہیں۔ اور آیت کریمہ

ولكن رسول الله و خاتم النبيين .

جس کے بارے میں تمام مفسرین، محدثین بلکہ خود دیوبندیوں کے بڑے بڑے

علماء مثلاً انور شاہ کشمیری، مفتی شفیع، ادریس کاندھلوی، سارے تسلیم کرتے ہیں کہ یہ آیت

کریمہ ختم نبوت زمانی کے اندر نص قطعی ہے اور اس کا یہی ایک معنی ہے آخری نبی ہونا۔ میں کیا

marfat.com

Marfat.com



فرق ہوا؟

نیز آیت کریمہ:

وَإِذَا خَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ.

تو التزاماً تو اس آیت مقدسہ سے بھی ختم نبوت زمانی ثابت ہو جاتی ہے۔ تو پھر دیوبندی حضرات جب مرزائیوں کا تحریر اور تقریر ارد کرتے ہیں تو سب سے پہلے یہ آیت

وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.

کیوں پیش کرتے ہیں؟ تو پھر ان کو چاہیے کہ آیت کریمہ

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَإِذَا خَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الْخ

اور دوسری آیت پیش کیا کریں۔ ہمارا ایک استفسار ہے کہ اگر ایک آدمی اقبو الصلوٰۃ کا معنی ورزش کرنا کر دے اور نماز کی فرضیت کا بھی اقرار کرے تو اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ حالانکہ صلوٰۃ کے معنی عربی لغت میں ورزش کرنے کے بھی آتے ہیں۔ اور خاتم النبیین کے معنی تو عربی لغت میں سوائے آخری نبی کے اور ہیں ہی نہیں۔

چنانچہ مولوی اور لیس کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں کہ خاتم کا معنی لغت سے اوپر بیان ہو چکے ہیں انبیاء کرام ایک قوم ہیں اور کسی قوم کا خاتم ہونا صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے یعنی ان میں سے آخری ہونا۔ (ختم نبوة صفحہ 28)

marfat.com

Marfat.com

مولوی اور لیس کاندھلوی کا مولوی قاسم نانوتوی

کے بارے میں ایک اہم فیصلہ!

مولوی اور لیس اپنی کتاب ”ختم نبوت“ صفحہ نمبر 26 پر لکھتے ہیں خاتم النبیین کے معنی تو آخری نبی ہی کے ہیں جس نبی پر یہ آیت اتری اس نے اس آیت کریمہ کے یہی معنی سمجھے اور یہی سمجھائے اور جن صحابہ کرام نے اس نبی سے قرآن اور اس کی تفسیر پڑھی انہوں نے بھی یہی معانی سمجھے۔ اس کے بعد اور لیس کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں۔

من شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر.

نوٹ: اس عبارت کے لکھنے پر ہم مولوی اور لیس کاندھلوی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں سچ فرمایا نبی کریم ﷺ نے:

ان الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر. (بخاری)

اب اس امر کی وضاحت کے لئے کہ مولوی نانوتوی صاحب آیت کو آخر النبیین کے معنی میں منحصر سمجھتے ہیں یا نہیں؟ ہم مولوی حسین احمد مدنی کا کلام پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنی کتاب شہاب ثاقب میں لکھتے ہیں۔ آیت کریمہ و خاتم النبیین کی تفسیر میں عام مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ آیت کریمہ و خاتم النبیین سے صرف ختم نبوت زمانی ہی مراد ہے ختم نبوت مرتبی نہیں۔

مولانا نانوتوی اس حصر پر انکار فرما رہے ہیں (آیت کو اس معنی میں منحصر سمجھنا باطل ہے) اور اور لیس کاندھلوی صاحب کہہ رہے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہی کے



مولوی سرفراز صاحب لغت کی کتابوں کا بڑا مطالعہ رکھتے ہیں اور ویسے بھی ہزاروں کتابوں کا مطالعہ فرما چکے ہیں تو ان کو لفظ ہی کا معنی سمجھانے کی ضرورت نہیں۔ وہ اس عبارت کو ذرا دوبارہ پڑھ لیں کہ آیت کریمہ کے معنی آخری نبی ہی کے ہیں۔

فمن شاء فليؤ من ومن شاء فليكفر.

اب رہا یہ امر کہ نانوتوی صاحب آیت کریمہ و خاتم النبیین کو آخری نبی والا معنی میں منحصر کرنے کو غلط سمجھتے ہیں یا سرے سے آیت کریمہ سے آخری نبی والا معنی مراد لینا ہی غلط سمجھتے ہیں۔ اس امر کی تحقیق کے لئے ہم تحذیر الناس کی اصل عبارت قارئین کی عدالت میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ خود اس عبارت کو پڑھیں اور مولوی حسین احمد کے کذب و افتراء کی داد دیں۔ جو سب لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے کہتا ہے کہ حضرت مولانا نانوتوی آیت کریمہ کو ختم نبوت زمانی میں منحصر کرنے کو غلط سمجھتے ہیں۔ اب قارئین تحذیر الناس کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں وہ اپنی کتاب کے صفحہ تین (3) پر لکھتا ہے۔

بعد حمد و صلوة کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے۔ کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں فرمانا و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارہ نہ ہوگی۔ کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر

marfat.com

Marfat.com



اس وصف میں اور قد و قامت شکل و رنگ، حسب و نسب سکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اور ذکر نہ کیا۔ دوسرے رسول اللہ ﷺ کی جانب نقصان قدر کا احتمال۔ کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں۔ اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں۔

مانو تو یہ صاحب کی اس عبارت میں قابل اعتراض چیزیں بہت سی ہیں۔ اور کئی ایسی ہیں جو قابل گرفت ہیں۔ خاتم النبیین کے معنی سب میں نبی ہونے کو جو تفاسیر و احادیث اور اجماع اُمت سے متواتر اور قطعی طور پر ثابت ہو چکے

انہیں عوام جاہلوں کا خیال بتانا انہیں نا فہم ٹھہرانا،  
تمام اُمت کو عوام اور نا فہم قرار دینا،

رسول ﷺ کو نعوذ باللہ عوام اور نا فہم قرار دینا،

مناہضین معنی تفسیر و حدیث اور اجماع کو اہل فہم بتانا،

معنی متواتر قطعی کی جس کی دلیل احادیث و اجماع ہے اُن میں کچھ فضیلت نہ ماننا،

اس متواتر معنی کو مقام مدح میں ذکر کرنے کے قابل نہ جاننا۔

اسی طرح اُس کا یہ کہنا کہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی جب اس وقت تک صحیح نہیں

جب یہ مانو کہ یہ مقام مدح کا مقام اور یہ وصف اوصاف مدح میں سے ہے۔ اور اُس کی

ایک غلطی یہ ہے کہ وہ یہ کہتا ہے اگر اس آیت کریمہ سے مراد آخری نبی والا معنی ہو تو نبی

پاک ﷺ کی شان میں کمی لازم آتی ہے۔

اور اسی طرح وہ یہ بھی لکھتا ہے اگر اس آیت کریمہ سے مراد اگر آخری نبی والا معنی تو

اللہ تعالیٰ کے کلام میں زیادہ کوئی لازم آتی ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

اب قارئین کرام دیکھیں کہ اس عبارت میں نانوتوی نے خاتم النبیین کو آخری نبی والے معنی میں لینے کا کس قدر تاکید اور شدت کے ساتھ انکار کیا۔ جس معنی پر قرآن وحدیث اور اجماع صراحۃً دلالت کرتے تھے۔ اُس معنی کا اس نے کس قدر شدت سے انکار کیا ہے۔ اب ناظرین کرام دیکھیں کہ نانوتوی سرے سے ہی آیت کریمہ کا معنی آخری نبی کرنا ہی غلط قرار دیتا ہے۔ لیکن حسین احمد مدنی جو ہے وہ کہہ رہا ہے کہ مولانا نانوتوی کا مقصد یہ ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کے لئے صرف ختم نبوت زمانی ثابت نہیں ہے بلکہ ختم نبوت مرتبی بھی ثابت ہے۔ لیکن تحذیر الناس کی منقولہ عبارت سے ہر آدمی جو معمولی شعور بھی رکھتا ہے بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ حسین احمد مدنی نے جھوٹ بولا ہے۔ اور آیت کریمہ پوری طرح اُس پر پچی آگئی لعنة الله على الكذابين۔

نانوتوی تحذیر الناس کے صفحہ 29 پر لکھتے ہیں اگر بوجہ کم التفائی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا نقصان آگیا۔ اور کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا؟ اس کے بعد انہوں نے ایک شعر نقل کیا ہے

گاہ باشد کہ کودک نادان      بخلط برہدف زند تیرے

اگر بقول مدنی صاحب نانوتوی صاحب کا نظریہ یہ تھا کہ آیت کریمہ سے صرف ختم نبوت زمانی مراد نہیں بلکہ ختم نبوت مرتبی بھی مراد ہے پھر اُس نے یہ عبارت کیوں لکھی کیونکہ اس عبارت کا مطلب یہ بنتا ہے کہ جن لوگوں نے آیت کا معنی آخری نبی کیا ہے اُن لوگوں کی آیت کے اصلی معنی تک رسائی نہیں ہوئی۔ اور رسائی نہ ہونے کی وجہ پرانے بزرگوں کی کم علمی نہیں ہے بلکہ ایسا اُس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے توجہ تھوڑی فرمائی اور میں نے توجہ اچھی طرح کی تو مجھ سے ایسی بات صادر ہو گئی۔ جو بالکل آیت کی صحیح تفسیر تھی لیکن اس بات سے میں اگلے



بزرگوں سے بڑھ نہیں گیا۔ مرتبہ اور شان اُن کا ہی زیادہ ہے۔ کیونکہ کبھی ماہر نشانے بازوں کے نشانے چوک جاتے ہیں اور نادان بچوں کے تیر نشانے پر لگ جاتے ہیں۔ لہذا جنہوں نے آیت کریمہ کی تفسیر ختم زمانی کے ساتھ کی وہ اُن ماہر نشانے بازوں کی طرح ہیں جن کا نشانہ خطا ہو جائے اور میں نے آیت کی تفسیر ختم نبوت مرتبی کے ساتھ کی تو میرا حال اُس نادان بچہ کی طرح ہے جس کا تیر غلطی سے نشانے پر لگ جائے۔ تو اس کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ وہ آیت کریمہ کی تفسیر ختم نبوت زمانی کے ساتھ کرنا سرے سے صحیح نہیں سمجھتا۔

اسی طرح نانوتوی صاحب اپنی اسی کتاب میں کہتے ہیں کہ سر کاظم رحمۃ اللہ علیہ کے شایان شان ختم نبوت مرتبی ہے نہ کہ زمانی۔ اُس کی اس عبارت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ آیت کریمہ سے آخری نبی والا معنی مراد لینا اس کے نزدیک حضور علیہ السلام کے شایان شان نہیں ہے۔ تو پھر اس کے باوجود یہ کہنا کہ وہ ختم نبوت زمانی بھی مانتا ہے مرتبی بھی مانتا ہے کتنا بڑا دروغ بے فروغ ہے۔

اسی کتاب میں نانوتوی کہتا ہے کہ اگر آخری نبی والا معنی اس آیت کا اس لئے کیا جائے کہ جھوٹے مدعیان نبوت کا سد باب ہو جائے تو کہتا ہے کہ فی الجملہ یہ قابل لحاظ ہے پر جملہ

ماکان محمد اباحد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین  
اس کی آپس میں کیا مناسبت تھی کہ ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک  
منہ اور دوسرے کو مستدرک بنایا تو ایسی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں منصور  
نہیں ہو سکتی۔ اب اس کی اس عبارت سے بھی ظاہر ہے کہ آیت سے ختم نبوت زمانی مراد لینے  
کی تقدیر پر اُس کے نزدیک کلام الہی میں بے ربطی اور بے ارتباطی اور مستدرک اور مستدرک

marfat.com

Marfat.com



منہ کے درمیان مناسبت کی نفی لازم آتی ہے۔ تو اس کے باوجود یہ کہنا کہ مانو تو ہی صاحب دونوں قسم کا ختم مراد لیتے ہیں زمانی بھی اور مرتبی بھی یہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ مانو تو ہی کے نزدیک اگر آیت کریمہ سے مراد لانی بعدی والا معنی ہو تو حرف لکن بھی زائد ثابت ہوتا ہے اب اس کی اپنی اس ساری تقریر کے بعد وہ یہ کہے بھی سہی کہ میں ختم نبوت زمانی کا قائل ہوں اور اس کے منکر کو کافر سمجھتا ہوں تو پھر بھی جب تک اس کی ان عبارات سے توبہ نہ دکھائی جائے اس کی باقی عبارات پیش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ تو گویا اس نے اپنے آپ پر ہی کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ اور کافر کا اپنے کفر کا اقرار کر لینا اس کو مسلمان نہیں بنادیتا۔ اس طرح تو مرزا قادیانی کے ایسے کئی اقوال ملتے ہیں جس میں اس نے کہا کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے کافر کیوں بنوں۔ (حملۃ البشری صفحہ 96)

اب اس کی مثال پیش کی جاتی ہے کہ دیوبندی حضرات کئی مرتبہ اپنی تکفیر خود کر دیتے ہیں۔ مولوی خلیل احمد اینٹھوی نے براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم ﷺ کے لئے ثابت کرنا شرک نہیں تو ایمان کا کون سا حصہ ہے۔ شیطان اور ملک الموت کے لئے تو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم ﷺ کی وسعت کی کوئی نص ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک کو ثابت کرتا ہے۔ صفحہ 51

اب اس عبارت میں واضح طور پر شیطان اور ملک الموت کا علم سرکار علیہ السلام سے زیادہ مان لیا۔ اسی طرح کہتا ہے کہ روح مبارک کا اعلیٰ علیین میں تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونا اس سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ ﷺ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔

اسی طرح اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا کہ مجھے

marfat.com

Marfat.com

دیوار کے پیچھے کا علم بھی نہیں ہے۔ اسی طرح اس نے یہ بھی کہا کہ مولوی وبرا سمیع اپنے زعم میں بڑا اکمل الایمان ہے اور شیطان سے ضرور افضل ہے۔ تو معاذ اللہ کیا وہ اعلم من الشیطان ہوگا؟ اور اسی کے متصل بعد میں کہتا ہے کہ مصنف اپنے اندر شیطان کے برابر ہی عالم غیب ثابت کر کے دکھائے۔ اس عبارت میں وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ نبی پاک کی افضلیت کو دیکھ کر چونکہ آپ ملک الموت سے بھی زیادہ شان رکھتے ہیں اس دلیل سے جو تم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ بوجہ افضلیت نبی پاک کا علم شیطان سے زیادہ ہے یہ دلیل صحیح نہیں ہے اگر یہ دلیل صحیح ہو تو تمہارا بھی شیطان سے اعلم ہونا لازم آئے گا اور محیط زمین کا علم بھی تمہارے لئے ثابت ہو جائے گا حالانکہ تمہارے لئے یہ علم ثابت نہیں۔

اسی طرح یہ بھی کہتا ہے اولیاء کرام کو تو حق تعالیٰ نے یہ علم دے دیا اپنے فخر عالم کو بھی اس سے لاکھوں گناہ زیادہ عطا فرمائے ممکن ہے مگر نبوت فعلی اس کا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے کہ اس پر عقیدہ کیا جائے۔ اس امر کا محض امکان سے تو کام نہیں چلتا۔

مگر المہند میں جب اس سے سوال کیا گیا کہ تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ ملک الموت اور شیطان کا علم نبی پاک سے زیادہ ہے تو اس کے جواب میں خلیل احمد نے کہا کہ جو یہ عقیدہ رکھے ہم اس کو کافر مانتے ہیں۔ اب پہلی عبارات بھی اسی کی تھیں جس میں اس نے بڑی شد و مد سے شیطان کے لئے محیط زمین کا علم ثابت کیا تھا اور سرکار کے لئے شرک قرار دیا تھا۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ شیطان کے لئے تو ایسا علم قرآن سے ثابت ہے۔ لیکن المہند میں خود اپنے اوپر کفر کا فتویٰ دے دیا اور صاف کہہ دیا کہ جو بھی سرکار سے شیطان اور ملک الموت کا علم زیادہ مانے وہ کافر ہے تو گویا اپنی تکفیر خود کر دی۔

اسی طرح قاسم نانوتوی نے بھی اپنی تکفیر خود کر دی وہ تحذیر الناس میں کہتے ہیں اگر



بعد وضوح حق بھی لوگ پرانی بات گائے جائیں فقط اس وجہ سے کہ پہلے لوگ کہہ گئے تھے اور میری بات نہ مانیں یہ سرکار کی محبت کے تقاضے کے خلاف ہے اور اپنے عقل و فہم کی خوبی پر گواہی دیتی ہے۔

نانو توئی کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اس امر پر اصرار کرنا کہ آیت کریمہ سے مراد ختم نبوت زمانی ہے سر کا علیہ السلام کی محبت کے تقاضوں اور قانون عشق کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک سر کا علیہ السلام کی شان اس امر سے ظاہر نہیں ہوتی کہ آپ علیہ السلام سب سے آخری نبی ہوں۔ کیونکہ وہ خود کہہ چکا ہے اہل کمال کے کمالات بیان کئے جاتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے کو اس قسم کے حالات بیان کئے جاتے ہیں یعنی اول ہونا، آخر ہونا۔

اس طرح وہ یہ بھی کہتا ہے کہ سر کا علیہ السلام کے لئے اس آیت کریمہ سے ختم نبوت زمانی ماننا اپنے عقل و فہم کی کمی کا اعلان کرنا ہے۔ تو پھر آجکل کے دیوبندی حضرات اس بات پر کیوں زور دیتے ہیں کہ اس آیت کریمہ سے مراد ختم نبوت زمانی ہے۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ آیت کریمہ سے مراد ختم نبوت زمانی ہی ہے۔

فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر.

ویسے تو دیوبندی حضرات چیختے رہتے ہیں کہ حضرت حجۃ الاسلام اور قاسم العلوم نے جو معنی بیان کیا ہے بریلوی حضرات میں اتنی عقل ہی نہیں کہ وہ ان عبارتوں کو سمجھ سکیں کیونکہ وہ عبارتیں حقیق ہیں اور بریلوی جاہل۔ تو اگر اپنے قاسم العلوم کے اس رسالہ سے متفق ہو تو وہ یہ کہہ رہا ہے کہ آیت کریمہ سے ختم نبوت زمانی مراد لینا یہ بے وقوف ہونے اور سرکار کی محبت سے محروم ہونے کی دلیل ہے۔ تو جب دیوبندی حضرات کے نزدیک اس آیت کا معنی ختم نبوت زمانی ہے تو بقول اپنے قاسم العلوم والخیرات یہ لوگ عقل اور سر کا علیہ السلام کی محبت سے

marfat.com

Marfat.com



محروم ہیں ہمارا بھی یہی نظریہ ہے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ جب سر کاظم رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمایا:

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

اب ہم آیت کریمہ کی وہ تفسیر مانیں جو سر کاظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہو جن کا مقصد بعثت

یہی ہے۔

لتبین للناس ما نزل الیہم۔

یا اس تفسیر کو مانیں جو کو دک نادان کی ہو؟ ہم کو تو اللہ نے حکم دیا:

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔

یہ حکم نہیں دیا:

اطیعوا ولدان السفہاء۔

ممکن ہے کہ مولوی سرفراز صاحب یہ کہیں کہ حضرت نانوتوی نے اپنے لئے جو

کو دک نادان کہا۔ تو یہ ان کی تواضع ہے ہمیں یہ اختیار نہیں کہ ہم اُن کے لئے یہ لفظ استعمال کریں۔

اس کے جواب میں خود سرفراز صاحب کی ایک عبارت پیش کی جاتی ہے۔ وہ

اپنی کتاب تنقید متین کے صفحہ 150 پر لکھتے ہیں کہ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل ہو

اور آپ فرمائیں کہ میں غیب نہیں جانتا تو یہ تواضع ہے یا جھوٹ؟ حالانکہ مفسرین کرام مثلاً

تفسیر خازن، مدارک التنزیل، نحل، تفسیر روح المعانی، تفسیر کبیر، سب میں یہی لکھا ہوا

ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ”لا اعلم الغیب“ یہ تواضع پر محمول ہے۔

لیکن اس کے باوجود مولوی سرفراز صاحب کہتے ہیں کہ دیدہ دانستہ خلاف واقع

بات کہنا جھوٹ ہے یا تواضع۔ تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر نانوتوی صاحب کو دک نادان

marfat.com

Marfat.com

نہیں تھے تو پھر یہ جھوٹ ہے۔ اگر سچ ہے تو پھر ہمارا اُن کو کودک نادان کہنا ٹھیک ہو گیا۔  
اب مولوی سرفراز صاحب کے لئے دوہری مصیبت ہے جو شق بھی اختیار کرے اُن کے لئے عذاب ہے۔ تو اب اُن کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے۔

دو گونا رنج و عذاب است جان مجنون را

بلائے صحبت لیلیٰ و بلائے فرقت لیلیٰ

اسی طرح اُن کو یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ یا تو نانوتوی صاحب کو کودک نادان تسلیم کریں  
جھوٹا تسلیم کریں جس صورت کو چاہیں ترجیح دیں۔ کیونکہ وہ قائل مختار ہیں۔ اور قائل مختار کا ارادہ  
مرجح ہوتا ہے۔ اس لئے اُن کو کہا جاسکتا ہے۔

مَنْ نَهَ غَوِيْمَ كِهْ اِيں مَكْنِ وَاں كَنْ

مصلحت میں و کار آساں كَنْ

اگر سرفراز صاحب نانوتوی صاحب کو کودک نادان تسلیم کریں تو پھر جن کے قاسم  
الخیرات ہی کو کودک نادان ہوں اور جن کے ادارے کے بانی ہی نادان بچے ہوں تو اس کے  
ادارہ کے فارغ التحصیل علماء کا کیا حال ہوگا؟

اور اگر یہ فرمائیں کہ وہ کودک نادان نہیں تھے بلکہ ویسے ہی کہہ دیا تو اس کے بارے  
میں اُن کا اپنا ارشاد ہے کہ یہ جھوٹ بن جاتا ہے تو اب پھر لازم آئے گا کہ اُن کے قاسم العلوم  
والخیرات کذاب ہو۔ تو جس مذہب کے سرخیل ہی کذاب ہوں تو اُن کے اصاغر کا کیا حال  
ہوگا؟

زگلستان من قیاس کن بہار مرا

نانوتوی صاحب کا یہ کہنا کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری نبی ہونے میں کوئی

marfat.com

Marfat.com



بہت فضیلت نہیں تو یہ اس وجہ سے بھی غلط ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ارشاد فرمایا:

الحمد لله الذي جعلني فاعلا و خالما. (زرقانی علی المواہب)

اسی طرح ارشاد فرمایا:

كنت اول النبيين في الخلق و آخرهم في البعث.

تفسیر ابن کثیر، قرطبی، ابن ابی خاتم، اسی طرح انبیاء علیہم السلام نے آپ ﷺ کو اس

طرح اسلام پیش کیا۔ السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر۔

(مواہب اللدنیہ وغیرہ)

نوٹ: ان روایات کو مولوی کاندھلوی نے بھی اپنی کتاب مسک الختام میں ذکر کیا

ہے اور اس کا ان روایات کو معرض استدلال میں پیش کرنا دیوبندیوں کے خلاف حجت تو یہ ہے

ایک اور شبہ کا ازالہ:

بعض دیوبندی لوگوں کو یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ مانو تو ہی صاحب بطور اشارۃ النص

اس آیت سے ختم نبوت زمانی تسلیم کرتے ہیں تو اس کے بارے میں گزارش یہ ہے کہ جب

تک اس آیت کریمہ سے بطور عبارت النص ختم نبوت زمانی ثابت نہ ہو تو پھر مرزائیوں کی تکفیر

بھی نہیں ہو سکتی۔ اس کی ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم .....

اس آیت کریمہ سے بطور اشارۃ النص یہ ثابت ہوتا ہے کہ کافر مسلمانوں کو مال کے

مالک بن جاتے ہیں بوجہ استعلاء کے۔ کیونکہ اگر مکہ سے ہجرت کرنے والوں کے اموال کے

وہ مالک نہ بن گئے ہوتے تو ان لوگوں کو فقر و غنا مل جاتا۔ کیونکہ فقر و غنا ہوتا ہے جو کسی شے

marfat.com

Marfat.com

کا مالک نہ ہو۔ اگر اُن کے اموال اُن کی ملک پر باقی ہوتے تو پھر اُن کو فقیر نہ کہا جاتا۔ لیکن حضرت امام شافعی اس بات کو تسلیم نہیں فرماتے جیسا کہ کتب اصول میں اس کی تصریح ہے۔ پھر کیا اس اشارۃ الصلح سے ثابت شدہ چیز کے انکار کی وجہ سے امام شافعی کی تکفیر کی جاسکتی ہے۔؟ اور کیا دیوبندیوں میں اس کی ہمت ہے۔؟ دیدہ باید۔

### ایک اور شبہ کا ازالہ:

بعض وہابی کہتے ہیں کہ نانوتوی صاحب نے ختم نبوت زمانی اس حدیث پاک سے ثابت کی ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو جنگ تبوک کے موقع پر جاتے وقت فرمایا۔

انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی (بخاری و مسلم)  
تو اس کے بارے میں ہم گزارش یہ کرتے ہیں کہ یہ حدیث پاک تو خبر واحد ہے اور خبر واحد کے منکر کی تکفیر نہیں ہو سکتی۔ تو پھر قادیانیوں کی تکفیر کیسے ممکن ہوگی۔

### دیابنہ کے ایک شبہ کا ازالہ:

بعض دیوبندی وہابی قاسم نانوتوی صاحب کو ختم نبوت کا قائل ثابت کرنے کے لئے اُس کی یہ عبارت پیش کرتے ہیں جس میں اُس نے کہا کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت زمانی پر اجماع ہے اور اجماع کا منکر کافر ہوتا ہے۔ لہذا سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت زمانی کا منکر کافر ہے۔ تو اس کے بارے گزارش یہ ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت زمانی پر اجماع نصی نہیں بلکہ سکوتی ہے۔

اور اجماع اگرچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہی کیوں نہ ہو۔ اگر وہ نصی نہ ہو بلکہ سکوتی مدتہ اُس کا منکر بھی کافر نہیں ہو سکتا۔ یہی وہی کافری عامتہ کتب الاصول۔ بلکہ



علامہ عبدالعلی بحر العلوم فواحہ الرحموت میں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی صحابہ کرام کے اجماع پر بھی کا بھی تاویل انکار کرے اگرچہ اُس کی وہ تاویل باطل ہی کیوں نہ ہو تو اُس کی تکفیر نہیں ہو سکتی جیسے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع نصی ہے۔ لیکن چونکہ شیخ حضرات اس میں تاویل کرتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ حضرت مولانا علی نے اُن کی بیعت انہی کی تھی۔ اگرچہ یہ تاویل باطل ہے لیکن اُن کی تکفیر سے یہ تاویل بھی مانع ہے۔

نیز دیوبندی حضرات سے ہی ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر وہ (نانو تووی صاحب) ختم نبوت زمانی کے قائل تھے تو کس نے اُن کو مجبور کیا تھا کہ وہ اس موضوع پر ایک کتاب لکھیں "تخذیر الناس عن انکار اثر ابن عباس"۔ اس کتاب کے نام کا معنی یہی بنتا ہے کہ وہ لوگوں کو ڈرانا چاہتے ہیں کہ اثر ابن عباس کا انکار مت کرو۔ اور اثر ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ میں یہ لفظ صاف طور پر موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سات زمینوں کو پیدا کیا اور اس کے بعد یہ لفظ بھی ہیں کہ

فی کل ارض نبی کبیکم۔

تو جب وہ اس اثر کو منوانا چاہتے ہیں جس میں نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل چھ نبی زمینوں میں بھی تسلیم کئے گئے ہیں تو ختم نبوت زمانی کے نانو تووی صاحب کیسے قائل ہو گئے۔

ایک اور شبہ کا ازالہ:

بعض حضرات یہ تاویل کرتے ہیں کہ آیت کریمہ کا دو خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کے بعد کوئی زمانہ نہیں آ سکتا۔ اور اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو چھ نبی ثابت ہو رہے ہیں وہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور اقدس میں ثابت ہو رہے ہیں۔ لہذا آیت کریمہ اور اثر ابن عباس میں کوئی منافات نہیں ہے۔ لیکن وہابی حضرات کی یہ

marfat.com

Marfat.com

تاویل خود مصنف تحذیر الناس کی عبارات کی رو سے مردود ہے۔ کیونکہ وہ اپنی اسی کتاب کے صفحہ 14 اور صفحہ 28 پر کہتے ہیں کہ اگر خاتم النبیین کا وہ معنی مراد ہو جو اس بیچ مداں نے عرض کیا تو پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاتم ہونا صرف گزشتہ انبیاء کے ساتھ خاص نہ ہوگا۔ بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں یا آپ کے زمانہ کے بعد اسی زمین میں یا باقی چھ زمینوں میں کوئی نبی تجویز کیا جائے تو پھر بھی آپ کا خاتم النبیین ہونا بدستور قائم رہے گا۔ تو دیوبندی حضرات کو تاویل سے قبل پوری کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے تھا۔ تاکہ ان پر یہ مثال صادق نہ آتی۔

من چہ سرایم و ظنورہ من چہ سراید

اسی سلسلے میں دوسری گزارش یہ ہے کہ آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کی تفسیر میں علامہ خازن لکھتے ہیں ای لا نبی بعدہ ولا نبی معہ۔ یعنی نہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی نیا نبی آ سکتا ہے نہ ہی آپ کے زمانہ اقدس میں۔

دیوبندی حضرات کے امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری نے ایک کتاب لکھی جس کا نام اکفار المسیحین ہے اور اس کتاب پر اکابر علماء دیوبندی کی تصدیقات ہیں۔ مثلاً مرقضی حسن در بھنگی، مفتی کفایت اللہ دہلوی، اشرف تھانوی، شبیر احمد عثمانی وغیرہ۔ وہ اپنی اسی کتاب میں لکھتا ہے۔

تجويز النبی معہ ﷺ او بعده تکذیب للقرآن المجید۔

(اکفار المسیحین صفحہ 55)

نبی پاک ﷺ کے زمانہ اقدس میں کسی نبی کے آنے کو جائز سمجھنا یعنی نئے نبی کے آنے کو جائز سمجھنا یا آپ کے زمانہ اقدس کے بعد کسی نبی کے آنے کو جائز جاننا یہ قرآن مجید کی

marfat.com

Marfat.com



مکذیب ہے۔ اور اسی مکذیب قرآن کی وجہ سے جب قادیانی مرتد و کافر قرار پائے ہیں تو پھر بدو بندی حضرات کو یہ حکم شرعی اپنے قاسم العلوم والخیرات پر نافذ کرنے میں کیا رکاوٹ ہے؟

نوٹ: نبی پاک ﷺ کے زمانہ اقدس میں یا بعد میں کسی نبی کو تجویز کرنا بھی مکذیب قرآن بن سکتی ہے کہ جب آیت کریمہ ختم نبوت زمانہ پر مطابقت دلات کرے۔ جبکہ نانوتوی آیت کریمہ کی دلالت ختم نبوت مرتبی پر مطابقت تسلیم کرتا ہے۔ اب مولوی سرفراز پر فرض ہے کہ نانوتوی کہ اس تفسیر کو کسی بھی معتبر کتاب سے ثابت کرے یا پھر اس کے کفر کا اقرار کرے اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی شان اقدس میں موشگافی کرنے سے باز رہے اور اپنی زبان کو لگام دے۔

نوٹ: نانوتوی کے بعض ہم نوا خالد محمود سیالکوٹی اور تقی عثمانی وغیرہ تو ایسے ہیں جو صرف قدیم علوم میں نہایت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جو قدیم و جدید دونوں علوم میں بے مثال ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور اپنی بات پر ڈٹ جانے کو ہی اپنے لئے بڑا اعزاز جانتے ہیں خواہ اس کے نتیجے میں ان کو ایمان سے ہی ہاتھ دھونے پڑ جائیں۔ وہ کہتے ہیں کہ نانوتوی صاحب کی عبارت میں بالغرض کا لفظ ہے۔ لہذا قضیہ فرضیہ اور ہوتا ہے۔ اور قضیہ حقیقیہ واقعیہ اور ہوتا ہے۔ تو قضیہ فرضیہ پر قضیہ واقعیہ والا حکم لگا دینا ان لوگوں کا طریقہ نہیں ہوتا جو حق کے متلاشی ہوں۔ تو نانوتوی کے ہم نواؤں کی اس عبارت کے جواب میں پہلے تو ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الملت والدین محمد قمر الدین سیالوی اور حضرت سید پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور دیگر سینکڑوں علماء ایسی لغویات بولنے والوں سے لاکھوں درجے زیادہ منطوق کا علم رکھتے ہیں۔ ان حضرات کم کسی مدرسہ میں داخلہ لے کر ان اصطلاحوں کے

سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تو اب ہم اُن سے قضیہ فرضیہ کے بارے میں چند سوالات کرتے ہیں۔  
اگر ان کے جوابات باصواب عنایت فرمائیں تو ہم ان کے شکر گزار ہوں گے۔

۱۔ اگر قاسم نانوتوی کو اپنا بزرگ ماننے والوں کو بالفرض دس پندرہ جوتے مار دیے جائیں تو اُن کی شان میں کوئی توہین نہ ہوگی اور فرق بھی نہ آئے گا۔

۲۔ قاسم نانوتوی کو بزرگانِ دین میں ماننے والوں کو بالفرض چند ایک گالیاں دے دی جائیں تو اُن کی شان میں تحقیر نہ ہوگی۔ اور نہ اُن کی شان و عظمت میں فرق آئے گا۔

۳۔ بالفرض اگر قاسم نانوتوی کو مسلمان ماننے والوں کی ناک کاٹ لی جائے تو اُن کی عزت میں کوئی کمی نہ آئے گی۔

تو یہ سب عبارات جو پیش کی ہیں یہ سب قضایا فرضیہ ہیں تو کیا اُن کو یہ قبول ہیں۔ اگر قبول ہیں تو لکھ کر اپنے بد اس کے باہر اشتہارات کی صورت میں بلکہ بورڈ لکھوا کر چسپاں کرادیں اور گڑ وادیں۔ اگر ان قضیہ فرضیہ کی رٹ لگانے والوں کو کوئی سوجھ بوجھ ہوتی تو اس آیت کریمہ میں غور کر لیتے۔

کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا.

اگر بالفرض زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور خدا ہوتے تو زمین و آسمان تباہ ہو جاتے۔ تو یہاں بھی تو قضیہ فرضیہ تھا تو پھر یہ جزاء کیوں مرتب ہوئی کہ زمین و آسمان تباہ ہو جاتے۔ یہ نہ فرمایا کہ

مَا فَسَدَتَا بَلْكَه فرمایا لَفَسَدَتَا۔

جبکہ نانوتوی صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ کے زمانہ کے بعد

marfat.com

Marfat.com



اگر بالفرض کوئی نیا پیدا ہو جائے تو آپ کی خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ حالانکہ جب مقدم محال ہو تو تالی بھی محال ہونا چاہیے۔ کیونکہ مقدم تالی کو مستلزم ہوتا ہے۔ اور جو محال کو مستلزم ہو وہ خود محال ہوتا ہے۔ مشہور قاعدہ ہے انعطیق بالحال۔ مستلزم الحال۔ اگر تانوتوی کے نزدیک سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نیا پیدا ہونا محال تھا تو پھر اس کے نزدیک تالی بھی محال ہونی چاہیے تھی۔ جبکہ وہ یہ کہہ رہا ہے کہ خاتمیت میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اس کے نزدیک نیا پاک ~~محال~~ کے بعد کسی نیا کا پیدا ہونا محال نہیں ہے۔ اور اس سے اس کا اپنا عقیدہ واضح ہو رہا ہے۔ تو اب بھی اگر کوئی کہے کہ تانوتوی صاحب ختم نبوت زمانی کے قائل تھے اور اس کو اسلام کا بنیادی عقیدہ سمجھتے تھے تو اس کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ

بریں عقل و دانش بہ باید گریست

اثر ابن عباس کے بارے میں تحقیق:

تانوتوی صاحب نے جو آیت کریمہ خاتم النبیین کا معنی تبدیل کیا ہے وہ اثر ابن عباس کی وجہ سے کیا ہے۔ حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی مرفوع حدیث پاک بھی قرآن مجید کی آیت کے مقابلہ میں آجائے تو اس مرفوع حدیث کی تاویل کی جاتی ہے۔ آیت کریمہ میں تاویل نہیں کی جاتی۔ لیکن تانوتوی صاحب اثر ابن عباس جس کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں، امام بدرالدین یعنی عمدۃ القاری میں اور علامہ ابن حجر مکی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں کہ یہ شاذ ہے جبکہ علامہ سخاوی، علامہ علی قاری، امام سیوطی، حافظ ابن کثیر، علامہ ابو حیان اندلسی اور علامہ اسماعیل حقی فرماتے ہیں کہ یہ اسرائیلیات میں سے ہے۔ جب مرفوع حدیث قرآن مجید کی آیت کے مقابلہ میں آجائے تو اس مرفوع حدیث میں تاویل کی جاتی ہے چہ جائیکہ اثر جو یہودیوں وغیرہ سے ملتا ہو کی بنا پر آیت کریمہ کا نیا معنی گھڑ لیا جائے

اور خود اعتراف بھی کر لیا جائے کہ اس آیت کا یہ معنی میں نے ہی کیا ہے کسی اور نے نہیں کیا۔  
اب ہم اس کی ایک مثال پیش کرتے ہیں کہ جب ایک حدیث پاک کا ظاہری  
مفہوم آیت کریمہ کے خلاف ہو تو حدیث پاک میں تاویل کی جاتی ہے۔ اس کی ایک مثال  
ملاحظہ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تَذَرُ وَازِرَةً وَزَرَ أُخْرَىٰ.

ترجمہ: کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسری جان کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔

اب حدیث پاک کے اندر آتا ہے:

ان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه. (بخاری، مسلم)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ کسی دوسرے کے گناہ کی وجہ سے بے گناہ کو بھی عذاب ہو  
جاتا ہے۔ تو علماء نے اس کی تاویل یہ بیان کیا ہے کہ حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ اگر  
مرنے والا وصیت کر کے جائے کہ میرے بعد خوب رونا تو تب اس کو عذاب ہوگا کیونکہ وہ  
برائی کا حکم دے رہا ہے۔ اور اہل جاہلیت کا دستور تھا کہ وہ اپنے مرنے سے پہلے رونے پینے  
اور ماتم کرنے کی وصیت کرتے تھے۔ جیسا کہ سب سے معلقات میں ایک شعر ہے۔ ایک آدمی  
نے اپنی عورت کو مرتے وقت ماتم کی وصیت کرتے ہوئے کہا۔

اذا انا مت فانعینی بما انا اھلہ، وشقی علی الحبيب یا ابنة معبد.

جب میں مر جاؤں تو خوب میری موت کی خبر دینا اور میرے اوپر گریبان چاک کرنا  
اے معبد کی بیٹی۔

مولوی سرفراز نے اپنی خزائن السنن میں آیت کریمہ اور حدیث پاک میں یہی تطبیق

marfat.com

Marfat.com



بیان کہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے بھی فرمادیا کہ سر کا ﷺ خاتم النبیین ہیں تو مولوی اور لیس کا نہ مولوی لکھتے ہیں کہ یہ لفظ اختتام نبوت و رسالت کے بیان کرنے کیلئے کافی و شافی ہے نیز لکھتے ہیں کہ لانی بعدہ کا بعینہ وہی مطلب ہے جو خاتم النبیین کا ہے اختتام نبوت پر دونوں لفظ یکساں طور پر دلالت کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ نبی پاک آخری نبی ہیں تو اس کے بعد اس اثر کو کیونکر قبول کیا جاسکتا ہے جس میں نبی پاک کی مثل چھ نبی بتلائے گئے ہیں۔

اس اثر کے بارے میں حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب کے (12) بارہ سوالات ہیں جن کو ہم افادہ عوام کے لئے نقل کر رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس کی طرف منسوب ایک روایت میں روئے زمین کی طرح ہر طبقہ زمین میں حضرت آدم و نوح اور حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام بلکہ خاتم النبیین کی مثل انبیاء کے موجود ہونے کا ذکر ہے۔ جس کو بنیاد بنا کر مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب نے خاتم النبیین کا ایک نیا معنی اختراع کیا اور اس پر تفریع مرتب کی کہ میرے بیان کردہ معنی کے مطابق آپ کے بعد یا آپ کے زمانہ میں اس زمین پر یا کسی دوسری زمین پر کوئی نبی موجود ہو اور اپنے حلقہ اور علاقہ میں نبوت و رسالت کے فرائض ادا کرتا رہے تو اس سے نبی الانبیاء کی ختم نبوت میں کوئی فرق لازم نہیں آتا۔

اس سلسلے میں بندہ کو اس روایت اور تحذیر الناس کے بنیادی مضمون پر جو اسی اثر اور روایت پر مبنی ہیں چند اشکال ہیں لہذا بندہ کی تسکین قلب کے لئے ان پر غور فرما کر جواب باصواب عنایت فرمائیں۔

سوال نمبر 1:

یہ روایت شاذ ہے اس میں تو کسی مستند عالم نے تو اتر لفظی کا قول کیا ہے اور نہ تو اتر

marfat.com

Marfat.com

معنوی کا اور نہ ہی اسے مشہور روایت تسلیم کیا گیا ہے۔ بلکہ عام اخبار آحاد سے بھی اس کا مرتبہ کم ہے تو کیا باب عقائد میں اس قسم کی روایات قابل استناد ہو سکتی ہے علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

صححة الحاكم ايضاً لكن ذكر البهقي في الشعب انه شاذ المتن  
بالمرة قال الحافظ سيوطي هذا الكلام في غاية الحسن فانه لا يلزم من صحة  
الاسناد صحة المتن لاحتمال صحة الاسناد ويكون في المتن شذوذاً وعلّة  
تمنع صحته. واذا تبين ضعف الحديث اغنى ذلك عن تاويله لان مثل هذا  
المقام لا تقبل فيه الاحاديث الضعيفة ويمكن ان يوول على ان المراد بهم  
النذر الذين كانوا يبلغون الجن عن انبياء البشر ولا يبعد ان يسمي كل منهم  
باسم النبي الذي بلغ عنه. (فتاوى حديثہ صفحہ ۱۴۱)

ترجمہ: امام حاکم نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ لیکن امام بیہقی نے  
شب الایمان میں فرمایا کہ اس حدیث کا متن شاذ ہے۔ اور امام سیوطی فرماتے ہیں یہ کلام بہت  
عمدہ ہے کیونکہ سند کی صحت سے متن کی صحت لازم نہیں آتی کیونکہ ہو سکتا ہے سند صحیح ہو متن میں  
شذوذ ہو یا کوئی اور علت ہو جو اس کی صحت سے مانع ہو۔ جب اس حدیث کا ضعف ظاہر ہو گیا  
اب اس کی تاویل کرنے کی کوئی ضرورت نہ رہی۔ کیونکہ اس جیسے مقام میں ضعیف حدیثیں  
قبول نہیں کی جاتی۔ اور ممکن ہے کہ اس کی تاویل یہ کی جائے کہ یہاں باقی طبقات ارض میں  
جن انبیاء کا ذکر پایا گیا ہے۔ اس سے مراد مبلغ ہیں جو انبیاء کی جانب سے جنوں کو تبلیغ کیا  
کرتے تھے۔ اور ہر مبلغ کو اپنے مبلغ عنہ کا نام دے دیا گیا۔

علامہ آلوسی اس اثر کے بارے میں علامہ ذہبی اور ابوحیان کی رائے ان الفاظ میں



نقل کرتے ہیں:

قال الذهبي اسناده صحيح ولكنه شاذ بمرة لا اعلم لابي الضحى عليه متابعا و ذكر ابو حيان نحوه عن الحبر و قال هذا حديث لاشك في وضعه وهو من رواية الواقدي الكذاب. (روح المعاني جلد 28 صفحہ 125)

نیز علامہ آلوسی یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس اثر کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اس زمین میں آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور نبی پاک ﷺ ایسی ہستیاں ہیں جو باقی تمام لوگوں سے ممتاز ہیں۔ اسی طرح باقی طبقات زمین میں ان جیسے کچھ لوگ ہیں جو ان طبقات ارض میں موجود باقی لوگوں سے ممتاز ہیں۔ (روح المعانی جلد 28 صفحہ 125)

مولوی انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

قلت و هذا الامر شاذ بالمرّة والذي يحب علينا الايمان هو ما ثبت عندنا عن النبي ﷺ فان ثبت قطعاً اكفرنا منكره والا نحكم عليه بالا بتداع واما غير ذلك مما لم ثبت عنه ﷺ فلا يلزمنا تسليمه والايمان به. (فيض الباری جلد 3 صفحہ 333)

لہذا جب ان علماء کے نزدیک یہ اثر شاذ اور ضعیف ہے اور باب عقائد میں قابل استناد نہیں یا اس کا مطلب ہی وہ نہیں جو بظاہر سمجھ آ رہا ہے تو پھر اس کو بنیاد بنا کر قطعی الثبوت والدلالہ آیت میں تاویل اور نئے معنی کا اختراع کیونکر درست ہو سکتا ہے۔

نوٹ: مولوی سرفراز اپنے رسالہ ”دل کا سرور“ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ روایت جس میں نبی پاک نے ایک صحابی کو تین نماز میں معاف فرمادیں اگرچہ صحیح بھی ہو تو باب عقائد میں خبر واحد صحیح بھی نجات نہیں کیونکہ وہ ظنی ہوتی ہے۔ اس عبارت سے ثابت ہوا

marfat.com

Marfat.com

کہ گکھڑوی صاحب کا نظریہ یہ ہے کہ خبر واحد صحیح سے بھی عقائد ثابت نہیں ہو سکتے تو ایک شاذ معطل اور محدثین کی تصریحات کے مطابق اسرائیلیات سے ماخوذ شدہ اثر سے قرآن مجید کی قطعی الدلالت آیت کے خلاف سات زمینوں میں چھ آدم، چھ نوح، چھ ابراہیم، چھ موسیٰ، چھ عیسیٰ اور چھ نبی پاک ﷺ جیسے نبی کیسے تسلیم کئے جاسکتے ہیں؟ گکھڑوی صاحب مانو تو ی کے بارے میں تو مہربلب ہیں گویا انہیں سانپ سونگھ گیا ہے۔ البتہ اہل سنت والجماعت کے بارے میں زبان طعن دراز کرنے کی بڑی مہارت رکھتے ہیں۔

### سوال نمبر 2:

اس روایت کے مطابق نوع انسانی جو طبقات سبع میں موجود ہے۔ اس کے لئے سات باپ بھی تسلیم کرنے لازم ہیں کیونکہ ہر طبقہ کے بارے میں کہا گیا ہے:

آدم کا آدمکم، جب کہ قرآن مجید خلقکم من نفس واحدة کا اعلان فرما رہا ہے تو کیا اس شاذ روایت کو اس آیت کریمہ کا تخصیص قرار دے سکتے ہیں؟ جبکہ قطعی کا تخصیص قطعی ہونا ضروری ہے۔

سوال نمبر 3: قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام سے عہد و میثاق لینے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا۔

واذ اخذ الله ميثاق النبيين.

تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس جمع معرف بالام میں سب طبقات کے انبیاء داخل ہیں یا نہیں بر تقدیر اول وہ سب ہی ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم کی صورت لتؤمنن به ولتنصرنه کے پابند ٹھہرے۔ لہذا طبقہ علیا کے انبیاء علیہم کی طرح ان کی ملت، شریعت منسوخ ہوگی اور صرف آنحضرت ﷺ کی ملت و اطاعت ہی ان کے

marfat.com

Marfat.com



لئے مدار فلاح و نجات ٹھہری۔ لہذا آپ کے زمانہ نبوت میں ان کو صاحب شرع نبی تسلیم کرنا از روئے نص باطل ٹھہرا۔ اور بر تقدیر ثانی اس عموم کا تخصیص اسی شاذ روایت کو تسلیم کرنا ہوگا۔ جس کا بطلان مستغنی عن البیان ہے۔

#### سوال نمبر 4:

جب باقی چھ طبقات والے انبیاء اس عہد و میثاق کے پابند نہیں خواہ انہیں کالاف لام عہد کے لئے مانیں جس پر کوئی قرینہ نہیں یا اس کو عام مخصوص البعض قرار دیں جس کا کوئی جواز نہیں۔ تو پھر ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین میں لفظ عام اسی معنی میں مستعمل ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ جس مضمون کو آیت میثاق میں

ثم جاءكم رسول مصدق لکم ما معکم لتؤمنن به ولتنصرنه

کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اسی مضمون کو یہاں خاتم النبیین سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ مصرف بالام کے اعادہ کی صورت میں جو معنی ایک جگہ مراد ہو دوسری جگہ وہی معنی مراد ہوتا ہے۔ تو سرور عالم ﷺ خاتم ہونگے صرف طبقہ اولیہ کے لحاظ سے تاکہ تمام طبقات کے انبیاء کے لحاظ سے۔ تو خاتم النبیین میں تاویل کی ضرورت ہی نہ رہی۔ بلکہ تاویل کرنا غلط ٹھہرا۔ تو اس صورت میں ہر طبقہ کا خاتم صرف اپنے طبقہ ارضیہ کے لحاظ سے ہی خاتم ہوگا اور ساتوں زمینوں کے خاتم ایک دوسرے کے ہم پلہ ہوں گے۔

لہذا انانو تو ہی صاحب کا اپنی اختراعی تقدیر کو قدرے نبی میں سات گنا اضافہ کا موجب قرار دینا بالکل غلط ہو گیا۔ بلکہ گھٹا کر ساتویں حصے میں محدود کرنا لازم آ گیا۔

#### سوال نمبر 5:

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں رسالت ﷺ کے عموم رسالت و نبوت

marfat.com

Marfat.com

(قوله تعالى) ليكون للعالمين نذيراً (وقوله) وما ارسلناك الا رحمة للعالمين (وقوله) يا ايها الناس اني رسول الله اليكم جميعاً (وقوله عليه السلام) ارسلت الى الخلق كافة (وقوله عليه السلام) كنت اول النبيين في الخلق و آخرهم في البعث وغير ذلك من الآيات والاحاديث.

جو آپ کی نبوت و رسالت کے ملائکہ جن اور تمام نوع انسانی بلکہ ہر ہر ذرہ کائنات کو محیط اور شامل ہونے پر دال ہیں۔ اور جن سے آسمانوں پر موجود انبیاء علیہم السلام کی نبوت و رسالت بھی منسوخ ٹھہری اور اب ان کیلئے بصورت نزول، صرف دین محمدی کا مبلغ ہونا لازم اور ضروری ٹھہرا تو کیا یہی نصوص کلام مجید اور احادیث، دوسرے طبقات ارضیہ میں موجود انبیاء کی نبوت کے لئے مانع نہیں ہو سکتیں؟ جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر موجود ہونا متواتر المعنی روایات سے ثابت اور دیگر طبقات میں انبیاء کا وجود ہی ایک شاذ اثر سے ثابت ہو رہا ہے۔

### سوال نمبر 6:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف منسوب روایت میں صرف یہ الفاظ ہیں۔ وَنَبِيٌّ كُنْيَتُكُمْ۔ تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا یہ تشبیہ اور تمثیل تمام اوصاف و کمالات میں اشتراک کو مستلزم ہے یا صرف صفت خاتمیت میں اشتراک کو؟

بر تقدیر اول ممتنع الطیر ذات والا صفات کے لئے چھ مثل بالفعل موجود تسلیم کرنا لازم آگیا تو کیا قدر نبوی میں سات گنا اضافہ ہوا یا آپ کی امتیازی حیثیت کی نفی اور انکار؟ اور

مُنْزَلَةٌ عَنْ شَرِيكَ فِي مَحَابِبِهِ

marfat.com

Marfat.com



کے چہ شریک موجود ہونے کا دعویٰ؟ علاوہ ازیں ان انبیاء کو بھی رحمۃ اللعالمین، شفیع  
 اللہ مبین اور صاحب مقام محمود و شفاعت عظمیٰ تسلیم کرنا لازم جو عموم کی صورت میں اجتماع  
 القیسمین کو مستلزم ہے اور ہر طبقہ کے باشندوں کے لئے مخصوص رحمت و شفاعت تسلیم کرنے  
 سے قدر نبوی کے چہ حصص کا انکار لازم آئے گا، کیا اس امر شفیع کا التزام کیا جاسکتا ہے؟ اور  
 بر تقدیر غانی جملہ وجوہ اشتراک سے صرف وصف خاتمیت میں اشتراک کی وجہ تخصیص کیا  
 ہوگی؟ اور اس ترجیح بلا مرجح کا کیا جواز ہوگا؟

### سوال نمبر 7:

اگر صرف وصف خاتمیت میں ہی اشتراک تسلیم کر لیں تو پھر نبی اکرم ﷺ کی  
 خاتمیت کا تمام طبقات کو محیط ماننا اور ان کی خاتمیت کا محدود ماننا کس دلیل (یعنی دیگر طبقات  
 کے انبیاء کی) اور قرینہ سے ہے؟ جب کہ ظاہر یہی ہے کہ خاتمیت ہر جگہ ایک جیسی ہونی  
 چاہیے۔ جیسے اوپر والے طبقہ کے انبیاء کے لئے ایسے ہی وہ اپنے اپنے طبقہ ارضیہ کے انبیاء  
 کیلئے خاتم۔ لہذا فرق کرنا حکم اور سینہ زوری ہوگا۔ کیونکہ آپ نے سلسلہ دار انبیاء کا ذکر فرمایا۔  
 یعنی آدمہم کا فمکم سے شروع کر کے آخر میں فرمایا و نبی کنیکم لہذا اس ترتیب کو  
 ملحوظ رکھتے ہوئے ان خاتمین کی وہی حیثیت تسلیم کرنی چاہیے۔ جو طبقہ علیا میں حضرت محمد  
 مصطفیٰ ﷺ کی ہے۔ لہذا فرق حکم اور بلا دلیل ہے اور خلاف ظاہر۔

### سوال نمبر 8:

تورات موسیٰ علیہ السلام میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں تیری  
 مانند نبی پیدا کرے گا جس کا مصداق باجماع اہل اسلام، حضور سرور عالم ﷺ میں اگر اس آیت  
 میں موسیٰ علیہ السلام اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان مماثلت سے حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کا خاتم ہونا

marfat.com

Marfat.com

لازم نہیں آتا اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ کے خاتم ہونے کی نفی ہے تو اس روایت (اثر ابن عباس) میں جو تشبیہ مذکور ہے اس کو صرف خاتمیت میں اشتراک پر محمول کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

### سوال نمبر 9:

خاتم النبیین کا معنی موصوف بوصف نبوت اولاً وبالذات لینا اور دوسرے انبیاء کو موصوف بوصف نبوت بالعرض ماننا اگر فی نفسہ درست ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ پھر آپ کے فاتح اور اول ہونے کا معنی کیا ہوگا؟ جب کہ یہ بھی خود سرور عالم ﷺ کا ارشاد ہے۔  
جعلنی فاتحاً وخاتماً کنت اول النبیین فی الخلق و آخرهم فی البعث.

کیا فاتح اور اول کا معنی موصوف بوصف نبوت اولاً وبالذات لیا جائے گا یا خاتماً اور آخر النبیین کا؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق ہوا اول و آخر فرمایا ہے تو اس ارشاد خداوندی میں موصوف بالوجود اولاً وبالذات، الاول کا معنی قرار پائے گا یا آخر کا؟ کیا فاتح کی تفسیر خاتماً سے کرنا اور الاول کو آخر کا مطلب قرار دینا درست ہے؟ اور اس کو تحریف قبیح اور تخریب شیعہ کہا جائے گا؟ یا اسے ذہن رسا اور امتیازی فہم و فراست کا عظیم نبوت قرار دیا جائے گا؟

### سوال نمبر 10:

خاتم النبیین کا معنی موصوف بوصف نبوت اولاً وبالذات لینا، تفسیر کے اصول و قواعد میں سے کس قاعدہ کے تحت ہے، تفسیر القرآن بالقرآن یا تفسیر القرآن بالحدیث یا اقوال صحابہ یا اقوال تابعین یا از روئے لغت اور قواعد عربیت ہے، جب کسی نے بھی یہ معنی چھان نہ کیا ہو اور تیرہ صدیوں میں صفحہ ہستی پر عملی سکھ جانے والے مفسرین اور اکابرین نے یہ معنی بیان نہ کیا ہو تو کیا اس معنی کو تفسیر بالرائے سے تعبیر نہیں کیا جائے گا؟ اور اگر چودھویں صدی میں کوئی



مخص کہتا ہے کہ اس حقیقت تک کسی کا ذہن نہیں پہنچ سکا اور یہ حقیقت صرف میں نے ہی سمجھی

ہے اور

گاہ باشد کہ کودک نادان بخلط بردف زند تیرے

کا اپنے آپ کو مصداق قرار دے تو کیا اس کو اس امر کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ اور یہ اجازت تحریف کا دروازہ کھولنے کے مترادف نہیں ہے؟ اور صرف مرزائیوں کو اس حق سے محروم رکھنے کی کوشش کا رآمد ہو سکتی ہے؟ جب کہ وہ بھی معنی بیان کرتے ہوئے اصلی اور ظلی کا فرق نکال کر نبی اکرم ﷺ کی حیثیت اور قدر کو بڑھانے کا دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ صرف پہلوں کے خاتم نہیں بلکہ آنے والوں کے بھی خاتم ہیں۔ چنانچہ مرزا محمود احمد نے اپنے رسالہ ”احمدیت کا پیغام“ میں تقریباً وہی انداز اختیار کیا ہے جو نانوتوی صاحب نے اختیار کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

### ختم نبوت کے متعلق احمدیوں کا عقیدہ:

مذکور بالا واقف گروہ میں سے بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اور اس کے قائل نہیں اور رسول ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے، یہ محض دھوکے اور ناواقفیت کا نتیجہ ہے ورنہ جو کچھ احمدی کہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ خاتم النبیین کا وہ معنی جو اس وقت مسلمانوں میں رائج ہے نہ تو قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت پر چسپاں ہوتا ہے اور نہ اس سے رسول کریم ﷺ کی عزت اور شان اس طرح ظاہر ہوتی ہے جس عزت اور شان کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے اور احمدی جماعت خاتم النبیین کے وہ معنی کرتی ہے جو عربی لغت میں عام طور پر متداول ہیں اور جن سے رسول کریم ﷺ کی شان اور آپ کی منزلت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور تمام بنی نوع انسان پر آپ کی فضیلت

marfat.com

Marfat.com

ثابت ہوتی ہے۔ پس احمدی ختم نبوت کے منکر نہیں بلکہ ختم نبوت کے ان معنوں کے منکر ہیں جو عام مسلمانوں میں غلطی سے رائج ہو گئے ہیں ورنہ ختم نبوت کا انکار تو کفر ہے۔

(صفحہ 7-8)

اگر مرزا محمود کی اس عبارت کو تحذیر الناس کے صفحہ اول کی عبارت کے ساتھ ملا کر موازنہ کیا جائے تو عوام الناس کے غلط فہمی میں مبتلا ہونے اور

’ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین‘

کے بے ربط ہو جانے اور محض تاخر زمانی کے مفید فضیلت نہ ہونے پر مکمل اتفاق نظر آتا ہے۔ اور طابق النعل بالنعل والی صورت حال پائی جاتی ہے۔

نانوتوی صاحب کے لئے نئے معانی اختراع کرنے کی اجازت اور مرزائی جماعت کیلئے پابندی ایک ناروا تفریق ہوگی اور نا انصافی کی انتہا۔

سوال نمبر 11:

ہاں نانوتوی صاحب نے موصوف بالعرض کے سلسلہ کو موصوف بالذات پر اختتام پذیر تسلیم کیا ہے لیکن دریافت طلب امر یہ ہے کہ فلاسفہ کا یہ قاعدہ زمانہ ماضی میں لاتناہی بالفعل اور تسلسل کو باطل ثابت کرنے کے لئے ہے یا زمانہ مستقبل کے لحاظ سے وہ مخلوقات کی انتہاء موجد و خالق جل و علا کے موجود بالذات ہونے پر تسلیم کرتے ہیں۔ اور براہین ابطال تسلسل سے اس کو مبرہن ٹھہراتے ہیں، لہذا اس قاعدہ کا اس جگہ چسپاں کرنا غیر معقول ہے۔ اور علی سبیل التنزیل اگر تسلیم بھی کر لیں تو پھر دوسرے لوازم بھی تسلیم کرنا ہوں گے۔ مثلاً آپ وصف ایمان کے ساتھ بھی موصوف بالذات اور وصف علم اور حیات کے ساتھ بھی متصف بالذات۔ لہذا آپ کی بعثت پر مومن بالعرض اور عالم بالعرض اور حتی بالعرض کا سلسلہ ختم ہو جانا

marfat.com

Marfat.com



چاہیے۔ اور ختم ذاتی اور رتی کا یہ معنی کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی عالم بالعرض اور کوئی حتی بالعرض موجود نہ ہو سکے۔ اسے تو کوئی عاقل تسلیم نہیں کر سکتا۔ پھر یہ کہنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ خاتمیت ذاتیہ کو خاتمیت زمانیہ لازم ہے؟ جس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ نبی اکرم ﷺ خاتم بالذات ہیں اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی یا خاتم بالعرض نہیں آ سکتا۔

### سوال نمبر 12:

علاوہ ازیں ایک طرف یہ دعویٰ کہ سلسلہ مابالعرض کا مابالذات پر اختتام پذیر ہوتا ہے اور اس طرح نبی اکرم ﷺ کی نبوت پر دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوتوں کا اختتام لازم آجائے گا۔ جبکہ دوسری طرف اپنے اختراعی معنی پر یہ تفریع مرتب کی کہ آپ کے بعد یا آپ کے زمانہ میں اس زمین یا کسی دوسری زمین میں کسی نبی کے موجود ہونے سے آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق لازم نہیں آئے گا۔ اور ظاہر ہے کہ دونوں اقوال میں تعارض و تناقض ہے اگر ان کی نبوتیں ختم ہو چکیں تو اصل اور تابع کے فرق کی ضرورت کیا رہی اور اگر باقی ہیں تو مابالعرض کا سلسلہ مابالذات پر ختم کیسے ہوا؟

اس بحث کے دوران یہ بات ثابت ہو گئی کہ نبی پاک علیہ السلام کے بعد یہ دعویٰ کرنا کہ کوئی نبی آ سکتا ہے۔ یا کسی اور زمین میں کوئی اور نبی ہو سکتا ہے۔ یہ قرآن مجید کی اس آیت کریمہ کی تکذیب ہے اور اقوال صحابہ اور محدثین و مفسرین کے اقوال کی تغلیط ہے۔

مولوی اور لیس کا نہ حلوی خود لکھتے ہیں کہ جب آیات و روایات اور اقوال صحابہ و تابعین اور تمام مفسرین و محدثین کی تصریحات سے ثابت ہو گیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے ہیں اب اس کے بعد کسی کولب کشائی کا منصب ہی باقی نہیں رہتا۔ اس کے بعد لکھتے ہیں عجیب بات ہے کہ جس طرح خاتم النبیین کی آیت منزل ہوئی اس کے بیان

کردہ معنی تو معتبر نہ ہوں اور مرزائی صاحبان کے بیان کردہ اُلٹے سیدھے معنی صحیح ہو جائیں۔ (ختم نبوة صفحہ 50)

نوٹ: ہمیں خواہ مخواہ کسی کو کافر بنانے کا شوق نہیں ہے لیکن اگر کوئی خود کافر بن جائے اور قرآن و احادیث کی تصریحات سے اس کا کفر ثابت ہو جائے تو اس کو مسلمان سمجھ کر ہمیں کافر بننے کا شوق بھی نہیں ہے۔

مولوی عبدالقدوس ترمذی نے اپنے والد کی زندگی کے حالات کے بارے میں کتاب لکھی ہے ”حیات ترمذی“ اس میں وہ لکھتا ہے کہ مولوی عبدالحی لکھنوی نے جو اثر ابن عباس کے بارے میں تحقیق کی ہے وہ احریٰ للقبول ہے لیکن اسی کتاب میں خود لکھتا ہے کہ مفتی شفیع دیوبندی سے کسی نے پوچھا کہ مولوی عبدالحی صاحب نے لکھا ہے کہ امام کے پیچھے سری نمازوں میں قراءت کرنا جائز ہے؟ تو مفتی شفیع نے جواب میں کہا کہ مولوی عبدالحی صاحب کون ہیں؟ کہاں رہتے ہیں؟ تو مولوی عبدالقدوس ترمذی نے دونوں واقعات نقل کر دیئے ہیں تو اب سوال یہ ہے کہ اثر عباس جس کو جمہور علماء شاذ اور معطل قرار دیتے ہیں جیسا کہ عمدۃ القاری، فتح الباری، الحاوی للفتاویٰ، البدایہ والنہایہ، البحر المحیط، روح البیان، شعب الایمان، موضوعات کبیر، فتاویٰ حدیثیہ اور المقاصد الحسنہ وغیرہ کتب میں اس کی تصریح موجود ہے۔ اس کے بارے میں تو عبدالحی لکھنوی صاحب کی رائے احریٰ للقبول ہو اور فاتحہ خلف الامام جو فروعی اور اجتہادی مسئلہ ہے اور صحابہ کرام کے دور سے آج تک اختلافی آرہا ہے۔ مثلاً (حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبادہ بن صامت، محمود بن ربیع، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم وغیرہ قراءت خلف الامام کے قائل ہیں) تو اس میں ان کی رائے کی کوئی وقعت نہ ہو تو آخر اس تفریق کی کیا وجہ ہے؟ اور کیا مولوی عبدالحی صاحب کی ایک شاذ اور مقررہ



ہائے میں وقت ہے کہ اس کی وجہ سے احادیث صحیحہ، متواترہ، مشہورہ اور چونٹھ صحابہ کرام کی تفسیر اور تمام مفسرین و محدثین کی اس تفسیر کو جو انہوں نے خاتم النبیین کی ہے اس کے بارے میں کہا جائے کہ بوجہ کم التفاتی ان کا ذہن اس آیت کے صحیح مفہوم تک نہیں پہنچا۔ کتنی عجیب بات ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرمائے:

ان علينا جمعه و قرآنه ثم ان علينا بيانه.

اور جن کے بارے میں ارشاد باری ہو:

يعلمهم الكتاب والحكمة.

اور جن کے بارے میں ابراہیم علیہ السلام جیسے رسول دعا کریں اے اللہ ان میں ایک

ایسا رسول بھیج جو ان کو قرآن و حکمت کی تعلیم دے۔

(كما قال الله تعالى حكاية عن ابراهيم عليه السلام) ربنا وابعث

فيهم رسولا منهم يتلوا عليهم اينك و يعلمهم الكتاب و الحكمة.

ان کو آیت کے صحیح معنی تک رسائی نہ ہو اور نانوتوی صاحب کو ہو جائے۔ لہذا دیو

بندی حضرات کو چاہیے کہ مولوی عبدالحی کے دامن میں پناہ لینے کے بجائے نانوتوی کے اس

جدید گمڑے ہوئے معنی کا ثبوت پیش کریں یا اس پر جو شرعی حکم ہے وہ لگائیں۔

پھر اگر عبدالحی صاحب کی اگر یہ بات مان لی جائے جیسا کہ وہابی باور کراتے ہیں تو

پھر ان کی کتابوں میں تو یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ نبی پاک کے بعد غیر تشریحی نبی آ سکتا ہے صاحب

شریعت نبی نہیں آ سکتا تو پھر مرزائی حضرات بھی یہی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب غیر تشریحی نبی

ہیں تو کیا پھر دیو بندی حضرات اس کی نبوت کو قبول کرنے کا اعلان کریں گے؟

دیو بندی حضرات کی خدمت میں اسی ضمن میں ہم ایک اور حوالہ پیش کرتے ہیں ان

marfat.com

Marfat.com

کے مایہ ناز عالم اور لیس کاندھلوی اپنی کتاب مسک الختام کے صفحہ نمبر 9 پر فرماتے ہیں۔ آیت کی سب سے زیادہ مستند اور معتبر تفسیر وہی ہوگی جو آنحضرت ﷺ سے مروی ہوگی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جن پر آیت کا نزول ہو وہ تو آیت کے معنی نہ سمجھے اور قادیان کا ایک بہتان طراز کہ جو بد عقل اور بد فہم ہونے کے علاوہ عربی زبان سے بھی کما حقہ واقف نہ ہو وہ آیت کا مطلب سمجھ جائے۔

یہی بات ہم عرض کرتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ جن پر آیت کا نزول ہو وہ تو آیت کا معنی نہ سمجھے اور نانوتہ کا ایک کودک نادان آیت کا معنی سمجھنے کا دعویٰ کرے۔ اور آیت سے ختم نبوت زمانی مراد ہونے پر جو اس کا ظاہری اور حقیقی معنی ہے انور شاہ کشمیری کی یہ عبارت واضح دلیل ہے کہ وہ اپنے رسالہ خاتم النبیین کے صفحہ نمبر 64 پر لکھتے ہیں ہم اختصار کی خاطر صرف اردو ترجمہ پیش کرتے ہیں۔

”ان بدنصیب اور محروم القسمت لوگوں کے حال سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر حق تعالیٰ شانہ کی قسم کھا کر فرمائیں کہ خاتم النبیین سے میری مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجوں گا تو یہ بدنصیب جواب میں کہیں گے کہ ہاں ہاں لفظ تو درست ہے مگر آپ کی مراد یہ ہے کہ یہ سلسلہ نبوت فلاں طریقے سے آپ جاری رکھیں گی۔“

نوٹ: انور شاہ کشمیری کی اس عبارت میں اس امر پر واضح اور قطعی دلالت موجود ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہی ہے اور یہی اس کا ظاہر اور حقیقی معنی ہے۔

اور انور شاہ کشمیری کے رسالے میں اس قسم کی اور بھی عبارات موجود ہیں انھیں عبارات کے مضمون کو اور لیس کاندھلوی نے اپنے الفاظ میں اپنے رسالہ مسک الختام میں پیش کیا ہے تو جب ثابت ہو گیا کہ آیت کریمہ کا ظاہری و حقیقی معنی آخری نبی ہی ہے اور ویسے بھی



جب ختم نبوت کا لفظ بولا جائے تو اس سے یہی معنی سمجھا جاتا ہے کہ نبی پاک ﷺ سب سے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ پر نبوت ختم ہے۔

اب شفا شریف کی عبارت جو ہم نے اس کتاب کے پہلے حصے میں بھی نقل کی ہے کہ پوری امت کا اجماع ہے کہ اس آیت کا یہی حقیقی معنی مراد ہے۔ اور بغیر کسی تاویل اور تخصیص کے اس کا یہی مفہوم ہے۔ پس جو اس آیت کا کوئی اور معنی کرے اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اب یہ عبارت قاسم نانوتوی پر منطبق ہو جائے گی۔ اور اسی مضمون کی عبارت علامہ آلوسی نے اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرمائی ہے۔

اب اگر کوئی یہ کہے کہ ان آیات میں ختم نبوت ذاتی مراد ہے تو اس کے بارے میں گزارش ہے کہ خود حسین احمد مدنی صاحب نے الشہاب الثاقب میں لکھا ہے کہ آیت کریمہ خاتم النبیین کی تفسیر میں عام مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ اس آیت سے مراد فقط ختم نبوت زمانی ہے ختم نبوت مرتبی نہیں۔ مولانا اس حصر پر انکار فرما رہے ہیں اور خود نانوتوی صاحب بھی کہتے ہیں کہ آیت کی تفسیر ختم نبوت مرتبی کیساتھ میں نے ہی کی ہے پہلوں کا فہم اس مضمون تک نہیں پہنچا۔ تو اس سے ثابت ہو گیا کہ امت کا جس معنی پر اجماع ہے اور جس معنی پر بقول علامہ سید محمود آلوسی قرآن مجید اور احادیث مشہورہ ناطق ہیں وہ یہی ختم نبوت زمانی ہے نہ کہ مرتبی۔

ایک اہم اشکال کا جواب:

بعض لوگ نانوتوی کی یہ عبارت پیش کرتے ہیں کہ اگر ختم سے مراد عام لے لیا جائے ذاتی بھی زمانی بھی۔ یعنی خاتم ایک جنس ہو اور اس کے لیے کئی انواع ہوں۔ یا بطور عموم الجاز اس سے ختم نبوت زمانی بھی مراد ہو۔ اس عبارت کو پیش کر کے وہ یہ تاثر دینا چاہتے

marfat.com

Marfat.com

ہیں کہ نانوتوی صاحب آیت کریمہ کو ختم نبوت زمانی کے معنی میں بھی لیتے ہیں۔ تو اس کے بارے میں گزارش یہ ہے کہ ہم پہلے نانوتوی صاحب کی عبارت پیش کر چکے ہیں آیت کریمہ کا معنی آخری نبی کرنے سے حرف لکن زائد ثابت ہوتا ہے۔ مستدرک اور مستدرک منہ میں کوئی تناسب نہیں رہتا۔ سر کا رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف ثابت نہیں ہوتی اور اہل کمال کے کمال بیان کئے جاتے ہیں اور ویسے لوگوں کے اس قسم کے حالات۔

اسی طرح اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ خاتم النبیین سے ختم نبوت ذاتی مراد لی جائے تو یہی آپ کے شایان شان ہے نہ کہ زمانی اور اس نے یہ بھی کہا کہ جو میں نے معنی کیا ہے اگر کوئی نہ مانے اور اسی معنی پر اڑا رہے جو پہلے سے لوگوں میں رائج ہے تو یہ چیز قانون محبت نبوی کے خلاف ہے اور اپنی عقل و فہم کی خوبی پر گواہی دینے والے بات ہے۔ (یعنی اپنی کم عقلی پر گواہی دیتی ہے) تو اگر وہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہونا ماننا ہوتا تو اس طرح کے الفاظ کیوں استعمال کرتا۔ ہم اس کی اس قسم کی تمام عبارات کو نقل کر کے پہلے مدلل و مفصل تبصرہ کر چکے ہیں۔ جو چاہے وہ اس بارے میں مزید تفصیلات کے لئے التبشیر بردالتحریر اور التتویر وغیرہ کا مطالعہ کرے۔

### نانوتوی کی، بارگاہ رسالت میں ایک اور گستاخی

نانوتوی صاحب تحذیر الناس میں لکھتے ہیں کہ انبیاء اگر اپنی امت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم میں ہی ممتاز ہوتے ہیں عمل میں امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں مولوی سرفراز صفدر صاحب نے اس کے جواب میں اسی بات پر زور دیا ہے کہ عبارت میں بظاہر کا لفظ ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا بظاہر بڑھ جاتے ہیں حقیقت میں نہیں بڑھتے۔ اس کی انہوں نے ایک مثال پیش کی ہے کہ کئی لوگوں نے اپنی زندگی میں بیس، پچیس



تمیں بلکہ اس سے بھی زیادہ حج کئے ہیں۔ اب بظاہر تو وہ سرکار سے بڑھ گئے کیونکہ سرکار نے صرف ایک بار حج فرمائی۔ اور کئی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے دن رات توافل میں گزار دیئے۔ تو بظاہر تو ان کا عمل سرکار سے زیادہ ہے۔

تو اس کے جواب میں گزارش یہ ہے کہ مانو تو ہی صاحب نے لفظ ہی استعمال کیا ہے اور یہ لفظ حصر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ نیز سرفراز صاحب نے جو مثالیں پیش کی ہیں اس میں انہوں نے صرف کیت کو ملحوظ رکھا ہے حالانکہ عند اللہ اعمال کی مقبولیت کا دار و مدار صرف کیت پر ہی نہیں ہے بلکہ کیفیت پر بھی ہے۔

بخاری مسلم میں حدیث ہے اگر تم میں سے کوئی آدمی احد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے اور میرا صحابی ایک سیر یا آدھ سیر جو خرچ کرے تو تمہارا احد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرنا بھی میرے صحابی کے ایک سیر جو خرچ کرنے کو نہیں پہنچ سکتا تو یہاں کیفیت کی وجہ سے صحابی کا عمل غیر صحابی سے ممتاز ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں ہے۔

الذین انہم الكتاب من قبلہ ہم بہ یؤمنون۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا:

اولئک یوتون اجرہم مرتین۔

تو یہاں ان لوگوں کے لئے جو پہلے اہل کتاب تھے پھر مسلمان ہوئے دوہرے اجرے کا اعلان ہے۔ حالانکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفائے ثلاثہ کا مرتبہ حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ سے زیادہ ہے۔ لہذا مانو تو ہی کی یہ عبارت بارگاہ رسالت میں صریح گستاخی ہے۔

مگلوہی اور انبیٹھوی نے شیطان اور ملک الموت کو علم میں سرکار ﷺ سے بڑھ

marfat.com

Marfat.com

دیا اور نانو توئی نے عمل میں امتی کو نبی سے بڑھا دیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے گستاخوں اور بے ادبوں سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔

## اسماعیل دہلوی کا تمام ایمانیات کو ماننے سے انکار

اسماعیل تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے کہ اللہ کو مان اور کسی کو نہ مان۔ حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے  
ولکن البر من امن بالله والیوم الآخر والملئکة والکتاب والنیین۔  
نیکو یہ ہے کہ ایمان لایا جائے اللہ پر اور قیامت اور فرشتوں پر اور کتابوں پر اور  
انبیاء پر۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

کل امن بالله وملئکته وکتابه ورسله۔

ترجمہ: سب لوگ ایمان لائے اللہ پر اور فرشتوں پر اور کتابوں پر اور  
رسولوں پر۔

اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ صرف اللہ پر ایمان لانا کافی نہیں  
ہے بلکہ فرشتوں پر بھی تمام رسولوں پر بھی اور تمام کتابوں پر بھی ایمان لانا ضروری  
ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن یکفر بالله وملئکته وکتابه ورسله والیوم الآخر فقد ضل

ضلالا بعیدا۔

ترجمہ: جو کفر کرے اللہ کے ساتھ اور فرشتوں کے ساتھ اور رسولوں کے ساتھ اور

قیامت کے دن کے ساتھ وہ بڑا گمراہ ہے۔

marfat.com

Marfat.com



تو اس آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ مولوی اسماعیل دہلوی کا یہ قول کہ اللہ کو مانو اور کسی کو نہ مانو یہ سراسر گمراہی اور بے دینی پر مبنی ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الذين يكفرون بالله ورسوله ويريدون ان يفرقوا بين الله ورسوله  
ويقولون نؤمن ببعض ونكفر ببعض ويريدون ان يتخذوا بين ذالك  
سبيلا اولئك هم الكفرون حقا واعتدنا للكافرين عذابا مهينا.

ترجمہ: جو لوگ منکر ہیں اللہ سے اور اس کے رسولوں سے اور چاہتے ہیں کہ فرق نکالیں اللہ میں اور اس کے رسولوں میں اور کہتے ہیں مانتے ہیں بعضوں کو اور نہیں مانتے بعضوں کو اور چاہتے ہیں کہ نکالیں اس کے بیچ میں اور ایک راہ ایسے لوگ وہی ہیں اصل کافر اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے واسطے ذلت کا عذاب۔

مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کے حاشیے میں لکھتے ہیں ”اللہ کا ماننا تب معتبر ہے کہ اپنے زمانہ کے پیغمبروں کی تصدیق کرے اور اس کا حکم مانے بدون تصدیق نبی کے اللہ کا ماننا غلط ہے اس کا اعتبار نہیں بلکہ ایک نبی کی تکذیب اللہ اور تمام رسولوں کی تکذیب سمجھی جاتی ہے یہود نے جب رسول اللہ کی تکذیب کی تو حق تعالیٰ کی اور تمام انبیاء کی تکذیب کرنے والے قرار دیئے گئے اور پکے کافر سمجھے گئے۔“ (تفسیر عثمانی صفحہ 176)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انا ارسلناک شاهدا و مبشرا و نذیرا لتؤمنوا بالله ورسوله .

ترجمہ: ہم نے تجھ کو بھیجا احوال بتانے والا اور خوشی اور ڈر سنانے والا تاکہ تم یقین

لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر۔

marfat.com

Marfat.com

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا عَتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا.

ترجمہ: جو کوئی نہ ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر تو ہم نے تیار کر رکھی ہے مشروں کے واسطے دہکتی آگ۔

اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ جو لوگ نبی پاک ﷺ کی تصدیق نہ کریں ان کے لئے جہنم کی آگ اللہ نے تیار کر رکھی ہے۔

ترجمہ: وہابی لوگ جب مولوی اسماعیل دہلوی کی کفریات کا کوئی جواب نہیں دے سکتے اور ہر طرح عاجز ہو جاتے ہیں تو پھر یہ کہتے ہیں کہ اگر اسماعیل دہلوی گستاخ تھا تو تمہارے اعلیٰ حضرت نے اسے کافر کیوں نہیں کہا۔

اس کے جواب میں ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ میں کہتے ہیں کہ مولانا اسماعیل کو جو کافر سمجھتے ہیں بتاویل کہتے ہیں اگرچہ یہ اُن کی تاویل غلط ہے لہذا ان لوگوں کو کافر کہنا اور اُن کے ساتھ معاملہ کفار جیسا نہ کرنا چاہیے۔

(فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ 187)

اب وہابی حضرات یہ بتائیں کہ گنگوہی صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ مولانا اسماعیل کو جو لوگ کافر کہتے ہیں ان کا یہ کافر کہنا غلط ہے تو اگر اعلیٰ حضرات نے اسماعیل دہلوی کو کافر نہیں کہا تو پھر کون لوگ ہیں جو اسماعیل دہلوی کو کافر کہتے ہیں کیونکہ سرفراز صاحب اسی کتاب عبارات اکابر میں لکھتے ہیں کہ پورے ہندوستان میں صرف خان صاحب کو سر کاظمیؒ سے محبت تھی اور کسی کو نہیں تھی؟ تو مولوی سرفراز کا مقصد اس عبارت سے یہ ہے کہ صرف انہوں نے ہی ہماری تردید کی ہے دوسرے علماء نے نہیں کی۔ گویا مولوی سرفراز کہنا یہ چاہتا ہے کہ

marfat.com

Marfat.com



ہمارے پیشواؤں پر صرف اعلیٰ حضرت نے ہی کفر کے فتوے لگائے پھر ثابت ہو گیا گنگوہی کی عبارت جو ہم نے پیش کی ہے کہ مولانا اسماعیل کو جو لوگ کافر کہتے ہیں اس سے مراد اعلیٰ حضرت اور ان کے ہمواہیں اور گنگوہی ہی کا اپنے بارے میں یہ ارشاد ہے کہ حق وہی ہے جو میری زبان سے نکلتا ہے میں کچھ نہیں مگر نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔

لہذا دیوبندیوں کو چاہیے کہ گنگوہی کے اس قول پر عمل کریں اور اسماعیل کی کفریات کا کوئی ٹھوس جواب قرآن و سنت کی روشنی میں دیں اور لغو جوابات دینے سے پرہیز کریں۔  
نیز یہ امر بھی قابل غور ہے کہ خود دیوبندی مولویوں نے مولوی اسماعیل دہلوی کو کافر قرار دیا چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی کی عبارت جو اس نے ایضاح الحق میں لکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان اور مکان سے منزہ جانتا اور ترکیب عقلی سے منزہ جانتا اور اللہ تعالیٰ کا دیدار بغیر کیف اور جہت کے ثابت کرنا یہ سب بدعت ہے۔ صفحہ 35  
تو مولوی اسماعیل کی یہ عبارت نقل کر کے گنگوہی سے پوچھا گیا کہ مذکورہ عقیدہ رکھنے والے شخص کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

علمائے دیوبند کا اسماعیل دہلوی پر فتویٰ کفر  
رشید احمد گنگوہی نے جواب میں لکھا کہ یہ شخص عقائد اہل سنت سے جا مل اور بے بہرہ ہے۔

تھانوی صاحب کا فتویٰ:

تھانوی نے جواب کی تصدیق کرتے ہوئے کہا: الجواب صحیح۔

## عزیز الرحمن مفتی دیوبند کا فتویٰ:

مفتی عزیز الرحمن صاحب لکھتے ہیں الغرض حق تعالیٰ کو زمان اور مکان سے اور ترکیب عقلی سے منزہ جانتا عقیدہ اہل حق اور اہل ایمان کا ہے۔ اس کا انکار الحاد اور زندقہ ہے۔ اور دیدار حق تعالیٰ جو آخرت میں ہوگا مومنین کو بے کیف اور بے جہت ہوگا۔ مخالف اس عقیدے کا بدین اور ملحد ہے۔

اس فتویٰ پر تمام دیوبندی اکابر کی تصدیقات موجود ہیں۔ مولوی محمود مدرس اول مدرسہ دیوبند نے لکھا ”الجواب صحیح“۔ محمود الحسن شیخ الہند دیوبند نے لکھا ”الجواب صحیح“۔ مولانا عبدالحق نے جواب میں لکھا صحیح۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ 62)

تو اب مولوی سرفراز صاحب کو چاہیے کہ اکابر دیوبند نے اسماعیل دہلوی کی اس عبارت پر جو فتوے لگائے ہیں اور اس کو جو ملحد اور زندقہ لکھا ہے تو ان تمام فتوؤں پر عمل کریں اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں دریدہ دہنی سے کام نہ لیں اور اپنی زبان کو لگام دیں

**مولوی خلیل احمد انیمھٹوی کا شیطان کو نبی پاک سے عالم ماننا**

مولوی خلیل احمد براہین قاطعہ میں لکھتے ہیں کہ ”شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم علیہ السلام کے لئے ثابت کرنا شرک نہیں تو ایمان کا کون سا حصہ ہے۔ شیطان اور ملک الموت کے لئے یہ وسعت تو نص سے ثابت ہے۔ فخر عالم کے لئے کوئی نص موجود ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک کو ثابت کرتا ہے“۔ صفحہ 51

**براہین قاطعہ کی عبارت کا پس منظر:**

مولانا عبدالمسیح صاحب نے انوار ساطعہ میں لکھا تھا کہ جب روایات سے ثابت

marfat.com

Marfat.com



ہے کہ پوری زمین ملک الموت کے سامنے پالے کی طرح ہے اور شامی میں لکھا ہوا ہے کہ شیطان بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ قدرت دی ہے کہ بنی آدم کے اعمال کو دیکھتا ہے جس طرح اس نے ملک الموت کو قدرت عطا کی ہے۔ تو مولانا عبد السمیع صاحب نے اس کو دلیل بناتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت علم حاصل ہے حالانکہ وہ بھی مخلوق ہیں تو پھر نبی پاک علیہ السلام کے لئے اگر پوری روئے زمین کا علم تسلیم کر لیا جائے اور مجلس مولود میں سر کا ~~مجلس~~ کی آمد کو ممکن سمجھا جائے اس میں کیا حرج ہے؟ کیونکہ جب خدا تعالیٰ شیطان اور ملک الموت کو روئے زمین کا علم عطا کر سکتا ہے تو پھر سرکار علیہ السلام جو سید الخمو بین ہیں ان کو بھی روئے زمین کا علم عطا فرما سکتا ہے تو اس عبارت کے جواب میں خلیل احمد نے یہ لکھا کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر محض قیاسات قاسدہ سے نصوص قطعیہ کے خلاف نبی پاک کے لئے عطائی علم ثابت کرنا یہ شرک ہے۔ شیطان اور ملک الموت کے علم کے لئے تو نصوص قطعہ موجود ہیں نبی پاک علیہ السلام کے علم کے لئے کوئی نص قطعی نہیں۔

اکابر اہل سنت نے کئی مرتبہ دیوبندی علماء سے مطالبہ کیا ہے کہ تم وہ نصوص قطعیہ پیش کرو جن میں شیطان اور ملک الموت کے لئے محیط زمین کا علم ثابت کیا گیا ہو۔ اس کے جواب میں وہابی کہتے ہیں کہ نصوص قطعیہ وہ ہیں جو مولوی عبد السمیع صاحب نے پیش کی ہیں۔ حالانکہ انہوں نے تو شامی کی عبارت اور چند تابعین کے اقوال پیش کئے تھے۔ تو چونکہ ان کو شیطان سے خوش عقیدگی ہے اس لئے انہوں نے شامی کی اس عبارت کو نصوص قطعیہ سمجھ لیا۔ چنانچہ خلیل احمد لکھتا ہے کہ شیطان کو جو وسعت علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا۔ تو شیطان کے لئے تو اتنے علم کا ثبوت نصوص قطعیہ سے مان لیا ہے ہیں

marfat.com

Marfat.com

حالانکہ اس کے لئے کوئی نص قطعی نہیں۔ اور وہ لکھتا ہے کہ نبی کریم کے لیے کوئی نص قطعی نہیں۔ حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

علمک مالک تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما۔  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

عالم الغیب فلا یراہ علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔  
اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولكن اللہ یجتبیٰ من رسلہ من یشاء۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما هو علی الغیب بضنین۔  
نیز فرمایا:

فاوحی الی عبدہ ما ووحی۔

تو کیا یہ تمام نصوص قطعہ سرکار علیہ السلام کے عموم علم کو ثابت نہیں کرتیں۔ جب اللہ نے فرمادیا کہ جو بھی آپ نہیں جانتے تھے وہ سب کچھ ہم نے تم کو بتلادیا تو اس میں محیط زمین کا علم بھی داخل ہوگا کیونکہ وہ بھی آپ پہلے نہیں جانتے تھے۔

نیز قابل غور امر یہ ہے کہ اگر شیطان کے محیط زمین کے علم کے ثبوت کے لئے شامی کی عبارت حجت ہے تو سرکار علیہ السلام کے علمی کمالات اور روئے زمین کے عالم ہونے کے بارے میں یہ حدیث پاک حجت کیوں نہیں جس میں سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

واللہ لا تسئلونی عن شی فیما بینکم و بین الساعة الا انباتکم بہ۔

marfat.com

Marfat.com



(بخاری شریف)

بخدا آج سے لیکر قیامت تک جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو میں تمہیں بتاؤں گا۔  
 اب سوال یہ ہے کہ اگر نبی پاک ﷺ کو قیامت تک کا علم نہیں تھا۔ آپ نے مسجد  
 منبر پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کیوں فرمایا؟ کیونکہ اس طرح لازم آئے گا کہ سر کا ﷺ نے  
 خلاف واقع اعلان فرمایا۔ اگر آپ خلاف واقع اعلان بھی فرماتے رہتے تھے تو پھر آپ ﷺ کا  
 اللہ پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر اعلان سچا ہے تو پھر سر کا ﷺ کے لئے اتنا علم (یعنی  
 دوائے زمین کا محیط علم) ماننے پر شرک کا فتویٰ کیوں؟  
 دیوبندی حضرات کہتے ہیں کہ سرکار کے لئے علم غیب ثابت کرنا نصوص قطعہ کے  
 خلاف ہے اور وہ لوگ یہ آیت کریمہ پیش کرتے ہیں۔

قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ

اور آیت کریمہ عندہ مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو

نیز آیت کریمہ واللہ غیب السموات والارض

نیز آیت کریمہ انما الغیب للہ

اب سوال یہ ہے کہ ان آیات میں تو سب ماسوی اللہ سے علم غیب کی نفی ہے تو یہ  
 منطق ہماری سمجھ سے بالاتر ہے ان آیات کریمہ میں حصر کے باوجود شیطان اور ملک الموت  
 کے لئے تو روئے زمین کا علم ماننا ضروریات دین میں سے ہو اور نبی پاک علیہ السلام کے لئے  
 ماننا شرک اور کفر ہو۔ کیا شیطان اور ملک الموت غیر اللہ نہیں ہیں صرف انبیاء کرام غیر اللہ ہیں؟  
 اس تفریق کی کیا وجہ ہے۔ ایک مخلوق میں ایک صفت کا اثبات عین ایمان ہو بلکہ شیطان جو  
 سب سے ذلیل مخلوق ہے اس کے لئے اتنا وسیع علم ماننا اور اس کے لئے تمام روئے زمین کا علم

marfat.com

Marfat.com

ثابت کرنا نصوص قطعیہ کا مدلول ہو اور نبی پاک ﷺ جن کی شان ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ان کے لئے روئے زمین کا علم ماننا شرک ہو۔ بلکہ ان کے لئے دیوار کے پیچھے کے علم کو بھی تسلیم نہ کیا جائے۔

مولوی سرفراز صاحب اس عبارت کی تاویل میں فرماتے ہیں کہ براہین قاطعہ میں جس علم غیب کے اثبات کو شرک کہا گیا ہے وہ ذاتی علم غیب ہے۔ حالانکہ آج تک کسی سنی عالم دین نے نبی پاک کے لئے ذاتی علم غیب تسلیم ہی نہیں کیا۔ تو کیا براہین قاطعہ کے مصنف نے اس چیز کا رد کیا جس چیز کا ان کا خصم قائل ہی نہیں؟

مولوی سرفراز خود اپنی کتاب ”تنقید متین“ میں لکھتے ہیں کہ ”آیت کریمہ لا انغیب میں اعلیٰ حضرت نے ترجمہ کیا ہے میں خود بخود علم غیب نہیں جانتا“۔ تو اس پر تنقید کر کے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”لفظ آپ خان صاحب نے اس میں بزور داخل کیا ہے حالانکہ کسی لفظ کا ترجمہ نہیں ہے اور یہ چور دروازہ خان صاحب نے اپنے فاسد عقیدے کے لئے کھولا ہے۔“ اسی طرح سرفراز صاحب فرماتے ہیں اگر آپ کا علم عطائی تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ سے ذاتی علم غیب کی نفی فرمائی تو آپ ﷺ کی نبوت و رسالت بھی تو عطائی تھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے یہ کیوں نہ کہلوا یا کہ میں ذاتی طور پر نبی اور رسول نہیں ہوں عطائی طور پر ہوں۔

ایک کتاب میں ذاتی علم غیب مراد لینے والوں کی اس طرح پر زور تردید کر رہے ہیں اور دوسری کتاب میں اپنے مولوی کو بچانے کے لئے وہی ذاتی عطائی والا سہارا لے رہے ہیں اور وہی بات کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں جو بہت اہل سنت کہتے تھے تو کافر مشرک قرار پاتے

marfat.com

Marfat.com



نہ۔ گویا حضرت پر یہ مثال ثابت آتی ہے۔ القراء ماعنه الفرار۔

نیز سرفراز صاحب اپنی کتاب ازالۃ الريب میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بھی علم غیب نہیں ہے نہ کسی جن کو، نہ فرشتے کو، نہ کسی نبی کو، نہ ذاتی طور نہ عطائی طور پر۔ لیکن اس کتاب عبارات اکابر میں کہتا ہے کہ عبد السمیع اپنے زعم میں بڑا مومن ہے اپنے آپ کو شیطان سے زیادہ علم غیب ثابت کر کے دکھائے۔ اور اسی طرح یہ بھی کہتا ہے کہ عقائد کے مائل قیاسی نہیں ہوتے بلکہ قطعی ہوتے ہیں۔ نصوص سے ثابت ہوتے ہیں۔ لہذا شیطان اور ملک الموت کے علم غیب کو دیکھ کر نبی پاک کے لئے علم غیب ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ ایک کتاب میں کہا کہ کسی فرشتے اور جن کو بھی علم غیب نہیں ہے اور دوسری کتاب میں جب اپنے مولوی بلال احمد بنٹھوی کی صفائی پیش کرنی تھی تو شیطان اور ملک الموت کے لئے علم غیب کو مان لیا اور یہ بھی ذہن میں نہ رہا کہ میں دوسری کتاب میں کیا لکھ چکا ہوں۔

مولوی سرفراز صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ روئے زمین کا علم کوئی کمال نہیں۔ لایا زمین کے اندر ایسی اشیاء موجود نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفت علم و قدرت کی روشن دلیل ہیں۔ کیونکہ جبکہ زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے وجود پر اس کی کارگیری پر اور بے پناہ حکمت پر دلالت کرتی ہے تو کیا نبی پاک کو اللہ تعالیٰ کے وجود کے دلائل کا علم نہیں ہے؟ حالانکہ جس چیز کے بارے میں جتنا دلائل کا علم زیادہ ہوتا اس چیز کے بارے میں زیادہ یقین حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی کو ایک مسئلہ کے بارے میں دس یقین آتی ہوں اس کا اس مسئلہ کے بارے میں یقین زیادہ قوی ہوگا اور اگر اس کو کسی مسئلے کے بارے میں سو یا ہزار دلیل کا علم ہو تو اس کا یقین مزید پختہ ہوگا اور اس کو زیادہ بصیرت حاصل ہوگی تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے بارے میں سرکار کو دلائل کا جتنا زیادہ علم ہوگا اتنا ہی آپ کو اللہ

marfat.com

Marfat.com

تعالیٰ کی ذات و صفات کے بارے میں زیادہ یقین حاصل ہوگا۔

کما قال اللہ تبارک و تعالیٰ:

سنریہم ایٹنا فی الافاق و فی انفسہم۔

ترجمہ: ہم ان کو اپنی نشانیاں دکھائیں گے دنیا میں یعنی تمام روئے زمین میں ان کے نفوس میں بھی۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ انسان کی ذات کے اندر بھی اور روئے زمین کے اندر بھی اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر دلالت کرنے والی اشیاء موجود ہیں۔  
ارشاد باری ہے:

هو الذی حبّل لکم الارض فراشاً۔

ترجمہ: وہ اللہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الم نجعل الارض مہاداً والجبال لوتاداً۔

ترجمہ: کہ ہم نے زمین کو بچھونا کیا اور پہاڑوں کو میخیں۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

فالق الحب والنوی

ترجمہ: دانے اور گھٹلی کا چیرنے والا۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

ان فی خلق السموات و الارض و اختلاف الیل و النهار لآیات

لاولی الالباب۔ اللہ تعالیٰ کے آقا و علی جنوبہم و فی فکر و



فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا.

ترجمہ: بے شک آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش اور رات دن کی باہم تبدیلیوں میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا۔

تو جب زمین و آسمان کی پیدائش میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور سب سے بڑی عقل والی ذات اور ہستی نبی پاک ﷺ کی ہے پھر زمین و آسمان کا علم نبی پاک کے لئے کمالات علمی میں سے کیوں نہ شمار ہوگا۔  
عربی کا مشہور مقولہ ہے:

وفی کل شیء لہ ایۃ      تدل علی انہ واحد

ہر ایک شے میں ایک علامت ہے جو اس کے واحد اور یکتا ہونے پر دلالت کرتی

ہے۔

اگر مولوی سرفراز کو گلستان یاد ہوتی پھر بھی وہ کہنے کی جرأت نہ کرتا کہ نبی پاک ﷺ کے لئے محیط زمین کا علم کمال نہیں بس آپ ﷺ کے لئے علوم شرعیہ کا جاننا ہی کمال ہے۔  
شیخ سعدی فرماتے ہیں:

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار

ہر ورق دفتر ایست از معرفت کردگار

عقل مند کی نظروں میں سبز درختوں کے پتوں میں سے ہر پتہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا

دفتر ہے۔

marfat.com

Marfat.com

## سر کا باریک بینی کی وسعت علمی کا ثبوت اقوال علماء کی روشنی میں

حضرت قاضی عیاض نے شفا شریف میں علامہ علی قاری نے اس شرح میں فرمایا:

و كذلك و اخباره من الغيوب و انباءه بما يكون اى فى الاخرين  
(و كان) اى بما كان فى الاولين او بما يكون فى الغيوب و بما كان من العلم  
اسی طرح حضور اکرم ﷺ کا غیبوں کی خبر دینا اور ما یكون یعنی پہلوں میں جو کچھ ہوا یا  
جو کچھ غیبوں میں آئندہ ہوگا اور جو کچھ معدوم ہو چکا ان سب کو بتایا۔

اسی طرح ملا علی قاری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:

و اطلعه عليه من علم ما يكون فى عالم الشهادة و ما كان فى عالم  
الغيب من السعادة و الشقاوة و عجائب قدرته و عظیم ملکوتہ اى من ظهور  
قوته و وضوح سلطنتہ. (جلد 2 صفحہ 7 شرح شفا للقاری)

اللہ تعالیٰ نے نبی پاک علیہ السلام کو اطلاع دی ہے کائنات میں تمام ہونے والی  
چیزوں کے بارے میں اور عالم غیب میں جو بھی کسی کی سعادت ہے یا شقاوت ہے۔ اور اللہ  
تعالیٰ نے نبی پاک علیہ السلام کو اطلاع دی ہے۔ اپنی تمام بادشاہی پر اور اپنی قدرت کے  
عجائب پر۔

اسی طرح علامہ ملا علی قاری نے رحمۃ اللہ علیہ اسی مقام پر فرمایا ہے:

ما اطلعه الله عليه مما تقدم فى ما كان من احوال الامم الخالية و  
كتبهم و شرائعهم و ما اطلعه الله عليه من المغيبات التى ستأتى.

اللہ تعالیٰ نے نبی پاک علیہ السلام کو پہلی تمام امتوں کے احوال بتا دیئے، اور پہلی  
شریعتوں کے احوال بھی بتا دیئے اور مستقبل میں پیش آنے والے تمام غیبی واقعات کی اطلاع



بھی دے دی۔ (اسی مضمون کی عبارت نسیم ریاض صفحہ 7 پر بھی ہے)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اسی شرح شفا میں فرماتے ہیں۔ اگر ایک آدمی گھر میں بجائے اور گھر میں کوئی آدمی موجود نہ ہو تو کہے: السلام علیک یا رسول اللہ۔

لان روح النبی ﷺ حاضرة فی بیوت اهل الاسلام. (464:3)

کیونکہ نبی پاک ﷺ کی روح پاک ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہے۔

مولوی سرفراز صاحب صفحہ قاضی دیوبند ارشاد فرماتے ہیں کہ یہاں اس عبارت میں لفظ ”لا“ غلطی سے چھوٹ گیا ہے۔ اس کے بارے میں گزارش یہ ہے کہ مولوی سرفراز صاحب نے جو کتب بیان کیا ہے۔ اس کی رو سے تو ہر مثبت کو منفی بنایا جاسکتا ہے۔ اس طرح اگر کوئی حوالہ اہلسنت کے خلاف ہو گا وہ بھی کہہ دیں گے کہ یہاں لفظ ”لا“ چھوٹ گیا ہے دوسری گزارش یہ ہے کہ رشید احمد گنگوہی امداد السلوک میں اور حسین احمد مدنی شہاب ثاقب میں لکھتے ہیں کہ ”مرید کو یقین کرنا چاہیے کہ پیر کی روح مرید کے ساتھ ہے۔ مرید جس جگہ بھی ہو نزدیک ہو یا دور ہو اگر چہ پیر کے جسم سے دور ہے۔ لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں۔ اگر مشکل پیش آئے تو پیر کی روح کو زبان حال سے یاد کرے۔ یعنی پیر کی روح کو دل میں حاضر جان کر سوال کرے تو پیر کی روح اس کی مشکل کو حل کر دے گی۔ اب حضرت سرفراز صاحب ارشاد فرمائیں اگر نبی پاک علیہ السلام کی روح پاک مسلمانوں کے گھروں میں موجود ہونے کی بات ہو آپ یہ کہتے ہیں کہ یہاں لفظ ”لا“ رہ گیا ہے اور آپ کے قطب عالم گنگوہی صاحب فرما رہے ہیں۔ کہ پیر کی روح مرید کے ساتھ ہے۔ یہ منطق ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ پیر کی روح مرید کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ لیکن نبی علیہ السلام کی روح اپنے

اعتیوں کے ساتھ نہیں ہو سکتی

marfat.com

Marfat.com

تیسری گزارش یہ ہے کہ ملا علی قاری وجہ اس بات کی بیان کر رہے ہیں۔ کہ گھر میں آنے والا سلام کیوں دے؟ حالانکہ گھر میں کوئی آدمی تو ہے نہیں اس لئے سلام دے کہ سرکار علیہ السلام کی روح انور ہر مسلمان کے گھر موجود ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہاں لفظ ”لا“ رہ گیا ہے تو پھر یہ سلام دینے کی علت کیسے بنے گی۔ تو معنی یہ بن جائے گا کہ گھر میں آنے والا سلام دے نہ اس وجہ سے کہ نبی پاک ﷺ کی روح مقدسہ موجود ہے۔ اگر یہ عبارت ہوتی تو لفظ ”بل“ کے ساتھ ایک اور عبارت ہونی چاہیے تھی۔

### علامہ خفاجی کا ارشاد:

علامہ خفاجی ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی پاک علیہ السلام پر تمام مخلوقات آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک پیش کی گئی تو سرکار علیہ السلام نے سب کو پہچان لیا۔ جس طرح آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کا علم عطا فرمایا۔

یہ عبارت علامہ خفاجی نے علامہ عراقی کی شرح مہذب سے نقل فرماتی ہے۔

نوٹ: ہم نے اختصار کی خاطر عربی عبارت کا صرف ترجمہ پیش کیا ہے۔

علامہ ابن حجر مکی افضل القری میں فرماتے ہیں:

لَآنَ اللّٰہِ اَظْلَعَهُ عَلٰی الْعَالَمِ فَعَلِمَ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَمَا کَانَ

وَمَا یَکُونُ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو تمام کائنات کا علم عطا فرمایا اور ماکان

وَمَا یَکُونُ کا علم سکھایا۔

علامہ بغوی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک علیہ السلام کو ماکان و مایکون

کا علم سکھایا۔ یہی عبارت تفسیر جامعہ دارالعلوم القرآن کے اندر موجود



ہے۔ اور اسی طرح یہ عبارت تفسیر خیشاپوری، قرطبی، فتح البیان، تفسیر البحر المحیط، تفسیر مظہری اور تفسیر حسینی کے اندر بھی موجود ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں۔ زیر آیت

علم الانسان ما لم يعلم .

کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہاں انسان سے مراد نبی پاک علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے قصیدہ بردہ شریف کا شعر لکھا ہے۔

لَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَ ضَرَّتْهَا

و مِنْ عَلُوكَ عِلْمُ اللُّوْحِ وَالْقَلَمِ

تفسیر مظہری کی ان عبارات سے حضرت قاضی صاحب کی اس عبارت کا جواب ہو جائے گا جو انہوں نے پہلی جلد میں لکھی ہے کہ نبی کریم تمام بولیاں نہیں جانتے ہیں کیونکہ بقول قاضی صاحب کہ جب نبی کریم ماکان وما یکون کو جانتے ہیں اور لوح و قلم کا علم نبی کریم ﷺ کے علم کا ایک حصہ ہے تو کیا تمام بولیاں ماکان وما یکون اور لوح محفوظ سے خارج ہیں؟

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا ارشاد:

ہم اختصار کی خاطر اردو ترجمہ پیش کرنے پر اکتفا کریں گے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں جو بہ نسبت تمام مخلوقات کے غائب ہے وہ غیب مطلق ہے جیسے قیامت کے آنے کا وقت اور اللہ تعالیٰ کے ہر روز کے احکام نگوئی اور ہر شریعت کے احکام شرعی اور جیسے ذات و صفات کے حقائق تفصیلیہ یہ قسم خدا کا غیب خاص کہلاتی ہے۔

فلا یظهر علی غیبہ احدا الا من ارضی من رسول .

یعنی سوا اپنے رسولوں کے اللہ تعالیٰ اپنے خاص غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا۔

(تفسیر عزیزی پارہ 29 صفحہ 173)

تو حضرت شاہ صاحب کی اس عبارت میں اس امر پر واضح دلالت موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے خاص غیوب سے مطلع فرماتا ہے اور کائنات میں پیش آنے والے واقعات کا علم دیتا ہے۔ وہابیوں کو نہ تو یہ آیات نظر آتی ہیں اور نہ ہی تفسیری عبارات اور شیطان کے لئے نصوص قطعیہ نظر آ جاتی ہیں۔ مولوی سرفراز صاحب اتمام البرہان میں فرماتے ہیں کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب تمام دیوبندی ملت کے لئے باپ کا حکم رکھتے ہیں۔ اور ان کا فیصلہ ہمارے لئے حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔ تو اب سرفراز صاحب کو چاہیے کہ اپنی اس عبارت کی لاج رکھتے ہوئے شاہ صاحب کی مذکورہ عبارت مان لیں تاکہ ان کے قول اور عمل میں مطابقت ہو جائے۔

### دیوبندیوں کا حضور ﷺ کو اپنا شاگرد قرار دینا

مولوی خلیل احمد اینٹھوی ایک صالح کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اس کو حضور کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ کو اردو میں کلام کرتے دیکھا تو پوچھا آپ تو عربی ہیں آپ کو یہ زبان کہاں سے آئی تو سرکار نے فرمایا جب سے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہے ہم کو یہ زبان آگئی ہے۔

اس عبارت پر اعتراض یہ تھا کہ دیوبندی علماء نبی پاک کو اپنا شاگرد سمجھتے ہیں تو مولوی سرفراز صاحب نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ مدرسہ دیوبند جب سے قائم ہوا تو اردو زبان میں احادیث مبارکہ پھیل گئیں۔ اس سلسلہ میں گزارش یہ ہے کہ مدرسہ دیوبند کے قائم ہونے سے پہلے بھی اردو زبان میں احادیث کے ترجمے شائع ہو چکے تھے مثلاً مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ، مشارق الانوار، حصن حصین، واقدی، شمائل، ترمذی وغیرہ۔ ترجمہ اور احادیث کے بارے میں مولانا



معاہدات احمد صاحب کا کوروی کی کتابیں شائع ہو چکی تھیں۔ اصل میں براہین قاطعہ کی مذکورہ بالا عبارت کی یہ تاویل منظور احمد نعمانی نے سیف یمانی میں کی تھی اور مولانا محمد اجمل شاہ صاحب نے رد سیف یمانی میں اس تاویل کا یہی جواب دیا ہے جو ہم نے ابھی نقل کیا ہے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ مولوی سرفراز نے کہا کہ سرکار علیہ السلام تمام زبانیں نہیں جانتے تھے۔ حالانکہ تفسیر البحر المحیط، معالم التنزیل، قرطبی، خازن، روح المعانی، صاوی، نیشاپوری، حلیہ القاضی، احکام القرآن للجصاص، روح البیان، کبیران سب کتب تفسیر میں تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام بولیاں سکھلا دی تھیں۔ جب آدم علیہ السلام کو تمام بولیوں کا علم حاصل ہے تو بموجب حدیث پاک علمت علم الاولین والاخرین۔

نئی پاک پیٹھ کو تمام بولیوں کا علم بطریق ادنیٰ حاصل ہوگا۔

نوٹ: اس عبارت پر مفصل بحث کا مطالعہ کرنے کے لئے اسی کتاب کے پہلے حصے کا مطالعہ فرمائیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی کا نبی پاک ﷺ کے علم کو

جانوروں اور پانگلوں جیسا قرار دینا

اشرف علی تھانوی نے حفظ الایمان میں لکھا کہ بعض علوم غیبیہ میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمرو، بکر، بلکہ ہر مہی و مچھون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو حاصل ہے۔ اور اگر زید یہ کہے کہ میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے۔

اب ناظرین وقارئین حضرات ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تو علم غیب کو انبیاء کی

marfat.com

Marfat.com

خصوصیات قرار دے اور ارشاد فرمائے:

عالم الغیب فلا یشہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول.

نیز

وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولكن اللہ یجتبیٰ من رسلہ من

یشاء.

اللہ تعالیٰ تو اس قسم کے ارشادات فرمائے اور تھانوی یہ کہے کہ جس امر میں انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کیسے ہو سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ دونوں آیتیں پیش کی تھیں اور بتلایا تھا کہ علم غیب انبیاء کی خصوصیت ہے لیکن مولوی سرفراز صاحب نے ان آیات کا جواب دینے کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی۔ تو اگر انہوں نے عبارات اکابر لکھ کر اپنے اکابر کی صفائی پیش کرنی تھی تو پھر اعلیٰ حضرت کے تمام دلائل کا جواب بھی تو دینا تھا۔ نیز تھانوی یہ بھی کہتا ہے کہ جب علم غیب ہر ایک کو حاصل ہے تو پھر نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کیا جائے اللہ تعالیٰ تو ان مذکورہ بالا آیات میں نبی اور غیر نبی کا فرق بیان کر رہا ہے لیکن تھانوی اور مولوی سرفراز وغیرہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کی طرف غور ہی نہیں کرتے۔

لطفہ: مولوی سرفراز حفظ الایمان کی عبارت کی تاویل میں عجیب خطب میں مبتلا ہوا ہے۔ پہلے کہا تھا کہ اعلیٰ حضرت نے لفظ ”ایسا“ کو تشبیہ یا اتنا کے معنی میں لے کر خواہ مخواہ تھانوی کی تکفیر کی۔ دوسرے مقام پر لکھتا ہے کہ ”ایسا“ تشبیہ کے معنی میں ہو یا ”اتنا“ کے معنی میں، تھانوی نے کوئی توہین نہیں کی۔ اگر ایسا تشبیہ والے معنی میں ہو یا اتنا کے معنی میں ہو تو توہین نہیں بنتی تو پھر اعلیٰ حضرت پر کیوں برہم ہیں کہ انہوں نے خواہ مخواہ ان دونوں معنوں میں لے کر تکفیر کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کا دماغ چلی گیا ہے۔ اگر صحیح مطلب کرنے سے قاصر ہیں تو کیوں اپنے آپ کو ہلکان کہتا ہے توبہ کر کے سنی ہو جائے۔

marfat.com

Marfat.com



مولوی اشرف علی تھانوی کا اپنا کلمہ پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی کرنا

مولوی اشرف علی نے اپنے رسالہ ”الامداد“ میں لکھا ہے کہ ایک آدمی نے صبح سے لے کر شام تک کلمہ اس طرح پڑھا ”لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ“ اور پھر خط لکھ کر تھانوی کو ساری صورت حال بتائی کہ میں صحیح کلمہ شریف پڑھنا چاہتا تھا لیکن بجائے نبی پاک ﷺ کے نام مبارک کے تیرا نام منہ سے نکل جاتا تھا۔ تو جواب میں تھانوی نے لکھا کہ اس میں اشارہ ہے کہ جدھر تو متوجہ ہے وہ بعونہ تعالیٰ عین قبیح سنت ہے۔

اس عبارت پر ہم سیر حاصل بحث اسی کتاب کے پہلے حصے میں کر چکے ہیں مزید چند امور قابل غور ہیں۔

مولوی سرفراز صاحب فرماتے ہیں کہ فتح القدیر اور کشف الاسرار کے اندر لکھا ہوا ہے کہ انسان مرتد تب بنتا ہے جب اس کا عقیدہ تبدیل ہو جائے۔ تو مولوی سرفراز کہتا ہے کہ جو آدمی مولوی اشرف علی تھانوی کا کلمہ پڑھ رہا تھا اس کے دل میں تو یہی ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں لہذا وہ مرتد نہیں ہوگا۔ کیونکہ مرتد تو تب ہوتا جب اس کا عقیدہ غلط ہوتا۔

تو اس کے جواب میں گزارش ہم پہلے کر چکے ہیں کہ فتح القدیر اور کشف الاسرار میں جو عبارتیں ہیں وہ نشے والے آدمی کے بارے میں ہیں اور ہم نے فتح القدیر کی پوری عبارت بھی نقل کی تھی۔ لیکن ہم اس امر کی مزید وضاحت کرنا چاہتے ہیں ممکن ہے کوئی کہے کہ فتح القدیر والوں نے نشے کی حالت میں کلمہ کفر بکنے والے کو کافر نہ ہونے کی وجہ یہی بیان کی ہے کہ اس کا عقیدہ وہ نہیں ہے جو اس کے زبان پر ہے۔ لہذا اس عبارت سے ہر آدمی کے لئے گنجائش نکل آئے گی جس کا عقیدہ ٹھیک ہو اور زبان سے کلمہ کفر کہے۔ کیونکہ عدم کفر کی علت عقیدے کا درست ہونا ہے۔ لہذا تھانوی صاحب کا مرید کافر نہ ہوگا کیونکہ

marfat.com

Marfat.com

اس کے دل میں یہی تھا کہ کلمہ شریف ٹھیک پڑھوں۔

اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ ایک ہے باقی کلمات کفر کا حکم اور ایک ہے سرکار کی شان میں گستاخی کرنے کا حکم۔ تو جو آدمی سرکار کی شان میں گستاخی کرے گا وہ چاہے نشے میں ہو یا اس کی زبان اس کے قابو میں نہ ہو پھر بھی اس کو کافر سمجھا جائے گا۔ رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ میں لکھتے ہیں کہ ”اگر کسی آدمی نے سرکار کی گستاخی کا ارادہ نہ بھی کیا ہو بلکہ اس کی جہالت کی وجہ سے گستاخی سرزد ہو گئی ہو یا قلق یا نشے نے اس کو مجبور کیا ہو یا زبان کے بے قابو ہونے کی وجہ سے اس نے گستاخی کی ہو ہر صورت میں اس کا حکم یہی ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے بغیر کسی تاخیر کے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ جلد 3 صفحہ 31)

اس سے ثابت ہو گیا کہ سر کاظمیؒ کی شان میں گستاخی باقی کلمات کفر کی طرح نہیں ہے اور یہ طے شدہ بات ہے کہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنا سر کاظمیؒ کی شان میں گستاخی ہے کیونکہ گنگوہی صاحب فتاویٰ رشیدیہ میں کہتے ہیں کہ گستاخی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ آدمی سر کاظمیؒ سے اس چیز کی نفی کرے جس کا ثبوت آپ کے لئے ضروری ہے۔ اور نبی پاک ﷺ کے لئے رسالت کا ثبوت ضروری ہے اور تھانوی کا مرید اس وصف کی سر کاظمیؒ سے نفی کر کے تھانوی کے لئے ثابت کر رہا ہے۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ کلمہ شریف کے دو جز ہیں پہلے جز کا تلفظ کرتے وقت اس کی زبان قابو میں رہتی ہے اس وقت اس کی زبان سے نہیں نکلتا لا الہ الا اشرف علی، دوسرے جز کا تلفظ کرتے وقت اس کی زبان بے قابو ہو جاتی ہے نیز سرفراز صاحب ارشاد فرمائیں اگر دل میں عقیدہ ٹھیک ہو تو پھر زبان سے کلمہ کفر بولنے سے ارتداد محقق نہیں ہوتا تو اس طرح تو لوگوں کو پھر کھلی چھٹی مل جائے گی کہ جو چاہیں خرافات بکتے پھریں۔ مثلاً ایک آدمی کسی کو گالیاں دیتا ہے تو اس کا عقیدہ تو نہیں ہوتا کہ یہ ویسا



یہی ہے جیسا میں اس کو کہہ رہا ہوں پھر بھی اس کو گستاخ سمجھا جاتا ہے۔ کیا سر کاٹنے کی شان میں توہین کے لئے دل کے عقیدے کا اعتبار ہے باقی لوگوں کے لئے نہیں ہے؟  
لہذا فتح القدر کی جو عبارت سرفراز صاحب نے نقل کی ہے وہ صرف نئے نئے والے کے لئے ہے کیونکہ اسی فتح القدر میں ہے،

من هزل بكلمة الكفر ارتد وان لم يعتقد.

جس نے بطور مذاق بھی کلمہ کفر بولا مرتد ہو گیا اگرچہ اس کا عقیدہ نہ بھی ہو۔  
اگر فتح القدر کی پہلی عبارت کا یہ مطلب لیا جائے کہ مطلقاً زبان سے کلمہ کفر بولنے سے جب تک عقیدہ نہ ہو بندہ کافر نہیں ہوتا تو پھر دونوں عبارتوں کے درمیان تعارض لازم آئے گا۔ اور گنگوہی نے فتاویٰ شامی سے نقل کیا ہے ہم اختصار کی خاطر صرف ترجمہ پیش کریں گے جس نے کلمہ کفر زبان سے نکالا بطور مذاق یا بطریق لہو سب کے نزدیک کافر ہو گیا اور اس کے عقیدے کا کچھ اعتبار نہیں جیسا کہ فتاویٰ قاضی خان میں تصریح ہے۔

(شامی جلد 3 صفحہ 293) (فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم صفحہ 2)

اسی طرح گنگوہی نے فتاویٰ قاضی خان سے ایک عبارت نقل کی ہے جس نے بحالت اختیار کلمہ کفر کہا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن تھا کافر ہو جائے گا۔ اور اللہ کے نزدیک مومن نہ ہوگا۔ (قاضی خان جلد 3 صفحہ 597)

اور گنگوہی کا یہ ارشاد ہم کئی مرتبہ نقل کر چکے ہیں کہ سن لو حق وہی ہے۔ جو میری زبان سے نکلتا ہے اور میں کچھ نہیں ہوں مگر نجات و فلاح موقوف ہے میرے اتباع پر (تذکرۃ الرشید)  
اور مولوی سرفراز نے تفریح الخواطر میں لکھا ہے کہ جو آدمی کسی کا حوالہ پیش کرے اور اس کے کسی حصہ سے اختلاف نہ کرے وہی مصنف کا عقیدہ ہوتا ہے۔ صفحہ 29۔

marfat.com

Marfat.com

اب کوئی وہابی یہ نہیں کہہ سکتا ہمارے گنگوہی کا عقیدہ تو نہیں ہے۔  
انور کشمیری دیوبندی اہل کفار ملحدین کے صفحہ 59 پر فرماتے ہیں:

والحاصل ان من تكلم بكلمة الكفرها زلاً او لا عباً كفر عند الكل  
ولا اعتبار باعتقاده كما صرح به في الخانيه و رد المحتار.

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو آدمی بطور مذاق کلمہ کفر بولے یا بطور کھیل کود کے وہ سب  
فقہاء کے نزدیک کافر ہو جائے گا۔ اور اس کے عقیدے کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔ جیسا کہ فتاویٰ  
قاضی خان میں تصریح موجود ہے۔

انور شاہ کشمیری کی نقل کردہ اس عبارت سے ثابت ہوا۔ کہ وہابی حضرات جو فقہاء کی  
عبارتیں نقل کرتے ہیں۔ کہ جب تک عقیدہ کفر یہ نہ ہو زبان سے کلمہ کفر بولنے سے کافر نہیں  
ہوتا۔ یہ اس صورت میں ہے جب وہ مجبور ہو۔ یا کبھی غلطی سے غیر ارادی طور پر کلمہ کفر اس کی  
زبان سے صادر ہو جائے۔ لیکن جو آدمی یہ کلمہ پڑھ رہا ہے۔ ”لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ“  
وہ نہ تو مجبور ہے کہ کسی نے اس کو قتل کی دھمکی دی کہ اگر وہ یہ کلمہ نہ پڑھے گا تو تجھے قتل کر دوں  
گا۔ نہ وہ نشے میں ہے اور نہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ غیر ارادی طور پر اس کے منہ سے یہ کلمہ نکل  
گیا ہے۔ کیونکہ غیر ارادی لغزش تو ایک دوسرے مرتبہ ہوتی ہے۔ اور اشرف علی تھانوی کا مرید تو صبح  
سے شام تک رٹ لگائے ہوئے ہے کہ ”لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ“ اگر اس کی زبان قابو  
میں نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ نے بتیس دانت کس لئے پیدا کئے ہیں۔ زبان کو روکتا۔ اسی کتاب کے  
صفحہ 60 پر انور کشمیری، عالمگیری اور جامع الفصولین سے نقل کرتے ہیں۔

رجل كفر بلسانه طائعا و قلبه على الايمان يكون كافرا ولا  
يكون عند الله مؤمنا.

marfat.com

Marfat.com



ایک آدمی اگر زبان سے کلمہ کفر نکال دے مجبور بھی نہیں تھا۔ نہ وہ نشے میں تھا۔ اگرچہ اس کے دل میں تصدیق ہو۔ پھر بھی کافر ہو جائے گا۔ اور اللہ کے نزدیک مومن نہیں ہوگا۔

مولوی سرفراز صاحب اپنی کتابوں میں اکفار المسجدین کے کافی حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔ امید ہے حضرت کی خدمت میں ہم جو حوالہ جات پیش کر رہے ہیں آپ کرم فرمائیں گے اور ان پر عمل کریں گے۔ اور اپنے امام العصر کی بات کی لاج رکھیں گے۔ اور اپنی اس بات سے باز آجائیں گے۔ کہ جب تک دل میں تکذیب نہ ہو تو زبانی کلمہ کفر بولنے سے بندہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ مولوی سرفراز کے اس قول سے یہ بھی لازم آتا ہے اگر ایک آدمی قرآن مجید کو (نحوذ باللہ) نجاست میں پھینک دے یا بت کو سجدہ کر دے۔ اور دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تصدیق رکھے تو وہ کافر نہ ہو۔ حالانکہ پوری امت کا اجماع ہے کہ ایسے افعال کرنے والا پکا کافر ہے۔

انور شاہ کشمیری اسی کتاب کے صفحہ 69 پر لکھتے ہیں:

ولو تلفظ بكلمة الكفر طائعا غير معتقد له بكفر.

اگر کوئی آدمی حالت مجبوری کے علاوہ کلمہ کفر بولے اس کا عقیدہ نہ ہو۔ پھر بھی کافر ہو جائے گا۔

مزید اسی صفحہ پر لکھتے ہیں:

اذا تكلم بكلمة الكفر عالما بمبناها ولا يعتقد معناها لكن صدرت

عنه من غير اكراه بل مع طواعية في تاذيته فانه يحكم عليه بالكفر.

جب ایک آدمی کلمہ کفر بولے اور وہ کلمہ کفر کے الفاظ سے واقف ہو یعنی یہ جانتا ہو کہ

میں کیا کہہ رہا ہوں لیکن اس کے معنی کا عقیدہ نہ بھی رکھتا ہو لیکن وہ کلمہ کفر اس سے اس حال میں

marfat.com

Marfat.com

صادر نہ ہوا ہو کہ کسی نے اس کو مجبور کیا ہو بلکہ اپنی رضا مندی سے ادا کر رہا ہو۔ اس پر کفر کا حکم لگایا جائے گا۔

ان تمام عبارات سے ثابت ہو گیا کہ جو آدمی کلمہ کفر بولے اگرچہ اس کا عقیدہ اس کے مطابق نہ بھی ہو اور وہ کلمہ بولنے والا نہ مجبور ہو کہ کسی نے اس کو قتل کی دھمکی دی ہو۔ اور نہ وہ نشے میں ہو تو اس کلمہ کو بولنے کی وجہ سے تمام فقہاء کے نزدیک کافر ہو جائیگا۔ اب تھانوی صاحب کا مرید جو یہ کلمہ بول رہا ہے وہ اگرچہ کہتا ہے کہ میرے دل میں یہی ہے کہ میں صحیح کلمہ شریف پڑھوں لیکن میرے منہ سے بجائے محمد رسول اللہ کے اشرف علی کا نام نکل جاتا ہے۔ تو ان فقہاء کی تصریحات کے مطابق تھانوی صاحب کا مذکورہ مرید کافر ہے۔ اور چونکہ تھانوی صاحب نے کلمہ کفر سے بجائے توبہ کرانے کے یہ کہہ دیا کہ جدھر تو متوجہ ہے وہ قبیح سنت ہے۔ ہم نے تو آج تک کسی کتاب میں نہیں پڑھا کہ جو قبیح سنت ہو اس کا کلمہ پڑھنا شروع کر دیا جائے۔ کیونکہ تمام مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ چاہے وہ قبیح سنت ہو یا نہ ہو۔ تو جب دلائل قاہرہ سے ثابت ہو گیا کہ مذکورہ الفاظ کفر یہ ہیں اور غیر اسلامی ہیں۔ تو تھانوی صاحب نے ان الفاظ پر رضا مندی ظاہر کی اور حضرت سرفراز صاحب 60 سال سے مختلف علوم و فنون کی کتابیں پڑھا کر پڑھا کر بوڑھے ہو چکے ہیں تو انہیں اس بات کا یقینی علم ہو گا کہ کلمہ کفر پر راضی ہونا اور اپنی رسالت کا کلمہ پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی کرنا یہ یقیناً کفر ہے۔ سرفراز صاحب فرماتے ہیں کہ میں ہزاروں کتابوں کا مطالعہ کر چکا ہوں تو شاید یہ حوالہ جات جو ہم نے پیش کئے ہیں یہ حضرت کی نظر سے نہیں گزرے یا پھر بھول گئے کیونکہ مشہور مقولہ ہے کہ دروغ گور حافظہ نباشد۔

دیوبندی حضرات اشرف علی رسول اللہ والے کلمہ کی دو تاویلیں کرتے ہیں۔ پہلی

marfat.com

Marfat.com



تاویل یہ کرتے ہیں کہ یہ خواب کا واقعہ تھا۔ حالانکہ چودہ سو سال کی اسلامی تاریخ میں ہمیں اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ کسی نے خواب کے اندر اس طرح اپنے پیرومرشد کو رسول اللہ قرار دیا ہو۔ اگر مولوی سرفراز کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے تو پیش فرمائیں کیونکہ حضرات ہزاروں کتابوں کا مطالعہ فرما چکے ہیں۔

دوسری تاویل یہ کرتے ہیں کہ وہ مجبور تھا زبان قابو میں نہیں تھی۔ تو پھر گزارش یہ ہے کہ کلمہ شریف کے دو جزو ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ تو پہلے جز کا تلفظ کرتے ہوئے اس کی زبان قابو میں رہتی ہے اور کسی قسم کی غلطی اس سے صادر نہیں ہوتی لیکن دوسرے جز کا تلفظ کرتے ہوئے اس کی زبان بھی بے قابو ہو جاتی ہے اور اس کا زبان پر قبضہ اور کنٹرول بھی ختم ہو جاتا ہے۔ یہ ابلیسی منطق ہماری سمجھ سے باہر ہے۔

بالفرض اگر مجبور بھی تھا تو اللہ تعالیٰ نے بتیس دانت کس لئے عطا فرمائے ہیں زبان کو روک لیتا۔ ہمارا اعتراض تو تھا نوی صاحب کے جواب پر ہے وہ تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ جدھر تو متوجہ ہے وہ بعونہ تعالیٰ قمع سنت ہے۔ اس طرح تو قادیانی بھی کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ مرزا قادیانی کو اتباع سنت کا اعلیٰ درجہ حاصل ہے لہذا اس کو بھی رسول اللہ کہنا جائز ہے۔ تو پھر دیوبندی حضرات لائٹھی لے کر ان کے پیچھے کیوں لگے رہتے ہیں۔ نیز گزارش یہ ہے کہ تھا نوی صاحب کا مرید یہ بھی کہہ رہا ہے کہ میں محبت کی وجہ سے مجبور اور لاچار ہوں تو ایسی محبت تو ہر بت پرست کو اپنے جھوٹے معبود سے ہوتی ہے۔ تو کیا محبت کی وجہ سے بت کو معبود ماننا جائز ہوگا۔ شرک نہیں ہوگا۔

لہذا ثابت ہوا یہ خواہ مخواہ کی سخن سازی ہے حقائق سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ویسے تو دیوبندی حضرات کہتے ہیں جو محمد ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی مانے وہ کافر

ہے۔ تو کیا محبت کی وجہ سے تھانوی کو رسول اللہ کہنا جائز ہے؟ کیونکہ جو بھی آدمی نبی پاک ﷺ کے بعد کسی کو نبی مانتا ہے۔ وہ محبت کی وجہ سے مانتا ہے بغض کی وجہ سے تو نہیں مانتا۔ نیز جب حدیث پاک میں آگیا۔

ثلاث من كن فيه وجد بهن حلاوته الايمان ان يكون الله ورسوله  
احب اليه مما سواهما. (بخاری، مسلم)

تو اگر اس کے دل میں ایمان کی مٹھاس اور ملاوٹ ہوتی تو یہ خبیث کلمہ اشرف علی رسول اللہ کبھی زبان پر نہ لاتا۔ بعض دیوبندی حضرات لوگوں کو دکھاوے کے لئے کہتے رہتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر ذات سرور علیہ السلام ہوں ان سے بھی بولنے والا کافر ہو جاتا ہے اگرچہ نیت تحقیر کی نہ بھی ہو۔ اگر دیوبندی حضرات واقعی یہی عقیدہ رکھتے ہیں تو اشرف علی رسول اللہ کہنا تو صراحتاً نبی پاک کی توہین ہے محض ایہام تو نہیں ہے۔ تو پھر اس کے قائل کو کافر کیوں نہیں کہا جاتا؟ اور اس کلمہ کفر پر رضا مندی ظاہر کرنے والے کو حکیم الامت کیوں کہا جاتا ہے؟ تو ان پر یہ مثال سچی ثابت ہوتی ہے ”ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور“ اہل سنت کا دیوبندی مسلک سے بنیادی نزاع یہی ہے کہ دیوبندی جس چیز کو کفر قرار دیتے ہیں جب اپنے اکابر اس کے زد میں آنے لگیں تو پھر بجائے شرعی تاویل لانے کے تاویلات فاسدہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔

۱۔ مولوی سرفراز صاحب نے ارشاد الشیعہ میں تحریر فرمایا ہے کہ شیعوں کے کفر کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ قرآن مجید میں تحریف لفظی کے قائل ہیں۔ صفحہ 30۔ لیکن ان کے امام العصر انور شاہ کشمیری، فیض الباری جلد 3 صفحہ 395 پر فرماتے ہیں ”والذی تحقیق عندی ان التحریف فی القرآن لفظی ایضاً“ اگر مولوی سرفراز میں واقعی دیانت اور انصاف ہے تو انور شاہ کشمیری پر بھی یہی حکم شرعی لگا کر دکھائیں

marfat.com

Marfat.com



## وہابیہ کی ملائکہ کرام کی شان میں گستاخی

مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چھارے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ تو اس عبارت کے عموم کے اندر تمام فرشتے بھی داخل ہیں کیونکہ وہ بھی مخلوق میں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

من كان عدوا لله : ملئكه رسله و جبريل و ميكل فان الله عدو

للكافرين.

ترجمہ: جو دشمن ہو اللہ کا اور فرشتوں کا اور رسولوں کا اور جبرائیل و میکائیل علیہما السلام کا بے شک اللہ تعالیٰ دشمن ہے کافروں کا۔

اس آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ فرشتوں کی توہین بھی کفر ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ جو فرشتوں اور نبیوں کا دشمن ہے وہ کافر ہے تو جہاں حکم کفر کی علت جو ہے وہ فرشتوں سے عداوت رکھتا ہے۔ اور اس طرح کہنا کہ ہر مخلوق ذلیل ہے تو اس میں جبرائیل علیہ السلام بھی شامل ہیں جن کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

انه لقول رسول كريم ذي قوة عند ذي العرش مكين مطاع ثم امين

اللہ تعالیٰ جبرائیل کی یہ شان بیان فرمائے اور مولوی اسماعیل ان کو ذلیل قرار دے۔

تو اس سے بے دینی اور زندہ بقی اور بڑا کفر کون سا ہو سکتا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرشتوں کی شان میں فرماتا ہے:

عباد مكرمون کہ فرشتے عزت والے بندے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو عزت والا

قرار دے اور یہ اللہ تعالیٰ کی شان میں کفر ہے۔ تو پھر ثابت ہوگا کہ

مولوی اسماعیل کا اس آیت پر ایمان نہیں ہے۔  
اور قرآن مجید کا فیصلہ ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ.

اب ہم انبیاء کرام کی عزت و تکریم کے بارے میں انور شاہ کشمیری کی چند عبارات پیش کرتے ہیں تاکہ دیوبندیوں پر حجت ہو۔ ہم اس کی وہ عبارت بھی پیش کریں گے جس میں اس نے تصریح کی ہے کہ گستاخانہ عبارات میں نیت کا اعتبار نہیں ہوتا۔ انور شاہ کشمیری اپنی مشہور کتاب اکفار الملحدین میں لکھتے ہیں۔

اجمع العلماء علی ان شاتم النبی کافر ومن شک فی کفره و  
عذابه فهو کافر. (صفحہ 64)

اس بات پر پوری امت کے علماء کا اجماع ہے کہ نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس کے کفر میں شک کرنے والا کافر ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ نمبر 78 پر فرماتے ہیں:

والتاویل فی ضروریات الدین لا یدفع الکفر ویکفر المتأول فیہا.  
اور ظاہر بات ہے کہ نبی پاک ﷺ کی تعظیم کرنا اور توہین نہ کرنا ضروریات دین میں سے جس طرح مرتضیٰ حسن درہنگی نے اشد العذاب میں لکھا ہے اسی طرح لکھتے ہیں:

التاویل الفاسد کالکفر. (صفحہ 78)

تاویل فاسد کفر کی طرح ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ نمبر 90 پر لکھتے ہیں۔

ادعاء التاویل فی لفظ صواح لا یقبل  
marfat.com

Marfat.com



صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں ہے۔

اسی طرح صفحہ 108 پر لکھتے ہیں:

وقد ذكر العلماء ان التهور في عرض الانبياء و ان لم يقصد الصب

بالكفر.

تحقیق علماء نے اس بات کو ذکر کیا ہے کہ انبیاء کی شان میں جرأت سے کام لینا

اگر چہ نیت گالی کی نہ بھی ہو کفر ہے۔

نوٹ: انور شاہ کشمیری کا مقصد یہ ہے کہ اگر انبیاء کی شان میں گستاخی صراحۃً نہ بھی

کی جائے بلکہ اشارۃً بھی گستاخی ہو پھر بھی بندہ کافر ہو جاتا ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ نمبر 91 پر لکھتے ہیں:

اذا المدار في الحكم بالكفر على الظواهر ولا نظر للمقصود و

النيات ولا نظر لقرائن حاله.

کسی پر کفر کے حکم کا دار و مدار اس کے ظاہری عبارت پر ہوگا یعنی عبارت کے ظاہر

متبادر مفہوم کو دیکھا جائے گا نہ نیت پر دور و مدار ہے نہ ارادے پر نہ اور قرائن پر۔

نوٹ: انور شاہ کشمیری کی اس عبارت سے دیوبندیوں کے اس فریب کا جواب ہو

جائے گا جو وہ تحذیر الناس کی اس عبارت سے حکم کفر اٹھانے کیلئے دیا کرتے ہیں۔ عبارت

تحذیر الناس کی یہ ہے کہ ”نبی پاک کا آخری نبی ہونا اور آیت کریمہ سے مراد یہ لینا کہ نبی پاک

سب سے آخر میں ہیں یہ عوام کا خیال ہے اور اہل فہم پر یہ بات روشن ہے کہ آخر الزمان ہونے

میں کچھ فضیلت نہیں ہے۔“

اس پر اعلیٰ حضرت کا فتویٰ [www.marfat.com](http://www.marfat.com) دیت کریمہ خاتم النبیین کا

معنی لانی بعدی ارشاد فرمایا اور نانوتوی صاحب یہ معنی کرنے والوں کو اہل فہم کے مقابلے میں ذکر کر رہے ہیں تو پھر لازم آیا کہ نبی کریم بھی نعوذ باللہ اہل فہم نہ ہوں۔

اس کے جواب میں دیوبندی کہتے ہیں کہ حضرت نانوتوی کا مقصد سرکار کی شان کا بیان ہے ان کا مقصد یہ تو نہیں کہ سرکار اہل فہم نہیں۔ اور نہ یہ ان کی نیت ہے کہ وہ سرکار کو اہل فہم سے خارج سمجھتے ہوں بلکہ وہ تو حضور ﷺ کے لئے تین طرح کی ختم نبوت ثابت کر رہے ہیں۔ زمانی، مکانی، مرتبی۔

مگر دیوبندیوں کو یہ تاویل کرنے سے پہلے یہ عبارت پڑھ لینی چاہیے کہ انور شاہ کشمیری صاف طور پر لکھ رہا ہے کہ حکم کفر کا دارومدار لفاظ کے ظاہر پر ہوتا ہے نیت اور ارادے اور باقی قرآن حالیہ کا دارومدار نہیں ہے۔ تو دیوبندی حضرات کو چاہیے کہ جب اپنے اکابر کی صفائی میں تاویلات فاسدہ میں مشغول ہوں تو اپنے امام العصر مذکورہ بالا عبارت کو ذہن میں رکھا کریں۔ اکفار المسجدین کے صفحہ نمبر 104 پر لکھتے ہیں۔

سب الرسل والطعن فیہم ینبوع انواع الکفر و جماع الضلالت۔  
انبیاء کرام کو گالی دینا یا ان میں طعن کرنا یہ کفر کی تمام اقسام کا سرچشمہ ہے اور تمام گمراہوں کا مرکز ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ نمبر 105 پر لکھتے ہیں کہ

التعریض بسب اللہ و سب رسول اللہ ردة و هو موجب للقتل كالتصريح  
اللہ اور اس کے رسول کی شان میں اشارۃ گستاخی کرنا بھی ارتداد ہے اور وہ قتل کا موجب ہے جس طرح صراحتاً گستاخی کرنے والا قتل کا مستحق ہے اسی طرح اشارۃ گستاخی کرنے والا قتل کا مستحق ہے۔

marfat.com

Marfat.com



نوٹ: دیوبندی حضرات کی عبارات تو صراحٹا گستاخی پر مشتمل ہیں اور انور شاہ کہتا ہے کہ جو اشارۃ گستاخی کرے وہ مرتد ہے اور واجب القتل ہے تو پھر جو صراحٹا گستاخی کرنے والے ہیں وہ تو بہت بڑے مرتد اور واجب القتل ہوں گے۔

اسی طرح انور شاہ کشمیری اکفار المسیحین کے صفحہ 106 پر لکھتے ہیں:

نص الكتاب والسنة موجبان ان من قصدا النبي باذى او نقص

معرضا اور مصرحا وان قل لقتله واجب.

کتاب و سنت کی صریح اس بات کا تقاضہ کرتی ہیں کہ جو آدمی نبی پاک علیہ السلام کی صراحٹا تنقیص کرے یا اشارۃ تنقیص کرے اگرچہ تھوڑی مقدار میں تنقیص کا مرتکب ہو اس کا قتل کرنا واجب ہے۔

نوٹ: مذکورہ بلاد دونوں عبارات نسیم الریاض کے اندر بھی موجود ہیں لیکن ہم نے انور شاہ کشمیری سے اس لئے نقل کی ہیں تاکہ دیوبندیوں پر حجت ہو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ نسیم الریاض کی ان کے ہاں کوئی وقعت نہ ہو۔ کیونکہ دیوبندی حضرات کو اکابر امت سے اور اعیان اسلام سے اتنی عقیدت نہیں ہوتی جتنی اپنے مولویوں اور پیروں سے ہوتی ہے۔ تو دیوبندی حضرات کو چاہیے کہ ان عبارات پر عمل کرتے ہوئے گستاخان رسول ﷺ سے براءت کا اظہار کریں اور توبہ کر کے سنی ہو جائیں۔

انور شاہ کشمیری اسی کتاب کے صفحہ نمبر 53 پر لکھتے ہیں:

من قال ان النبي كان لونه اسود قتل.

جو آدمی یہ کہے کہ نبی پاک کا رنگ سیاہ تھا اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

نوٹ: جبکہ یہ کہنا کہ نبی پاک کا رنگ سیاہ تھا اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

پاک ﷺ کو نعوذ باللہ پھر سے زیادہ ذلیل، چوہڑا چمار اور ذرہ ناچیز سے کمتر کہے جیسا کہ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کیونکر کافر نہ ہوگا؟

اسی کتاب کے صفحہ نمبر 54 پر لکھتا ہے:

ایما رجل سب رسول اللہ او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ و بانث منه امراته۔

جو آدمی بھی سرکار علیہ السلام کو گالی دے، یا آپ کی تکذیب کرے یا آپ کو عیب لگائے یا آپ کی تنقیص کرے تو وہ کافر ہے اور اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی۔  
یہ عبارت انور شاہ کشمیری نے امام ابو یوسف کی کتاب الخراج سے نقل کی ہے۔ اب دیکھئے اس عبارت میں انور شاہ کشمیری نے یہ بھی کہا کہ جو آدمی سرکار کو عیب لگائے وہ کافر ہے اور عیب لگانے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں آدمی نبی پاک ﷺ سے زیادہ عالم ہے۔

نسیم الریاض اور مواہب اللدنیہ میں ہے کہ جو آدمی یہ کہے کہ فلاں آدمی نبی پاک ﷺ سے زیادہ علم رکھتا ہے وہ کافر ہے۔

اور مولوی خلیل احمد نے براہین قاطعہ میں صاف طور پر لکھا ہے کہ شیطان کو پوری روئے زمین کا علم قرآن سے ثابت ہے اور سرکار کے لئے اتنا علم ماننا شرک ہے تو انور شاہ کشمیری کا یہ فتویٰ مولوی خلیل احمد پر بھی منطبق ہو جائے گا۔

اسی کتاب کے صفحہ 60 پر انور شاہ کشمیری لکھتا ہے کہ جو آدمی سرکار کی تحقیر کرے وہ کافر ہے۔ تو اس سے بڑی تحقیر اور کونسی ہوگی کہ سرکار کے علم کو پاگلوں اور جانوروں جیسا قرار دیا جائے۔

marfat.com

Marfat.com



انور شاہ کشمیری اسی کتاب اکفار المسلمین میں لکھتے ہیں:

من سب اللہ و ملائکته و رسله قتل بالاجماع.

جو آدمی اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور رسولوں کی شان میں گستاخی کرے اس کو اجماعاً

قتل کر دیا جائے گا کیونکہ وہ کافر ہے۔ صفحہ 65

انور شاہ کشمیری کی اس عبارت کے بعد قارئین کرام مولوی سرفراز صفدر صاحب کے

پیر و مرشد حسین علی واں پھر دی کی عبارت کو دیکھیں وہ اپنی کتاب بلغۃ الخیر ان میں کہتا ہے

کہ انبیاء اور فرشتوں کو طاغوت کہنا جائز ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی شان میں فرماتا ہے۔

وہم بامرہ یعملون.

اسی طرح ارشاد فرمایا:

لا یعصون اللہ ما امرہم و یفعلون ما یؤمرون.

اسی طرح فرمایا۔

اللہ یصطفیٰ من الملائکۃ رسلاً و من الناس.

جبرائیل کے بارے میں ارشاد باری ہے:

ایلناہ بروح القدس.

اسی طرح ارشاد فرمایا:

ارسلنا الیہا روحنا.

نیز ارشاد باری ہے:

انہ لتزیل رب العالمین نزل بہ الروح الامین.

اب قارئین کرام اندازہ فرمائیں جن ہستیوں کو اللہ تعالیٰ روح قدس قرار دے اور

marfat.com

Marfat.com

اپنی مقدس ہستیوں میں سے شمار کرے تو ان کو طاغوت کہنے والا جس کا معنی ”سرکش اور شیطان“ ہوتا ہے کتنا بڑا بے ایمان ہوگا۔ اور ایسے الفاظ ملائکہ معصومین اور رسل کرام کے بارے میں بولنے والا صراحتاً ان کی شان میں سب بک رہا ہے۔ اور انور شاہ کہہ چکا ہے کہ جو انبیاء کرام یا فرشتوں کی شان میں سب بکے وہ واجب القتل ہے۔

اب مولوی سرفراز صاحب سے استفسار یہ ہے کہ جب آپ کے پیر و مرشد ہی انور شاہ کشمیری کے فتوے کی رو سے واجب القتل ہیں تو آپ پھر ان کے دامن سے وابستہ رہ کر کیا حاصل کریں گے؟ اور جو آدمی آپ کے امام العصر کے فتویٰ کی رو سے کافر ہے آپ اگر اس کو پیر و مرشد مانیں گے تو آپ کا انجام کیا ہوگا؟ اب قارئین کرام ایک طرف انور شاہ کشمیری کی عبارات کو دیکھیں اور دوسری طرف وہابیوں کی گستاخانہ عبارات پر نظر دوڑائیں جن کا ایک مختصر سانمونہ ہم پیش کر رہے ہیں۔ اور پھر خود ہی انصاف کریں کہ انور شاہ کشمیری کی ان عبارات کی رو سے ان عبارتوں کے قائلین اور قائلین کا کیا حکم ہے؟

اسی سلسلہ میں تقویۃ الایمان کی چند عبارات ملاحظہ ہوں۔

1- جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔ صفحہ 52

2- رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ صفحہ 47

3- جیسا ہر قوم کا چوہدری اور قوم کا زمیندار سوان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ صفحہ 72

4- سب انبیاء اولیاء اس کے روبرو ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ صفحہ 63

5- ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ ص 16

6- انبیاء علیہم السلام عاجز اور بے اختیار ہیں۔ صفحہ 29

marfat.com

Marfat.com



7- انبیاء بے خبر اور نادان ہیں۔ صفحہ 29

نوٹ: جب اس نے یہ کہا کہ سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے۔ بے خبر اور نادان ہیں۔ تو ظاہر بات ہے کہ بڑے بندوں میں انبیاء اولیاء سب داخل ہیں کیونکہ اسی کتاب میں وہ کہتا ہے کہ انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہیں۔

8- انبیاء کی خواہش کچھ نہیں چلتی صفحہ 68

9- انبیاء کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیے۔ صفحہ 68

10- انبیاء اولیاء پیر زادے اور پیر و مرشد یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب

انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ صفحہ 69

11- انبیاء اولیاء چوہڑے چمار ہیں۔ صفحہ 34

12- نبی پاک مرکرشی میں مل گئے۔ نعوذ باللہ صفحہ 69

13- انبیاء بوقت وحی بے حواس ہو جاتے ہیں۔ صفحہ 34

14- نبی پاک ایک بدوی سے بات سن کر بے حواس ہو گئے۔ صفحہ 64

15- اللہ تعالیٰ چاہے تو نبی پاک جیسے کروڑوں پیدا کر دے۔ صفحہ 35

16- نبی کے کمالات سے جادوگر کے کمالات زیادہ اور بڑھے ہوئے ہیں۔

(منصب امامت صفحہ 35)

17- نماز میں نبی پاک کی طرف خیال لے جانا اپنے نفل اور گنہگار کے خیال میں

ڈوبنے سے بدرجہا بدتر ہے۔ (صراط مستقیم صفحہ 86)

18- عمل میں امتی نبی سے بڑھ جاتے ہیں۔ (تحدیر الناس صفحہ 5)

19- شیطان اور ملک الموت کا علم نبی پاک سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ صفحہ 51)

marfat.com

Marfat.com

20۔ نبی پاک جیسا علم غیب پاگلوں اور بچوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان صفحہ 6)

نوٹ: بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے آپ کو سنی کہلاتے ہیں اور عاشق رسول ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن باوجود ان گستاخانہ عبارات کی اطلاع کے اپنے ایمان کو خیر آباد کہتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ دیوبندی بریلوی بنیادی عقائد میں متفق ہیں اور ان میں صرف فروغی اختلافات ہیں۔ لہذا گستاخانہ عبارات والوں کی تکفیر کر کے اپنی عمر ضائع نہیں کرنی چاہیے بلکہ اپنی قیمتی زندگی کو کسی اعلیٰ کام میں صرف کرنا چاہیے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی، پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری، شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی، حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب، حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی، حضرت مولانا امجد علی صاحب صدر الشریعہ صاحب بہار شریعت، حضرت امام اہل سنت محدث ملتانی سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی، حضرت محدث اعظم پاکستان، مولانا سردار احمد صاحب، امام المناطقہ استاد العرب والعمم استاد الکمل حضرت مولانا عطاء محمد صاحب بندیا لوی اور حضرت علامہ امام المناظرین شیخ الحدیث والتفسیر ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی صاحب مدظلہ اور دیگر اکابر علماء مثلاً حضرت شیخ الحدیث مولانا غلام رسول صاحب سعیدی، حضرت شیخ الحدیث مولانا غلام رسول صاحب رضوی، حضرت مولانا منظور احمد صاحب فیضی، فقہ العصر مفتی محمد امین صاحب، اس طرح ہزاروں اکابر علماء گویا اپنی عمر کو ضائع کرنے والے ہیں۔ اگر ان حضرات کی عمریں ضائع ہو چکی ہیں تو پھر ہم بھی اپنے اکابر کے ساتھ ہیں۔ (۱)

(۱) نوٹ: علماء حرمین طہیین کا فتویٰ بھی دیوبندیوں کے بارے میں حسام الحرمین کے نام سے مشہور ہے کیا

ان حضرات نے بھی اپنی عمر ضائع کر دی۔

marfat.com

Marfat.com



نیز جو حضرات ایسی باتیں کرتے ہیں اور گستاخانہ عبارتوں پر مطلع ہونے کے باوجود  
 بدعت سے کام لیتے ہیں اور اپنے دین و ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں ان سے استفسار ہے  
 کہ ایسی عبارات جن کی فہرست ہم نے پچھلے صفحات میں پیش کی ہے کیا ایسی عبارات وہ اپنے  
 حق میں یا اپنے والد اور مرشد کے حق میں یا اپنے استاد کے حق میں برداشت کر سکتے ہیں؟ تو  
 اگر نہیں کر سکتے اور یقیناً نہیں کر سکتے تو پھر ان کو شرم اور حیا سے کام لینا چاہیے اور غیرت کا  
 مظاہرہ کرنا چاہیے کہ جس ہستی پاک کی بارگاہ کے یہ آداب ہوں کہ ان کی آواز پر آواز بلند ہو  
 جائے تو کفر لازم آجائے، جن کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ لفظ ”راعنا“ بولنے کی اجازت نہ  
 دے۔ اور جن کی بارگاہ کی گستاخی کو اللہ اپنی گستاخی قرار دے،

كما قال الله تعالى. ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في

الدنيا والاخرة واعد لهم عذابا مهينا.

اور جن کے بارے میں فرمایا:

لا تكونوا كالذين اذوا موسى.

یہودیوں نے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا تھا کہ ان کے اندام نہانی میں نقص

ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے ایذا سے تعبیر فرمایا۔

جب ایذا کا ایسا کلمہ بولنا موجب تحقیر و اہانت ہے۔ تو ایسے صریح کلمات تو بیہنی کا بولنا

کتنی بڑی ایذا کا موجب ہوگا تو موسیٰ رسول کے لئے اللہ تعالیٰ حکم لگا رہا ہے کہ ہم نے ان

کے لئے ذلت والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور یہ بھی فرمایا:

واعتدنا للكافرين عذابا مهينا.

تو ان کی شان میں ایسے الفاظ استعمال کرنا کیسے قابل برداشت ہو سکتا ہے؟ بلکہ

marfat.com

Marfat.com

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت سے تو پتہ چلتا ہے کہ ایسے لوگوں کی تذلیل و تحلیل و تکفیر کرنا یہ آیت قرآنی پر عمل ہے اور نیز آیت کریمہ تعزروہ و توفروہ کی تعمیل ہے۔ اب جو اس امر کو عمر کا ضیاع قرار دے اور گستاخیاں کرنے والوں کو سنی قرار دے اس کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس سے بچے گا۔ اس آزار اور بے دین معاشرے میں اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔

### عوام اہل سنت سے اپیل:

ہمارے سنی کہلوانے والے اکثر لوگوں کا یہ حال ہے کہ اپنے پیرومرشد کے بارے میں کوئی تنقیص والی بات برداشت نہیں کرتے۔ حالانکہ موجودہ پیروں کی اکثریت جاہل بھی ہے اور فاسق بھی ہے۔ پھر بھی اگر ان کو جاہل یا فاسق کہا جائے تو ان کے مریدین مرنے مارنے پر تل جاتے ہیں۔ تو ایسے حضرات کو غور کرنا چاہیے کہ جب اپنے پیروں کے بارے میں جن میں واقعی بالفعل عیوب موجود ہیں وہ کوئی تنقیص والا کلمہ نہیں سن سکتے تو نبی کریم ﷺ جن کی شان اللہ تعالیٰ کے بعد تمام مخلوقات سے زیادہ ہے کیونکہ تمام انبیاء کرام کی مجموعی طور پر جتنی عزت ہے نبی پاک ﷺ کی اس سے زیادہ ہے۔ تو آپ کی شان میں توہین آمیز کلمات بولنے والے سے بطریق اولیٰ نفرت کرنی چاہیے۔ کیونکہ جب فاسق اور قاجر پیروں کی ان کے دل میں اتنی تعظیم ہے حالانکہ ایسے لوگوں کی تعظیم کرنی جائز ہی نہیں ہے۔

کما قال علیہ السلام: من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم

الاسلام. (مشکوٰۃ شریف)

نیز بالفرض محال اگر کسی کا پیر متبع سنت اور دین دار بھی ہو پھر بھی نبی پاک کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے لہذا ہر آدمی پر فرض ہے کہ نبی پاک ﷺ کی تعظیم اپنے باپ، اپنے

marfat.com

Marfat.com



استاد اور اپنے حرد و مرشد سے بھی زیادہ کرے۔

نوٹ: بعض حضرات ایسے بھی ہیں اگر کوئی آدمی کہہ دے کہ غوث پاک کا قدم پاک تمام اولیاء کی گردن پاک پر نہیں ہے ناراض ہو جاتے ہیں اور اس طرح کہنے والے کو قاسق و گمراہ اور ناجانے کیا کچھ کہہ دیتے ہیں۔ لیکن نبی پاک ﷺ کے بارے میں صریح گستاخانہ الفاظ بولنے والوں کے ساتھ دوستی کی چٹنگیں بڑھاتے ہیں۔ یہ کتنی عجیب منطق ہے کہ نبی پاک ﷺ کی عظمت دل میں نہیں ہے اور غوث پاک (۱) جن کو سر کا ﷺ کی غلامی کی بدولت سب کچھ ملا ان کے فرمان

قدمی هذه على رقبة كل ولي الله.

میں اگر کوئی تاویل کرے اور شرعی دلائل کے ساتھ اگر کوئی تخصیص کا قائل ہو جائے وہ موجب گردن زدنی ہو اور جو لوگ یہ کہیں کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی وہ اللہ کی شان کے آگے چھارے بھی زیادہ ذلیل ہے اور نیز یہ کہے کہ سب انبیاء اولیاء ناکارہ لوگ ہیں اور کہے کہ سب انبیاء اولیاء اس کے روبرو ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ اور کہے انبیاء اولیاء طاغوت ہیں۔ (مولوی اشرف علی تھانوی نے طاغوت کا معنی شیطان لکھا ہے) (البوادروالنوادیر)

اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ جو لوگ تمام انبیاء کو ذلیل کہیں، نفوذ باللہ ان کو شیطان کا لقب دیں اور ان کو ذرہ ناچیز سے کمتر قرار دیں، ان کے ساتھ تو بھائی چارے قائم کیے جائیں اور دوستی کی چٹنگیں بڑھائی جائیں اور جو آدمی تمام حقد میں و متاخرین اولیاء کرام کی گردن پر غوث پاک کے قدم پاک کو تسلیم نہ کرے اس کو کافر و جہنمی کہا جائے یہ کون سی ایمان داری ہے؟

(۱) جب اسماعیل دہلوی نے کہا کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی وہ ذلیل ہے تو کیا اس عبارت کی زد میں غوث پاک نہیں آتے؟ تو غوث پاک کو ذلیل کہنے والا زیادہ مجرم ہے یا ان کے قدم کو تمام دلیوں کی گردن پر نہ

ماننے والا زیادہ مجرم

marfat.com

نوٹ: مولوی سرفراز صاحب فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے علماء دیوبند کی تکفیر کے لئے جو طریقہ اختیار کیا وہ کوئی شریف آدمی اختیار نہیں کر سکتا۔ ”انتھی عبارت مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری نے لکھا ہے اور کتنا اچھا لکھا ہے کہ مولوی سرفراز صاحب کچھ زیادہ ہی پی بیٹھے ہیں کہ دنیا کا عظیم ترین انسان اور وقت کا مجددان کو ایک شریف انسان بھی نظر نہیں آتا۔ (کلمۃ الحق)

ذیل میں ہم دیوبندی علماء کی شرافت کے چند نمونے پیش کرتے ہیں ارواحِ ثلاثہ میں موجود ہے کہ مولوی نانوتوی کو بچوں سے مذاق کرنے کی بڑی عادت تھی مولوی یعقوب کے صاحبزادے جلال الدین کے ساتھ بڑا مذاق کرتے تھے کبھی ٹوپی اتار لیتے اور کبھی کمر بند کھول دیتے۔ صفحہ 285۔

اب مولوی سرفراز صاحب فاضل دیوبند ارشاد فرمائیں یا ان کے برخوردار عبد القدوس قارن کہ چھوٹے بچوں کے کمر بند کھولنے والے تو قاسم العلوم والخیرات ہوں اور حجتہ الاسلام ہوں اور حضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت بریلوی ان کو شریف انسان بھی نظر نہ آئیں تو اس کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے،  
تلک اذا قسمة ضیزی۔

حضرت مولانا غلام مہر علی صاحب مرحوم مصنف دیوبندی مذہب پوچھتے ہیں کہ کیا مولوی قاسم نانوتوی کو بچوں کے پاجاموں کو کھولنے کی عادت اچھی تھی؟

اسی طرح نانوتوی کے ایک شاگرد کا واقعہ بھی ارواحِ ثلاثہ میں موجود ہے کہ نانوتوی کے شاگرد منصور علی خان ایک لڑکے پر عاشق ہو گئے دن رات اسی کے تصور میں گزرنے لگے۔ رتبہ کاموں میں اختلال ہونے لگا۔ صفحہ 263

marfat.com

Marfat.com



## گنگوہی کے شرم و حیا کا عملی نمونہ:

اسی ارواحِ ثلاثہ میں گنگوہی اور نانوتوی کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ گنگوہی کی خانقاہ میں مجمع تھا حضرت گنگوہی اور نانوتوی کے مرید شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات مجمع میں تشریف فرما تھے۔ حضرت گنگوہی نے نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں لیٹ جاؤ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے گنگوہی صاحب نے پھر فرمایا تو ادب سے ساتھ چٹ لیٹ گئے۔ حضرت گنگوہی بھی اسی چار پائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسلی دیا کرتا ہے مولانا نانوتوی ہر چند فرماتے کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا لوگ کہیں گے! کہنے دو۔ صفحہ 305

مولوی سرفراز صفدر تفریح الخواطر میں اس واقعہ کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت گنگوہی اور نانوتوی تو اس وقت دونوں انتہائی معمر تھے تو وہ اس طرح کا کام کیسے کر سکتے ہیں۔ تو اس بارے میں گزارش یہ ہے کہ بڑھاپے میں اس طرح کی حرکتیں وہی لوگ کرتے ہیں جو بچپن میں ان چیزوں کے عادی ہوں ورنہ ان کو اتنی شرم تو کرنی چاہیے تھی کہ طلباء اور مریدین کا اتنا بڑا مجمع ہے اور طلباء میں ہر ذہن کے لوگ ہوتے ہیں ہمارے بارے میں کیا تاثر قائم کریں گے لیکن جس طرح حدیث پاک میں آتا ہے:

اذا حدثت ان جبل زال عن مكانه فصدق واذا حدثت ان رجلا

زال عن خلقه فلا تصدق۔ (مسند احمد) تنقیح الروايات میں ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

لہذا جب دونوں کو بچپن سے یہ عادت تھی تو اب بڑھاپے میں وہ عادت ان سے

کیسے چھوٹ سکتی تھی۔

marfat.com

Marfat.com

گنگوہی کا نانوتوی کے ساتھ خواب میں جماع:

رشید احمد گنگوہی نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مولوی قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا سو جس طرح زن و شوہر ایک دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انھیں مجھ سے فائدہ پہنچا۔

(تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 289)

مولوی سرفراز نے یہ بھی کہا کہ مولانا احمد رضا خان نے ہماری طرف جھوٹ منسوب کیا اور ہم پر جھوٹے الزامات لگائے اور اپنی طرف سے عبارات کا ترجمہ کر کے علمائے حرمین کی خدمت میں عبارتیں پیش کیں اور ہماری تکفیر کروائی۔

ہم مولوی سرفراز کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر اس کو اپنے اکابر کا ایمان ثابت کرنے کا شوق ہے اور وہ اپنے اکابر سے توہین رسالت کا الزام دور کرنا چاہتا ہے تو پاکستان کے کسی بھی شہر میں آکر مناظرہ کرے تو پتہ چل جائے گا کہ آپ کتنے شیر ہیں اور ہم بفضلہ تعالیٰ ثابت کر دیں گے کہ آپ دائرہ اسلام سے کوسوں دور ہیں۔ اور عقائد حقہ اور آپ کے عقائد کے درمیان بعد المشرقین ہے۔

دیدہ باید ہمیں میداں دہمیں گوئے

اور اگر مولوی سرفراز اس میں اپنی ہتک سمجھتا ہے کہ میں کسی بریلوی کے ساتھ مناظرہ کروں جبکہ میرے مقابلے کا کوئی آدمی موجود ہی نہیں تو چلو اپنے کسی شاگرد یا بیٹے کو بھیج دے جس کی شکست سرفراز کی شکست ہو۔

ذیل میں مولوی سرفراز اور اس کے اکابر کے چند کذب اور افتراءات پیش کرتے ہیں مولوی سرفراز اپنی کتاب احسن الکلام میں لکھتے ہیں کہ قادیان کی تدلیس معتر نہیں ہے۔

marfat.com

Marfat.com



بالخصوص جب قتادہ سے روایت کرنے والا شعبہ ہو اس وقت تو حدیث بالکل صحیح ہوگی۔ مگر اپنی دوسری کتاب 'دل کا سرور' (ایک حدیث کی سند پر بحث کرتے ہوئے جس سے اہل سنت نے استدلال کیا تھا) میں ارشاد فرماتے ہیں "اس حدیث کی سند میں کئی راوی ایسے ہیں جو مدلس ہیں لہذا اس سے عقیدہ ثابت نہیں کیا جاسکتا۔"

اب قارئین کی عدالت میں ہم اس حدیث کی سند پیش کرتے ہیں جس کے بارے میں مولوی سرفراز نے کہا کہ اس کے کئی راوی مدلس ہیں حدیث محمد بن جعفر عن شعبۂ عن قتادہ عن نصر بن عاصم۔ اس سند کے بارے میں لکھنوی صاحب فرماتے ہیں اس کے کئی راوی مدلس ہیں۔ حالانکہ اس میں صرف قتادہ ایسا راوی ہے جس پر تدلیس کا الزام ہے۔

مولوی سرفراز ایک کتاب میں کہتے ہیں کہ اس کی تدلیس مضرت نہیں ہے اور امام حاکم سے بھی نقل کرتے ہیں اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ قتادہ سے روایت کرنے والا جب شعبہ ہو تو حدیث صحیح ہوتی ہے۔ لیکن ایک کتاب میں اس سند کو صحیح قرار دیا اور جب اہل سنت نے اس حدیث سے استدلال کیا تو اپنی تکذیب کرتے ہوئے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا۔ یہ تو لکھنوی صاحب کا حال ہے اور ان کے جھوٹ بولنے کی یہ کیفیت ہے اور جس سے اس نے باقاعدہ جھوٹ بولنے کی تربیت حاصل کی ہے اس کا حال کیا ہوگا؟

نوٹ: مولوی حسین احمد مدنی مولوی سرفراز صفدر کا استاد ہے۔

شہاب ثاقب میں اس نے دو کتابوں کا حوالہ دیا ہے۔ ہدایۃ الاسلام اور خزینۃ الاولیاء مطبوعہ صمدی سیتا پور حالانکہ ان دونوں کتابوں کا کوئی خارجی وجود نہیں ہے۔ اسی طرح اس نے ابن ہمام کی کتاب تحریر مع التقریر کا حوالہ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا

ہے۔ حالانکہ تحریر میں لکھا ہوا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

يستحيل على الله تعالى لي ما ادرك فيه نقص و حين كان  
مستحيلا عليه ما ادرك فيه نقص ظهر القطع باستحالة اتصافه تعالى  
بالكذب ونحوه. (التحرير جلد 2 صفحہ 23)

اور اسی کتاب کی جلد 3 صفحہ 70 پر فرماتے ہیں:

لا يجوز عليه الكذب و عدم الخلف في الوعيد من الواجبات  
و النسخ فيه يودی الى الكذب فلا يجوز.

تو جب وہ صاف طور پر لکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے اور یہ  
مفتری تاثر دے رہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے امکان کذب کے قائل ہیں۔

نوٹ: مولوی سرفراز صفدر کے تناقضات پر مستقل کتابیں لکھی جا چکی ہیں مثلاً  
ارشاد الحق اثری کی کتاب ”مولانا سرفراز صفدر اپنی تصانیف کے آئینے میں“ اور اسی سلسلے میں  
ان کی ایک اور کتاب ہے ”آئینہ جوان کو دکھایا تو بُرا مان گئے“ اسی طرح مولوی شیر محمد کی  
کتاب ”آئینہ تسکین الصدور“ ہم ذیل میں اس کے تناقض کی مزید ایک مثال پیش کرنے پر  
اکتفاء کرتے ہیں۔

مولوی سرفراز صفدر اپنی کتاب ”مقام ابو حنیفہ“ میں لکھتے ہیں۔ کہ صوفیاء کی کتابیں  
جعلی اور موضوع حدیثوں سے بھری ہوئی ہیں۔ لیکن پھر اپنی کتاب عبارات اکابر میں حضرت  
شیخ شہاب الدین سہروردی کی کتاب عوارف المعارف کا حوالہ دیا ہے اور لکھا ہے کہ انہوں نے  
حدیث نقل کی ہے کہ تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ ساری  
مخلوق اس کے سامنے اس طرح نہ ہو جس طرح اونٹ کی میٹھی۔ اب دیکھئے ایک کتاب میں  
لکھتا ہے کہ صوفیاء کی نقل کردہ حدیث حجت نہیں اور دوسری کتاب میں انہی کے حوالے دے



کر اسماعیل دہلوی کی عبارت کی صفائی پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے آپ اس کی  
 چنی تاہم واری اور کلام کے وہم و تافض ہونے کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اور اگر مولوی سرفراز  
 صاحب سے کوئی پوچھے کہ اگر صوفیاء کی نقل کردہ حدیث حجت نہیں تھی تو مولوی اسماعیل  
 کو بچانے کے لئے ان کی نقل کردہ حدیث کیسے حجت ہو گئی۔ نیز اگر وہ عوارف المعارف کو ماننا  
 ہے اور اس میں منقول احادیث کو صحیح سمجھتا ہے۔ تو اس میں تو یہ حدیث بھی موجود ہے کہ نبی  
 پاک علیہ السلام کے سامنے کچھ اشعار پڑھے گئے اور آپ کو وجد ہو گیا اور آپ کی چادر مبارک  
 آپ کے کاندھوں سے گر گئی۔ تو کیا مولوی سرفراز کے نزدیک یہ روایت قابل تسلیم ہے۔  
 حالانکہ محدثین اسے موضوع قرار دے چکے ہیں۔ اور غالباً مولوی سرفراز کا بھی یہی نظریہ ہوگا  
 تو مولوی سرفراز صاحب کو چاہیے کہ اپنی ایک کتاب میں لکھی گئی عبارت کو یاد بھی رکھا کریں۔  
 آپ کی عادت ہے کہ کسی کتاب میں کچھ کہہ دیا کسی میں کچھ کہہ دیا۔ چونکہ حضرت کے اپنے  
 کلام میں تناقض و تعارض کی بھرمار ہے۔ لیکن پھر بھی الزام اعلیٰ حضرت پر رکھتے ہیں کہ وہ  
 متضاد باتیں کرتے تھے۔ حالانکہ مولوی سرفراز اندر سے ماننا ہوگا کہ اعلیٰ حضرت کے کلام میں  
 کوئی تناقض نہیں۔ اور حضرت کی اپنی حالت یہ ہے کہ رشید احمد گنگوہی کو زندیق بھی قرار دیتا  
 ہے اور اس کو قطب الاشراف بھی ماننا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب ازالۃ الریب میں مولوی سرفراز  
 صاحب لکھتے ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ کے لئے اطلاع علی الغیب کا منکر ملحد اور زندیق ہے۔ اور  
 رشید احمد گنگوہی تالیفات رشید یہ میں لکھتے ہیں ”اس بات میں ہر چار ائمہ مذاہب و جملہ علماء  
 متفق ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں“ اور ظاہر بات ہے کہ مولوی سرفراز  
 صاحب کے اس فتویٰ کی زد میں گنگوہی صاحب بھی آتے ہیں۔ لیکن مولوی سرفراز صاحب  
 بجائے اس کے کہ اعلیٰ حضرت کا شکر یہ ادا کرتا کہ جو فتویٰ میرا تھا وہی فتویٰ انہوں نے بھی لگایا

ہے وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر تہر ابازی کرتا ہے۔

نوٹ: بعض ایسے حضرات موجود ہیں جو سنی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن عقل و فہم اور دینی حمیت اور سرکار علیہ السلام کی محبت سے یکسر محروم ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم اعلیٰ حضرت کا فتویٰ نہ مانیں تو کیا حرج ہے وہ مولوی ہی تو تھے۔ تو ایک مولوی کی بات نہ ماننے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ سو ہم گزارش کرتے ہیں کہ بجا فرمایا کہ مولوی ہی تو تھے لیکن نبی پاک علیہ السلام کی عظمت منوانا چاہتے ہیں کوئی اپنی عظمت تو نہیں منوانا چاہتے۔ پھر یہ جو قرآن مجید کی آیات بینات ہیں:

ان الذین يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة  
واعدهم عذابا مهينا.

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يا ايها الذين امنوا لا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبی ولا تجهروا  
له بالقول کجهر بعضکم ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون.  
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

من يحادد الله ورسوله فان له نار جهنم خالدا فيها ذلک الا خزی  
العظیم.

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يا ايها الذين امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرونا واسموا للكافرين  
عذاب الیم.

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم علیہ السلام کی شان میں ایسا کلمہ بولنا

marfat.com

Marfat.com



جو گستاخی حکم کی پیدا کرے اس سے بھی بڑے کافر ہو جاتا ہے۔

حکم غور ہے کہ جب نبی پاک علیہ السلام نے ہجرت میں ہجرت کا حکم دیا تو پھر آپ علیہ السلام کو جہاد سے ڈلنے کہا اور ساتھ ساتھ جو بڑا جہاد کہا اور ذرا حاج سے کتر کہا کیمرہ دست ہو سکتا ہے اور ایسے کلمات بولنے اور ان کلمات کو درست سمجھنے والے کیمرہ مومن ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہر شہابی ہے۔

ان الذين يحادون الله ورسوله اولئك في الاذلين۔

اس سے ثابت ہوا کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گستاخ جو ہیں سب سے بڑے ذلیل ہیں۔ اگر وہ مومن ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کو سب سے بڑا ذلیل نہ فرماتا۔ تو ان آیات کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اپنی طرف سے کوئی فتویٰ نہیں لگایا بلکہ قرآن مجید کی ان آیات کی ترجمانی کی ہے۔ بلکہ مخالفین کے پیشوا ابن تیمیہ نے اپنی ضخیم کتاب ”مصارم المسلول علی شاتم الرسول“ میں اپنی آیات بیانات سے گستاخ رسول ﷺ کو واجب القتل اور کافر قرار دیا ہے۔

مولوی سرفراز صاحب صفدر قاضی دیوبند ارشاد فرماتے ہیں کہ دیوبندی اکابر جن پر بریلوی کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں، ان کے کفر میں توقف کرنے والے بے شمار ہیں۔ اس کے بارے میں گزارش یہ ہے کہ اس طرح تو مرزائیوں کے بارے میں کافی علماء و مشائخ کے تحریری فتوے نہیں ہیں۔ تو پھر کیا اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ ان علماء و مشائخ کے نزدیک نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر نہیں ہے۔ لہذا تحریری تکلف ضروری نہیں ہوتی۔ زبانی حکم لگا دینا بھی کافی ہے۔ ورنہ مولوی سرفراز صاحب بتائیں کہ مرزا قادیانی کے بارے میں کہ تمام علماء و مشائخ کے تکفیری فتوے آپ کے پاس موجود ہیں۔ پھر اگر یہی استدلال مرزائی پیش کر

marfat.com

Marfat.com

دیں تو جو جواب آپ قادیانیوں کو دیں گے۔ وہی جواب ہماری طرف سے بھی سمجھ لیا جائے۔

مولوی سرفراز صاحب نے ایک اور کتاب ارشاد الشیعہ میں اپنے ایک دیوبندی عالم غلام اکبر بلوچ کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ بہت سارے دیوبندی علماء نے شیعہ کی تکفیر نہیں کی؟ اس کے جواب میں یہ ہے کہ شیعہ نے ارشاد فرمایا کہ ”چونکہ شیعوں کی کتب کا مطالعہ کرنے کی عام سنی علماء کو نہ... نہ اتنی فرصت تھی نہ کوئی ان کا کوئی مسئلہ ان کتب پر موقوف تھا لہذا ان لوگوں کو نہ ان کی کتابیں دیکھنے کی ضرورت، لہذا انہوں نے اگر تکفیر نہیں کی تو وہ معذور ہیں۔“

یہی جواب ہم سرفراز صاحب کی خدمت میں پیش کرتے ہیں کہ بعض سنی علماء سے اگر تحریری تکفیر منقول نہیں ہوئی اس کی وجہ بھی یہی ہو سکتی ہے کہ ان لوگوں کو نہ دیوبندیوں کے اردو رسائل دیکھنے کی ضرورت تھی نہ فرصت تھی نہ ان کا کوئی مسئلہ ان رسائل پر موقوف تھا۔ لہذا اگر انہوں نے تکفیر نہیں کی تو وہ معذور ہیں۔ مولوی سرفراز صاحب کو چاہیے کہ جو بات اپنی کتاب میں لکھا کریں۔ کم از کم اس کو یاد بھی رکھا کریں۔ تاکہ خدام کو یاد دلانے کی ضرورت نہ پیش آئے۔

اسی ضمن میں ایک اور حوالہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ایک دیوبندی مولوی عبدالرشید ارشد نے کتاب لکھی ہے ”بیس بڑے مسلمان“ اس میں انور شاہ کشمیری کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ جب بہاولپور کی عدالت میں قادیانی وکیل اور انور شاہ کشمیری کا مباحثہ ہوا تو قادیانی نے کہا فلاں بزرگ مرزا قادیانی کو کافر نہیں کہتے تو انور شاہ کشمیری نے کہا ”نہ کہتے ہوں گے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ لیکن جب قادیانی وکیل نے اس بات پر زور دیا تو انور شاہ کشمیری نے کہا کہ اللہ کی جہنم بڑی وسیع ہے تو جہاں اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کو داخل

marfat.com

Marfat.com



کرے گا وہاں اس کا فرزند کہنے والے کو بھی داخل کر دے گا۔ تو انور شاہ کشمیری نے جو مرزا قادیانی کے وکیل کو جو جواب دیا۔ ہم بھی جواب اکابر دیوبند کے وکیل سرفراز گنہروی کو دیتے ہیں۔

### سرفراز صاحب کے نقشبندی مجددی ہونے کی حیثیت:

مولوی سرفراز صاحب صغیر اپنے آپ کو نقشبندی مجددی کہلاتے ہیں حالانکہ ان کو حضرت مجدد الف ثانی کے عقائد سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ بلکہ ان کے عقائد کو کفریہ کہتے ہیں۔ مولوی سرفراز صاحب اپنی کتاب تنقید متین میں لکھتے ہیں کہ جب نبی پاک علیہ السلام کا سایہ نہیں تھا تو پھر آپ بشر بھی نہیں تھے۔ یعنی حضرت کہنا یہ چاہتے ہیں کہ جب بریلوی نبی پاک علیہ السلام کا سایہ نہیں مانتے تو بشریت کے بھی منکر ہیں۔ اور اسی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جو نبی پاک علیہ السلام کو بشر نہ مانے وہ کافر ہے۔ اب ہم حضرت مجدد الف ثانی علیہ رحمۃ کی عبارت پیش کرتے ہیں کہ کیا وہ نبی پاک علیہ السلام کا سایہ مانتے تھے یا نہیں۔ وہ فرماتے ہیں ”نیز در عالم شہادت سایہ ہر شخص لطیف تراست، و چون لطیف ترا زوے در عالم

(مکتوبات جلد دوم صفحہ 515)

نہا شد اور اسایہ چہ صورت دارد۔“

اب اس عبارت میں صاف طور پر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے نبی پاک علیہ السلام کے سایہ کی نفی کی ہے۔ اب مولوی سرفراز صاحب کے فتویٰ کے مطابق ان کا کیا حکم ہوگا۔

اسی طرح مولوی سرفراز صاحب اپنی کتب اتمام البرہان وغیرہ میں لکھتے ہیں کہ نبی پاک علیہ السلام یا اولیاء کو مدگار سمجھنا یا مشکل کشا سمجھنا شرک ہے۔ چنانچہ گلدستہ توحید، تسکین

الصدور اور تنقید متین میں حضرت نے اس باطل کی تصریح کی ہے۔

marfat.com

Marfat.com

اب ہم حضرت مجدد الف ثانی کا نظریہ پیش کرتے ہیں کہ وہ کیا فرماتے ہیں اور یہ مجددی ہونے کے جھوٹے دعویداران کے برعکس کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔

چنانچہ حضرت مجدد صاحب کی عبارت ملاحظہ ہو وہ فرماتے ہیں:

ہر گاہ جنیاں بتقدیر اللہ سبحانہ ایں قدرت بود کہ متشکل باشکال گشتہ اعمال غریبہ یوقوع  
آرند ارواح کمل را اگر ایں قدرت عطا فرماید چہ محل تعجب است۔ (مکتوبات جلد دوم صفحہ ۱۶۴)  
ترجمہ: جب جنوں کو اللہ تعالیٰ کی قدرت دینے سے یہ طاقت تھی کہ مختلف شکلوں  
میں تبدیل ہو کر خرق عادات کام بجالائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا ملین کی روحوں کو یہ قدرت عطا فرما  
دے اس میں تعجب کی کوئی بات ہے۔

اب دیکھئے مولوی سرفراز صاحب کا عقیدہ کیا ہے اور حضرت مجدد صاحب کیا ارشاد  
فرما رہے ہیں۔ مولوی سرفراز صاحب نے اپنی کتاب راہ ہدایت اور اتمام البرہان میں لکھا  
ہے کہ معجزہ و کرامت میں نبی ولی کا کوئی دخل نہیں یہ صرف اللہ کا فعل ہوتا ہے۔ اور اتمام  
البرہان میں مولوی سرفراز صاحب نے معجزہ و کرامت میں نبی ولی کے دخل کو ماننے والوں کو  
جاہل قرار دیا ہے۔ لیکن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ جب جنوں کو اتنی  
طاقت حاصل ہو سکتی ہے جو ایسے کام کر سکیں جس پر عام مخلوق قادر نہ ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کے  
ولیوں کو یہ طاقت بدرجہ اولیٰ حاصل ہو سکتی ہے۔ اس طرح گویا مولوی سرفراز صاحب نے  
حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ کو جاہل قرار دے دیا۔

مولوی سرفراز کی ایک اور خیانت:

مولوی سرفراز صاحب نے اپنی ایک اور کتاب ارشاد الشیعہ میں اہل سنت کے ایک

سوال کا جواب دیتے ہوئے عجیب بدیانتی سے کام لیا ہے۔ اہلسنت کا اعتراض یہ تھا کہ مولوی

marfat.com

Marfat.com



رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے کہ کوئی آدمی صحابہ کرام کو کافر بھی کہے تو وہ اپنے اس کبیرہ کی وجہ سے سنت جماعت سے خارج نہیں ہوگا۔ مولوی سرفراز صاحب اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کتابت کی غلطی سے عبارت میں لفظ نہ زیادہ ہو گیا ہے۔ اس کے بارے میں گزارش یہ ہے کہ فتاویٰ رشیدیہ سینکڑوں بار طبع ہوا ہے تو اگر کتابت کی غلطی ہوتی تو پہلی دو تین طباعتوں میں ہوتی۔ یا پھر مولوی سرفراز صاحب فتاویٰ رشیدیہ کا وہ نسخہ پیش کریں اور اس کے صفحہ کا حوالہ دیں جس میں یہ عبارت ہو کہ صحابہ کرام کو کافر کہنے والا سنت جماعت سے خارج ہو جائے گا۔ لیکن ہمیں پتہ ہے کہ مولوی سرفراز کے اندر ہمت ہی نہیں ہے کہ وہ فتاویٰ رشیدیہ کے کسی ایسے نسخے کا حوالہ پیش کرے۔ لفظ ”نہ“ کا مولوی سرفراز صاحب نے مدرج ہونے کا جو قرینہ پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ گنگوہی کی پوری عبارت اس طرح ہے کہ ”صحابہ کرام کو کافر والا ملعون ہے۔ اور اس کو امام بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کی وجہ سے..... تو مولوی سرفراز کہنا یہ چاہتا ہے کہ لفظ ملعون اور یہ الفاظ کہ اس کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور یہ الفاظ کہ اس کبیرہ کے سبب یہ تمام قرائن اس پر دلالت کرتے ہیں کہ اصل عبارت اس طرح تھی کہ وہ سنت جماعت سے خارج ہوگا۔ لیکن یہ مولوی سرفراز صاحب کی دھوکہ دہی ہے۔ کیونکہ کبیرہ کے ارتکاب سے بندہ سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا۔ ورنہ مولوی سرفراز صاحب بتائیں کہ جو شرابی، زانی، اور چور یا جو نماز، روزہ، حج کے تارک ہیں کیا وہ سنت جماعت سے خارج ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اور احادیث میں شرابی پر اور چور پر لعنت کی گئی ہے۔ تو کیا جن پر لعنت کی گئی ہے وہ سنت جماعت سے خارج ہیں۔

اس عبارت پر ہمارا اعتراض پھر بھی قائم ہے کیونکہ ہمارا اعتراض یہ تھا کہ گنگوہی کے

marfat.com

Marfat.com

نزدیک صحابہ کرام کو کافر کہنے والا مسلمان ہے۔ اگر عبارت اس طرح بھی ہو کہ وہ اہل سنت جماعت سے خارج ہوگا تو پھر بھی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ صحابہ کرام کو کافر کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ معتزلی، خارجی وغیرہ اہل سنت جماعت نہیں ہیں۔ لیکن علماء اہل سنت ان کی تکفیر نہیں کرتے۔ جیسا کہ شرح عقائد، فتح القدیر شامی میں اس کی تصریح ہے۔ لہذا ایمان بھی لیا جائے کہ وہ سہیت سے خارج ہو جائیگا۔ لیکن یہ اشکال پھر بھی بحال رہا کہ گنگوہی کے نزدیک صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والا مسلمان ہے۔ حالانکہ یہی گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ میں لکھتا ہے اسماعیل دہلوی کو کافر کہنے والے خود کافر ہیں۔

تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک اسماعیل دہلوی کا مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ ہوا۔ کیونکہ جب اس نے یہ کہا کہ صحابہ کرام میں سے کسی کی بھی تکفیر کرنے والا مسلمان ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق کو بھی کوئی کافر کہہ دے تو گنگوہی کے نزدیک وہ مسلمان ہے۔ حالانکہ قرآن کہہ رہا ہے۔

”اذ یقول لصاحبہ“ کثیر علماء نے اس آیت سے یہی ثابت کیا ہے کہ ابوبکر صدیق ؓ کی صحابیت کا انکار کرنا نص قطعی کی تکذیب کی وجہ سے کفر ہے اور اسماعیل دہلوی بے چارے کا تو ایمان بھی ثابت نہیں ہے۔ اور کوئی دیوبندی وہابی اپنے اندر یہ ہمت نہیں رکھتا کہ وہ اسماعیل دہلوی کا ایمان ثابت کر سکے۔ اور تمام دیوبندیوں کا بھی یہی عقیدہ ہوا کہ صحابہ کرام کو کافر کہنے والا مسلمان ہے کیونکہ جب گنگوہی کا فتویٰ موجود ہے اور گنگوہی کا اپنے بارے میں اعلان ہے کہ ”سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے۔ میں کچھ نہیں ہوں مگر ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر“۔ تو ثابت ہوا کہ دیوبندی گنگوہی کے فتاویٰ جات ماننے کے پابند ہیں۔ اگر نہیں مانیں گے تو ہدایت و نجات سے محروم ہو جائیں گے



بطور تہذیب و ہابیوں کی ایک اور گستاخانہ عبارت ملاحظہ ہو:

اسماعیل دہلوی کی بارگاہ رسالت میں ایک اور دیدہ وینی مولوی اسماعیل دہلوی نے صراطِ مستقیم میں لکھا ہے کہ حضرت قاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے سید احمد بریلوی کو غسل دیا۔ اور اس کے جسم کو اچھی طرح ملا حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو کپڑے پہنائے۔ اب اندازہ لگائیے کہ اس طرح کی گستاخی مرزا قادیانی نے بھی کی۔ اب ان میں اور قادیانیوں میں کیا فرق رہ گیا۔

بعض منصف مزاج وہابیوں کا اعتراف:

بعض دیوبندی تسلیم کرتے ہیں کہ علماء دیوبند کی کتابوں میں مشرکانہ مواد موجود ہے۔ دیوبندیوں کی حمایتی شاخ کے ایک عالم سجاد بخاری اپنی کتاب اقامۃ البرہان جو اس نے عبدالمشکور ترمذی کی کتاب ہدایۃ النہج ان کے جواب میں لکھی اس کتاب کے حرف آغاز میں سجاد بخاری لکھتا ہے کہ ترمذی صاحب اور اس کے حضرت والا ظفر احمد عثمانی صاحب اگر اپنی اصلاحی کوششوں میں مخلص ہیں تو پہلے ان کو حضرت تھانوی کی کتابوں سے ایسا مواد دور کرنا چاہیے جس میں اہل بدعت کے نظریات کی تائید ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے مشرکانہ عقائد کو پھیلانے کیلئے وہ واقعات تھانوی صاحب کی کتابوں سے پیش کرتے ہیں۔ پھر اس نے تھانوی صاحب کی دو کتابوں کے حوالہ جات دیئے ہیں۔

ضامن علی جلال آبادی اور امداد اللہ مہاجرکی نے اپنے ایک مرید کو غرق ہونے سے بچایا اور بیڑے کو دریا کے کنارے لگایا۔ اسی طرح کا اس نے ایک اور واقعہ بھی نقل کیا ہے کہ امداد اللہ مہاجرکی نے ایک مرید کو غرق ہونے سے بچایا اور جب بیڑے کو اٹھایا تو ان کی کمر

چھل گئی۔ marfat.com

Marfat.com

اب مولوی سرفراز صاحب ارشاد فرمائیں کہ آپ کے پیر بھائی سجاد بخاری صاف طور پر اقرار کر رہے ہیں۔ کہ تھانوی کی کتابوں میں ایسا مواد موجود ہے جس سے شرکانہ عقائد کا اثبات ہوتا ہے۔ اب آپ کے نزدیک اس بارے میں جو شرعی حکم ہے وہ تھانوی صاحب پر کیوں نہیں لگاتے۔ کیا طرفداری ہے کیا رعایت ہے۔ آپ قرآن پر ایمان رکھنے کے مدعی ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَإِذَا اخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنَهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ.

نوٹ: تقریباً آج سے پانچ سال پہلے ہم نے مولوی سرفراز صاحب کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا تھا کہ آپ نے اپنی کتاب گلدستہ توحید میں جو یہ لکھا ہے کہ حضرت عمر ؓ نے اس درخت کو کٹوا دیا تھا جس کے نیچے نبی پاک ﷺ نے صحابہ کرام سے بیعت لی تھی۔ آپ کے اس دعویٰ کے بارے میں ہم نے آپ کو ایک خط لکھا تھا جس کا ہمیں جواب درکار ہے۔ چونکہ اس خط کا جواب ہمیں وصول نہیں ہوا لہذا وہ خط اب ہم قارئین کی عدالت میں پیش کرتے ہیں۔

مولوی سرفراز صاحب کی خدمت میں بھیجا جانے والا خط:

بخدمت محترم مولانا سرفراز خان صاحب صفدر

آپ نے اپنی کتاب گلدستہ توحید میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خدشہ کے پیش نظر کہ لوگ بیعت رضوان والے درخت کی تعظیم نہ کریں۔ اس درخت کو کٹوا دیا تھا۔ اس کے بارے میں گزارش یہ ہے کہ جو روایت آپ نے پیش کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ درخت کٹوا دیا تھا یہ بیہات ابن سعد کی روایت ہے اور منقطع ہے۔ اور بخاری و مسلم کی صحیح حدیث ایک ہو جو یہ کہ وہ درخت کٹا گیا تھا۔ جب بخاری و مسلم کی روایات

marfat.com

Marfat.com



سے ثابت ہے کہ وہ درخت چھپ گیا تھا تو صحیحین کی ان روایات کے مقابلے میں طبقات ابن سعد کی کیا حیثیت ہے؟

دوسری گزارش یہ ہے کہ بخاری شریف میں روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش یہ حکم ہوتا کہ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنا لو اسی وقت یہ آیت اتری۔  
واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ۔

اب سوال یہ ہے کہ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہو کر خانہ کعبہ تعمیر کریں اس جگہ کے بارے میں تو حضرت عمر خواہش کریں کہ یہاں نماز پڑھنے کا حکم ہونا چاہیے جس درخت کے نیچے حضور علیہ السلام بیعت لیں جو ابراہیم علیہ السلام کے بھی آقا ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو کیسے کٹوا سکتے ہیں۔

نیز بخاری شریف میں ہی حدیث پاک ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مدینہ شریف میں چلتے تھے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک و رزقنی موتاً فی بلد رسولک۔  
جو ہستی نبی پاک علیہ السلام کے شہر میں فوت ہونے کی خواہش کرے تو وہ اس درخت کو کیسے کٹوا سکتے ہیں جہاں نبی پاک علیہ السلام نے بیعت لی ہو۔

اسی طرح بخاری شریف میں روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جب وصال شریف قریب ہوا تو آپ نے اپنے صاحبزادے کو حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیجا جا کے ان کو عرض کرو کہ میں بھی وہی دفن ہونا چاہتا ہوں جہاں نبی پاک ﷺ اور حضرت صدیق اکبر دفن ہیں۔ اگر حضرت عمر کا نظریہ یہ ہوتا کہ کسی مقدس ہستی کے کسی جگہ پر جلوہ گر ہونے سے اس جگہ میں برکت نہیں آتی اور اس جگہ پر نہیں جا ملتا ہے تو آپ یہ خواہش کیوں فرماتے؟

marfat.com

Marfat.com

اسی طرح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے۔ نبی پاک علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ صفا و مروہ کی پہاڑیوں کی سعی جو واجب کی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں حضرت ہاجرہ علیہا السلام دوڑی ہیں۔ اب اندازہ لگائیے کہ جہاں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے قدم لگ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان جگہوں کے بارے میں فرمائے:

ان الصفا و المروة من شعائر الله.

اور ارشاد فرمائے:

ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب.

تو جہاں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے آقا جلوہ گر ہوئے ہوں تو اس جگہ کی تعظیم کرنا کیونکر ناجائز ہوگا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسی تعظیم سے کیونکر منع کر سکتے ہیں۔

نسائی شریف میں حدیث پاک ہے جب نبی پاک علیہ السلام معراج شریف پر گئے تو ایک جگہ پر جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یہاں نماز پڑھیے۔ اس جگہ کا نام بیت اللحم ہے اور یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہوا کہ جس جگہ پر اللہ تعالیٰ نے مقدس بندے جلوہ گری فرمائیں اس جگہ میں برکت آجاتی ہے۔

اسی طرح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے۔ حضرت عثمان بن مالک نے عرض کی یا رسول اللہ میں مسجد میں نماز پڑھنے سے قاصر ہوں آپ میرے گھر میں تشریف لائیں اور نماز ادا فرمائیں میں اسی جگہ کو اپنی نماز کے لئے منتخب کر لوں گا۔ چنانچہ نبی پاک علیہ السلام تشریف لے گئے اور وہاں نماز ادا فرمائی۔

اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہوا کہ جہاں اللہ تعالیٰ کے مقدس بندے جلوہ افروز ہوں تو ان جگہوں کا مقام و مرتبہ و شان و شوکت جگہوں سے بدرجہا اعلیٰ و افضل ہوتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com



اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لا اقسام بهذا البلد وانت حل بهذا البلد.

کہ مجھے اس شہر کی اس وقت قسم جب تم اس شہر میں موجود ہو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها.

یہاں اللہ رب العزت پوری مدینہ کی زمین کو اپنی زمین فرمادیا ہے۔ اس آیت

کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جس زمین پر نبی پاک علیہ السلام رونق فروز ہوں اس کا رتبہ اور

شان تمام کائنات سے زیادہ ہے۔

نیز گزارش یہ ہے۔ آپ احسن الکلام میں فرماتے ہیں کہ جو آدمی امام کے پیچھے سورۃ

فاتحہ پڑھے یا قراءت کرے اس کے منہ میں مٹی ڈالی جائے۔ اور مستدرک میں حضرت عمر

سے منقول ہے کہ وہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے اگرچہ امام بلند آواز سے

قراءت کیوں نہ کر رہا ہو۔ حاکم اور ذہبی نے اس اثر کو صحیح کہا ہے۔

اب حضرت سے سوال یہ ہے کہ فاتحہ خلف الامام کے بارے میں آپ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو قبول نہیں کرتے لیکن اہلسنت کا رد کرنے کے لئے حضرت عمرؓ

سے مروی صحیح و سند اقوال جن کی سند ثابت بھی ہے اور نقل بھی ہے، کو چھوڑ کر ایک منقطع اثر سے

استدلال کرتے ہیں۔ آخر اس دھاندلی کا کیا جواز ہے۔ ویسے تو آپ طبقات کے بڑے قائل

ہیں۔ آپ کہتے رہتے ہیں کہ فلاں حدیث طبقہ اولیٰ کی ہے اور فلاں طبقہ ثانیہ کی ہے۔ اور

فلاں ثالث کی ہے۔ اور فلاں حدیث طبقہ رابعہ کی ہے۔ لیکن کبھی آپ نے غور فرمایا کہ طبقات

ابن سعد کو نئے طبقے کی کتاب ہے۔

marfat.com

Marfat.com

اسی طرح مزید ایک گزارش یہ ہے کہ بخاری شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ حج تمتع سے منع کرتے تھے حالانکہ ائمہ اربعہ اور جمہور صحابہ کرام حج تمتع کے جواز بلکہ استحباب کے قائل ہیں۔ اور ظاہر بات ہے آپ بھی قائل ہوں گے۔ تو آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ یہاں قبول کیوں نہیں ہے۔

اسی طرح بخاری شریف میں ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جبئی کے لئے تیمم کے جواز کے قائل نہیں تھے۔ لیکن آپ بھی اور دیگر مدعیان اسلام بھی اس کے جواز کے قائل ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آپ یہاں بات کیوں نہیں مانتے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الذی یرکنا حولہ.

ترجمہ: ہم نے مسجد اقصیٰ کے ارد گرد برکتیں پیدا کی ہیں۔

مفسرین کرام نے فرمایا یہاں برکات سے مراد انبیاء کرام علیہ السلام کے مزارات ہیں جب دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات بابرکت مقامات ہیں اور ان کا متبرک ہونا منصوص ہے۔ جس جگہ پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے سردار تشریف فرما ہو کر صحابہ کرام سے بیعت لیں اس کے متبرک ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ تو بطریق اولیٰ متبرک ہوگا۔ لہذا آپ کو چاہیے کہ آئندہ اس طرح کے استدلالات نہ کریں اور توبہ کر کے سنی ہو جائیں۔ ابھی موقع ہے۔

آج لے انکی پناہ آج مدد مانگ ان سے

کل قیامت کونہ مانیں گے اگر مان گیا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جن کا متاع سنت مشہور ہے حتیٰ کہ احادیث میں

marfat.com

Marfat.com



آیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر ایک جگہ سے گزرے اور تھوڑا سا مزد گئے پوچھا گیا حضرت آپ کیوں مزدے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا سرکار علیہ السلام یہاں سے گزرے تھے اور آپ مڑ گئے تھے۔ (الترغیب والترہیب، ابوداؤد شریف، داری، کنز العمال)

اسی طرح ان سے یہ بھی منقول ہے ایک بار بن کھول کر نماز پڑھ رہے تھے۔ پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا کہ سرکار علیہ السلام کو میں نے اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(الترغیب والترہیب، ابوداؤد شریف، داری، کنز العمال)

اسی طرح ایک اور روایت میں بھی منقول ہے ایک دکان کے گرد آپ اپنی سواری کو پھرارہے تھے۔ جب پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی پاک علیہ السلام کو یہاں سواری پھراتے دیکھا ہے۔ (الترغیب والترہیب، کنز العمال)

اسی طرح ان سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک جگہ پر تشریف لاتے اور ایک درخت کے نیچے قیلولہ فرماتے جب پوچھا جاتا تو ارشاد فرماتے کہ میں نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہاں قیلولہ فرماتے ہوئے دیکھا۔ (الترغیب والترہیب، ابوداؤد شریف)

مولوی سرفراز صاحب نے اپنی کتاب احسن الکلام میں ان کے ایک اثر کو بطور حجت پیش کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب امام کے پیچھے کوئی قراءت کرے تو امام کی قراءت کافی ہے۔ جب اکیلا نماز پڑھے تو خود قراءت کرے۔

انہی حضرت عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ جب مکے اور مدینہ کے درمیان ان مقامات پر مساجد بنائی گئیں جہاں نبی پاک علیہ السلام نے نمازیں ادا فرمائی تھیں تو وہ مساجد سرکار علیہ السلام کی نماز پڑھنے والے مقامات سے کچھ ہٹ کر بن گئیں تھیں تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ان مساجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ ان مقامات پر پڑھتے تھے جہاں نبی

marfat.com

Marfat.com

پاک علیہ السلام نے پڑھیں تھیں۔ اب مولوی سرفراز صاحب سے استفسار یہ ہے کہ آپ  
حضرت عبداللہ ابن عمر کا یہ قول تو غیر مقلدین کے خلاف پیش کرتے ہیں کہ امام کے پیچھے  
قرأت نہ کرو۔ (کتاب القراءة للہیثمی و نصب الراہی)

تو یہاں بھی آپ کو کرم کرنا چاہیے اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اقوال و افعال  
جو ہم پیش کر رہے ہیں انہیں بھی درخور اعتناء سمجھنا چاہیے۔ اللہ آپ کو ہدایت عطا فرمائے۔  
آمین۔

فقط والسلام

نصیر الدین سیالوی

حاصل الفراغ من تسوید هذه لا وراق ۲۱ اغسطس ۲۰۰۵



مناظر اسلام شیخ الحدیث

مدظلہ

سیالوی

کی قابل قدر رخصت

تحفہ  
حسینیت

کوثر  
الخيرات

جاء  
الصدور

متنوع  
اور اسلام

• گلشن توحید و رسالت

• ہدایہ المتذنب الخیران فی الاستعاذہ بالیاء الرحمن

• انبیاء سابقین اور بشارات سید المرسلین

• تنویر الابصار بنور النبی امختار

دی ہوئی بائبل اور شان انبیاء میں گستاخیاں

اہل سنت و جماعت کی شہرہ وینہ ضلع جہلم